مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّہْهُ فِی الدِّیْنِ

مسندِ معاویہ رضی اللہ عنہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی 489

احادیثِ صحیحہ کا مجموعہ

تالیف

ڈاکٹر مفتی محمد کریم خان سندرانی

قادری رضوی کتب خانہ
گنج بخش روڈ لاہور
042-37213575

نام کتاب:	مسند معاویہؓ
تالیف:	ڈاکٹر مفتی محمد کریم خان
صفحات:	336
نظر ثانی وتصحیح:	علامہ محمد طاہر
تعداد:	500
کمپوزنگ:	محمد مظہر، علامہ محمد طاہر
زیر نگرانی:	چوہدری محمد خلیل
تحریک:	چوہدری محمد ممتاز
ناشر:	چوہدری عبدالمجید
الطبعہ اولیٰ:	۱۴۳۶ھ/۲۰۱۵ء
سرورق:	کاشف گوریجہ
ہدیہ:	350/-

...........ملنے کا پتہ...........

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

Hello: 042-7213575, 0333-4383766

وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

انتساب

کاتب وحی، رسول اللہ ﷺ کے برادرِ نسبتی

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

کے نام

فہرست مشمولات

مقدمہ

اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کے جلیل القدر صحابی حضرت امیر معاویہؓ اسلام کی ان چند عظیم الشان ہستیوں میں سے ایک ہیں، جن کے احسانات امت محمدیہ ﷺ پر اس قدر ہیں، کہ شاید یہ امت قیامت تک ان کے احسانات سے سبکدوش نہ ہو سکے۔ آپؓ ان چند صحابہ کرام میں سے ہیں، جن کو سرکار دو عالم ﷺ کی خدمت میں مسلسل حاضری، رب تعالیٰ جل اللہ جلالہ کی طرف سے نازل شدہ وحی کی کتابت، آقا کریم ﷺ کے خطوط لکھنے اور آپ ﷺ کے ساتھ سسری رشتے دار (برادر نسبتی) ہونے کا شرف حاصل ہے۔

حضرت امیر معاویہؓ عالم اسلام کی وہ مظلوم ترین ہستی بھی ہیں، کہ جن کے ذاتی کمالات ومحاسن اور اعلیٰ کردار کو نہ صرف نظر انداز کیا گیا، بلکہ ان کو چھپانے کی پیہم کوششیں کی گئیں۔ آپؓ کی ذات پر نہ صرف بے بنیاد الزامات لگائے گئے، بلکہ ایسی ایسی من گھڑت باتیں پھیلائی گئیں کہ جن کا کسی بھی عام مسلمان تو درکنار، کسی بھی شریف النفس انسان میں پایا جانا بہت مشکل ہے۔ آپؓ کے خلاف مختلف فتنوں نے جو بے سروپا پروپیگنڈہ کیا، وہ اتنا زور آور تھا، کہ اس سے آپؓ کا وہ حسین وعالی کردار جو آقا کریم ﷺ کی صحبتِ اور نظر کرم سے پیدا ہوا تھا، نظروں سے اوجھل ہوتا چلا گیا۔ اس پروپیگنڈے میں پرایوں کے ساتھ ساتھ بہت سارے اپنے بھی بہہ گئے۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عصر حاضر کا انسان زیادہ تر آپؓ کو جنگ صفین کے قائد یا یزید کے والد کے طور پر جانتا ہے۔ لیکن وہ حضرت امیر معاویہؓ جو نبی کریم ﷺ کے منظور نظر، وحی خدا کے کاتب، رسول خدا ﷺ کے کاتب، نبی کریم ﷺ کے برادر نسبتی، جن کو نبی کریم ﷺ نے ھادی اور مہدی ہونے کی دعائیں دیں، جن کو رسول اکرم ﷺ نے بادشاہ ہونے کا مژدہ سنایا، جنہوں نے حضور ﷺ کی معیت میں غزوہ حنین وطائف میں شرکت کی، جنہوں نے حضرت ابوبکر صدیق h کے دورِ خلافت میں مسیلمہ کذاب جیسے جھوٹے مدعی نبوت کا قلع قمع کرنے میں اہم کردار ادا کیا،

جنہوں نے حضرت عمر فاروقؓ جیسے خلیفہ کے دور میں قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا منوایا، جنہوں نے حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں عیسائیوں کی طاقت کا قلع قمع کیا، جنہوں نے تاریخ اسلام میں سب سے پہلے بحری بیڑہ تیار کیا، جنہوں نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ رومی عیسائیوں کے خلاف جہاد میں گزارا۔ آج کا مسلمان انہیں فراموش کر چکا[9] ہے۔ عصر حاضر میں اکثر لوگ یہ تو جانتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہؓ وہ ہیں: جنہوں نے حضرت علیؓ کے ساتھ جنگ کی تھی، لیکن وہ یہ نہیں جانتے کہ قبرص، روڈس، صقلیہ، سوڈان، قسطنطنیہ، افرنطیہ، ملطیہ، روم کے قلعے، ذی خشب، بجستان، سندھ، کابل، قندابیل (ہندوستان)، افریقہ، بخارا، سمرقند کو فتح کرنے کا سہرا کس کے سر ہے؟ ۔سالہا سال کے خلفشار کے بعد ایک جھنڈے تلے مسلمانوں کو اکٹھا کس نے کیا؟ جہاد کا فریضہ ازسرِنو کس نے زندہ کیا؟ اپنے دورِ حکومت میں حالات کے مطابق شجاعت و جوان مردی، علم و عمل، حلم و بردباری، امانت و دیانت، جود و سخا، محبت اہل بیت و صحابہ کرام، حکومتی امراء کی احتسابی اور نظم وضبط کی بہترین مثالیں کس نے قائم کیں؟ افسوس حضرت امیر معاویہؓ کی یہ ساری خصوصیات وصفات نامناسب سوچ وفکر اور رویوں کی بھینٹ چڑھ گئیں۔ اسی طرح حضرت امیر معاویہ نے جو علمی وحدیثی خدمات سرانجام دیں، وہ بھی پسِ پردہ چلی گئیں، اس مختصر کتاب میں آپؓ کی فقہی وحدیثی خدمات کو منظر عام پر لانے کے لیے آپؓ سے مروی احادیث کو جمع کیا گیا ہے، یہ مرویات بارہ معتبر کتب احادیث سے جمع کی گئی ہیں، ان تمام کتب مع مرویات کا سرسری جائزہ درج ذیل ہے:

۱۔	مرویاتِ بخاری	۳۲
۲۔	مرویاتِ مسلم	۲۳
۳۔	مرویاتِ ابی داؤد	۳۱
۴۔	مرویاتِ ترمذی	۱۶
۵۔	مرویاتِ نسائی	۴۱
۶۔	مرویاتِ ابن ماجہ	۱۸
۷۔	مرویاتِ ابن خزیمہ	۲۴

۸۔	مرویاتِ ابن حبان	۴۱
۹۔	مرویاتِ حاکم	۴۷
۱۰۔	مرویاتِ امام مالک	۱۳
۱۱۔	مرویاتِ نسائی (کبریٰ)	۸۹
۱۲۔	مرویاتِ احمد بن حنبل	۱۱۱
	کل تعداد:	۴۸۶

کتاب کے آخر میں قارئین کی سہولت کے لیے اطراف الحدیث کے عنوان سے کتاب میں مذکور احادیث کا اشاریہ دیا گیا ہے۔

اس کتاب کی تالیف سے پہلے راقم نے کتب احادیث صحاح ستہ میں سے صحیح بخاری شریف سے ''امثال صحیح بخاری'' کے نام سے مثالیں جمع کیں تھیں اور صحیح مسلم سے ''امثال صحیح مسلم'' کے نام سے مثالیں جمع کیں، جامع ترمذی میں سے ''امثال جامع ترمذی'' کے نام سے مثالیں جمع کیں، صحاح ستہ سے امثال الحدیث، حضور داتا گنج بخش ہجویریؒ کی تعلیمات پر مشتمل ''نظریاتِ سید ہجویر'' ''سیرت نبوی ﷺ پر مشتمل ''ہمارے فکری و عملی مسائل اور تعلیمات نبوی ﷺ'' اور اسی طرح چالیس (۴۰) سے زائد مختلف مضامین زیب قرطاس کیے۔ جبکہ سنن نسائی شریف کی شرح پر مشتمل ''فیوض الرامی فی شرح سنن النسائی (جلد اول)'' اور امثال سنن نسائی بھی چھپوائی کے مراحل میں ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس سلسلہ تحقیق کو آگے بڑھاتے ہوئے اس کتاب (مسند معاویہؓ) کو ترتیب دیا ہے، اس کی تخریج و تحقیق میں کتب حدیث بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ، السنن الکبری، مسند احمد، المعجم الکبیر للطبرانی، مسند البزار، ابن حبان، السنۃ لابی بکر بن خلال، مصنف ابن ابی شیبہ، مصنف ابن عبد الرزاق، مسند ابی یعلی، مسند الشاہین، مسند ابی الجعد، مسند الشہاب، مسند اسحاق بن راہویہ، موطا امام مالک، سنن دارمی، مستخرج ابی عوانہ، معرفۃ السنن والآثار، شرح السنۃ للبغوی، المعجم الاوسط، شرح مشکل الآثار، تہذیب الآثار، شعب الایمان، عمل الیوم واللیلۃ وغیرہ سے مدد لی گئی ہے۔ اس کتاب کی تالیف میں علامہ محمد طاہر (مدرس، المرکز الاسلامی، شاد باغ، لاہور) نے خصوصی تعاون

کیا اور کتاب کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ اور نظر ثانی بڑی عرق ریزی سے کی، میں خصوصی طور پر اس نوجوان کا مشکور ہوں، اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آقا کریم ﷺ کے توسل سے میری اس کوشش کو قبول فرمائے ، اس کا نفع دائمی فرمائے اور میری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ آمین

ڈاکٹر مفتی محمد کریم خان سندرانی

۱۰ ربیع الاول ۱۴۳۶ھ/۰۲ جنوری ۲۰۱۵ء

جامعہ علیمیہ متصل جامع مسجد حنفیہ انوار مدینہ

وِنڈسر پارک، اچھرہ، لاہور

0321-4268967

۱۔ مرویاتِ بخاری

۱ .(۱) حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عُفَيْرٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ :قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، خَطِيبًا يَقُولُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هَذِهِ الأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللَّهِ، لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ(۱)

حمید بن عبدالرحمٰن نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا فرمارہے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا: جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین کی فقہ (سوجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے بےشک میں تقسیم کرنے والا ہوں جب کہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے اور یہ امت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور ان کے مخالف قیامت تک انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔

۲ .(۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ، قَالَ :حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ :سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ :إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلاَةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا، وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا، يَعْنِي :الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ العَصْرِ(۲)

حُمران بن ابان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم ایک نماز پڑھتے ہو، حالانکہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صحبت میں رہے لیکن ہم نے آپ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ اس سے منع فرمایا یعنی عصر کے بعد دو رکعتوں سے۔

۱۔ i۔ بخاری:۷۱،۳۱۱۶،۷۳۱۲ ii۔ مسلم:۱۰۳۷ iii۔ ترمذی:۲۶۴۵
iv۔ ابن ماجہ:۲۲۰ v۔ مؤطا امام مالک:۳۳۴۵
vi۔ مصنف ابن ابی شیبہ:۳۱۰۴۵،۳۱۰۴۶،۳۱۰۴۷
vii۔ مسند اسحاق بن راھویہ:۴۳۹ viii۔ صحیح ابن حبان:۸۹،۳۱۰۔
ix۔ مسند احمد:۱۶۸۴۰،۱۶۸۴۶،۱۶۸۶۰،۱۶۸۹۴،۱۶۹۱۰
x۔ سنن دارمی:۲۳۰،۲۳۱،۲۳۲،۲۷۴۸ xi۔ سنن الکبریٰ:۵۸۰۸

۲۔ i۔ بخاری:۵۸۷،۳۷۶۶ ii۔ مسند احمد:۱۶۹۰۸،۱۶۹۱۴

iii۔ مسند ابی یعلیٰ: ۷۳۶۰   iv۔ سنن الکبریٰ بیہقی: ۴۳۷۵

۳. (۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فِي كِتَابٍ إِلَى مُعَاوِيَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ: عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ، بِهَذَا، وَعَنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ، عَنْ وَرَّادٍ، بِهَذَا، وَقَالَ الْحَسَنُ " :الْجَدُّ: غِنًى (۳)

وراد کاتب مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک خط میں حضرت معاویہ کے لئے مجھے لکھوایا کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے: ''نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔ اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی دولت مند کو تیرے مقابلے پر دولت نفع نہیں دے گی''۔ شعبہ نے عبدالملک سے اسی طرح روایت کی...... حسن بصری کا قول ہے کہ الجد سے مراد مالداری ہے۔ روایت کیا اسے حکم، قاسم بن مخیمرہ نے وراد سے۔

۴. (۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُقَاتِلٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، قَالَ: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، وَهُوَ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ، أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا، فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ

۳۔ i۔ بخاری: ۸۴۴، ۶۳۳۰، ۷۲۹۲   ii۔ مسلم: ۵۹۳   iii۔ ابوداؤد: ۱۵۰۵
iv۔ سنن نسائی: ۱۳۴۱، ۱۳۴۲   v۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۹۲۶۰، ۳۰۹۶
vi۔ مسند احمد: ۱۸۱۸۳، ۱۸۲۳۲   vii۔ دارمی: ۱۳۸۹

viii۔ سنن کبریٰ: ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۹۸۸۱ ix۔ ابن خزیمہ: ۴۲ ۷

x۔ ابن حبان: ۲۰۰۷

مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا، فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِينَ، قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ، حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ، يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي(۴)

ابن مقاتل، عبداللہ، ابوبکر بن عثمان بن سہل بن حنیف ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا: جب کہ وہ منبر پر بیٹھے تھے تو مؤذن نے اذان دیتے ہوئے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت معاویہ نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر اس نے کہا: اشهد ان لا اله الا الله۔ حضرت معاویہ نے کہا اور میں نے بھی تو اس نے کہا: اشهد ان محمدا رسول اللہ حضرت معاویہ نے کہا: اور میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ جب اذان پوری ہوگئی تو فرمایا: اے لوگوں میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی طرح سنا ہے جیسے اس مجلس میں موذن کے اذان کہتے وقت تم نے مجھے کہتے ہوئے سنا ہے۔

۵.(۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي هَاشِمٍ، سَمِعَ هُشَيْمًا، أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: مَرَرْتُ بِالرَّبَذَةِ فَإِذَا أَنَا بِأَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، فَقُلْتُ لَهُ: مَا أَنْزَلَكَ مَنْزِلَكَ هَذَا؟ قَالَ " : كُنْتُ بِالشَّأْمِ، فَاخْتَلَفْتُ أَنَا وَمُعَاوِيَةُ فِي: (الَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ) (التوبة: 34) " قَالَ مُعَاوِيَةُ: نَزَلَتْ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ، فَقُلْتُ " : نَزَلَتْ فِينَا وَفِيهِمْ، فَكَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ فِي ذَاكَ، وَكَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَشْكُونِي، فَكَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ: أَنِ اقْدَمِ الْمَدِينَةَ فَقَدِمْتُهَا، فَكَثُرَ عَلَيَّ النَّاسُ حَتَّى كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَبْلَ ذَلِكَ، فَذَكَرْتُ ذَاكَ لِعُثْمَانَ "فَقَالَ لِي: إِنْ شِئْتَ تَنَحَّيْتَ، فَكُنْتَ قَرِيبًا، فَذَاكَ الَّذِي أَنْزَلَنِي هَذَا الْمَنْزِلَ، وَلَوْ أَمَّرُوا عَلَيَّ حَبَشِيًّا لَسَمِعْتُ وَأَطَعْتُ(۵)

زید بن وہب سے روایت ہے کہ میں ربذہ سے گزرا تو وہاں حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ میں عرض گزار ہوا کہ آپ یہاں کیوں مقیم ہیں؟ فرمایا کہ میں شام میں تھا تو میرا

اور حضرت معاویہ کا آیت والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقو نھافی سبیل اللہ

۴۔ ا۔ بخاری:۹۱۴ اا۔ سنن الکبریٰ:۱۹۲۷

۵۔ بخاری:۱۴۰۶

میں اختلاف ہوگیا۔ مغاویہ کہتے کہ اہل کتاب کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ میں نے کہا کہ ان کے اور ہمارے متعلق نازل ہوئی ہے، اس پر میرا اوران کا اختلاف رہا تو انہوں نے حضرت عثمان کو میری شکایت لکھ بھیجی، حضرت عثمان نے مجھے مدینہ منورہ آنے کے لئے لکھا۔ میں چلا گیا تو لوگوں کا میرے گرد ہجوم لگ گیا، گویا پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں تھا۔ میں نے حضرت عثمان سے اس بات کا ذکر کیا تو مجھ سے فرمایا: اگر آپ چاہیں تو میرے نزدیک مقیم ہو جائیں۔ اس بات نے مجھے یہاں آباد کیا ہے۔ اگر مجھ پر حبشی کو بھی حاکم بنایا جائے تو میں اس کی بات بھی سنوں گا، اس کی اطاعت کروں گا۔

۶. (۶) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ الحَذَّاءُ، عَنِ ابْنِ أَشْوَعَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، حَدَّثَنِي كَاتِبُ المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى المُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " :إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلاَثًا :قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ المَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ (۶)

یعقوب بن ابراہیم، اسماعیل بن علیہ، خالد الحذاء، ابن اشوع، شعبی، کاتب مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے لکھا کہ میرے لیے ایسی چیز لکھیے جو آپ نے نبی کریم ﷺ سے سنی ہو۔ انہوں نے ان کے لیے لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین باتوں کو ناپسند فرمایا ہے: بیکار گفتگو، مال ضائع کرنا اور ضرورت کے بغیر سوال کرنا۔

۷. (۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُنِيرٍ، سَمِعَ يَزِيدَ بْنَ أَبِي حَكِيمٍ العَدَنِيَّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، قَالَ: حَدَّثَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، فَلَمَّا جَاءَ مُعَاوِيَةُ وَجَاءَتِ السَّمْرَاءُ، قَالَ: أُرَى مُدًّا مِنْ هَذَا يَعْدِلُ مُدَّيْنِ (۷)

۶۔ i۔بخاری:۱۴۷۷ ii۔مسلم:۵۹۳ iii۔سنن الکبریٰ:۱۱۷۸۴

iv۔ابن حبان:۵۷۱۹ ۷۔مسند الشہاب القضاعی:۱۰۸۹

۷۔ بخاری:۱۵۰۸

عبداللہ بن منیر، یزید بن ابو حکیم عدنی، سفیان، زید بن اسلم، عیاض بن عبداللہ بن سعد بن ابو سرح سے روایت ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم نبی کریم ﷺ کے مبارک زمانہ میں ایک صاع کھانا یا ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو یا ایک صاع کشمش دیا کرتے تھے۔ جب حضرت معاویہ کا دور آیا اور گندم کی درآمد شروع ہوئی تو انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں اس کا ایک مُدّ دوسری اجناس کے دو مُدّوں کے برابر ہے۔

۸.(۸)وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، عَنْ أَبِي الشَّعْثَاءِ أَنَّهُ قَالَ :وَمَنْ يَتَّقِي شَيْئًا مِنَ الْبَيْتِ؟ وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا :إِنَّهُ لَا يُسْتَلَمُ هَذَانِ الرُّكْنَانِ، فَقَالَ :لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْبَيْتِ مَهْجُورًا وَكَانَ ابْنُ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَسْتَلِمُهُنَّ كُلَّهُنَّ(۸)

محمد بن بکر، ابن جریج، عمرو بن دینار، ابو اشعثا نے کہا: کون ہے جو بیت اللہ کی کسی چیز سے پرہیز کرے، جب کہ حضرت معاویہ تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔ تو حضرت ابن عباس نے ان سے کہا: ہم تو ان دو رکنوں کو بوسہ نہیں دیتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز چھوڑنے والی نہیں ہے اور حضرت ابن زبیر بھی تمام ارکان کو بوسہ دیا کرتے تھے۔

۹.(۹)حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عِيسَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ نَوْفَلٍ الْقُرَشِيِّ، أَنَّهُ سَأَلَ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ فَقَالَ :قَدْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا :أَنَّهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلُ ذَلِكَ ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ مُعَاوِيَةُ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، ثُمَّ

حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً، ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ، ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا عُمْرَةً، وَهَذَا

۸۔ بخاری: ۱۶۰۸

ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ فَلَا يَسْأَلُونَهُ، وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى، مَا كَانُوا يَبْدَءُ وْنَ بِشَيْءٍ حَتَّى يَضَعُوا أَقْدَامَهُمْ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ، لَا تَبْتَدِئَانِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ، تَطُوفَانِ بِهِ، ثُمَّ إِنَّهُمَا لَا تَحِلَّانِ(۹)

محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل قرشی نے عروہ بن زبیر سے پوچھا تو فرمایا: کہ نبی کریم ﷺ نے حج کیا تو مجھے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا کہ پہلی چیز جس سے آپ نے ابتدا فرمائی، یہ ہے کہ وضو کر کے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت ابوبکر نے حج کیا تو پہلی چیز جس سے ابتدا کی وہ طواف بیت اللہ تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت عمر نے اسی طرح کیا، پھر حضرت عثمان نے حج کیا تو میں نے دیکھا کہ پہلی چیز جس سے انہوں نے ابتدا کی وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر حضرت معاویہ اور حضرت عبداللہ بن عمر۔ پھر میں نے اپنے والد ماجد حضرت زبیر بن العوام کے ساتھ حج کیا تو پہلی چیز جس سے انہوں نے ابتدا کی وہ بیت اللہ کا طواف تھا۔ پھر عمرہ نہ ہوا۔ پھر میں نے مہاجرین وانصار کو یہی کرتے دیکھا اور عمرہ نہ ہوا۔ پھر آخر میں جن کو میں نے دیکھا وہ حضرت ابن عمر ہیں جنہوں نے اسے توڑ کر عمرہ نہیں بنایا۔ یہ حضرت ابن عمر ہیں، وہ ان سے بھی نہیں پوچھتے اور نہ کسی پچھلے بزرگ کو دیکھتے ہیں کہ وہ کس چیز سے ابتدا کرتے تھے۔ یعنی طواف بیت اللہ کے لئے ہی قدم بڑھاتے اور پھر بھی احرام نہ کھولتے۔ میں نے اپنی والدہ ماجدہ اور خالہ جان کو دیکھا کہ وہ طواف بیت اللہ کے سوا اور کسی چیز سے ابتدا نہ کرتیں اور پھر بھی احرام نہ کھولتیں۔ مجھے میری والدہ محترمہ نے بتایا کہ انہوں نے اور ان کی بہن نے حضرت زبیر نے اور فلاں فلاں نے اس وقت احرام کھولا جب حجر اسود کو بوسہ دے لیا۔

(۱۰) حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم

بمشقطن(۱)

۹۔ i۔ بخاری:۱۶۴۱ ii۔ مستخرج ابی عوانہ:۳۳۲۵

۱۰۔ i۔ بخاری:۱۷۳۰ ii۔ مسلم:۱۲۴۶ iii۔ ابوداؤد:۱۸۰۳

iv۔ مسند الحمیدی:۶۱۶ v۔ مسند احمد:۱۶۸۷۰،۱۶۸۹۵

vi۔ المعجم الکبیر للطبرانی:۶۹۲ vii۔ حجۃ الوداع لابن حزم:۴۵۷

viii۔ سنن الکبریٰ بیہقی:۹۳۹۳ ix۔ اخبار مکۃ الفاکھی:۱۴۳۷

ابو عاصم، ابن جریج، حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں نے قینچی سے رسول اللہ ﷺ کے بال مبارک کترے۔

۱۱. (۱۱)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، يَوْمَ عَاشُورَاءَ عَامَ حَجَّ عَلَى المِنْبَرِ يَقُولُ :يَا أَهْلَ الـمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللَّهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ، فَلْيَصُمْ وَمَنْ شَاءَ، فَلْيُفْطِرْ(۱۱)

حمید بن عبدالرحمٰن، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا کہ انہوں نے جس سال حج کیا تھا، اسی سال انہوں نے عاشوراء کے دن منبر پر کہا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں! میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ عاشوراء کا دن ہی، اس دن تم پر روزہ فرض نہیں کیا گیا اور میں روزے سے ہوں، سو جو چاہے اس دن روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ چھوڑے۔

۱۲. (۱۲)حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي مُوسَى، قَالَ: سَمِعْتُ الحَسَنَ، يَقُولُ :اسْتَقْبَلَ وَاللَّهِ الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الجِبَالِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ العَاصِ :إِنِّي لَأَرَى كَتَائِبَ لاَ تُوَلِّي حَتَّى تَقْتُلَ أَقْرَانَهَا، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ وَاللَّهِ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ :أَيْ عَمْرُو إِنْ قَتَلَ هَؤُلاَءِ هَؤُلاَءِ، وَهَؤُلاَءِ هَؤُلاَءِ مَنْ لِي بِأُمُورِ النَّاسِ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ مَنْ لِي بِضَيْعَتِهِمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِ

رَجُلَيْنِ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ :عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ، وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، فَقَالَ :اذْهَبَا إِلَى هَذَا الرَّجُلِ، فَاعْرِضَا عَلَيْهِ، وَقُولاَ لَهُ :وَاطْلُبَا إِلَيْهِ، فَأَتَيَاهُ، فَدَخَلاَ عَلَيْهِ فَتَكَلَّمَا، وَقَالاَ لَهُ :فَطَلَبَا إِلَيْهِ، فَقَالَ لَهُمَا

۱۱۔ i۔ بخاری:۲۰۰۳ ii۔ مسلم:۱۱۲۹ iii۔ مؤطا امام مالک:۸۴۳

iv۔ مسند الشافعی:ج۱،ص۱۶۱ v۔ سنن کبریٰ:۲۸۶۸

vi۔ مسند المؤطا للجوہری:۱۵۷ vii۔ معرفۃ السنن والآثار:۸۹۸۲

الحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ :إِنَّا بَنُو عَبْدِ المُطَّلِبِ، قَدْ أَصَبْنَا مِنْ هَذَا المَالِ، وَإِنَّ هَذِهِ الأُمَّةَ قَدْ عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا، قَالاَ :فَإِنَّهُ يَعْرِضُ عَلَيْكَ كَذَا وَكَذَا، وَيَطْلُبُ إِلَيْكَ وَيَسْأَلُكَ قَالَ :فَمَنْ لِي بِهَذَا، قَالاَ :نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَمَا سَأَلَهُمَا شَيْئًا إِلَّا قَالاَ: نَحْنُ لَكَ بِهِ، فَصَالَحَهُ، فَقَالَ الحَسَنُ :وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يَقُولُ :رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى المِنْبَرِ وَالحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ إِلَى جَنْبِهِ، وَهُوَ يُقْبِلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً، وَعَلَيْهِ أُخْرَى وَيَقُولُ :إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ المُسْلِمِينَ ، قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ " :قَالَ لِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ :إِنَّمَا ثَبَتَ لَنَا سَمَاعُ الحَسَنِ مِنْ أَبِي بَكْرَةَ، بِهَذَا الحَدِيثِ (۱.۲)

ابوموسیٰ کا بیان ہے کہ میں نے امام حسن بصری کو فرماتے ہوئے سنا کہ امام حسن بن علی پہاڑوں کی طرح فوجیں لے کر حضرت معاویہ کے مقابلے میں آئے تو حضرت عمرو بن العاص نے کہا کہ میں ان کے ساتھ ایسے لشکر دیکھتا ہوں کہ اس وقت تک پیٹھ نہیں پھیریں گے جب تک اپنے مدمقابل کا صفایا نہ کردیں۔ تو حضرت معاویہ نے ان سے فرمایا اور خدا کی قسم وہ ان دونوں میں سے بہتر تھے یعنی حضرت عمرو سے، کہ اگر انہوں نے ان کو اور انہوں نے ان کو قتل کر دیا تو لوگوں میں سے ان کی بیویوں اور جائیدادوں کا والی وارث کون بنے گا؟ لہٰذا ان کی طرف قریش کے بنو عبد شمس سے دو آدمی عبدالرحمٰن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر بن کریز بھیجے۔ پس ان سے کہا کہ دونوں امام حسن کے پاس جاؤ اور انہیں صلح پر رضامند کرو اور ان سے گفتگو کرکے اس طرف مائل کرو۔ دونوں آئے، ان کے پاس پہنچے اور گفتگو کرکے صلح کے طلبگار ہوئے۔ حضرت حسن بن علی نے فرمایا

کہ ہم عبدالمطلب کی اولاد ہیں۔ یہ مال ہم نے پایا ہے اور یہ امت اپنے خون میں لتھڑی ہوئی ہے۔ ان دونوں نے کہا کہ وہ آپ کے سامنے صلح پیش کرتے ہیں اور آپ سے یہی طلب کرتے اور چاہتے ہیں۔ فرمایا کہ اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟ دونوں نے کہا کہ ہم اس کے ذمہ دار ہیں۔ جب بھی انہوں نے ذمہ داری کے لئے فرمایا تو انہوں نے کہا کہ ہم ذمہ دار ہیں۔ پس انہوں نے اس سے صلح کرلی۔ حسن بصری فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوبکرہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر دیکھا اور حسن بن علی ان کے پہلو میں تھے۔ چنانچہ حضور کبھی لوگوں کی جانب

۱۲۔ أ۔ بخاری: ۲۷۰۴ اأ۔ شرح السنۃ للبغوی: ۳۹۳۴

توجہ فرماتے اور کبھی انہیں دیکھتے اور فرماتے ہیں کہ میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالٰی مسلمانوں کو دو بہت بڑی جماعتوں میں صلح کروادے گا۔ مجھ سے علی بن عبداللہ نے کہا کہ ہمارے لئے امام حسن کا حضرت ابوبکرہ سے سماع اسی حدیث سے ثابت ہوا۔

۱۳. (۱۳) حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَاللَّهُ الْمُعْطِي وَأَنَا الْقَاسِمُ، وَلاَ تَزَالُ هَذِهِ الْأُمَّةُ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ، وَهُمْ ظَاهِرُونَ (۱۳)

حمید بن عبدالرحمٰن، انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے ساتھ اللہ خیر کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطاء فرماتا ہے اور اللہ عطاء فرمانے والا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں اور یہ امت ہمیشہ اپنے مخالفین پر غالب رہے گی، حتیٰ کہ اللہ کا حکم آجائے گا اور یہ لوگ غالب ہوں گے۔

۱۴. (۱۴) حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي أُسَامَةَ، أَحَدَّثَكُمْ هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، قَالَ: لَمَّا وَقَفَ الزُّبَيْرُ يَوْمَ الْجَمَلِ دَعَانِي، فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ " يَا بُنَيَّ، إِنَّهُ لاَ يُقْتَلُ الْيَوْمَ إِلَّا ظَالِمٌ أَوْ مَظْلُومٌ، وَإِنِّي لاَ أُرَانِي إِلَّا سَأُقْتَلُ الْيَوْمَ مَظْلُومًا، وَإِنَّ مِنْ أَكْبَرِ هَمِّي لَدَيْنِي، أَفَتُرَى يُبْقِي دَيْنُنَا مِنْ مَالِنَا شَيْئًا؟ فَقَالَ: يَا بُنَيِّ بِعْ مَالَنَا، فَاقْضِ دَيْنِي، وَأَوْصَى بِالثُّلُثِ، وَثُلُثِهِ لِبَنِيهِ -يَعْنِي

بَنِي عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ -يَقُولُ :ثُلُثُ الثُّلُثِ، فَإِنْ فَضَلَ مِنْ مَالِنَا فَضْلٌ بَعْدَ قَضَاءِ الدَّيْنِ شَيْءٌ، فَثُلُثُهُ لِوَلَدِكَ "، -قَالَ هِشَامٌ :وَكَانَ بَعْضُ وَلَدِ عَبْدِ اللَّهِ، قَدْ وَازَى بَعْضَ بَنِي الزُّبَيْرِ، خُبَيْبٌ، وَعَبَّادٌ وَلَهُ يَوْمَئِذٍ تِسْعَةُ بَنِينَ، وَتِسْعُ بَنَاتٍ -، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ :فَجَعَلَ يُوصِينِي بِدَيْنِهِ، وَيَقُولُ :يَا بُنَيِّ إِنْ عَجَزْتَ عَنْهُ فِي شَيْءٍ، فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَوْلَايَ ، قَالَ :فَوَاللَّهِ مَا دَرَيْتُ مَا أَرَادَ حَتَّى قُلْتُ :يَا أَبَةِ مَنْ مَوْلَاكَ؟ قَالَ : اللَّهُ ، قَالَ :فَوَاللَّهِ مَا وَقَعْتُ فِي كُرْبَةٍ مِنْ دَيْنِهِ، إِلَّا قُلْتُ :يَا مَوْلَى الزُّبَيْرِ اقْضِ عَنْهُ دَيْنَهُ، فَيَقْضِيهِ، فَقُتِلَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَلَمْ يَدَعْ دِينَارًا وَلَا دِرْهَمًا إِلَّا

۱۳۔ بخاری:۳۱۱۶،۳۶۴۱،۷۳۱۲،۷۴۶۰

أَرَضِينَ، مِنْهَا الْغَابَةُ، وَإِحْدَى عَشْرَةَ دَارًا بِالْمَدِينَةِ، وَدَارَيْنِ بِالْبَصْرَةِ، وَدَارًا بِالْكُوفَةِ، وَدَارًا بِمِصْرَ، قَالَ :وَإِنَّمَا كَانَ دَيْنُهُ الَّذِي عَلَيْهِ، أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِيهِ بِالْمَالِ، فَيَسْتَوْدِعُهُ إِيَّاهُ، فَيَقُولُ الزُّبَيْرُ :لَا وَلَكِنَّهُ سَلَفٌ، فَإِنِّي أَخْشَى عَلَيْهِ الضَّيْعَةَ ، وَمَا وَلِيَ إِمَارَةً قَطُّ وَلَا جِبَايَةَ خَرَاجٍ، وَلَا شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَكُونَ فِي غَزْوَةٍ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَوْ مَعَ أَبِي بَكْرٍ، وَعُمَرَ، وَعُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ :فَحَسَبْتُ مَا عَلَيْهِ مِنَ الدَّيْنِ ، فَوَجَدْتُهُ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ، قَالَ: فَلَقِيَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ :يَا ابْنَ أَخِي، كَمْ عَلَى أَخِي مِنَ الدَّيْنِ فَكَتَمَهُ؟ فَقَالَ :مِائَةُ أَلْفٍ، فَقَالَ حَكِيمٌ :وَاللَّهِ مَا أُرَى أَمْوَالَكُمْ تَسَعُ لِهَذِهِ، فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ :أَفَرَأَيْتَكَ إِنْ كَانَتْ أَلْفَيْ أَلْفٍ وَمِائَتَيْ أَلْفٍ؟ قَالَ :مَا أُرَاكُمْ تُطِيقُونَ هَذَا، فَإِنْ عَجَزْتُمْ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَاسْتَعِينُوا بِي، قَالَ :وَكَانَ الزُّبَيْرُ اشْتَرَى الْغَابَةَ بِسَبْعِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ، فَبَاعَهَا عَبْدُ اللَّهِ بِأَلْفِ أَلْفٍ وَسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ، ثُمَّ قَامَ : فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ حَقٌّ، فَلْيُوَافِنَا بِالْغَابَةِ، فَأَتَاهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ، وَكَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ أَرْبَعُ مِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ لِعَبْدِ اللَّهِ :إِنْ شِئْتُمْ تَرَكْتُهَا لَكُمْ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ :لَا، قَالَ :فَإِنْ شِئْتُمْ جَعَلْتُمُوهَا فِيمَا تُؤَخِّرُونَ إِنْ أَخَّرْتُمْ؟ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ :لَا، قَالَ :فَاقْطَعُوا لِي قِطْعَةً، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ :لَكَ مِنْ هَاهُنَا إِلَى هَاهُنَا، قَالَ :

فَبَاعَ مِنْهَا فَقَضَى دَيْنَهُ فَأَوْفَاهُ، وَبَقِيَ مِنْهَا أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ، فَقَدِمَ عَلَى مُعَاوِيَةَ، وَعِنْدَهُ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، وَالْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ، وَابْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: كَمْ قُوِّمَتِ الْغَابَةُ؟ قَالَ: كُلُّ سَهْمٍ مِائَةَ أَلْفٍ، قَالَ: كَمْ بَقِيَ؟ قَالَ: أَرْبَعَةُ أَسْهُمٍ وَنِصْفٌ، قَالَ الْمُنْذِرُ بْنُ الزُّبَيْرِ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ، وَقَالَ ابْنُ زَمْعَةَ: قَدْ أَخَذْتُ سَهْمًا بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: كَمْ بَقِيَ؟ فَقَالَ: سَهْمٌ وَنِصْفٌ، قَالَ: قَدْ أَخَذْتُهُ بِخَمْسِينَ وَمِائَةِ أَلْفٍ، قَالَ: وَبَاعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَعْفَرٍ نَصِيبَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ بِسِتِّ مِائَةِ أَلْفٍ، فَلَمَّا فَرَغَ ابْنُ الزُّبَيْرِ مِنْ قَضَاءِ دَيْنِهِ، قَالَ بَنُو الزُّبَيْرِ: اقْسِمْ بَيْنَنَا مِيرَاثَنَا، قَالَ: لَا، وَاللَّهِ لَا أَقْسِمُ بَيْنَكُمْ حَتَّى أُنَادِيَ بِالْمَوْسِمِ أَرْبَعَ سِنِينَ: أَلَا مَنْ كَانَ لَهُ عَلَى الزُّبَيْرِ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا فَلْنَقْضِهِ، قَالَ: فَجَعَلَ كُلَّ سَنَةٍ يُنَادِي بِالْمَوْسِمِ، فَلَمَّا مَضَى أَرْبَعُ سِنِينَ قَسَمَ بَيْنَهُمْ، قَالَ: فَكَانَ لِلزُّبَيْرِ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وَرَفَعَ الثُّلُثَ، فَأَصَابَ كُلَّ امْرَأَةٍ أَلْفُ أَلْفٍ وَمِائَتَا أَلْفٍ، فَجَمِيعُ مَالِهِ خَمْسُونَ أَلْفَ أَلْفٍ، وَمِائَتَا أَلْفٍ(۱۴)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب (ان کے والد ماجد) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمل کے لئے کھڑے ہوئے تو انہوں نے مجھے بلایا۔ میں آ کر آپ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا۔ فرمایا، اے میرے بیٹے! آج قتل نہیں ہوگا مگر ظالم یا مظلوم۔ اور مجھے نظر آ رہا ہے کہ عنقریب میں مظلومی کی حالت میں قتل کر دیا جاؤں گا۔ مجھے سب سے زیادہ فکر اپنے قرضے کی ہے۔ کیا میرا قرضہ ادا کر کے میرے مال میں سے بچ سکتا ہے؟ پھر فرمایا، برخوردار! میرا مال بیچ کر میرا قرضہ ادا کر دو۔ انہوں نے تہائی مال کی میرے لئے وصیت فرمائی اور اس کے تہائی (1/9) کی حضرت عبداللہ بن زبیر کے صاحبزادوں کے لئے۔ وہ فرماتے ہیں تہائی کا تہائی، پس اگر قرضہ ادا کرنے کے بعد ہمارے مال میں سے کچھ بچ جائے، تو اس کا ایک تہائی تمہاری اولاد کے لئے۔ ہشام کا قول ہے کہ حضرت عبداللہ کے بعض صاحبزادے حضرت زبیر کے صاحبزادوں کے ہم عمر تھے جیسے خبیب اور عباد اور ان کے اس وقت نو صاحبزادے اور سات صاحبزادیاں تھیں۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ آپ برابر مجھے قرضہ ادا کرنے کی وصیت فرماتے

رہے اور فرمایا! اے لختِ جگر! اگر تو کسی طرح اس سے عاجز آجائے تو میرے مولیٰ سے مدد طلب کر لینا۔ میں عرض گزار ہوا، ابا جان! آپ کا مولیٰ کون ہے؟ فرمایا، اللہ۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم جب بھی ان کے قرضے کے بارے میں مجھے کوئی تکلیف پہنچتی تو میں کہتا، اے حضرت زبیر کے مولیٰ! ان کا قرض ادا فرما دے، تو ادا ہو جاتا۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے اور انہوں نے پیچھے کوئی درہم و دینار نہیں چھوڑا، ماسوائے زمین کے جن میں سے ایک غابہ ہے۔ نیز گیارہ مکان مدینہ منورہ میں، دو بصرے میں، ایک کوفے میں اور ایک مصر میں ان پر اتنا قرضہ اس لئے چڑھ گیا تھا کہ اگر کوئی آدمی امانت کے طور پر رکھنے کے لئے ان کے پاس مال لاتا تو حضرت زبیر فرماتے (امانت نہیں بلکہ) اسے قرضہ سمجھو، کیونکہ مجھے اس کے ضائع ہو جانے کا ڈر ہے۔ انہوں نے قطعاً کبھی گورنری قبول نہیں فرمائی اور نہ خراج وصول کرنے پر مامور ہوئے، نہ کسی

۱۴۔ i۔ بخاری: ۳۱۲۹ ii۔ سنن الکبریٰ: ۱۲۶۸۲

اور عہدے پر۔ ہاں یہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ غزوات میں شریک ہوتے رہے اور پھر حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے قرضے کا حساب کیا تو دو کروڑ اور دو لاکھ پایا۔ عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ پھر مجھ سے حضرت حکیم بن حزام ملے اور فرمایا: اے بھتیجے! میرے بھائی پر کتنا قرض ہے؟ تو میں نے چھپاتے ہوئے جواب دیا، ایک لاکھ حضرت حکیم نے فرمایا، مجھے تمہارے مال میں اسے ادا کرنے کی وسعت نظر نہیں آتی۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا اگر آپ دیکھتے کہ یہ دو کروڑ دو لاکھ ہے۔ تو فرمایا میں تو نہیں دیکھتا کہ تم اسے ادا کر سکو گے۔ پس اگر تم اس کی ادائیگی سے عاجز آ جاؤ تو مجھ سے مدد حاصل کر لینا۔ حضرت عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ (والد محترم) حضرت زبیر نے اپنی غابہ والی زمین ایک لاکھ ستر ہزار میں خریدی تھی۔ حضرت عبداللہ نے اسے سولہ لاکھ میں فروخت کر دیا۔ پھر کھڑے ہوئے اور اعلان فرمایا کہ جس کا حضرت زبیر پر قرضہ ہو وہ ہم سے وصول کرنے غابہ میں آ جائے، تو حضرت عبداللہ بن جعفر پہنچ گئے اور ان کے حضرت زبیر پر چار لاکھ تھے۔ انہوں نے حضرت عبداللہ بن زبیر سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں قرضہ چھوڑ دوں (یعنی معاف کر دیتا ہوں) انہوں نے کہا، مجھے اس زمین کا ایک قطعہ دے دو، اس پر عبداللہ بن زبیر نے جواب دیا کہ اچھا

یہاں سے وہاں تک کی زمین تمہاری ہوگی غابہ کی زمین بیچ کر ان کا قرض ادا کیا۔ جب یہ پورا ادا ہوگیا تو ان کے اس زمین سے ساڑھے چار حصے باقی بچے، پھر یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے، ان کے پاس عمرو بن عثمان، منذر بن زبیر اور ابن زمعہ موجود تھے۔ حضرت معاویہ نے پوچھا، غابہ کی کتنی قیمت لگی؟ جواب دیا، ہر حصے کے ایک لاکھ۔ دریافت کیا، کتنے حصے باقی رہ گئے ہیں؟ جواب دیا ساڑھے چار۔ منذر بن زبیر کہتے لگے کہ ایک لاکھ میں ایک حصہ میں نے لے لیا۔ عمرو بن عثمان گویا ہوئے، ایک حصہ میں نے ایک لاکھ میں لے لیا۔ ابن زمعہ بولے، ایک لاکھ میں ایک حصہ میرا ہوگیا۔ حضرت معاویہ نے دریافت کیا کہ اب کتنے حصے بچے؟ انہوں نے جواب دیا، ڈیڑھ۔ انہوں نے فرمایا، میں نے یہ حصہ ڈیڑھ میں خرید لیا عبداللہ بن زبیر فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن جعفر نے اپنا حصہ چھ لاکھ میں حضرت معاویہ کو فروخت کردیا۔ عبداللہ بن زبیر جب قرضے کی ادائیگی سے فارغ ہوگئے تو حضرت زبیر کے دوسرے صاحبزادے میراث کی تقسیم کا مطالبہ کرنے لگے۔ حضرت عبداللہ نے جواب دیا کہ میں اسے فی الحال تمہارے درمیان تقسیم نہیں کروں گا، یہاں تک کہ متواتر چار سال حج کے موقعہ پر اعلان کرلوں کہ جس کا (والد محترم) حضرت زبیر پر قرضہ ہو تو وہ ہمارے پاس آئے تا کہ ہم اس کا قرضہ چکا دیں۔ پس وہ حج کے موقع پر چار سال تک برابر منادی کرتے رہے۔ جب چار سال گزر گئے تو انہوں نے حصہ داروں میں مال تقسیم کردیا۔ حضرت زبیر کی چار بیویاں تھیں، ایک تہائی حصہ تقسیم سے علیحدہ رکھا گیا۔ بموجب وصیت تو ان کی ہر ایک بیوی کو دو لاکھ دس ہزار ملے۔ یوں حضرت زبیر کا سارا مال پانچ کروڑ اور دو لاکھ کا ہوا۔

۱۵.(۱۵) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَامَ حَجَّ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ، وَكَانَتْ فِي يَدَيْ حَرَسِيٍّ، فَقَالَ :يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ؟ وَيَقُولُ :إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ(۱۵)

حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے جس سال حج کیا تو منبر پر پاسبان

کے ہاتھوں سے بالوں کا ایک لچھا لے کر فرمایا: اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس طرح بال جوڑنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ فرمایا کرتے کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال جوڑے۔

۱۶.(۱۶)حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، قَالَ :قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ الْمَدِينَةَ آخِرَ قَدْمَةٍ، قَدِمَهَا فَخَطَبَنَا، فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ، فَقَالَ :مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ، وَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ يَعْنِي الْوِصَالَ فِي الشَّعَرِ تَابَعَهُ غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ(۱۶)

۱۵۔ i۔بخاری:۳۴۶۸ ii۔ترمذی:۲۷۸۱ iii۔مسند الشافعی:۶۳۰
iv۔مسند الحمیدی:۶۱۱ v۔السنن الماثورہ للشافعی:۳۳۴ vi۔المعجم الکبیر للطبرانی:۷۴۳
vii۔معرفۃ السنن والآثار:۸۹۸۱ viii۔ترتیب الامالی الخمیسیہ:۱۸۰۷
۱۶۔ i۔بخاری:۳۴۸۸ ii۔مسلم:۵۵۸۰،۵۵۸۱ iii۔مسند ابن الجعد:۹۴

عمرو بن مرہ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: میں نے سعید بن المسیب سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ مدینہ میں آئے اور وہ ان کا مدینہ میں آخری بار آنا تھا، پس انہوں نے ہمیں خطبہ دیا اور بالوں کا گچھا نکال کر فرمایا: میں نہیں سمجھتا کہ یہود کے علاوہ کوئی اور اس طرح کرتا ہوگا، نبی ﷺ نے اس کا نام جھوٹی تزیین رکھا ہے، یعنی بالوں کو (مصنوعی) بالوں سے جوڑنا۔ آدم کی متابعت غندر نے کی ہے از شعبہ۔

۱۷.(۱۷)حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ :كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ :أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ، فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ، فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ :أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأُولَئِكَ جُهَّالُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ هَذَا الأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لاَ يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ، إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ(١٧)

محمد بن جبیر بن مطعم حدیث بیان کرتے تھے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تک خبر پہنچی اور وہ اس وقت قریش کے وفد میں تھے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب (قرب قیامت میں) بنو قحطان سے ایک حکمران اٹھے گا، یہ سن کر حضرت معاویہ غضب ناک ہوئے، پس کھڑے ہو کر خطبہ دیا، پھر اللہ کی شان کے مطابق اس کی حمد کی، پھر اس کے بعد فرمایا: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم میں سے بعض لوگ ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جو نہ کتاب اللہ میں ہیں اور نہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں، یہی لوگ تم میں جاہل ہیں، تم ان سے اور ان کے خیالات سے بچتے رہو جنہوں نے ان کو گمراہ کر دیا ہے، کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہی کہ یہ خلافت قریش میں رہے گی اور جو شخص ان سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سر کے بل گرا دے گا، جب تک کہ قریش دین کو قائم رکھیں گے۔

۱۷۔ i۔ بخاری: ۳۵۰۰، ۷۱۳۹ ii۔ سنن الدارمی: ۲۵۶۳
iii۔ مسند الشامیین للطبرانی: ۳۲۰۱ iv۔ شرح السنۃ للبغوی: ۳۸۴۸

١٨ .(١٨) حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الوَلِيدُ، قَالَ :حَدَّثَنِي ابْنُ جَابِرٍ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِءٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :لاَ يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، لاَ يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ، وَلاَ مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ قَالَ عُمَيْرٌ :فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ :قَالَ مُعَاذٌ :وَهُمْ بِالشَّأْمِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ :وَهُمْ بِالشَّأْمِ(١٨)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے دین پر قائم رہے گا۔ جو انہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرے یا مخالفت کرے تو انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا، یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ اسی حالت پر رہیں گے۔ عمیر، مالک بن یخامر، حضرت معاذ فرماتے ہیں کہ وہ شام میں ہوں

گے۔ حضرت معاویہ فرماتے ہیں کہ مالک کا یہ دعویٰ ہے کہ انہوں نے حضرت معاذ سے سنا ہے کہ وہ شام میں ہیں۔

۱۹. (۱۹) حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ :وَأَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ " :دَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ وَنَسْوَاتُهَا تَنْطُفُ، قُلْتُ :قَدْ كَانَ مِنْ أَمْرِ النَّاسِ مَا تَرَيْنَ، فَلَمْ يُجْعَلْ لِي مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ، فَقَالَتْ :الْحَقْ فَإِنَّهُمْ يَنْتَظِرُونَكَ، وَأَخْشَى أَنْ يَكُونَ فِي احْتِبَاسِكَ عَنْهُمْ فُرْقَةٌ، فَلَمْ تَدَعْهُ حَتَّى ذَهَبَ، فَلَمَّا تَفَرَّقَ النَّاسُ خَطَبَ مُعَاوِيَةُ قَالَ :مَنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَتَكَلَّمَ فِي هَذَا الْأَمْرِ فَلْيُطْلِعْ لَنَا قَرْنَهُ، فَلَنَحْنُ أَحَقُّ بِهِ مِنْهُ وَمِنْ أَبِيهِ، قَالَ حَبِيبُ بْنُ مَسْلَمَةَ :فَهَلَّا أَجَبْتَهُ؟ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَحَلَلْتُ حُبْوَتِي، وَهَمَمْتُ أَنْ أَقُولَ :أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنْكَ مَنْ قَاتَلَكَ وَأَبَاكَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَخَشِيتُ أَنْ أَقُولَ كَلِمَةً تُفَرِّقُ بَيْنَ الْجَمْعِ، وَتَسْفِكُ الدَّمَ، وَيُحْمَلُ عَنِّي غَيْرُ ذَلِكَ، فَذَكَرْتُ مَا أَعَدَّ اللَّهُ فِي الْجِنَانِ، قَالَ حَبِيبٌ :حُفِظْتَ وَعُصِمْتَ "قَالَ مَحْمُودٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّزَّاقِ وَنَوْسَاتُهُ(۱۹)

۱۸۔ i۔ بخاری: ۳۶۶۱، ۳۶۶۰ ii۔ مسلم: ۴۹۵۵ iii۔ شرح السنۃ للبغوی: ۳۹۱

۱۹۔ بخاری: ۴۱۰۸

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضرت ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا تو ان کے گیسوئے مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ میں عرض گزار ہوا کہ لوگ نے خلافت کے بارے میں جو کچھ کیا وہ آپ ملاحظہ فرما رہی ہیں اگر چہ مجھے بذات خود خلافت سے کچھ دلچسپی نہیں ہے۔ فرمایا، تم لوگوں سے جا کر ملو وہ تمہارا انتظار کر رہے ہوں گے اور مجھے ڈر ہے کہ تمہارے نہ جانے کے باعث ان میں نا اتفاقی نہ ہو جائے۔ پس ان کے حکم کی تعمیل میں انہیں جانا پڑا۔ جب لوگ منتشر ہو گئے تو حضرت معاویہ نے خطبہ دیتے ہوئے کہا: کہ جو خلیفہ بننے کا ارادہ رکھتا ہے وہ ہمارے سامنے بات کرے کیونکہ ہم اس سے بلکہ اس کے باپ سے بھی زیادہ حق دار ہیں)۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ آپ نے انہیں جواب کیوں نہ دیا؟ حضرت

عبداللہ بن عمر نے فرمایا کہ میں جواب دینا چاہتا تھا اور میرا یہ کہنے کا ارادہ ہوا کہ آپ سے خلافت کا وہ زیادہ مستحق ہے جو اسلام کی خاطر آپ سے اور آپ کے باپ سے جنگ کر چکا ہے لیکن میں ڈرا کہ یہ بات کہنے سے مسلمانوں کے اتحاد کو نقصان پہنچے گا اور خون بہے گا۔ پس میں اس ثواب کو یاد کر کے خاموش رہا جو اللہ تعالیٰ نے جنت میں تیار کیوا ہوا ہے۔ حبیب بن مسلمہ نے کہا کہ واقعی آپ نے مسلمانوں کو فساد سے محفوظ رکھا اور خونریزی سے بچالیا ہے۔ محمود نے عبدالرزاق سے جو روایت کی ہے اس میں تسوا تھا کی جگہ نوسا تھا ہے۔

۲۰. (۲۰) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ: مَرَرْتُ عَلَى أَبِي ذَرٍّ بِالرَّبَذَةِ فَقُلْتُ: مَا أَنْزَلَكَ بِهَذِهِ الأَرْضِ؟ قَالَ " :كُنَّا بِالشَّأْمِ فَقَرَأْتُ: (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالفِضَّةَ، وَلاَ يُنْفِقُونَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ) (التوبة: 34) " قَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا هَذِهِ فِينَا، مَا هَذِهِ إِلَّا فِي أَهْلِ الكِتَابِ، قَالَ: قُلْتُ: إِنَّهَا لَفِينَا وَفِيهِمْ (۲۰)

زید بن وہب کا بیان ہے کہ ابذہ کے مقام پر میں حضرت ابوذر غاری رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرا، تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ ایسی (غیر آباد) جگہ میں آپ کو کیا چیز لے آئی ہے؟ فرمایا کہ ہم ملک شام میں تھے تو میں نے یہ آیت پڑھی: "اور وہ کہ جوڑ کر رکھتے ہیں سونا اور

۲۰۔ بخاری: ۴۶۶۰

چاندی اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں خوشخبری سناؤ دردناک عذاب کی (آیت ۳۴)"۔ اس پر حضرت معاویہ کہنے لگے کہ یہ آیت ہمارے متعلق نہیں بلکہ یہ تو اہل کتاب کے بارے میں ہے۔ حضرت ابوذر نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ یہ ہم سب کے متعلق ہے۔

۲۱. (۲۱) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، وَأَبُو الزِّنَادِ، عَنِ الأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الإِبِلَ نِسَاءُ قُرَيْشٍ -وَقَالَ الآخَرُ: صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ - أَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ "وَيُذْكَرُ عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَابْنِ عَبَّاسٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اونٹ پر سوار ہونے والی عورتوں میں سب سے بہتر قریش کی عورتیں ہیں۔ دوسری دفعہ فرمایا کہ قریش کی عورتیں نیک ہیں چھوٹے بچوں پر بہت شفقت کرتی ہیں اور خاوند کا جو مال ان کی تحویل میں ہو اس کی خوب حفاظت کرتی ہیں اسی طرح معاویہ نے ابن عباس سے اور انہوں نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے۔

۲۲۔(۲۲) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ: أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، عَامَ حَجٍّ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَهُوَ يَقُولُ، وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ بِيَدِ حَرَسِيٍّ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَيَقُولُ: إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ،(۲۲)

۲۱۔ i۔ بخاری: ۵۰۸۲،۳۴۳۴،۵۳۶۵ ii۔ مسلم: ۶۴۵۸
iii۔ مسند احمد: ۹۱۱۳،۷۶۵۰ iv۔ جامع معمر بن راشد: ۲۰۶۰۳
v۔ احادیث بن اسماعیل ۱۹۰ vi۔ مسند البزار ۱: ۹۳۶
vii۔ مصنف ابی شیبہ: ۳۲۴۰۱

۲۲۔ i۔ بخاری: ۵۹۳ ii۔ موطا امام مالک: ۱۹۹۱
iii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۷۴۲ iv۔ شرح السنۃ للبغوی: ۳۱۹۲
v۔ مسلم: ۲۱۲۷ vi۔ ابوداؤد: ۴۱۶۷

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حج کے سال منبر پر فرماتے ہوئے سنا: انہوں نے بالوں کا گچھا ایک سپاہی سے لے کر فرمایا تمہارے علماء کہاں ہیں؟ جبکہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے ایسا کرنے سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل اسی لئے ہلاک ہوئے جبکہ ان کی عورتوں نے ایسا کرنا شروع کر دیا۔

۲۳۔(۲۳) حَدَّثَنَا آدَمُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ، آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا، فَخَطَبَنَا فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ، قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ. يَعْنِي الْوَاصِلَةَ فِي الشَّعَرِ(۲۳)

سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آخری مرتبہ مدینہ منورہ میں آئے تو خطبہ دیتے ہوئے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا: میں نے تو یہودیوں کے سوا یہ کام کرتے ہوئے اور کسی کو نہیں دیکھا۔ بیشک نبی کریم ﷺ نے بالوں کے جوڑنے کو دھوکا بازی ہی قرار دیا ہے۔

۲۴. (۲۴) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ، إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاةٍ إِذَا سَلَّمَ: لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، قَالَ: سَمِعْتُ الْمُسَيَّبَ (۲۴)

۲۳۔ بخاری: ۵۹۳۸

۲۴۔ i۔ بخاری: ۶۳۳۰، ۸۴۴، ۶۳۳۰، ۷۲۹۲ ii۔ ابن خزیمہ: ۷۴۲
iii۔ مسلم: ۵۹۳ iv۔ ابوداؤد: ۱۵۰۵
v۔ سنن نسائی: ۱۳۴۱، ۱۳۴۲ vi۔ مصنف ابی شیبہ: ۳۰۹۶، ۲۹۲۶۰
vii۔ مسند احمد: ۱۸۱۸۳، ۱۸۲۳۲ viii۔ دارمی: ۱۳۸۹
ix۔ سنن کبریٰ: ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۹۸۸۱ x۔ ابن خزیمہ: ۷۴۲
xi۔ ابن حبان: ۲۰۰۷

وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے لئے خط میں لکھا کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرتے ہی ہر نماز کے بعد کہتے: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جو تو روکے اسے کوئی دے نہیں سکتا کوئی شان والا اپنی مرضی سے نفع نہیں پہنچا سکتا کیونکہ شان کا عطا کرنے والا تو ہے شعبہ نے منصور سے اس کی روایت کی اور کہا کہ میں نے اسے مسیّب سے سنا''۔

۲۵. (۲۵) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ مِنْهُمْ: مُغِيرَةُ،

وَفُلاَنٌ وَرَجُلٌ ثَالِثٌ أَيْضًا، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، قَالَ: وَكَانَ يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ، وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ الْبَنَاتِ وَعَنْ هُشَيْمٍ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، قَالَ: سَمِعْتُ وَرَّادًا، يُحَدِّثُ هَذَا الْحَدِيثَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(۲۵)

ہشیم کا بیان ہے کہ ہم سے یہ حدیث کئی حضرات نے بیان کی، جن میں سے ایک حضرت مغیرہ ہیں، دوسرا فلاں اور تیسرا ایک اور آدمی...... شعبی نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کے کاتب سے روایت کی ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لئے لکھا کہ مجھے ایسی حدیث لکھ کر بھیجے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو۔ وراد کا بیان ہے کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا

۲۵۔ i۔ بخاری: ۸۴۴، ۶۴۷۳، ۱۳۳۰، ۶۲۹۲ ii۔ مسلم: ۵۹۳
iii۔ ابوداؤد: ۱۵۰۵ iv۔ سنن نسائی: ۱۳۴۱، ۱۳۴۲
v۔ مصنف ابی شیبہ: ۳۰۹۶، ۲۹۲۶۰ vi۔ مسند احمد: ۱۸۱۸۳، ۱۸۲۳۲
vii۔ دارمی: ۱۳۸۹ viii۔ ابن حبان: ۲۰۰۷
ix۔ سنن کبریٰ: ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۹۸۸۱ x۔ ابن خزیمہ: ۷۴۲

کہ میں نے یہ سنا کہ حضور جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین مرتبہ کہتے نہیں کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے وہی سب تعریفوں کے لائق ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے'' ان کا بیان ہے کہ حضور بیکار قیل وقال، زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، دینے والی چیزیں نہ دینے، ماؤں کی نافرمانی کرنے اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے'' ہشیم، عبدالمالک بن عمیر وراد اس حدیث کو حضرت مغیرہ سے مرفوعاً روایت کیا کرتے تھے۔

۲۶۔ (۲۶) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ، حَدَّثَنَا فُلَيْحٌ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ أَبِي لُبَابَةَ، عَنْ وَرَّادٍ مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ، إِلَى الْمُغِيرَةِ: اكْتُبْ إِلَيَّ مَا

سَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلاةِ، فَأَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ خَلْفَ الصَّلاةِ :لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ :أَخْبَرَنِي عَبْدَةُ :أَنَّ وَرَّادًا، أَخْبَرَهُ بِهَذَا ثُمَّ وَفَدْتُ بَعْدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ، فَسَمِعْتُهُ :يَأْمُرُ النَّاسَ بِذَلِكَ الْقَوْلِ(۲۶)

وراد مولیٰ مغیرہ بن شعبہ کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لئے لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجے جو آپ نے نبی کریم ﷺ کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا ہو۔ چنانچہ حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے تحریر لکھوائی۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز کے بعد پڑھتے ہوئے سنا: ”نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اسے تو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور دولت مند کی دولت تیرے مقابلے پر کام نہیں آسکتی“...... ابن جریج، عبدہ کو وراد نے ایسا ہی بتایا، پھر مجھے حضرت معاویہ کی خدمت میں بھیجا گیا تو میں نے سنا کہ وہ لوگوں کو اس کے پڑھنے کا حکم فرماتے۔

۲۶۔ i۔ بخاری: ۶۶۱۵، ۸۴۴، ۶۳۳۰، ۷۲۹۲ ii۔ مسلم: ۵۹۳
iii۔ ابوداؤد: ۱۵۰۵ iv۔ سنن نسائی: ۱۳۴۱، ۱۳۴۲
v۔ مصنف ابی شیبہ: ۳۰۹۶، ۲۹۲۶۰ vi۔ مسند احمد: ۱۸۱۸۳، ۱۸۲۳۲
vii۔ دارمی: ۱۳۸۹ viii۔ سنن کبریٰ: ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۹۸۸۱
ix۔ ابن خزیمہ: ۷۴۲ x۔ ابن حبان: ۲۰۰۷

۲۷. (۲۷)حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ أَبُو مُوسَى، وَلَقِيتُهُ بِالْكُوفَةِ وَجَاءَ إِلَى ابْنِ شُبْرُمَةَ، فَقَالَ :أَدْخِلْنِي عَلَى عِيسَى فَأَعِظَهُ، فَكَأَنَّ ابْنَ شُبْرُمَةَ خَافَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَفْعَلْ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْحَسَنُ، قَالَ - :لَمَّا سَارَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالْكَتَائِبِ، قَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ لِمُعَاوِيَةَ: أَرَى كَتِيبَةً لاَ تُوَلِّي حَتَّى تُدْبِرَ أُخْرَاهَا، قَالَ مُعَاوِيَةُ :مَنْ لِذَرَارِيِّ الْمُسْلِمِينَ؟ فَقَالَ :أَنَا، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَمُرَةَ :نَلْقَاهُ فَنَقُولُ لَهُ الصُّلْحَ -قَالَ الْحَسَنُ :وَلَقَدْ سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ، قَالَ :بَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وسلم يخطب، جاء الحسن، فقال النبيُّ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّم :ابْنِي هٰذا سيِّدٌ، ولعلَّ اللّٰهَ أنْ يُصْلِحَ بِهِ بينَ فِئتينِ مِنَ المُسلِمِينَ(۲۷)

اسرائیل کا بیان ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری سے میری ملاقات کوفے میں ہوئی جبکہ وہ ابن شبرمہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ مجھے عیسیٰ بن موسیٰ کے پاس لے چلو۔ چنانچہ ابن شرمہ اس بات سے ڈرے اور انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ حسن بصری کا بیان ہے کہ جب امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما فوج لے کر حضرت معاویہ کی طرف بڑھے تو حضرت عمرو بن العاص نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ میں ایسی فوج دیکھ رہا ہوں جو اس وقت تک نہیں ہٹے گی جب تک مقابل کی فوج کو بھگا نہ دے۔ حضرت معاویہ نے کہا کہ ان مسلمانوں کی اولاد کی حفاظت پھر کون کرے گا؟ پس حضرت عبداللہ بن عامر اور حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ نے کہا کہ ہم ان (امام حسن) سے مل کر صلح کے لئے کہتے ہیں۔ حسن بصری کا بیان ہے کہ میں نے سنا کہ حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو امام حسن آ گئے، چنانچہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میرا یہ بیٹا سردار ہے اور شاید اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں میں صلح کروا دے۔

۲۷۔ i۔ بخاری: ۲۷۰۴، ۳۶۲۹، ۳۷۴۶، ۷۱۰۹ ii۔ مسند الحمیدی: ۸۱۱
iii۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۷۳۶۲ iv۔ فضائل الصحابہ: ۱۳۵۴، ۱۴۰۰
v۔ مسند احمد: ۲۰۳۹۲ vi۔ سنن الکبریٰ: ۱۷۳۰، ۱۰۰۱۰
vii۔ عمل الیوم واللیلۃ: ۲۵۲ viii۔ المعجم الکبیر: ۲۵۹
ix۔ مستدرک علی الصحیحین: ۴۸۰۹

۲۸. (۲۸) حدَّثنا أبو اليمانِ، أخبرنا شُعيبٌ، عنِ الزُّهريِّ، قال :كان محمَّدُ بنُ جُبيرِ بنِ مُطعِمٍ، يُحدِّثُ :أنَّهُ بلغَ مُعاويةَ، وهو عندَهُ في وفدٍ مِن قُريشٍ :أنَّ عبدَ اللّٰهِ بنَ عمرٍو، يُحدِّثُ :أنَّهُ سيكونُ ملِكٌ مِن قحطانَ، فغضِبَ، فقامَ فأثنى على اللّٰهِ بما هو أهلُهُ، ثُمَّ قال :أمَّا بعدُ، فإنَّهُ بلغني أنَّ رِجالًا منكُم يُحدِّثونَ أحاديثَ ليستْ في كِتابِ اللّٰهِ، ولا تُؤثَرُ عن رسولِ اللّٰهِ صلَّى اللهُ عليهِ وسلَّمَ، وأُولئكَ جُهّالُكُم، فإيّاكُم والأمانيَّ الَّتي تُضِلُّ أهلَها، فإنِّي سمِعتُ رسولَ اللّٰهِ صلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ هَـذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لاَ يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَّهُ اللَّهُ فِي النَّارِ عَلَى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ تَابَعَهُ نُعَيْمٌ، عَنْ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُبَيْرٍ(۲۸)

محمد بن جبیر بن مطعم بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی جبکہ ان کے پاس قریش کا ایک وفد تھا کہ حضرت عبداللہ بن عمر یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب بنی قحطان میں ایک بادشاہ ہوگا تو یہ ناراض ہوئے اور کھڑے ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر کہا: اما بعد، مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ حضرات میں سے بعض لوگ ایسی باتیں بیان کرتے ہیں جو نہ اللہ کی کتاب میں ہیں اور نہ رسول اللہ ﷺ سے منقول ہیں۔ ایسے افراد جاہل ہیں اور ان کی گمراہ کن باتوں سے بچتے رہنا کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حکمرانی ہمیشہ کے لئے قریش کا حق ہے جو ان سے عداوت رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل اوندھا کرے گا۔ جب تک کہ یہ لوگ دین کو قائم رکھیں گے۔ نعیم، ابن المبارک، معمر، زہری نے بھی محمد بن جبیر سے اس کی روایت کی ہے۔

۲۹. (۲۹)حَدَّثَنَا مُوسَى، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ، قَالَ :كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ :اكْتُبْ إِلَيَّ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ :لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنَّهُ كَانَ

۲۸۔ بخاری: ۳۵۰۰،۷۱۳۹

يَنْهَى عَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ، وَكَانَ يَنْهَى عَنْ عُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَوَأْدِ الْبَنَاتِ، وَمَنْعٍ وَهَاتِ(۲۹)

وراد کاتب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ نے حضرت مغیرہ کے لئے لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تو انہوں نے لکھا کہ نبی کریم ﷺ ہر نماز کے بعد کہا

کرتے۔ ''نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو نہ دے تو کوئی دینے والا نہیں اور بزرگی والے کو تجھ سے اس کی بزرگی نفع نہیں دیتی۔ نیز یہ بھی لکھا کہ آپ بیکار باتیں بنانے، زیادہ سوال کرنے، مال ضائع کرنے، ماؤں کی نافرمانی کرنے، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنے اور بغیر ضرورت مانگنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۳۰. (۳۰) حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدٌ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَخْطُبُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " :مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَيُعْطِي اللَّهُ، وَلَنْ يَزَالَ أَمْرُ هَذِهِ الْأُمَّةِ مُسْتَقِيمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ، أَوْ: حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ "(۳۰)

۲۹۔ i۔ بخاری: ۸۴۴،۶۳۳۰،۶۲۹۲، ۷۲۹۲ ii۔ مسلم: ۵۹۳
iii۔ ابوداؤد: ۱۵۰۵ iv۔ سنن نسائی: ۱۳۴۱، ۱۳۴۲
v۔ مصنف ابی شیبہ: ۳۰۹۶، ۲۹۲۶۰ vi۔ مسند احمد: ۱۸۱۸۳، ۱۸۲۳۲
vii۔ دارمی: ۱۳۸۹ viii۔ ابن حبان: ۲۰۰۷
ix۔ سنن کبریٰ: ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۹۸۸۱ x۔ ابن خزیمہ: ۷۴۲

۳۰۔ i بخاری: ۷۱،۳۱۱۶،۷۳۱۲، ۷۳۱۲ ii۔ مسلم: ۱۰۳۷
iii۔ ترمذی: ۲۶۴۵ iv۔ ابن ماجہ: ۲۲۰
v۔ موطا امام مالک: ۳۳۴۵ vi۔ سنن الکبریٰ: ۵۸۰۸
vii۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۱۰۴۵، ۳۱۰۴۶، ۳۱۰۴۷
viii۔ مسند اسحاق بن راھویہ: ۴۳۹ ix۔ صحیح ابن حبان: ۸۹، ۳۱۰
x۔ مسند احمد: ۱۶۸۴۰، ۱۶۸۴۶، ۱۶۸۶۰، ۱۶۸۹۴، ۱۶۹۱۰
xi۔ سنن دارمی: ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۷۴۸ xii۔ معجم ابن عساکر: ۸۳۲

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کے ساتھ اللہ بھلائی چاہتا ہے اسے دین کی فقہ (سمجھ بوجھ) عطا فرماتا ہے اور بیشک میں بانٹنے والا ہوں اور دیتا اللہ ہے اور اس امت کا کام ہمیشہ سیدھا رہے گا، یہاں

تک کہ قیامت آجائے یا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔

۳۱. (۳۱)وَقَالَ أَبُو الْيَمَانِ، أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يُحَدِّثُ رَهْطًا مِنْ قُرَيْشٍ بِالْمَدِينَةِ، وَذَكَرَ كَعْبَ الْأَحْبَارِ فَقَالَ :إِنْ كَانَ مِنْ أَصْدَقِ هَؤُلَاءِ الْمُحَدِّثِينَ الَّذِينَ يُحَدِّثُونَ عَنْ أَهْلِ الْكِتَابِ، وَإِنْ كُنَّا مَعَ ذَلِكَ لَنَبْلُو عَلَيْهِ الْكَذِبَ(۳۱)

ابو الیمان، شعیب، زہری، حمید بن عبدالرحمٰن، حضرت معاویہ نے قریش کی مدنی جماعت سے روایت کی اور حضرت کعب احبار کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ یہ جملہ محدثین بہت ہی سچے ہیں جو اہل کتاب سے روایت کرتے ہیں، لیکن اس کے باوجود ہم ان کی روایتوں میں (تحریک کے باعث) جھوٹ کی ملاوٹ پاتے ہیں۔

۳۲. (۳۲)حَدَّثَنَا الْحُمَيْدِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ، حَدَّثَنِي عُمَيْرُ بْنُ هَانِءٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :لَا يَزَالُ مِنْ أُمَّتِي أُمَّةٌ قَائِمَةٌ بِأَمْرِ اللَّهِ، مَا يَضُرُّهُمْ مَنْ كَذَّبَهُمْ وَلَا مَنْ خَالَفَهُمْ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ عَلَى ذَلِكَ ، فَقَالَ مَالِكُ بْنُ يُخَامِرَ، سَمِعْتُ مُعَاذًا، يَقُولُ :وَهُمْ بِالشَّأْمِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :هَذَا مَالِكٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا يَقُولُ : وَهُمْ بِالشَّأْمِ(۳۲)

۳۱۔ i۔بخاری:۷۳۶۱

۳۲۔ i بخاری:۷۴۶۰،۷۳۱۲،۷۱،۳۱۱۶،۷۳۱۲ ii۔مسلم:۱۰۳۷

iii۔ترمذی:۲۶۴۵ iv۔ابن ماجہ:۲۲۰

v۔موطاامام مالک:۳۳۴۵ vi۔مصنف ابن ابی شیبہ:۳۱۰۴۵،۳۱۰۴۶،۳۱۰۴۷

vii۔مسند اسحاق بن راھویہ:۴۳۹ viii۔سنن دارمی:۲۳۰،۲۳۱،۲۳۲،۲۷۴۸

ix۔مسند احمد:۱۶۸۴۰،۱۶۸۴۶،۱۶۸۶۰،۱۶۸۹۴،۱۶۹۱۰

x۔سنن الکبریٰ:۵۸۰۸ xi۔صحیح ابن حبان:۸۹،۳۱۰

حضرت معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ہمیشہ میری امت کا ایک گروہ اللہ کے حکم پر قائم رہے گا۔ جھٹلانے والا انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور نہ

ان کے مخالف، یہاں تک کہ قیامت آجائے اور وہ اسی حالت میں رہیں گے...... مالک بن یخامر کا بیان ہے کہ میں نے حضرت معاذ بن جبل سے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔ پس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ مالک کا گمان ہے کہ اس نے حضرت معاذ بن جبل کو فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شام میں ہوں گے۔

۲۔مرویات مسلم

۳۳۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا عَبْدَةُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَمِّهِ، قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَجَاءَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوهُ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ.(۱)

حضرت طلحہ بن یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے چچا سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک مؤذن آیا جو آپ کو نماز کی طرف بلا رہا تھا۔ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے مؤذن قیامت کے دن لمبی گردنوں والے ہوں گے۔

۳۴۔ حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ وَرَّادٍ، مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ: كَتَبَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ إِلَى مُعَاوِيَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ، إِذَا فَرَغَ مِنَ الصَّلَاةِ وَسَلَّمَ، قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (۲)

۳۳(۱)۔ i۔ صحیح مسلم: ۳۸۷ — ii۔ ابن ماجہ: ۷۲۵
iii۔ مصنف عبدالرزاق: ۱۸۶۰، ۱۸۶۱ — iv۔ اخبار مکۃ الفاکہی: ۱۳۲۲
v۔ مسند الحارث: ۱۲۲، — vi۔ مسند البزار: ۱۳۶۵، ۷۵۶۴
vii۔ مستخرج ابی عوانہ: ۹۷۱، ۹۷۳ — viii۔ شرح مشکل الآثار: ۲۰۸
ix۔ معجم ابن الاعرابی: ۸۰۰ — x۔ ابن حبان: ۱۶۶۹، ۱۶۷۰
xi۔ السنن الکبریٰ: ۲۰۳۷

۳۴(۲)۔ i۔ صحیح مسلم: ۵۹۳ — ii۔ بخاری: ۸۴۴، ۶۳۳۰، ۷۲۹۲
iii۔ ابی داؤد: ۱۵۰۵ — iv۔ نسائی: ۱۳۴۱، ۱۳۴۲
v۔ مصنف ابی شیبہ: ۳۰۹۶، ۲۹۲۶۰ — vi۔ مسند احمد: ۱۸۱۸۳، ۱۸۲۳۲
vii۔ سنن دارمی: ۱۳۸۹ — viii۔ الادب المفرد: ۴۶۰

ix۔ سنن الکبریٰ: ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۹۸۸۱ x۔ ابن خزیمہ: ۷۴۲

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لکھا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے اور سلام پھیرتے تو فرمایا کرتے: لا الہ الا اللہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تمام تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ جسے تو عطا فرمائے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جس سے تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے مقابلہ میں کوئی نفع دینے والی نہیں ہے۔

۳۵. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ -ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ- يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ الْإِمَامُ قُمْتُ فِي مَقَامِي، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ، فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلَّمَ أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذَلِكَ، أَنْ لَا تُوصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتَّى نَتَكَلَّمَ أَوْ نَخْرُجَ.(۳)

حضرت عمر بن عطاء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نافع بن جبیر رضی اللہ عنہ نے انہیں سائب بن اخت نمر کی طرف کچھ ایسی باتوں کے بارے میں پوچھنے کے لئے بھیجا جو انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے نماز میں دیکھیں۔ سائب نے کہا کہ ہاں میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مقصورۃ میں جمعہ پڑھا ہے۔ جب امام نے سلام پھیرا تو میں نے اپنی جگہ پر کھڑا ہو کر نماز پڑھی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بلا کر فرمایا کہ: تم دوبارہ ایسے نہ کرنا جب جمعہ کی نماز پڑھ لو تو اس کے ساتھ کوئی نماز نہ پڑھو، جب تک کہ کوئی بات نہ کر لو یا (اس جگہ) سے جب تک نکل نہ جاؤ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز کو نہ ملائیں جب تک کہ ہم درمیان میں کوئی بات نہ کر لیں یا کسی جگہ نکل نہ جائیں۔

۳۵(۳)۔ i۔صحیح مسلم:۸۸۳ ii۔ابوداؤد:۱۱۳۹ iii۔معرفۃ السنن والآثار:۲۶۳۷

۳۶۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أُمَيَّةَ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عِيَاضُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ، يَقُولُ " :كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِينَا، عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ، حُرٍّ وَمَمْلُوكٍ، مِنْ ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ :صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ "فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ كَذَلِكَ، حَتَّى كَانَ مُعَاوِيَةُ: فَرَأَى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ بُرٍّ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ :فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَذَلِكَ(۴)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی موجودگی میں ہر چھوٹے اور بڑے آزاد اور غلام کی طرف سے تین قسموں سے ایک صاع صدقہ الفطر ادا کرتے تھے۔ کھجور سے ایک صاع، پنیر سے ایک صاع اور جو سے ایک صاع۔ ہم ہمیشہ اسی طرح ادا کرتے رہے کہ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خیال کیا کہ گندم سے دو مد کھجور کے ایک صاع کے برابر ہیں۔ ابوسعید فرماتے ہیں بہر حال میں تو ہمیشہ اسی طرح ادا کرتا رہا۔

۳۷۔ وحَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، لَمَّا جَعَلَ نِصْفَ الصَّاعِ مِنَ الْحِنْطَةِ، عَدْلَ صَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، أَنْكَرَ ذَلِكَ أَبُو سَعِيدٍ، وَقَالَ :لَا أُخْرِجُ فِيهَا إِلَّا الَّذِي كُنْتُ أُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ(۵)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے گندم کے نصف صاع کو کھجور کے ایک صاع کے برابر قرار دیا تو ابوسعید نے انکار کیا اور

۳۶(۴)۔i۔صحیح مسلم:۹۸۵ ii۔بخاری:۱۵۰۶
iii۔موطا امام مالک:۹۹۰ iv۔الاموال لابن زنجویہ:۲۳۶۱

v۔ مستخرج ابی عوانہ: ۲۶۳۸ vi۔ السنن الکبریٰ: ۷۶۹۸،

۳۷(۵)۔ i۔ صحیح مسلم: ۹۸۵ ii۔ بخاری: ۱۵۰۶

iii۔ مؤطا امام مالک: ۹۹۰ iv۔ الاموال لابن زنجویہ: ۲۳۶۱

v۔ مستخرج ابی عوانہ: ۲۶۳۸ vi۔ السنن الکبریٰ: ۷۶۹۸

فرمایا: میں تو اس میں نہیں نکالوں گا مگر میں تو جس سے رسول اللہ ﷺ کے دور میں نکالتا تھا۔ اس میں نکالوں گا کھجور سے ایک صاع یا کشمش یا جو یا پنیر سے ایک صاع۔

۳۸. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصَبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ :إِيَّاكُمْ وَأَحَادِيثَ، إِلَّا حَدِيثًا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ، فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيفُ النَّاسَ فِي اللهِ عَزَّ وَجَلَّ(٦)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تم روایت احادیث سے بچو سوائے ان احادیث کے جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت میں مروی تھیں۔ کیونکہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کو اللہ کے بارے میں خوف دیتے تھے۔ کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اللہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا کرتا ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا میں خزانچی ہوں جس کو میں طیب نفس یعنی دلی خوشی سے کچھ عطا کروں تو اس میں اسے برکت ہوتی ہے اور جس کو میں اس کے مانگنے پر اور ستانے پر دوں اس کا حال اس شخص جیسا ہوتا ہے جو کھاتا ہے لیکن سیر نہیں ہوتا۔

۳۹. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ هَمَّامٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللهِ، لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا، فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا، وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ، فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ(٧)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم مانگنے میں لپٹ کر نہ مانگو۔ اللہ کی قسم تم میں کوئی مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے تو اس کے مانگنے کی وجہ سے وہ چیز مجھ سے نکل جاتی ہے۔ یعنی خرچ ہو جاتی ہے تو میں اس کو برا جانتا ہوں۔ اس کو میرے عطا کردہ مال

میں برکت نصیب نہیں ہوتی۔

۳۸(۶)۔ صحیح مسلم: ۱۰۳۷

۳۹(۷)۔ i۔ صحیح مسلم: ۱۰۳۸ ii۔ صحیح ابن حبان: ۳۳۸۹

۴۰. حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، حَدَّثَنِي وَهْبُ بْنُ مُنَبِّهٍ - وَدَخَلْتُ عَلَيْهِ فِي دَارِهِ بِصَنْعَاءَ، فَأَطْعَمَنِي مِنْ جَوْزَةٍ فِي دَارِهِ - عَنْ أَخِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: فَذَكَرَ مِثْلَهُ(۸)

حضرت عمرو بن دینار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث بیان کی اور میں ان کے گھر صنعاء میں حاضر ہوا تو مجھے انہوں نے اپنے گھر میں اخروٹ کھلائے اور ان کے بھائی نے مجھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان فرمائی جو گزر چکی ہے۔

۴۱. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، وَيَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ، وَقُتَيْبَةُ، وَابْنُ حُجْرٍ، - قَالَ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرُونَ - : حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ، بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ، قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ، فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا، وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ، فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ، فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا، ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ: مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ: رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، وَرَآهُ النَّاسُ، وَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ " : لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ، فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ، أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ: أَوَ لَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ فَقَالَ: لَا، هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " وَشَكَّ يَحْيَى بْنُ يَحْيَى فِي نَكْتَفِي أَوْ تَكْتَفِي(۹)

حضرت کریب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ام الفضل بنت حارث رضی

اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف ملک شام بھیجا۔ میں شام میں پہنچا

۴۰(۸)۔ i۔ صحیح مسلم: ۱۰۳۸ ii۔ صحیح ابن حبان: ۳۳۸۹

۴۱(۹)۔ i۔ صحیح مسلم: ۱۰۸۷ ii۔ ابوداؤد: ۲۳۳۲ iii۔ ترمذی: ۶۹۳

iv۔ نسائی: ۲۱۱۰ v۔ دارقطنی: ۲۲۱۱

تو میں نے حضرت ام الفضل کا کام پورا کیا اور وہیں پر رمضان المبارک کا چاند ظاہر ہو گیا اور میں نے شام میں ہی جمعہ کی رات چاند دیکھا۔ پھر میں مہینہ کے آخر میں مدینہ آیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے چاند کا ذکر ہوا تو مجھ سے پوچھنے لگے کہ تم نے چاند کب دیکھا؟ تو میں نے کہا کہ ہم نے جمعہ کی رات چاند دیکھا ہے۔ پھر فرمایا: تو نے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: ہاں! (میں نے بھی) اور لوگوں نے بھی دیکھا اور انہوں نے روزہ رکھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند دیکھنا اور ان کا روزہ رکھنا کافی نہیں ہے؟ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: نہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی طرح کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

۴۲۔ حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، خَطِيبًا بِالْمَدِينَةِ -يَعْنِي فِي قَدْمَةٍ قَدِمَهَا- خَطَبَهُمْ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ -لِهَذَا الْيَوْمِ- هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ، وَلَمْ يَكْتُبِ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ(۱۰)

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ خبر دیتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا مدینہ میں خطبہ سنا یعنی جب وہ مدینہ آئے تو انہوں نے عاشورہ کے دن خطبہ دیا اور فرمایا: اے مدینہ والو! کہاں ہیں تمہارے علماء؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس دن کے لئے فرماتے ہوئے سنا کہ یہ عاشورہ کا دن ہے اور اللہ تعالیٰ نے تم پر اس دن کا روزہ فرض نہیں کیا اور میں روزے سے ہوں تو جو تم میں سے پسند کرتا ہو کہ وہ روزہ رکھے تو اسے چاہیے کہ وہ روزہ رکھ

لے اور جو تم میں سے پسند کرتا ہو کہ وہ افطار کرلے تو اسے چاہیے کہ وہ افطار کرے۔ (چھوڑ دے)۔

۴۲(۱۰)۔ i۔ صحیح مسلم:۱۱۲۹ ii۔ بخاری:۲۰۰۲
iii۔ مستخرج ابی عوانہ:۲۹۹۳ iv۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم:۲۵۶۸

۴۳. حَدَّثَنِی هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو وَهُوَ ابْنُ الْحَارِثِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ قَالَ لَهُ :سَلْ لِي عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ عَنْ رَجُلٍ يُهِلُّ بِالْحَجِّ، فَإِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ أَيَحِلُّ أَمْ لَا؟ فَإِنْ قَالَ لَكَ :لَا يَحِلُّ، فَقُلْ لَهُ :إِنَّ رَجُلًا يَقُولُ ذَلِكَ، قَالَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ :لَا يَحِلُّ مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ إِلَّا بِالْحَجِّ، قُلْتُ :فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يَقُولُ ذَلِكَ، قَالَ :بِئْسَ مَا قَالَ، فَتَصَدَّانِي الرَّجُلُ فَسَأَلَنِي فَحَدَّثْتُهُ، فَقَالَ :فَقُلْ لَهُ :فَإِنَّ رَجُلًا كَانَ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ فَعَلَ ذَلِكَ، وَمَا شَأْنُ أَسْمَاءَ وَالزُّبَيْرِ قَدْ فَعَلَا ذَلِكَ، قَالَ :فَجِئْتُهُ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا؟ فَقُلْتُ :لَا أَدْرِي، قَالَ: فَمَا بَالُهُ لَا يَأْتِينِي بِنَفْسِهِ يَسْأَلُنِي؟ أَظُنُّهُ عِرَاقِيًّا، قُلْتُ :لَا أَدْرِي، قَالَ :فَإِنَّهُ قَدْ كَذَبَ، قَدْ حَجَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرَتْنِي عَائِشَةُ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا :أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ مَكَّةَ أَنَّهُ تَوَضَّأَ، ثُمَّ طَافَ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ عُمَرُ مِثْلُ ذَلِكَ، ثُمَّ حَجَّ عُثْمَانُ فَرَأَيْتُهُ أَوَّلُ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ مُعَاوِيَةُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ، ثُمَّ حَجَجْتُ مَعَ أَبِي الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ الطَّوَافُ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ رَأَيْتُ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارَ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ، ثُمَّ لَمْ يَكُنْ غَيْرُهُ، ثُمَّ آخِرُ مَنْ رَأَيْتُ فَعَلَ ذَلِكَ ابْنُ عُمَرَ، ثُمَّ لَمْ يَنْقُضْهَا بِعُمْرَةٍ، وَهَذَا ابْنُ عُمَرَ عِنْدَهُمْ أَفَلَا يَسْأَلُونَهُ؟ وَلَا أَحَدٌ مِمَّنْ مَضَى مَا كَانُوا يَبْدَءُونَ بِشَيْءٍ حِينَ يَضَعُونَ أَقْدَامَهُمْ أَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ بِالْبَيْتِ، ثُمَّ لَا يَحِلُّونَ، وَقَدْ رَأَيْتُ أُمِّي وَخَالَتِي حِينَ تَقْدَمَانِ لَا تَبْدَآنِ بِشَيْءٍ أَوَّلَ مِنَ الْبَيْتِ تَطُوفَانِ بِهِ،

ثُمَّ لَا تَحِلَّانِ، وَقَدْ أَخْبَرَتْنِي أُمِّي أَنَّهَا أَقْبَلَتْ هِيَ وَأُخْتُهَا وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ بِعُمْرَةٍ قَطُّ، فَلَمَّا مَسَحُوا الرُّكْنَ حَلُّوا وَقَدْ كَذَبَ فِيمَا ذَكَرَ مِنْ ذَلِكَ (۱۱)

---

۴۳ (۱۱)۔ i۔ صحیح مسلم: ۱۲۳۵ ii۔ بخاری: ۱۶۱۴، ۱۶۴۱

iii۔ السنۃ المستخرج علی صحیح المسلم: ۲۸۶۸ iv۔ حجۃ الوداع لابن حزم: ۳۸۷

حضرت محمد بن عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عراق والوں میں سے ایک آدمی نے ان سے کہا کہ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے اس آدمی کے بارے میں پوچھو کہ جو حج کا احرام باندھ لے اور جب وہ بیت اللہ کا طواف کر لے تو کیا وہ حلال ہو سکتا ہے یا نہیں؟ تو اگر وہ تجھے کہیں کہ وہ حلال نہیں ہو سکتا تو ان سے کہنا کہ ایک آدمی تو اس طرح کہتا ہے (یعنی حلال ہو سکتا ہے) حضرت عروہ نے کہا کہ اس نے جو کہا برا کہا، پھر وہ آدمی (عراق والا) مجھ سے ملا اور مجھ سے اس نے پوچھا۔ تو میں نے اسے (حضرت عروہ کا قول) بیان کر دیا۔ اس آدمی نے کہ حضرت عروہ سے کہو کہ ایک آدمی خبر دیتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس طرح کیا ہے اور حضرت اسماء اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی کیا شان ہے کہ انہوں نے بھی اس طرح کیا۔ راوی محمد بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ پھر حضرت عروہ کے پاس آیا اور ان سے اس کا ذکر کیا تو حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ کون ہے؟ میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا۔ انہوں نے فرمایا کہ وہ خود میرے پاس آ کر کیوں نہیں پوچھتا، میرے خیال میں وہ عراقی ہے۔ میں نے کہا: میں نہیں جانتا۔ حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس آدمی نے جھوٹ بولا ہے۔ البتہ رسول اللہ ﷺ نے جو حج کیا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مجھے اس کی خبر دی کہ جس وقت آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ پھر بیت اللہ کا طواف کیا، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حج کیا، تو انہوں نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا، پھر حج کے علاوہ کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے حج کیا۔ میں نے ان کو دیکھا کہ انہوں نے سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا اور حج کے علاوہ کچھ نہیں کیا، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بھی حج کیا پھر میں نے بھی حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا تو انہوں

نے بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا اور حج کے علاوہ کچھ نہیں کیا۔ پھر میں نے دیکھا کہ مہاجرین اور انصار بھی اسی طرح کرتے ہیں اور وہ بھی حج کے علاوہ کچھ نہیں کرتے پھر میں نے سب سے آخر میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا اور عمرہ کے بعد حج کے احرام کو نہیں کھولا اور یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ تو عراق والوں کے پاس موجود ہی ہیں یہ ان سے کیوں نہیں پوچھتے۔ اور جتنے اسلاف تھے سب کے سب مکہ میں آتے ہی بیت اللہ کے طواف سے ابتداء کرتے تھے پھر حلال نہیں ہوتے تھے (احرام نہیں کھولتے تھے) اور میں نے اپنی ماں اور خالہ کو بھی دیکھا کہ جس وقت وہ آئیں تو وہ بھی سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کرتی تھیں پھر حلال نہیں ہوتی تھیں۔ میری ماں نے مجھے خبر دی کہ میں اور میری بہن (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ) اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور فلاں فلاں آدمی صرف عمرہ کرنے آئے تھے۔ تو جب رکن کو چھولیا تو وہ سب حلال ہو گئے (احرام کھول دیا) اور اس عراقی نے اس بارے میں جو تجھ سے ذکر کیا جھوٹ کہا۔

۴۴. حَدَّثَنَا عَمْرٌو النَّاقِدُ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ :أَعَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ؟ فَقُلْتُ لَهُ :لَا أَعْلَمُ هَذَا إِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ (۱۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے مروہ کے پاس نبی ﷺ کے سر کے بال تیر کے پیکان سے کاٹے تھے۔ تو میں نے ان سے کہا کہ میں تو یہ نہیں جانتا سوائے اس کے کہ آپ پر حجت ہے۔

۴۵. وحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، أَخْبَرَهُ قَالَ :قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ، وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ، أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصَّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ، وَهُوَ عَلَى الْمَرْوَةِ (۱۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی

اللہ عنہ نے انہیں خبر دی فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بال مروہ پر تیر کے پیکان سے کاٹے یا کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ مروہ پر تیر کے پیکان سے بال کٹوا رہے ہیں۔

۴۴(۱۲)۔i۔صحیح مسلم:۱۲۴۶ ii۔نسائی:۲۷۳۷ iii۔بخاری:۱۷۳۰
iv۔ابوداؤد:۱۸۰۲،۱۸۰۳ v۔سنن الکبریٰ:۳۷۰۳،۴۱۰

۴۵(۱۳)۔i۔صحیح مسلم:۱۲۴۶ ii۔نسائی:۲۷۳۷
iv۔ابوداؤد:۱۸۰۲،۱۸۰۳ v۔سنن الکبریٰ:۳۷۰۳،۴۱۰

۴۶۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ مَوْلَى الْأَسْوَدِ بْنِ سُفْيَانَ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ، أَنَّ أَبَا عَمْرِو بْنَ حَفْصٍ طَلَّقَهَا الْبَتَّةَ، وَهُوَ غَائِبٌ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهَا وَكِيلُهُ بِشَعِيرٍ، فَسَخِطَتْهُ، فَقَالَ: وَاللهِ مَا لَكِ عَلَيْنَا مِنْ شَيْءٍ، فَجَاءَتْ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ: لَيْسَ لَكِ عَلَيْهِ نَفَقَةٌ، فَأَمَرَهَا أَنْ تَعْتَدَّ فِي بَيْتِ أُمِّ شَرِيكٍ، ثُمَّ قَالَ: تِلْكِ امْرَأَةٌ يَغْشَاهَا أَصْحَابِي، اعْتَدِّي عِنْدَ ابْنِ أُمِّ مَكْتُومٍ، فَإِنَّهُ رَجُلٌ أَعْمَى تَضَعِينَ ثِيَابَكِ، فَإِذَا حَلَلْتِ فَآذِنِينِي، قَالَتْ: فَلَمَّا حَلَلْتُ ذَكَرْتُ لَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، وَأَبَا جَهْمٍ خَطَبَانِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَمَّا أَبُو جَهْمٍ، فَلَا يَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهِ، وَأَمَّا مُعَاوِيَةُ فَصُعْلُوكٌ لَا مَالَ لَهُ، انْكِحِي أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ فَكَرِهْتُهُ، ثُمَّ قَالَ: انْكِحِي أُسَامَةَ، فَنَكَحْتُهُ، فَجَعَلَ اللهُ فِيهِ خَيْرًا، وَاغْتَبَطْتُ بِهِ(۱۴)

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ابو عمر بن حفص نے اسے طلاق بائن دی اور وہ غائب تھے۔ تو اس (ابو عمر) نے اپنے وکیل کو جو دے کر اس کی طرف بھیجا۔ وہ اس سے ناراض ہوئی۔ اس نے کہا اللہ کی قسم ہمارے اوپر تیری کوئی چیز لازم نہیں ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر تیرا نفقہ لازم نہیں ہے اور آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ وہ ام شریک رضی اللہ عنہا کے ہاں اپنی عدت پورے کرے۔ پھر فرمایا کہ وہ ایسی عورت ہیں جہاں ہمارے صحابہ رضی اللہ عنہم اکثر جمع

ہوتے رہتے ہیں۔تو ابن ام مکتوم (اپنے چچا کے بیٹے) کے پاس عدت پوری کر کیونکہ وہ نابینا آدمی ہیں۔وہاں تم اپنے کپڑوں کو اتار سکتی ہو۔جب تیری عدت پوری ہو جائے تو مجھے خبر دینا۔کہتی ہیں جب میں نے عدت پوری کر لی تو میں نے آپ ﷺ کو اس کی اطلاع دی کہ معاویہ بن ابوسفیان

۴۶(۱۴)۔i۔صحیح مسلم:۱۴۸۰ ii۔ابوداؤد:۲۲۸۵،۲۲۸۴
iii۔نسائی:۳۲۴۵ iv۔مؤطا امام مالک:۲۱۵۵
v۔سنن الکبریٰ:۵۹۸۹ vi۔المنتقی لابن الجارود:۷۶۰
vii۔ابن حبان:۴۰۴۹ viii۔المعجم الکبیر للطبرانی:۹۱۳
ix۔سنن الکبریٰ بیہقی:۱۳۷۷۴،۱۴۱۵،۱۵۷۱۲

اور ابوجہم نے مجھے پیغام نکاح دیا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ ابوجہم اپنی لاٹھی کو کندھے سے نہیں اتارتا یعنی سخت طبیعت والا ہے اور معاویہ مفلس آدمی ہے کہ اس کے پاس مال نہیں اس لئے تو اسامہ بن زید سے نکاح کر لے۔میں نے اسے ناپسند کیا۔آپ ﷺ نے فرمایا: اسامہ سے نکاح کر۔میں نے اس سے نکاح کیا تو اللہ نے اس میں ایسی خیر وخوبی عطا کی کہ مجھ پر رشک کیا جانے لگا۔

۴۷۔ (۱۵)حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، قَالَ :كُنْتُ بِالشَّامِ فِي حَلْقَةٍ فِيهَا مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ، فَجَاءَ أَبُو الْأَشْعَثِ، قَالَ :قَالُوا :أَبُو الْأَشْعَثِ، أَبُو الْأَشْعَثِ، فَجَلَسَ، فَقُلْتُ لَهُ :حَدِّثْ أَخَانَا حَدِيثَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ :نَعَمْ، غَزَوْنَا غَزَاةً وَعَلَى النَّاسِ مُعَاوِيَةُ، فَغَنِمْنَا غَنَائِمَ كَثِيرَةً، فَكَانَ فِيمَا غَنِمْنَا آنِيَةٌ مِنْ فِضَّةٍ، فَأَمَرَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا أَنْ يَبِيعَهَا فِي أَعْطِيَاتِ النَّاسِ، فَتَسَارَعَ النَّاسُ فِي ذَلِكَ، فَبَلَغَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، فَقَامَ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَنْهَى عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ، وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ، وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ، وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ، إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، عَيْنًا بِعَيْنٍ، فَمَنْ زَادَ، أَوِ ازْدَادَ، فَقَدْ أَرْبَى ، فَرَدَّ النَّاسُ مَا أَخَذُوا، فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ خَطِيبًا، فَقَالَ :أَلَا مَا بَالُ رِجَالٍ يَتَحَدَّثُونَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَادِيثَ قَدْ كُنَّا نَشْهَدُهُ وَنَصْحَبُهُ فَلَمْ نَسْمَعْهَا

مِنْهُ، فَقَامَ عُبَادَةُ بْنُ الصَّامِتِ فَأَعَادَ الْقِصَّةَ، ثُمَّ قَالَ " :لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ كَرِهَ مُعَاوِيَةُ -أَوْ قَالَ :وَإِنْ رَغِمَ -مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَصْحَبَهُ فِي جُنْدِهِ لَيْلَةً سَوْدَاءَ "، قَالَ حَمَّادٌ هَذَا أَوْ نَحْوَهُ،(۱۵)

حضرت ابو قلابہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں ملک شام میں ایک حلقہ میں بیٹھا ہوا تھا اور مسلم بن یسار بھی اس میں موجود تھے۔ ابو اشعث آیا تو لوگوں نے کہا: ابو الاشعث آ گئے۔

۴۷(۱۵)۔i۔صحیح مسلم:۱۵۸۷ ii۔ابوداؤد:۳۳۴۹،۳۳۵۰ iii۔ترمذی:۱۲۴۰
iv۔المسند للمروزی:۱۶۶ v۔المسند للشاشی:۱۲۴۳
vi۔سنن الکبریٰ بیہقی:۱۰۴۸۰

وہ بیٹھ گئے تو میں نے ان سے کہا: ہمارے ان بھائیوں سے حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی حدیث بیان کرو۔ انہوں نے کہا: اچھا۔ (پھر کہا) ہم نے معاویہ رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں ایک جنگ لڑی تو ہمیں بہت زیادہ غنیمتیں حاصل ہوئیں اور ہماری غنیمتوں میں چاندی کے برتن بھی تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک آدمی کو اس کے بیچنے کا حکم دیا، لوگوں کی تنخواہوں میں۔ لوگوں نے اس کے خریدنے میں جلدی کی۔ یہ بات عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ سونے کی سونے کے ساتھ، چاندی کی چاندی کے ساتھ، کھجور کی کھجور کے ساتھ اور نمک کی نمک کے ساتھ برابر برابر و نقد بہ نقد کے علاوہ بیع کرنے سے منع کرتے تھے۔ جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس نے سود کا کام کیا۔ تو لوگوں نے لیا ہوا مال واپس کر دیا۔ یہ بات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو وہ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا: ان لوگوں کا کیا حال ہے جو رسول اللہ ﷺ سے احادیث روایت کرتے ہیں حالانکہ ہم بھی آپ ﷺ کے پاس حاضر رہے اور صحبت اختیار کی۔ ہم نے اس بارے میں آپ ﷺ سے نہیں سنا۔ عبادہ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے قصہ کو دوبارہ دہرایا اور کہا: ہم تو وہی بیان کرتے ہیں جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ اگرچہ معاویہ رضی اللہ عنہ اس کو ناپسند کریں یا ان کی ناک خاک آلود ہو مجھے اس کی پرواہ نہیں کہ میں اس کے لشکر میں تاریک رات میں اس کے ساتھ نہ رہوں۔ حماد نے یہی کہا ایسا ہی کہا۔

۴۸. حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَى، قَالَ :قَرَأْتُ عَلَى مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ، يَقُولُ :يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَيَقُولُ :إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ(۱۶)

۴۸(۱۶)۔ i۔صحیح مسلم:۲۱۲۷ ii۔بخاری:۳۴۶۸،۵۹۳۲ iii۔ابوداؤد:۴۱۶۷
iv۔مؤطاامام مالک:۱۹۹۱ v۔المعجم الکبیر:۷۴۲ vi۔شرح السنۃ:۳۱۹۲
vii۔ترمذی:۲۷۸۱ viii۔نسائی:۵۲۶۰

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے سنا، جس سال انہوں نے حج کیا، اس حال میں کہ وہ منبر پر تشریف فرما تھے۔انہوں نے بالوں کا ایک گچھا اپنے ہاتھ میں لیا جو کہ ان کے خادم کے پاس تھا اور فرمانے لگے: اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ اس طرح کی چیزوں سے منع فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اس وقت تباہ و برباد ہو گئے جس وقت ان کی عورتوں نے اس طرح کی عیش وعشرت شروع کر دی۔

۴۹. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، ح وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ، قَالَا :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ :قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ، فَقَالَ :مَا كُنْتُ أُرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ(۱۷)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے ہمیں ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور بالوں کا ایک لپٹا ہوا گچھا نکال کر فرمایا کہ مجھے یہ خیال بھی نہیں تھا کہ یہودیوں کے علاوہ بھی کوئی اس طرح کرے گا۔رسول اللہ ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ نے اسے جھوٹ (دھوکہ بازی) قرار دیا۔

۵۰. وحَدَّثَنِي أَبُو غَسَّانَ الْمِسْمَعِيُّ، وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا :أَخْبَرَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ

ابْنُ هِشَامٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، قَالَ ذَاتَ يَوْمٍ :إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ زِيَّ سَوْءٍ .وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ قَالَ :وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلَى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ قَالَ مُعَاوِيَةُ :أَلَا وَهَذَا الزُّورُ قَالَ قَتَادَةُ :يَعْنِي مَا يُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ (۱۸)

۴۹ (۱۷)۔i۔صحیح مسلم: ۲۱۲۷ ii۔بخاری: ۳۴۶۸،۵۹۳۲ iii۔ابوداؤد: ۴۱۶۷
iv۔مؤطاامام مالک: ۱۹۹۱ v۔المعجم الکبیر: ۷۴۲ vi۔شرح السنۃ: ۳۱۹۲
vii۔ترمذی: ۲۷۸۱ viii۔نسائی: ۵۲۶۰

۵۰ (۱۸)۔i۔صحیح مسلم: ۲۱۲۷ ii۔بخاری: ۳۴۶۸،۵۹۳۲ iii۔ابوداؤد: ۴۱۶۷
iv۔مؤطاامام مالک: ۱۹۹۱ v۔المعجم الکبیر: ۷۴۲ vi۔شرح السنۃ: ۳۱۹۲
vii۔ترمذی: ۲۷۸۱ viii۔نسائی: ۵۲۶۰

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن فرمایا کہ تم نے بہت بری پوشش اختیار کرلی ہے اور اللہ کے نبی ﷺ نے جھوٹ (یعنی بالوں میں جوڑ لگانے سے) منع فرمایا ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ ایک آدمی ایک ایسی لکڑی لئے ہوئے آیا کہ جس کے سرے پر ایک چیتھڑا لگا ہوا تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہی جھوٹ ہے۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ (اس کے معنی بیان کرتے ہوئے) کہتے ہیں کہ عورتیں کپڑے باندھ کر اپنے بالوں کو لمبا کرلیتی ہیں۔

۵۱ .حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ، وَعُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَا :حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ مَسْرُوقٍ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو حِينَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْكُوفَةِ فَذَكَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :لَمْ يَكُنْ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا و قال قال رسول الله ﷺ ان من ضيار كم احاسنكم اخلاقاً. (۱۹)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کوفہ کی طرف تشریف لائے تو ہم حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے پاس گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا اور فرمانے لگے کہ آپ ﷺ نہ تو بدزبان تھے اور نہ ہی بدزبانی کرتے تھے اور انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم لوگوں میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جن کے

اخلاق اچھے ہیں۔

۵۲. وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ الْجُعْفِيُّ، حَدَّثَنَا سَلَّامٌ أَبُو الْأَحْوَصِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ، فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: بَعْضُ الْقَوْمِ كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَكْبَرَ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَبْدُ اللهِ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ. قَالَ: فَقَالَ

۵۱۔(۱۹) i۔صحیح مسلم:۲۳۲۱ ii۔بخاری:۳۷۵۹،۱۶۲۹ iii۔ترمذی:۲۰۱۶
iv۔مسند ابی داؤد الطیاسی:۱۶۲۳ v۔مصنف ابی شیبہ:۲۵۳۳۰
vi۔مسند اسحاق بن راہویہ:۱۶۱۲ vii۔مسند احمد:۸۳۵۲،۹۷۸۷
viii۔مسند ابزار:۲۴۱۷

رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يُقَالُ لَهُ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، قَالَ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ فَذَكَرُوا سِنِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً، وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَقُتِلَ عُمَرُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ(۲۰)

حضرت ابو اسحٰق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ وہاں موجود لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کا ذکر کیا تو کچھ لوگوں نے کہا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ سے بڑے تھے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ فرمانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تریسٹھ سال کی عمر میں شہید کیے گئے۔ راوی کہتے ہیں کہ لوگوں میں سے ایک آدمی جسے عامر بن سعد کہا جاتا ہے کہنے لگا: ہم سے حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے کہ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کی عمر مبارک کا تذکرہ کیا تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ہے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی تریسٹھ

سال کی عمر میں شہادت پائی۔

۵۳. وَحَدَّثَنَا ابْنُ الْمُثَنَّى، وَابْنُ بَشَّارٍ -وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنَّى -قَالَا :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ، يُحَدِّثُ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَخْطُبُ فَقَالَ :مَاتَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ، وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ(۲۲)

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی ہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی تریسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور میں بھی اب تریسٹھ سال کا ہوں۔

۵۲(۲۰)۔i۔صحیح مسلم:۲۳۵۲ ii۔ترمذی:۳۶۵۳

۵۳(۲۱)۔i۔صحیح مسلم:۲۳۵۲ ii۔ترمذی:۳۶۵۳

۵۴. حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ -وَتَقَارَبَا فِي اللَّفْظِ -قَالَا :حَدَّثَنَا حَاتِمٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْمَاعِيلَ -عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ :مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا التُّرَابِ؟ فَقَالَ :أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ، خَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :يَا رَسُولَ اللهِ خَلَّفْتَنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى؟ إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ :ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ، فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ، وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ :(فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ) (آل عمران 61 :) دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ

وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ :اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي(۲۲)

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا اور اس سے فرمایا: تجھے ابوالتراب (علی رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا کہنے سے کس چیز نے منع کیا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تین باتیں یاد ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمائی ہیں جن کی وجہ سے میں ان کو برا بھلا نہیں کہتا اگر ان تین باتوں میں سے کوئی ایک بھی مجھے حاصل ہو جائے تو وہ میرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ ﷺ نے کسی غزوہ میں جاتے ہوئے ان کو اپنے پیچھے مدینہ منورہ میں چھوڑا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ ے جا رہے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا (اے علی!) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مقام میرے ہاں اس طرح ہے جس طرح کہ حضرت ہارون علیہ السلام کا

۵۴ (۲۲)۔i۔ صحیح مسلم: ۲۴۰۴ ii۔ ترمذی: ۳۷۲۴

مقام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا۔ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ خیبر کے دن فرمار ہے تھے کہ کل میں ایک ایسے آدمی کو جھنڈا عطا کروں گا کہ جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہو اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ (یہ سن کر ہم اس انتظار میں رہے کہ ایسا خوش نصیب کون ہوگا؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ ان کو بلایا گیا تو ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں تو آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں پر لگایا اور علم ان کو عطا فرمادیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح عطا فرمائی اور یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿ندع ابناء نا وابناء کم﴾ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ سب میرے اہل بیت (گھر والے) ہیں۔

۵۵. حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ

السَّعْدِیِّ، عَنْ أَبِی عُثْمَانَ، عَنْ أَبِی سَعِیدِ الْخُدْرِیِّ، قَالَ :خَرَجَ مُعَاوِیَةُ عَلَی حَلْقَةٍ فِی الْمَسْجِدِ، فَقَالَ :مَا أَجْلَسَکُمْ؟ قَالُوا :جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللهَ، قَالَ آللّٰهِ مَا أَجْلَسَکُمْ إِلَّا ذَاکَ؟ قَالُوا :وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاکَ، قَالَ :أَمَا إِنِّی لَمْ أَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَکُمْ، وَمَا کَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِی مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِیثًا مِنِّی، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَی حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: مَا أَجْلَسَکُمْ؟ قَالُوا :جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَی مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ، وَمَنَّ بِهِ عَلَیْنَا، قَالَ :آللّٰهِ مَا أَجْلَسَکُمْ إِلَّا ذَاکَ؟ قَالُوا :وَاللهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاکَ، قَالَ: أَمَا إِنِّی لَمْ أَسْتَحْلِفْکُمْ تُهْمَةً لَکُمْ، وَلَکِنَّهُ أَتَانِی جِبْرِیلُ فَأَخْبَرَنِی، أَنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ یُبَاهِی بِکُمُ الْمَلَائِکَةَ(۲۳)

۵۵(۲۳)۔i۔صحیح مسلم:۲۷۰۱ ii۔ترمذی:۳۳۷۹ iii۔نسائی:۵۴۴۱
iv۔الزھد والرقائق:۱۱۲۰ v۔صحیح ابن حبان:۸۱۴ vi۔المعجم الکبیر طبرانی:۷۰۱
vii۔شعب الایمان:۵۲۹

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا مسجد میں موجود ایک حلقہ کے پاس سے گزرا ہوا تو کہا: تم کو کس چیز نے بٹھایا ہے؟ انہوں نے کہا: ہم اللہ کے ذکر کے لئے بیٹھے ہیں۔ انہوں نے کہا: کیا تمہیں اللہ کی قسم! صرف اسی بات نے بٹھایا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! صرف اسی لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے تم سے قسم کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں لی اور میرے مقام و مرتبہ والا کوئی بھی آدمی رسول اللہ ﷺ سے مجھ سے کم حدیثوں کو بیان کرنے والا نہیں اور بے شک ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایک حلقے کی طرف تشریف لے گئے تو فرمایا: تمہیں کس بات نے بٹھلایا ہوا ہے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس کی اس بات پر حمد کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اور ہم پر اس کے ذریعہ احسان فرمایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ کی قسم! تمہیں اس بات کے علاوہ کسی بات نے

نہیں بٹھلایا؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تم سے قسم کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں اٹھوائی بلکہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ رب العزت تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔

۳۔ مرویاتِ ابی داؤد

۵۶. حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا أَبُو الْأَزْهَرِ الْمُغِيرَةُ بْنُ فَرْوَةَ، وَيَزِيدُ بْنُ أَبِي مَالِكٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، تَوَضَّأَ لِلنَّاسِ كَمَا رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ، فَلَمَّا بَلَغَ رَأْسَهُ غَرَفَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَتَلَقَّاهَا بِشِمَالِهِ حَتَّى وَضَعَهَا عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ حَتَّى قَطَرَ الْمَاءُ، أَوْ كَادَ يَقْطُرُ، ثُمَّ مَسَحَ مِنْ مُقَدَّمِهِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ، وَمِنْ مُؤَخَّرِهِ إِلَى مُقَدَّمِهِ (۱)

مؤمل بن فضل حرانی، ولید بن مسلم، عبداللہ حضرت ابوزہر، مغیرہ بن فروہ اور یزید بن ابی مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو سکھلانے کے لئے اس طرح وضو کیا کہ جس طرح انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کو وضو کرتے دیکھا تھا جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ وضو کرتے ہوئے سر کا مسح کرنے لگے تو آپ نے ایک ہتھیلی پانی لے کر بائیں ہاتھ سے سر کے درمیانی حصہ پر پانی ڈالا یہاں تک کہ سر سے پانی بہنے لگا یا بہنے کے قریب پہنچ گیا پھر آپ نے سامنے سے پیچھے کی جانب اور پیچھے سے سامنے کی جانب مسح کیا۔

۵۷. حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ الْمِصْرِيُّ، أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ؟ فَقَالَتْ: نَعَمْ إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى (۲)

عیسیٰ بن حماد مصری، لیث، یزید بن ابی حبیب، سوید بن قیس، حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے اپنی بہن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے جو کہ نبی اکرم ﷺ کی اہلیہ محترمہ تھیں، ان سے دریافت کیا کہ کیا رسول اکرم ﷺ اس لباس میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے کہ جس لباس میں آپ ﷺ ہمبستری کرتے تھے؟ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ اگر اس لباس میں نجاست معلوم نہ ہوتی (تو آپ ﷺ اسی لباس میں) نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

۵۷(۱)۔ i۔ابوداؤد:۱۴۷ ii۔سنن الکبریٰ بیہقی:۲۷۳

۵۸(۲)۔ i۔ابوداؤد:۳۶۶ ii۔نسائی:۲۹۴ iii۔ابن ماجہ:۵۴۰

۵۸۔ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُبَادِرُونِي بِرُكُوعٍ، وَلَا بِسُجُودٍ، فَإِنَّهُ مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ، إِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ(۳)

مسدد، یحییٰ، ابن عجلان، محمد بن یحییٰ بن حبان، ابن محیریز، حضرت معاویہ بن ابوسفیان سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رکوع اور سجدے میں مجھ سے آگے مت نکلو، کیونکہ میں جس قدر رکوع میں تم لوگوں سے پہلے رکوع میں جاؤں گا تم میرے رکوع سے سر اٹھانے تک اس کو پالو گے کیونکہ میرا جسم بھاری ہو گیا ہے۔

۵۹۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا إِسْرَائِيلُ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ، قَالَ: شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، وَهُوَ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ، قَالَ: أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ صَنَعَ؟ قَالَ: صَلَّى الْعِيدَ، ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَلْيُصَلِّ(۴)

محمد بن کثیر، اسرائیل، عثمان بن مغیرہ، ایاس بن ابی رملہ الشامی سے مروی ہے کہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا جب انہوں نے حضرت زید بن ارقم سے دریافت کیا آپ نے کبھی رسول اکرم ﷺ کے ساتھ جمعہ اور عید ایک دن میں پایا ہے؟ یعنی کیا (عید اور جمعہ ایک ہی دن واقع ہوئے ہیں) انہوں نے فرمایا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ پھر آپ ﷺ نے کیا طریقہ اختیار کیا؟ زید نے کہا کہ آپ ﷺ نے نماز عید ادا فرمائی۔ اس کے بعد نماز جمعہ کے لئے اجازت دی اور ارشاد فرمایا کہ جس کا دل چاہے نماز جمعہ پڑھ لے۔

۵۸(۳)۔ i۔ابوداؤد:۶۱۹ ii۔ابن ماجہ:۹۶۳ iii۔معرفۃ السنن والآثار:۶۳۵۳

۵۹(۴)۔ i۔ابوداؤد:۱۰۷۰ ii۔نسائی:۱۵۹۰ iii۔ابن ماجہ:۱۳۱۰

iv۔ مسند ابی داؤد والطیاسی: ۲۰ ۷ | v۔ دارمی: ۱۶۵۳
vi۔ مستدرک: ۱۰۶۳ | vii۔ سنن کبریٰ بیہقی: ۶ ۶۲۸
viii۔ معرفۃ السنن والآثار: ۷۰۲۳

۲۰ . حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ الرَّقِّيُّ، حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، قَالَ :شَهِدْتُ مَعَ مُعَاوِيَةَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَجَمَّعَ بِنَا، فَنَظَرْتُ فَإِذَا جُلُّ مَنْ فِي الْمَسْجِدِ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَرَأَيْتُهُمْ مُحْتَبِينَ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ :كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَحْتَبِي وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، وَأَنَسُ بْنُ مَالِكٍ ، "وَشُرَيْحٌ، وَصَعْصَعَةُ بْنُ صُوحَانَ، وَسَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ، وَإِبْرَاهِيمُ النَّخَعِيُّ، وَمَكْحُولٌ، وَإِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدٍ، وَنُعَيْمُ بْنُ سَلَامَةَ، قَالَ :لَا بَأْسَ بِهَا "، قَالَ أَبُو دَاوُدَ :وَلَمْ يَبْلُغْنِي أَنَّ أَحَدًا كَرِهَهَا إِلَّا عُبَادَةَ بْنَ نُسَيٍّ(۵)

داؤد بن رشید، خالد بن حیان رقی، سلیمان بن عبداللہ الزبرقان، حضرت یعلیٰ بن شداد بن اوس سے مروی ہے کہ میں (ایک مرتبہ) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بیت المقدس (قبلہ اول) میں آیا انہوں نے ہمیں نماز جمعہ پڑھائی میں نے دیکھا کہ (ان لوگوں میں) اکثر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے میں نے ان حضرات کو دیکھا کہ وہ خطبہ کے دوران گوٹھ مار کر بیٹھے تھے۔ ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی خطبہ کے دوران اسی طرح بیٹھے تھے اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ اور شریح اور صعصہ بن صوحان اور سعید بن مسیّب اور ابراہیم نخعی اور مکحول اور اسماعیل بن محمد بن سعد، نعیم بن سلامہ نے فرمایا کہ اس میں کچھ خرابی نہیں ہے اور مجھے اس کا علم نہیں کہ کوئی اس کو مکروہ سمجھتا ہو علاوہ عبادہ بن نسی کے۔

۲۱ . حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ، يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَأَى مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ :صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ قُمْتُ فِي مَقَامِي فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ

إِلَيَّ، فَقَالَ :لَا تَعُدْ لِمَا صَنَعْتَ، إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ، فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَكَلَّمَ، أَوْ تَخْرُجَ، فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذَلِكَ، أَنْ لَا تُوصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتَّى يَتَكَلَّمَ أَوْ يَخْرُجَ(٦)

۶۰(۵)۔ ابوداؤد:۱۱۱۱

۶۱(۶)۔ i۔ابوداؤد ii۔ مسلم ۸۸۳

حسن بن علی، عبدالرزاق، ابن جریج، حضرت عمرو بن عطاء بن ابی الخوار سے روایت ہے کہ حضرت نافع بن جبیر نے ان کو حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کے پاس ایک بات دریافت کرنے کے لئے بھیجا جو کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے ان کو نماز میں کرتے ہوئے دیکھی تھی۔ حضرت سائب نے فرمایا کہ میں نے حضرت معاویہ کے ساتھ مسجد کی محراب میں نماز پڑھی۔ جب میں نے (نماز کا) سلام پھیرا تو میں اٹھ کر اسی جگہ نماز پڑھنے لگا جب وہ گھر میں تشریف لے گئے تو انہوں نے ایک شخص کو میرے پاس بھیجا اور فرمایا کہ آئندہ ایسا نہ کرنا۔ جب تم جمعہ پڑھو تو اس کے ساتھ دوسری نماز نہ پڑھو۔ جب تک کہ تم گفتگو نہ کر و یا اس جگہ سے نہ نکل جاؤ کیونکہ رسول کریم ﷺ نے یہ حکم فرمایا کہ کوئی نماز دوسری نماز سے نہ ملائی جائے جب تک کہ تم گفتگو نہ کرو یا نکل نہ جاؤ۔

٦٢ ـ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ، حَدَّثَنَا أَبِي، أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ قَتَادَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ مُطَرِّفًا، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ :لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ(٧)

عبیداللہ بن معاذ، معاذ، شعبہ، قتادہ مطرف، حضرت معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے۔

٦٣ ـ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ، عَنْ وَرَّادٍ، مَوْلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَيُّ شَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ؟ فَأَمْلَاهَا الْمُغِيرَةُ عَلَيْهِ، وَكَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللَّهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :

۶۴ (۷)۔ i۔ابوداؤد:۱۳۸۶ ii۔مسلم:۱۱۶۵
iii۔الآ ثار رأبي يوسف:۸۲۷ iv۔مسند ابی داؤد الطیالسی:۱۰۵۴
v۔مصنف ابی شیبہ:۸۶۶۸، ۹۵۳۰ vi۔مسند احمد:۴۵۴۷، ۱۱۔۲۱۲۱۰
vii۔سنن الکبریٰ نسائی:۳۳۹۵، ۱۱۶۲۶ viii۔مسند ابو یعلیٰ:۵۴۱۹
ix۔شرح معانی الآ ثار:۴۶۴۳ x۔ابن حبان:۳۶۸۰

لَا إِلَـهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَـدِيـرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ(۸)

مسدد، ابو معاویہ، اعمش، مسیب بن رافع، وراد مولیٰ حضرت مغیرہ بن شعبہ کو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نماز کا سلام پھیر کر کیا پڑھتے تھے؟ حضرت مغیرہ نے جواب میں تحریر فرمایا آپ ﷺ (سلام پھیر کر) لا الـہ الا الـلـہ وحدہ، الخ پڑھتے تھے یعنی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ تنہا ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے شایان شان ہیں وہ ہر شے پر قدرت و طاقت والا ہے۔اے اللہ جو تو دے کوئی اس کو روک نہیں سکتا اور جو نہ دے اس کو کوئی نہیں دے سکتا اور آپ کے عذاب سے مالدار کو اس کی مالداری نہیں بچا سکتی۔

۶۵ ۔حَـدَّثَـنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ يَعْنِي ابْنَ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ " : كُنَّا نُخْرِجُ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَـلَيْـهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَنْ كُلِّ صَغِيرٍ وَكَبِيرٍ، حُرٌّ أَوْ مَمْلُوكٍ، صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَـاعًـا مِنْ أَقِطٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، فَلَمْ نَـزَلْ نُـخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ حَاجًّا، أَوْ مُعْتَمِرًا، فَكَلَّمَ النَّاسَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَكَانَ فِيـمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ :إِنِّـي أَرَى أَنَّ مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ، فَأَمَّا أَنَا فَلَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ أَبَدًا مَا

عِشْتُ ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ :رَوَاهُ :ابْنُ عُلَيَّةَ، وَعَبْدَةُ، وَغَيْرُهِمَا عَنِ ابْنِ إِسْحَاق، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمِ بْنِ حِزَام

۶۴(۸)۔ i۔ابوداؤد:۱۵۰۵ ii۔بخاری:۱۵۰۸،۶۳۳۰،۷۲۹۲
iii۔مسلم:۵۹۳ iv۔نسائی:۱۳۴۱،۱۳۴۲
v۔مصنف ابی شیبہ:۳۰۹۶،۲۹۲۶۰ vi۔مسند احمد:۱۸۱۸۳،۱۸۲۳۲
vii۔دارمی:۱۳۸۹ viii۔الادب المفرد:۴۶۰
ix۔الاحادوالمثانی لابن ابی عاصم:۱۵۵۶ x۔ابن خزیمہ:۷۴۲
xi۔القدر الغریابی:۱۸۵،۱۸۷،۱۸۸،۱۸۹
xii۔سنن الکبریٰ نسائی:۱۲۶۵،۱۲۶۶،۹۸۸۱

، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بِمَعْنَاهُ، وَذَكَرَ رَجُلٌ وَاحِدٌ فِيهِ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ أَوْ صَاعًا مِنْ حِنْطَةٍ وَلَيْسَ بِمَحْفُوظٍ،(۹)

عبداللہ بن مسلمہ، داؤد بن قیس، عیاض بن عبداللہ، حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم رسول کریم ﷺ کے عہد میں تھے تو ہم لوگ چھوٹے اور بڑے، آزاد اور غلام کی جانب سے صدقۃ الفطر اناج، پنیر، جو، کھجور، انگور کا ایک صاع ادا کرتے تھے اس کے بعد ہم لوگ اسی طرح ادا کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج یا عمرہ ادا کرنے کے لئے تشریف لائے اور انہوں نے منبر پر تشریف فرما ہو کر لوگوں سے گفتگو فرمائی اس میں یہ بھی مذکور تھا کہ میری رائے میں گیہوں کے دو مد جو کہ ملک شام سے آتے ہیں وہ کھجور کے ایک صاع کے مساوی ہیں۔ اس کے بعد لوگوں نے یہی طریقہ اپنا لیا لیکن میں تو تمام زندگی ایک صاع ہی ادا کرتا رہا امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ ابن علیہ اور عبدہ، ابن اسحٰق، عبداللہ بن عبداللہ بن عثمان بن حکیم بن حزام، عیاض، حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی طرح نقل کیا اور ایک شخص نے ابن علیہ سے یہ لفظ او صاعا من حنطۃ نقل کیا لیکن یہ غیر محفوظ ہے۔

۶۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ النُّفَيْلِيُّ، حَدَّثَنَا مِسْكِينٌ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُهَاجِرِ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي كَبْشَةَ السَّلُولِيِّ، حَدَّثَنَا سَهْلُ ابْنُ الْحَنْظَلِيَّةِ، قَالَ :قَدِمَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ،

وَالْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ، فَسَأَلَاهُ، فَأَمَرَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَا، وَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ فَكَتَبَ لَهُمَا بِمَا سَأَلَا، فَأَمَّا الْأَقْرَعُ، فَأَخَذَ كِتَابَهُ، فَلَفَّهُ فِي عِمَامَتِهِ وَانْطَلَقَ، وَأَمَّا عُيَيْنَةُ فَأَخَذَ كِتَابَهُ، وَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَانَهُ، فَقَالَ :يَا مُحَمَّدُ، أَتُرَانِي حَامِلًا إِلَى قَوْمِي كِتَابًا لَا أَدْرِي مَا فِيهِ، كَصَحِيفَةِ الْمُتَلَمِّسِ، فَأَخْبَرَ مُعَاوِيَةُ بِقَوْلِهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ، فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنَ النَّارِ -وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ :مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ -فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا يُغْنِيهِ؟ -وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ :وَمَا الْغِنَى الَّذِي لَا

۶۵(۹)۔ i۔ابوداؤد:۱۶۲۹ ii۔بخاری:۱۵۰۵ iii۔مسلم:۹۸۵
iv۔نسائی:۲۵۱۱ v۔ابن ماجہ:۱۸۲۹ vi۔سنن الکبریٰ بیہقی:۷۷۰۱
vii۔معرفۃ السنن والآثار:۸۴۵۵

تَنْبَغِي مَعَهُ الْمَسْأَلَةُ؟ -قَالَ :قَدْرُ مَا يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ وَقَالَ النُّفَيْلِيُّ فِي مَوْضِعٍ آخَرَ: أَنْ يَكُونَ لَهُ شِبْعُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، أَوْ لَيْلَةٍ وَيَوْمٍ، وَكَانَ حَدَّثَنَا بِهِ مُخْتَصَرًا عَلَى هَذِهِ الْأَلْفَاظِ الَّتِي ذَكَرْتُ(۱۰)

عبداللہ بن محمد نفیلی، مسکین، محمد بن المہاجر، ربیعہ بن یزید، ابی کبشہ السلولی، حضرت سہل بن حنظلہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے پاس عیینہ بن حصن اور اقرع بن حابس آئے، انہوں نے آپ سے سوال کیا اور آپ ﷺ سے سوال کیا۔ انہوں نے جو سوال کیا تھا آپ ﷺ نے وہ دے دینے کا حکم دیا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ان دونوں کے لئے ایک تحریر لکھ دینے کا حکم فرمایا تو اقرع نے اس تحریر کو لے کر اپنے عمامہ میں لپیٹ لیا اور چلے گئے لیکن عیینہ تو وہ تحریر لے کر حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا اے نبی کیا آپ ﷺ چاہتے ہیں کہ میں اپنی قوم کے پاس ایک تحریر لے کر جاؤں جس کے مفہوم کا مجھے علم نہیں ہے متلمس کی تحریر کی مانند۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ بات جناب رسول کریم ﷺ سے عرض کی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص غنی ہونے کے باوجود مانگے گا تو وہ شخص دوزخ کی آگ میں اضافہ کرتا ہے۔ ایک موقعہ پر نفیلی نے بیان کیا دوزخ کے انگاروں کو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ غنا کس شے سے ہوتی ہے؟ اور ایک موقعہ پر کہا کہ وہ کونسی غنا ہے جس کی وجہ سے سوال کرنا حرام ہو جاتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس صبح و شام کا کھانا ہو۔ ایک روایت میں نفیلی نے

کہا کہ جس کے پاس ایک دن رات کا پیٹ بھر کر کھانا ہو امام ابوداؤد نے کہا کہ ہم میں سے یہ حدیث مختصر الفاظ میں نفیلی نے بیان کی جو کہ ہم نے بیان کی۔

٦٧۔ حَدَّثَنَا مُوسَى أَبُو سَلَمَةَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ خَيْوَانَ بْنِ خَلْدَةَ، مِمَّنْ قَرَأَ عَلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ، مِنْ أَهْلِ الْبَصْرَةِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ كَذَا وَكَذَا، وَعَنْ رُكُوبِ جُلُودِ النُّمُورِ؟ ، قَالُوا :نَعَمْ، قَالَ :فَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ نَهَى أَنْ يُقْرَنَ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَقَالُوا :أَمَّا هَذَا فَلَا، فَقَالَ :أَمَا إِنَّهَا مَعَهُنَّ وَلَكِنَّكُمْ نَسِيتُمْ(١١)

٦٦(١٠)۔ ابوداؤد:١٦٣٩

٦٧(١١)۔ i۔ابوداؤد:١٧٩٤ ii۔نسائی:٥١٦٦

موسیٰ ابوسلمہ، حماد، قتادہ، ابی شیخ الہنائی، خیوان بن خلدہ کہ جنہوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بصرہ میں تعلیم حاصل کی، انہوں نے نقل کیا کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم سے عرض کیا کہ تم لوگ واقف ہو کہ رسول کریم ﷺ نے فلاں فلاں باتوں سے منع فرمایا اور آپ ﷺ نے چیتوں کی کھال پر سواری کرنے کو منع فرمایا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا ہاں۔ اس کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے حج قران سے منع فرمایا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم اس بات کا علم نہیں رکھتے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ اس بات سے بھی آپ ﷺ نے ممانعت فرمائی کیا تم بھول گئے۔

٦٨۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ نَجْدَةَ، حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَحَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنِ خَلَّادٍ، حَدَّثَنَا يَحْيَى الْمَعْنَى، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، أَخْبَرَهُ قَالَ ": قَصَّرْتُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ عَلَى الْمَرْوَةِ أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصِّرُ عَنْهُ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصٍ .قَالَ :ابْنُ خَلَّادٍ، إِنَّ مُعَاوِيَةَ لَمْ يَذْكُرْ أَخْبَرَهُ(١٢)

عبدالوہاب بن نجدہ، شعیب بن اسحٰق (دوسری سند) ابوبکر بن خلاد، یحییٰ، ابن جریج،

حسن بن مسلم، طاؤس، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کے بال پہاڑی مروہ پر تیر کی نوک سے کاٹے یا کہا کہ میں نے آپ ﷺ کو مروہ پر اپنے بال کترتے ہوئے دیکھا ہے۔

۶۹. حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ، وَمَخْلَدُ بْنُ خَالِدٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَعْنَى قَالُوا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، قَالَ لَهُ: أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ عَلَى الْمَرْوَةِ، زَادَ الْحَسَنُ فِي حَدِيثِهِ لِحَجَّتِهِ(۱۳)

۶۸(۱۲)۔ i۔ ابوداؤد: ۱۸۰۲ ii۔ بخاری: ۱۷۳۰
iii۔ مسلم: ۱۲۴۶ iv۔ نسائی: ۲۷۳۶۔

۶۹(۱۳)۔ i۔ ابوداؤد: ۱۸۰۳ ii۔ حجۃ الوداع لابن حزم: ۴۵۷

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تم لوگ اس بات سے واقف نہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے بال مبارک دیہات کے رہنے والے ایک شخص کی تیر کی پیکان سے پہاڑی مروہ پر کترے حسن نے اپنی حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے "حج کے دوران"۔

۷۰. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ فَارِسٍ، حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ، أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، أَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ ابْنَتَهُ، وَأَنْكَحَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنَتَهُ وَكَانَا جَعَلَا صَدَاقًا فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ يَأْمُرُهُ بِالتَّفْرِيقِ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ فِي كِتَابِهِ: هَذَا الشِّغَارُ الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(۱۴)

محمد بن یحییٰ بن فارس، یعقوب بن ابراہیم، ابن اسحٰق، عبد الرحمٰن بن ہرمز الاعرج، حضرت عباس بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی صاحبزادی کی عبد الرحمٰن بن حکم سے شادی کردی اور عبد الرحمٰن نے اپنی لڑکی کی عباس بن عبداللہ بن عباس کی شادی کردی اور اسی نکاح کرنے کو مہر سمجھ لیا گیا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو تحریر فرمایا کہ ان دونوں کا نکاح فسخ کرادیا جائے اور تحریر فرمایا کہ شغار یہی ہے جس کی حضور اکرم ﷺ نے ممانعت فرمائی۔

۷۱. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْعَلَاءِ الزُّبَيْدِيُّ، مِنْ كِتَابِهِ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ الْمُغِيرَةِ بْنِ فَرْوَةَ، قَالَ :قَامَ مُعَاوِيَةُ فِي النَّاسِ بِدَيْرِ مِسْحَلٍ الَّذِي عَلَى بَابِ حِمْصَ، فَقَالَ :أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا قَدْ رَأَيْنَا الْهِلَالَ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَأَنَا مُتَقَدِّمٌ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَفْعَلَهُ فَلْيَفْعَلْهُ، قَالَ :فَقَامَ إِلَيْهِ مَالِكُ بْنُ هُبَيْرَةَ السَّبَئِيُّ، فَقَالَ :يَا مُعَاوِيَةُ، أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْ شَيْءٌ مِنْ رَأْيِكَ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: صُومُوا الشَّهْرَ وَسِرَّهُ ،(۱۵)

۷۰(۱۴)۔i۔ابوداؤد:۲۰۷۵ ii۔مسند احمد:۱۶۸۵۶

۷۱(۱۵)۔ i۔ابوداؤد:۲۳۲۹ ii۔الکنیٰ والاسماء للدولابی:۲۰۲

iii۔المعجم الکبیر للطبرانی:۹۰۱ iv۔سنن الکبریٰ بیہقی:۷۹۷۰

v۔شرح السنۃ للبغوی:۱۷۲۱۔

ابراہیم بن العلاء الزبیدی (اپنی کتاب سے)، الولید بن مسلم، عبداللہ بن العلاء، حضرت ابوازہر مغیرہ بن فروہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ باب حمص پر واقع (جگہ) دیر مستحل پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو ہم نے فلاں دن چاند دیکھا ہے اور میں تو پہلے سے روزے رکھوں گا جو شخص (روزہ رکھنا) چاہے وہ بھی روزہ رکھے مالک بن ہبیرہ نے کہا کہ اے معاویہ رضی اللہ عنہ تم نے یہ بات رسول اکرم ﷺ سے سنی ہے یا تم اپنے طور پر یہ بات کہہ رہے ہو؟ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے شروع رمضان اور آخر شعبان میں روزہ رکھو۔

۷۲. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ، أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ ابْنَةَ الْحَارِثِ، بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ، بِالشَّامِ، قَالَ :فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا فَاسْتَهَلَّ رَمَضَانُ وَأَنَا بِالشَّامِ، فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرَ، فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ :مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ قُلْتُ :رَأَيْتُهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، قَالَ :أَنْتَ رَأَيْتَهُ؟ قُلْتُ :نَعَمْ، وَرَآهُ النَّاسُ، وَصَامُوا، وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، قَالَ :لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ،

فَلَا نَزَالُ نَصُومُهُ حَتَّى نُكْمِلَ الثَّلَاثِينَ، أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ :أَفَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ، قَالَ :لَا، هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(١٦)

موسیٰ بن اسماعیل، اسماعیل بن جعفر، محمد بن ابی حرملہ، حضرت کریب سے روایت ہے کہ حضرت ام الفضل بنت الحارث، نے ان کو ملک شام میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا۔ کریب نے بیان کیا کہ میں ملک شام گیا اور میں نے حضرت ام الفضل کا کام مکمل کیا پھر رمضان المبارک کا چاند ہو گیا اور میں اسی جگہ پر تھا تو ہم لوگوں نے جمعہ کی شب میں ملک شام میں چاند دیکھا تھا جس وقت میں آخر رمضان میں، مدینہ منورہ حاضر ہوا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے مجھ سے چاند ہونے کے بارے میں دریافت فرمایا اور فرمایا کہ تم نے چاند کب دیکھا؟ میں نے عرض کیا کہ ہم نے جمعہ کی شب میں چاند دیکھا تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم

۷۲(۱۶)۔i۔ابوداؤد:۲۳۳۲ ii۔مسلم:۱۰۸۷

نے اپنی آنکھ سے (چاند دیکھا) میں نے کہا کہ جی ہاں، میں نے بھی چاند دیکھا اور دیگر حضرات نے بھی چاند دیکھا اور تمام حضرات نے روزے رکھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ ہم نے تو چاند شنبہ کی رات میں دیکھا۔ ہم لوگ تو اسی روز سے روزے رکھ رہے ہیں اور ہم روزہ رکھتے چلے جائیں گے جب تک کہ تیس روزے مکمل ہوں یا ہم کو ماہ شوال المکرم کا چاند نظر آئے میں نے کہا کہ کیا ہم لوگوں کے لئے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند دیکھنا اور ان کے روزہ رکھنا کافی نہیں ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ ہم کو آنحضرت ﷺ نے روایت پر عمل کرنے کا اسی طریقہ پر ہی حکم فرمایا۔

۷۳. حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ النَّمَرِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ رَجُلٌ مِنْ حِمْيَرَ قَالَ :كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيرُ نَحْوَ بَلَادِهِمْ حَتَّى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ غَزَاهُمْ، فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُولُ :اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدَرَ، فَنَظَرُوا فَإِذَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ كَانَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَشُدُّ عُقْدَةً وَلَا يَحُلُّهَا حَتَّى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا أَوْ يَنْبِذَ إِلَيْهِمْ

عَلَى سَوَاءٍ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ(۱۷)

حفص بن عمر، شعبہ، ابوالفیض، حضرت سلیم بن عامر جو کہ قبیلہ حمیر کے ایک شخص ہیں سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومی لوگوں کے درمیان اس بات کا معاہدہ تھا کہ ایک وقت مقررہ تک جنگ نہ کی جائے اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں کے شہروں کی جانب سفر کرتے پھرتے تھے۔ جب معاہدہ کی مدت پوری ہوگئی تو ان لوگوں سے جنگ کی۔ اتنے میں عربی گھوڑے یا ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر ایک شخص آیا اور وہ کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر (معاہدہ) پورا ہو عہد شکنی نہ کرو اس شخص کو جب غور سے دیکھا گیا تو وہ شخص عمرو بن عینیہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس ایک آدمی یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ اس میں عہد شکنی کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب

۷۳(۱۷)۔i۔ابوداؤد: ۲۷۵۹ ii۔ترمذی: ۱۵۸۰
iii۔المنتقی لابن الجارود: ۱۰۶۹ iv۔سنن الکبریٰ بیہقی: ۱۸۸۴۷
v۔شرح السنۃ للبغوی: ص ۱۶۶۔

کسی شخص اور کسی قوم کے درمیان کوئی معاہدہ ہو تو جب تک اس معاہدہ کی مدت پوری نہ ہو جائے تب تک نہ کوئی معاہدہ کرے اور نہ ہی عہد کو توڑے یا برابری کی بنیاد پر ختم کردے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یہ بات سن کر وہاں سے واپس آ گئے۔

۷۴۔ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مَرْيَمَ، أَنَّ الْقَاسِمَ بْنَ مُخَيْمِرَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا مَرْيَمَ الْأَزْدِيَّ، أَخْبَرَهُ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ: مَا أَنْعَمَنَا بِكَ أَبَا فُلَانٍ -وَهِيَ كَلِمَةٌ تَقُولُهَا الْعَرَبُ- فَقُلْتُ: حَدِيثًا سَمِعْتُهُ أُخْبِرُكَ بِهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ وَلَّاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَيْئًا مِنْ أَمْرِ الْمُسْلِمِينَ فَاحْتَجَبَ دُونَ حَاجَتِهِمْ، وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ، احْتَجَبَ اللَّهُ عَنْهُ دُونَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ، وَفَقْرِهِ قَالَ: فَجَعَلَ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ(۱۸)

سلیمان بن عبدالرحمٰن، یحییٰ بن حمزہ، ابن ابی مریم، قاسم بن مخیمرہ، حضرت ابومریم ازدی سے مروی ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا انہوں نے

کہا کہ تمہارا، پاس آنا کیا ہی اچھا ہے (یہ عرب کا ایک محاورہ ہے) میں نے کہا کہ میں نے ایک حدیث شریف سنی ہے میں جو آپ ﷺ سے بیان کرتا ہوں۔ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کو مسلمان کا کوئی کام سونپ دے (یعنی جو شخص مسلمانوں کی خدمت پر مقرر ہو) پھر وہ شخص لوگوں کی (جائز) ضروریات پوری نہ کرے جب وہ لوگ ضرورت مند ہوں یا فقیر ہوں تو اللہ تعالیٰ بھی اس شخص کی ضرورت کو پورا نہیں فرماتا یہ بات سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو لوگوں کے کاموں کی انجام دہی کے لئے مقرر فرمایا۔

۷۵. حَدَّثَنَا هَارُونُ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَبِي الزَّرْقَاءِ، حَدَّثَنَا أَبِي، حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ :حَاجَتَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ :عَطَاءُ الْمُحَرَّرِينَ، فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّلَ مَا جَاءَهُ شَيْءٌ، بَدَأَ بِالْمُحَرَّرِينَ(۱۹)

۷۴(۱۸)۔ i۔ ابوداؤد: ۲۹۴۸ ii۔ ترمذی: ۱۳۳۳

۷۵(۱۹)۔ i۔ ابوداؤد: ۲۹۵۱، ii۔ المنتقی لابن الجارود: ۱۱۱۴

iii۔ المستخرج من الاحادیث المختارۃ مما لم یخرجہ البخاری: ۲۹۵

ہارون بن زید، ہشام بن سعد، حضرت زید بن اسلم سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو عبدالرحمٰن کیا ضرورت درپیش ہے؟ انہوں نے کہا کہ تم آزاد کردہ غلاموں (باندیوں) کا حصہ ادا کرو۔ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ ﷺ کی خدمت میں جس وقت مال فے لایا جاتا تو آپ ﷺ سب سے پہلے اس میں سے آزاد غلاموں کا حصہ نکالتے۔

۷۶. حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنَا أَبُو أَحْمَدَ، حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ زَيْدٍ، عَنِ الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حَنْطَبٍ، قَالَ :دَخَلَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَسَأَلَهُ عَنْ حَدِيثٍ فَأَمَرَ إِنْسَانًا يَكْتُبُهُ، فَقَالَ لَهُ زَيْدٌ :إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا أَنْ لَا نَكْتُبَ شَيْئًا مِنْ حَدِيثِهِ فَمَحَاهُ(۲۰)

نصر بن علی، ابو احمد، کثیر بن زید، حضرت مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے مروی ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور

اس سے حدیث دریافت کی پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ وہ انہیں لکھ کر دے۔ حضرت زید نے ان سے کہا کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ہم کو حدیث کے تحریر کرنے سے منع فرمایا چنانچہ انہوں نے لکھی ہوئی حدیث کو مٹا دیا۔

۷۷. حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى الرَّازِيُّ، حَدَّثَنَا عِيسَى، عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ الصُّنَابِحِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْغُلُوطَاتِ(۲۱)

۷۶(۲۰)۔ i۔ابوداؤد:۳۶۴۷ ii۔المدخل الی السنن الکبریٰ:۷۲۹

iii۔جامع بیان العلم وفضلہ:۳۳۶

۷۷(۲۱)۔ i۔ابوداؤد:۳۶۵۶ ii۔مسند احمد:۲۳۶۸۸

iii۔المعجم الاوسط:۸۲۰۴ iv۔المعجم الکبیر للطبرانی:۸۹۲

v۔فوائد تمام:۱۵۴۳

ابراہیم بن موسیٰ، عیسیٰ، اوزاعی، عبداللہ بن سعد، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مغالطہ دینے سے منع فرمایا۔

۷۸. حَدَّثَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم :لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ، وَلَا النِّمَارَ، قَالَ " :وَكَانَ مُعَاوِيَةُ لَا يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَنَا أَبُو سَعِيدٍ، قَالَ لَنَا أَبُو دَاوُدَ :أَبُو الْمُعْتَمِرِ اسْمُهُ يَزِيدُ بْنُ طَهْمَانَ، كَانَ يَنْزِلُ الْحِيَرَةَ(۲۲)

ہناد، وکیع، ابی المعتمر، ابن سیرین، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا نہ سوار ہوا کرو خالص ریشمی زینوں پر اور نہ چیتوں کی کھال پر۔ علامہ بن سیرین نے بیان کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول کو بیان کرنے کے سلسلے میں تہمت زدہ نہیں تھے۔

۷۹۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدٍ، قَالَ :وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِي كَرِبَ، وَعَمْرُو بْنُ الْأَسْوَدِ، وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي أَسَدٍ مِنْ أَهْلِ قِنَّسْرِينَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِلْمِقْدَامِ :أَعَلِمْتَ أَنَّ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ تُوُفِّيَ؟ فَرَجَّعَ الْمِقْدَامُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ :أَتَرَاهَا مُصِيبَةً؟ قَالَ لَهُ: وَلِمَ لَا أَرَاهَا مُصِيبَةً، وَقَدْ وَضَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حِجْرِهِ فَقَالَ :هَذَا مِنِّي وَحُسَيْنٌ مِنْ عَلِيٍّ؟، فَقَالَ الْأَسَدِيُّ :جَمْرَةٌ أَطْفَأَهَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ. قَالَ :فَقَالَ الْمِقْدَامُ :أَمَّا أَنَا فَلَا أَبْرَحُ الْيَوْمَ حَتَّى أُغَيِّظَكَ، وَأُسْمِعَكَ مَا تَكْرَهُ، ثُمَّ قَالَ :يَا مُعَاوِيَةُ إِنْ أَنَا صَدَقْتُ فَصَدِّقْنِي، وَإِنْ أَنَا كَذَبْتُ فَكَذِّبْنِي، قَالَ :أَفْعَلُ، قَالَ :فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :فَأَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُ

۷۸(۲۲)۔i۔ابوداؤد:۴۱۲۹ ii۔مسند ابوداؤد الطیالسی:۱۰۵۸
iii۔ابن ماجہ:۳۶۵۶ iv۔مسند احمد:۱۶۸۴۰
v۔تخریج الاحادیث المرفوعہ:۸۲۰ vi۔الکنی والاسماء للدولابی:۱۸۰۹
vii۔سنن الکبریٰ بیہقی:۷۵،۶۱۰۰

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ جُلُودِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا؟ قَالَ :نَعَمْ، قَالَ :فَوَاللَّهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ هَذَا كُلَّهُ فِي بَيْتِكَ يَا مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :قَدْ عَلِمْتُ أَنِّي لَنْ أَنْجُوَ مِنْكَ يَا مِقْدَامُ، قَالَ خَالِدٌ :فَأَمَرَ لَهُ مُعَاوِيَةُ بِمَا لَمْ يَأْمُرْ لِصَاحِبَيْهِ وَفَرَضَ لِابْنِهِ فِي الْمِائَتَيْنِ، فَفَرَّقَهَا الْمِقْدَامُ فِي أَصْحَابِهِ، قَالَ :وَلَمْ يُعْطِ الْأَسَدِيُّ أَحَدًا شَيْئًا مِمَّا أَخَذَ، فَبَلَغَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ :أَمَّا الْمِقْدَامُ فَرَجُلٌ كَرِيمٌ بَسَطَ يَدَهُ، وَأَمَّا الْأَسَدِيُّ فَرَجُلٌ حَسَنُ الْإِمْسَاكِ لِشَيْئِهِ(۲۳)

عمرو بن عثمان، بقیہ، بحیر، حضرت خالد سے روایت ہے کہ مقدام بن معدی کرب اور عمرو بن الاسود اور قبیلہ بنی اسد میں سے ایک شخص جو (مقام) قنسرین کا باشندہ تھا معاویہ بن ابی سفیان کے پاس آئے تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے مقدام سے کہا کیا تمہیں معلوم ہے کہ حسن بن علی

رضی اللہ عنہما کی وفات ہوگئی ہے، یہ بات سن کر حضرت مقدام نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اس پر اس شخص نے کہا کیا آپ اس واقعہ کو مصیبت سمجھتے ہیں؟ مقدام نے کہا میں اس واقعہ کس طرح مصیبت نہ سمجھوں کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہما کو اپنی گود میں بٹھایا اور فرمایا یہ بچہ ہے اور حضرت حسین، حضرت علی رضی اللہ عنہما سے ہیں۔ یہ بات سن کر قبیلہ اسد کے شخص نے کہا اللہ کی پناہ کہ وہ ایک انگارہ تھا جس کو اللہ تعالیٰ نے ٹھنڈا کر دیا۔ حضرت مقدام نے کہا لیکن میں آج کے دن تمہیں غصہ دلائے بغیر نہیں رہوں گا اور تمہیں ایسی بات سناؤں گا جو تمہیں ناگوار گزرے گی۔ پھر اس نے کہا اے معاویہ اگر میں سچ کہوں تو تم مجھ کو سچا کہنا اور اگر جھوٹ بولوں تو مجھے جھوٹا قرار دے دینا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں اسی طرح کروں گا۔ حضرت مقدام نے کہا اللہ کی قسم تم نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ سونا پہننے سے منع فرماتے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں، سنا ہے۔ پھر حضرت مقدام نے کہا اللہ کی قسم تم واقف ہو کہ آنحضرت ﷺ نے خالص ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ حضرت معاویہ نے فرمایا: ہاں۔ حضرت مقدام نے کہا اللہ کی قسم تم واقف ہو کہ آنحضرت ﷺ نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سوار ہونے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت معاویہ نے کہا جی ہاں۔ حضرت

۷۹ (۲۳)۔i۔ابوداؤد: ۴۱۳۱ ii۔نسائی: ۴۲۶۵

مقدام نے کہا واللہ میں تو تمہارے گھر میں یہ تمام چیزیں دیکھ رہا ہوں حضرت معاویہ نے فرمایا: اے مقدام! میں واقف ہوں کہ میں تمہارے ہاتھ سے نجات حاصل نہیں کرسکوں گا۔ خالد کہتے ہیں کہ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مقدام کو اس قدر مال دینے کا حکم فرمایا جس قدر ان کے دور فیقوں کو عنایت نہیں فرمایا اور آپ ﷺ نے ان کے صاحبزادے کا حصہ دوسو والوں میں مقرر کیا۔ حضرت مقدام نے وہ مال اپنے رفقاء میں تقسیم کردیا اور قبیلہ بنو اسد کے شخص نے اپنے مال میں سے کسی کو کچھ نہ دیا جب یہ اطلاع حضرت معاویہ کو ہوئی تو انہوں نے کہا کہ حضرت مقدام ایک سخی شخص ہیں کہ جن کا ہاتھ کشادہ ہے اور جہاں تک اسدی کا تعلق ہے تو وہ اپنی چیز کو اچھی طرح روک کر رکھنے والا شخص ہے۔

۸۰ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْلَمَةَ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَتَنَاوَلَ

قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ، يَقُولُ :يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَيَقُولُ :إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ(۲۴)

عبداللہ بن مسلمہ، مالک، ابن شہاب، حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے اس سال سنا جب انہوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تھے اور دربان کے ہاتھ سے بالوں کا ایک گچھا لیا اور فرمایا اے اہل مدینہ! تم لوگوں کے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ اس سے منع فرماتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل تباہ ہوئے جب ان کی مستورات یہ کام کرنے لگیں۔

۸۱. حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ مَيْمُونٍ الْقَنَّادِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النِّمَارِ، وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ " :أَبُو قِلَابَةَ لَمْ يَلْقَ مُعَاوِيَةَ(۲۵)

۸۰(۲۴)۔ i۔ ابوداؤد: ۴۱۶۷ ii۔ بخاری: ۵۹۳۲ iii۔ مسلم: ۴۱۲۷
iv۔ موطا مالک: ۱۹۹۱ v۔ المعجم الکبیر طبرانی: ۷۴۲ vi۔ شرح السنۃ للبغوی: ۳۱۲۹

۸۱(۲۵)۔ i۔ ابوداؤد: ۴۲۳۹ ii۔ نسائی: ۵۱۶۴ iii۔ مسند احمد: ۱۶۸۴۴
iv۔ المعجم الکبیر طبرانی: ۸۳۸ v۔ سنن الکبریٰ بیہقی: ۶۱۲۰

حمید بن مسعدہ، اسماعیل، خالد، میمون، ابوقلابہ، حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے چیتوں کی کھال پر سواری کرنے اور سونے کے پہننے سے لیکن تھوڑا سا۔ (یعنی دانت وغیرہ ہوسکتا ہے)

۸۱. حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا أَبَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ ذَكْوَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاقْتُلُوهُمْ(۲۶)

موسیٰ بن اسماعیل، ابان، عاصم، ابوصالح، حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب لوگ شراب پئیں تو ان کو کوڑے مارو

اور پھر اگر وہ (دوبارہ) شراب پئیں تو تب بھی ان کو کوڑے مارو اور اگر پھر بھی پئیں (یعنی تیسری مرتبہ) تو کوڑے مارو پھر (چوتھی مرتبہ) پئیں تو انہیں قتل کر دو۔

۸۲. حَدَّثَنَا ابْنُ السَّرْحِ، قَالَ :وَجَدْتُ فِي كِتَابِ خَالِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَزْهَرِ، أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ :أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَارِبٍ وَهُوَ بِحُنَيْنٍ، فَحَثَى فِي وَجْهِهِ التُّرَابَ، ثُمَّ أَمَرَ أَصْحَابَهُ فَضَرَبُوهُ بِنِعَالِهِمْ، وَمَا كَانَ فِي أَيْدِيهِمْ، حَتَّى قَالَ لَهُمْ :ارْفَعُوا فَرَفَعُوا، فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ فِي الْخَمْرِ أَرْبَعِينَ، ثُمَّ جَلَدَ عُمَرُ أَرْبَعِينَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ، ثُمَّ جَلَدَ ثَمَانِينَ فِي آخِرِ خِلَافَتِهِ، ثُمَّ جَلَدَ عُثْمَانُ الْحَدَّيْنِ كِلَيْهِمَا ثَمَانِينَ وَأَرْبَعِينَ، ثُمَّ أَثْبَتَ مُعَاوِيَةُ الْحَدَّ ثَمَانِينَ "(۲۷)

ابن سرح، عبدالرحمٰن، عقیل، ابن شہاب، حضرت عبدالرحمٰن بن ازہر کے والد سے مروی ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شرابی شخص کو لے کر حاضر ہوئے آپ ﷺ اس وقت غزوہ حنین میں تھے۔ آپ ﷺ نے اس شخص کے منہ پر مٹی ڈال دی اور صحابہ کرام

۸۱(۲۶)۔ i۔ابوداؤد:۴۴۸۴ ii۔ترمذی:۱۴۴۴
iii۔ابن ماجہ:۲۵۷۳ iv۔سنن الکبریٰ بیہقی:۱۷۵۰۱
۸۲(۲۷)۔ ابوداؤد:۴۴۸۸

رضی اللہ عنہم سے اس شخص کو مارنے کا حکم دیا تو ان حضرات نے اپنے جوتوں سے اس شرابی کو مارا اور جوتوں کے علاوہ جو کچھ ان حضرات کے ہاتھ میں تھا اس سے مارا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا بس کرو اس پر لوگوں نے اس کو چھوڑ دیا۔ پھر جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوئی تو آپ ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حد شراب میں چالیس کوڑے لگاتے رہے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی اپنے ابتدائی زمانہ خلافت میں چالیس ہی کوڑے مارا کرتے تھے پھر اخیر زمانہ خلافت میں آپ نے اسی کوڑے مارے پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی اسی کوڑے مارے اور کبھی چالیس کوڑے مارے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سزا اسی کوڑے مقرر فرمائی۔

۸۳. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، قَالَا :حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، حدثنا

صَفْوَانُ، ح وحَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، قَالَ :حَدَّثَنِي صَفْوَانُ، نَحْوَهُ قَالَ :حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْحَرَازِيُّ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْهَوْزَنِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ قَامَ فِينَا فقال :أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِينَا فَقَالَ " :أَلَا إِنَّ مَنْ قَبْلَكُمْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ افْتَرَقُوا عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هَذِهِ الْمِلَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ :ثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ زَادَ ابْنُ يَحْيَى، وَعَمْرٌو فِي حَدِيثَيْهِمَا وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ، كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ لِصَاحِبِهِ "وَقَالَ عَمْرٌو :الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ(۲۸)

احمد بن حنبل، محمد بن یحییٰ، ابو المغیرہ، صفوان (دوسری سند) عمرو بن عثمان، بقیہ، صفوان، سے اسی طرح مروی ہے۔ ازہر بن عبداللہ، ابو عامر، حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت ﷺ ہم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا خبردار! تم لوگوں میں سے (تم سے قبل) اہل کتاب بہتر فرقے ہوگئے اور اس امت کے لوگ قریب ہے کہ تہتر فرقے بن جائیں ان فرقوں میں سے بہتر فرقے دوزخ میں داخل ہوں گے اور ایک فرقہ جنت میں داخل ہوگا اور وہ فرقہ جماعت کا ہے۔ راوی ابن یحییٰ اور عمرو کی حدیث میں یہ

۸۳ (۲۸)۔i۔ابوداؤد:۴۵۹۷ ii۔مسند احمد:۱۶۹۳۵

اضافہ ہے کہ میری امت میں اس قسم کے لوگ پیدا ہوں گے جن میں گمراہیاں گھس جائیں گی جیسے کہ کلب انسان کی ہر ایک رگ اور (بدن کے ہر ایک) جوڑ میں گھس جاتا ہے۔

۸۴۔ حَدَّثَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ الرَّمْلِيُّ، وَابْنُ عَوْفٍ، وَهَذَا لَفْظُهُ قَالَا :حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ثَوْرٍ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّكَ إِنِ اتَّبَعْتَ عَوْرَاتِ النَّاسِ أَفْسَدْتَهُمْ، أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ :كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ نَفَعَهُ اللَّهُ تَعَالَى بِهَا(۲۹)

عیسیٰ بن محمد، ابن عوف، فریابی، سفیان، ثور، راشد، حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے اگر تم لوگوں کو عیب جوئی میں لگو گے تو تم انہیں مزید بگاڑ دو گے یا بگاڑنے کے قریب کر دو گے۔ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہ وہ جملہ ہے جس کو آنحضرت ﷺ سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس سے فائدہ پہنچایا۔

۸۵. حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ صَالِحٍ، وَأَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَا :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ :اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا فَإِنِّي لَأُرِيدُ الْأَمْرَ، فَأُؤَخِّرُهُ كَيْمَا تَشْفَعُوا فَتُؤْجَرُوا، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا(۳۰)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: تم سفارش کرو تمہیں اجر ملے گا، (بعض اوقات) میں کسی معاملہ کا ارادہ کرتا ہوں تو اس کو مؤخر کر دیتا ہوں تا کہ تم سفارش کرو اور اجر حاصل کرو، بے شک نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سفارش کرو اس کا تم کو اجر و ثواب ملے گا۔

۸۴(۲۹)۔ ابوداؤد:۴۸۸۸

۸۵(۳۰)۔i۔ابوداؤد:۵۱۳۲ ii۔بخاری:۱۴۳۲

iii۔نسائی:۲۵۵۷ iv۔مسند احمد:۱۹۵۸۴،۱۹۶۶۷

v۔سنن الکبریٰ نسائی:۲۳۴۹ vi۔مسند الشہاب القضاعی:۶۱۹

vii۔معجم ابن عساکر:۱۲۰۷

۸۶.حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ :خَرَجَ مُعَاوِيَةُ عَلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ، وَابْنِ عَامِرٍ فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَامِرٍ :اجْلِسْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ(۳۱)

موسیٰ بن اسماعیل، حماد، حبیب، حضرت ابو مجلز سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن زبیر اور ابن عامر کے پاس تشریف لائے تو حضرت ابن عامر کھڑے ہو گئے اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما (اسی طرح) بیٹھے رہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے

ابن عامر سے کہا کہ تم بیٹھ جاؤ کیونکہ آنحضرت ﷺ سے میں نے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو شخص اس بات کو پسند کرے کہ اس کے لئے (یعنی اس کی تعظیم کے لئے) کھڑے ہوں تو وہ شخص دوزخ میں اپنا ٹھکانہ بنا لے۔

۸۶(۳۱)۔i۔ابوداود:۵۲۲۹ ii۔ترمذی:۲۷۵۵

iii۔مسند ابوداؤد الطیاسی:۱۵۳ iv۔شرح مشکل الآثار:۱۱۲۷

v۔الآداب بیہقی:۲۲۵ vi۔المدخل الی السنن الکبریٰ:۷۲۰

vii۔شعب الایمان:۸۵۳۸

۴۔مرویاتِ ترمذی

۸۷.(۱) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ :حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الخُدْرِيِّ قَالَ :كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ المَدِينَةَ، فَتَكَلَّمَ، فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ إِنِّي لَأَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، قَالَ :فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ :

فَلا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ ". هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ بَعْضِ أَهْلِ العِلْمِ يَرَوْنَ: مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعًا وَهُوَ قَوْلُ الشَّافِعِيِّ، وَأَحْمَدَ، وَإِسْحَاقَ، وقَالَ بَعْضُ أَهْلِ العِلْمِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَغَيْرِهِمْ: مِنْ كُلِّ شَيْءٍ صَاعٌ إِلَّا مِنَ البُرِّ، فَإِنَّهُ يُجْزِءُ نِصْفُ صَاعٍ، وَهُوَ قَوْلُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، وَابْنِ المُبَارَكِ، وَأَهْلِ الْكُوفَةِ يَرَوْنَ: نِصْفَ صَاعٍ مِنْ بُرٍّ "(۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں صدقہ فطر ایک صاع غلہ، ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع خشک انگور یا ایک صاع پنیر سے دیا کرتے تھے۔ پھر ہم اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتے رہے۔ یہاں تک کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا میرے خیال میں گیہوں (گندم) کے دو شامی مد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ راوی کہتے لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا لیکن میں اسی طرح دیتا رہا جس طرح پہلے دیا کرتے تھا۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر بعض اہل علم کا عمل ہے کہ ہر چیز سے ایک صاع صدقہ فطر ادا کیا جائے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ، احمد اور اسحٰق رحمۃ اللہ علیہ کا یہی قول ہے۔ بعض صحابہ رضی اللہ عنہم

۸۷(۱)۔ i۔ترمذی:۶۷۳ ii۔بخاری:۱۵۰۵،۱۵۰۶،۱۵۰۸،۱۵۱۰
iii۔مسلم:۲۲۸۰،۲۲۸۲ iv۔ابوداؤد:۱۶۱۶،۱۶۱۷،۱۶۱۸
v۔نسائی:۲۵۱۲ vi۔ابن ماجہ ۱۸۲۹
vii۔سنن الکبریٰ للنسائی:۲۳۰۳

وغیرہ کا کہنا ہے کہ ہر چیز کا ایک صاع لیکن گیہوں (گندم) کا نصف صاع ہی کافی ہے۔ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ، ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ اور اہل کوفہ کے نزدیک گیہوں (گندم) کا نصف صاع صدقہ فطر میں دیا جائے۔

۸۸. (۲) حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ قَالَ: أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، أَنَّ أُمَّ الفَضْلِ بِنْتَ الحَارِثِ، بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ، فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا، وَاسْتُهِلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ

وَأَنَا بِالشَّامِ، فَرَأَيْنَا الهِلَالَ لَيْلَةَ الجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ المَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ، فَسَأَلَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ ذَكَرَ الهِلَالَ، فَقَالَ :مَتَى رَأَيْتُمُ الهِلَالَ، فَقُلْتُ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الجُمُعَةِ، فَقَالَ :أَأَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الجُمُعَةِ؟ فَقُلْتُ :رَآهُ النَّاسُ، وَصَامُوا، وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، قَالَ :لَكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ، فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا، أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ :أَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ، قَالَ :لَا، هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا الحَدِيثِ عِنْدَ أَهْلِ العِلْمِ أَنَّ لِكُلِّ أَهْلِ بَلَدٍ رُؤْيَتَهُمْ(۲)

روایت کی کریب نے کہ ام فضل بنت حارث نے مجھ کو امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس شام بھیجا۔ کریب کہتے ہیں میں شام گیا اور ان کا کام پورا کیا۔ اسی اثناء میں رمضان آ گیا۔ پس ہم نے جمعہ کی شب چاند دیکھا۔ پھر میں رمضان کے آخر میں مدینہ واپس آیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے چاند کا ذکر کیا اور پوچھا کہ تم نے کب چاند دیکھا تھا؟ میں نے کہا جمعہ کی شب کو۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے خود دیکھا تھا؟ میں نے کہا: لوگوں نے دیکھا اور روزہ رکھا، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے تو ہفتے کی رات چند دیکھا تھا لہٰذا ہم تیس روزے رکھیں گے یا یہ کہ عید الفطر کا چاند نظر آ جائے۔ حضرت کریب کہتے ہیں: میں نے کہا کیا آپ کے لئے امیر معاویہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں؟

۸۸(۲)۔ i۔ ترمذی:۶۹۳ ii۔ مسلم:۱۰۸۷ iii۔ ابوداؤد:۲۳۳۲
iv۔ نسائی:۲۱۱۱ v۔ احادیث اسماعیل بن جعفر:۳۱۹ vi۔ مسند احمد:۲۷۸۹
vii۔ سنن الکبریٰ نسائی:۲۴۳۲ viii۔ ابن خزیمہ:۱۹۱۶ ix۔ دار قطنی:۲۲۱۱

ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔ ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم دیا ہے۔ امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ اور اسی پر اہل علم کا عمل ہے کہ ہر شہر والوں کیلئے انہی کا چاند دیکھنا معتبر ہے۔

۸۹.(۳)حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى، قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ لَيْثٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ :تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ ، وَأَبُو بَكْرٍ ، وَعُمَرُ ، وَعُثْمَانُ " ، وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهَا مُعَاوِيَةُ(۳)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے تمتع کیا۔ اسی طرح ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی تمتع ہی کیا اور جس نے سب سے پہلے تمتع سے منع کیا وہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہیں۔

۹۰ .(۴)حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، وَمَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ خُثَيْمٍ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ :كُنْتُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَمُعَاوِيَةُ لَا يَمُرُّ بِرُكْنٍ إِلَّا اسْتَلَمَهُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ :إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ إِلَّا الحَجَرَ الأَسْوَدَ، وَالرُّكْنَ اليَمَانِيَ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ البَيْتِ مَهْجُورًا وَفِي البَابِ عَنْ عُمَرَ :.حَدِيثُ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ وَالعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَكْثَرِ أَهْلِ العِلْمِ :أَنْ لَا يَسْتَلِمَ إِلَّا الحَجَرَ الأَسْوَدَ، وَالرُّكْنَ اليَمَانِيَ (۴)"

حضرت ابوطفیل سے روایت ہے کہ ہم ابن عباس رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کر رہے تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ جس رکن سے گزرتے اسے چوم لیتے تھے۔ اس پر ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہیں دیتے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بیت اللہ میں کوئی چیز بھی نہیں چھوڑنی چاہیے۔ اس باب میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے امام ابوعیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔ اکثر اہل علم کا اسی پر عمل ہے کہ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ کسی چیز کو بوسہ نہ دے۔

۸۹(۳)۔ i۔ترمذی:۸۲۲ ii۔مصنف ابن ابی شیبہ:۱۳۶۹۹ iii۔مسند احمد:۲۸۷۷

۹۰(۴)۔ ترمذی:۸۵۸

۹۲ .(۵)حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الحَكَمِ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو الحَسَنِ، قَالَ :قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ لِمُعَاوِيَةَ :إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَا مِنْ إِمَامٍ يُغْلِقُ بَابَهُ دُونَ ذَوِي الحَاجَةِ، وَالخَلَّةِ، وَالمَسْكَنَةِ إِلَّا أَغْلَقَ اللَّهُ أَبْوَابَ السَّمَاءِ دُونَ خَلَّتِهِ، وَحَاجَتِهِ،

وَمَسْكَنَتِهِ، فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلَى حَوَائِجِ النَّاسِ وَفِي الْبَابِ عَنْ ابْنِ عُمَرَ: حَدِيثُ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ حَدِيثٌ غَرِيبٌ، وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ هَذَا الْوَجْهِ وَعَمْرُو بْنُ مُرَّةَ الْجُهَنِيُّ يُكْنَى أَبَا مَرْيَمَ(۵)

حضرت عمرو بن مرہ رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سنا کہ اگر کوئی حاکم اپنی رعایا کے حاجتمندوں، محتاجوں اور مسکینوں کے لئے اپنے دروازے بند کر دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجات، ضروریات اور فقر کو دور کرنے سے پہلے آسمانوں کے دروازے بند کر دیتا ہے۔ اس پر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس وقت ایک شخص کو لوگوں کی ضروریات معلوم کرنے کے لئے مقرر کر دیا۔ اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔ حضرت عمرو بن مرہ کی حدیث غریب ہے اور ایک اور سند سے بھی منقول ہے۔ عمرو بن جہنی کی کنیت ابومریم ہے۔

۹۳۔ (۲) حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو السَّفَرِ، قَالَ: دَقَّ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ سِنَّ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَاسْتَعْدَى عَلَيْهِ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لِمُعَاوِيَةَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ هَذَا دَقَّ سِنِّي، قَالَ مُعَاوِيَةُ: إِنَّا سَنُرْضِيكَ، وَأَلَحَّ الْآخَرُ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَبْرَمَهُ، فَلَمْ يُرْضِهِ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: شَأْنَكَ بِصَاحِبِكَ، وَأَبُو الدَّرْدَاءِ جَالِسٌ عِنْدَهُ، فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْءٍ فِي جَسَدِهِ فَيَتَصَدَّقُ بِهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهِ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهِ خَطِيئَةً، قَالَ الْأَنْصَارِيُّ: أَأَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي، قَالَ: فَإِنِّي أَذَرُهَا لَهُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: لَا جَرَمَ لَا أُخَيِّبُكَ، فَأَمَرَ لَهُ بِمَالٍ هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ وَلَا أَعْرِفُ لِأَبِي

۹۲(۵)۔ ترمذی:۱۳۳۲

السَّفَرِ سَمَاعًا مِنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ، وَأَبُو السَّفَرِ اسْمُهُ سَعِيدُ بْنُ أَحْمَدَ، وَيُقَالُ: ابْنُ يُحْمِدَ الثَّوْرِيُّ(۶)

ابو سفر کہتے ہیں کہ قریش کے ایک آدمی نے ایک انصاری کا دانت توڑ دیا۔ اس نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے یہ معاملہ پیش کیا اور کہا کہ اے امیر المومنین اس نے میرا دانت اکھاڑ دیا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم تمہیں راضی کر دیں گے۔ اس پر دوسرے آدمی نے منت سماجت شروع کر دی یہاں تک کہ معاویہ رضی اللہ عنہ تنگ آ گئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جانو اور تمہارا ساتھی جانے۔ ابو درداء رضی اللہ عنہ بھی اس وقت بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اگر کسی شخص کو اس کے جسم میں کوئی زخم وغیرہ آ جائے اور وہ زخم دینے والے کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اس کا ایک درجہ بلند فرماتا ہے اور ایک گناہ بخش دیتا ہے۔ انصاری نے کہا کیا آپ رضی اللہ عنہ نے یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ فرمایا ہاں میرے ان کانوں نے سنا اور دل نے محفوظ کر لیا۔ انصاری نے کہا میں اسے معاف کرتا ہوں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب کوئی حرج نہیں لیکن میں تمہیں محروم نہیں رکھوں گا۔ پھر اسے کچھ مال دینے کا حکم دیا۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔ ہمیں ابو سفر کے ابو درداء سے سماع کا علم نہیں۔ ابو سفر کا نام سعید بن احمد ہے۔ انہیں ابن یحمد ثوری بھی کہا جاتا ہے۔

۹۴۔(۷) حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ قَالَ :وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَالشَّرِيدِ، وَشُرَحْبِيلَ بْنِ أَوْسٍ، وَجَرِيرٍ، وَأَبِي الرَّمَدِ الْبَلَوِيِّ، وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو: حَدِيثُ مُعَاوِيَةَ هَكَذَا رَوَى الثَّوْرِيُّ أَيْضًا، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ، وَمَعْمَرٌ، عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا يَقُولُ :حَدِيثُ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ،

۹۳(۶)۔ i۔ترمذی:۱۳۹۳ ii۔ابن ماجہ:۲۶۹۳

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا أَصَحُّ، مِنْ حَدِيثِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِي

هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنَّمَا كَانَ هَذَا فِي أَوَّلِ الْأَمْرِ ثُمَّ نُسِخَ بَعْدُ، هَكَذَا رَوَى مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ، عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوهُ ، قَالَ :ثُمَّ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذَلِكَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهُ وَلَمْ يَقْتُلْهُ، وَكَذَلِكَ رَوَى الزُّهْرِيُّ، عَنْ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحْوَ هَذَا قَالَ :فَرُفِعَ الْقَتْلُ، وَكَانَتْ رُخْصَةً، وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا الْحَدِيثِ عِنْدَ عَامَّةِ أَهْلِ الْعِلْمِ لَا نَعْلَمُ بَيْنَهُمْ اخْتِلَافًا فِي ذَلِكَ فِي الْقَدِيمِ وَالْحَدِيثِ وَمِمَّا يُقَوِّي هَذَا مَا رُوِيَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ أَوْجُهٍ كَثِيرَةٍ أَنَّهُ قَالَ " :لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ :النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالثَّيِّبُ الزَّانِي، وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ "(۷)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ بھی پیئے تو اسے قتل کر دو۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ، شرید رضی اللہ عنہ، شرجیل بن اوس رضی اللہ عنہ، جریر رضی اللہ عنہ، ابو رمد بلوی رضی اللہ عنہ اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی احادیث منقول ہیں۔ یہ حدیث ثوری بھی عاصم سے وہ ابو صالح سے وہ معاویہ سے اور وہ نبی ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ میں نے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اس باب میں ابو صالح کی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کی نسبت زیادہ صحیح ہے۔ قتل کا حکم شروع میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا۔ محمد ابن اسحاق رحمۃ اللہ علیہ بھی منکدر سے وہ جابر بن عبداللہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص شراب پیئے اسے کوڑے مارو اور چوتھی مرتبہ اسے قتل کر دو۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ایک شخص کو آپ ﷺ کے پاس لایا

۹۴ (۷)۔ i۔ ترمذی: ۱۴۴۴ ii۔ ابو داؤد: ۴۴۸۲
iii۔ ابن ماجہ: ۲۵۷۳ iv۔ شرح السنۃ للبغوی: ۲۶۰۴

گیا جس نے چوتھی مرتبہ شراب پی تھی تو آپ ﷺ نے اسے کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ قتل نہیں کیا۔ زہری بھی قبیصہ بن ذویب سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی طرح نقل کرتے ہیں۔ یعنی اس طرح قتل کا حکم اٹھالیا گیا جس کی پہلے اجازت تھی۔ تمام علماء کا اس پر عمل ہے۔ اس مسئلے میں اہل علم کے درمیان کوئی اختلاف نہیں۔ اس بات کو ایک دوسری حدیث سے بھی تائید حاصل ہے جو مختلف اسناد سے نبی اکرم ﷺ سے مروی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کا خون تین چیزوں کے علاوہ حلال نہیں بشرطیکہ وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ وہ تین چیزیں یہ ہیں۔ قصاص، شادی شدہ زانی اور مرتد۔

۹۵. (۸) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، وَالْأَعْمَشِ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ :جَاءَ مُعَاوِيَةُ إِلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ، وَهُوَ مَرِيضٌ يَعُودُهُ، فَقَالَ :يَا خَالُ مَا يُبْكِيكَ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا؟ قَالَ :كُلٌّ لَا، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ، قَالَ :إِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ جَمْعِ الْمَالِ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأَجِدُنِي الْيَوْمَ قَدْ جَمَعْتُ :وَقَدْ رَوَاهُ زَائِدَةُ، وَعَبِيدَةُ بْنُ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ، قَالَ :دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى أَبِي هَاشِمٍ، فَذَكَرَ نَحْوَهُ وَفِي الْبَابِ عَنْ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(۸)

حضرت ابو وائل کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ ابو ہاشم بن عتبہ کے مرض میں ان کی عیادت کیلئے آئے تو عرض کیا ماموں کیا وجہ ہے کہ آپ رو رہے ہیں کیا کوئی تکلیف ہے یا دنیا کی حرص اس کا سبب ہے۔ انہوں نے کہا ایسی بات نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا جسے میں پورا نہ کرسکا۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ تجھے زیادہ مال جمع کرنے کی بجائے صرف ایک خادم اور جہاد کیلئے ایک گھوڑا کافی ہے جبکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میرے پاس بہت کچھ ہے (اس وجہ سے رو رہا ہوں)۔ زائدہ اور ابوعبیدہ بن حمید بھی یہ حدیث منصور سے وہ ابو وائل سے اور وہ سمرہ بن سہم سے اسی طرح کی حدیث نقل کرتے ہیں۔ اس باب میں بریدہ اسلمی سے بھی مرفوعاً منقول ہے۔

۹۵(۸)۔ i۔ ترمذی: ۲۳۲۷ ii۔ ابن ماجہ: ۴۱۰۳
iii۔ مصنف ابن شیبہ: ۳۴۳۱۰ iv۔ مسند احمد: ۱۵۶۶۴، ۲۲۴۹۶
v۔ الاحاد والمثانی لابن ابی عاصم: ۵۵۷ vi۔ سنن کبریٰ للنسائی: ۹۷۲۴

۹۶.(۹) حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ :أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ قَالَ :أَخْبَرَنِي الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ أَبُو عُثْمَانَ الْمَدَنِيُّ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ شُفَيًّا الْأَصْبَحِيَّ، حَدَّثَهُ أَنَّهُ، دَخَلَ الْمَدِينَةَ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا :أَبُو هُرَيْرَةَ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهُ :أَسْأَلُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :أَفْعَلُ، لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثْنَا قَلِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ: لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً، ثُمَّ أَفَاقَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ فَقَالَ: أَفْعَلُ، لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً، ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلَى وَجْهِهِ فَأَسْنَدْتُهُ عَلَيَّ طَوِيلًا، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ :حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ إِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ جَاثِيَةٌ، فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُو بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ، وَرَجُلٌ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَرَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ، فَيَقُولُ اللَّهُ لِلْقَارِئِ :أَلَمْ أُعَلِّمْكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلَى رَسُولِي؟ قَالَ :بَلَى يَا رَبِّ .قَالَ :فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عُلِّمْتَ؟ قَالَ :كُنْتُ أَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ :كَذَبْتَ، وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ :كَذَبْتَ، وَيَقُولُ اللَّهُ :بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ :إِنَّ فُلَانًا قَارِئٌ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ، وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ :أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتَّى لَمْ أَدَعْكَ تَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ؟ قَالَ : بَلَى يَا رَبِّ، قَالَ :فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ؟ قَالَ :كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ، فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ :كَذَبْتَ، وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ :كَذَبْتَ، وَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى :بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ :فُلَانٌ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ، وَيُؤْتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ،

فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ :فِي مَاذَا قُتِلْتَ؟ فَيَقُولُ :أُمِرْتُ بِالجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتَّى قُتِلْتُ، فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ :كَذَبْتَ، وَتَقُولُ لَهُ المَلَائِكَةُ :كَذَبْتَ، وَيَقُولُ اللَّهُ : بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ :فُلَانٌ جَرِيءٌ ,فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ "، ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتِي فَقَالَ :يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللَّهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ القِيَامَةِ وَقَالَ الوَلِيدُ أَبُو عُثْمَانَ :فَأَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ شُفَيًّا، هُوَ الَّذِي دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا قَالَ أَبُو عُثْمَانَ :وَحَدَّثَنِي العَلَاءُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ، أَنَّهُ كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ، فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ " :قَدْ فُعِلَ بِهَؤُلَاءِ هَذَا فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ؟ ثُمَّ بَكَى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيدًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ هَالِكٌ، وَقُلْنَا قَدْ جَاءَنَا هَذَا الرَّجُلُ بِشَرٍّ، ثُمَّ أَفَاقَ مُعَاوِيَةُ وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ، وَقَالَ :صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ (مَنْ كَانَ يُرِيدُ الحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (هود16 :) :" هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ(۹)

حضرت شفی اصبحی کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے گرد جمع ہوئے ہیں۔ میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ کہا گیا۔ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ، میں بھی ان کے قریب ہو گیا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا۔ وہ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے۔ جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے ایک سوال کرتا ہوں کہ مجھ سے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جسے آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا اور اچھی طرح سمجھا ہو۔ فرمایا ضرور بیان کروں گا۔ پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو آپ ﷺ نے مجھ سے اسی گھر میں بیان کی تھی اس وقت میرے اور آپ ﷺ کے علاوہ کوئی تیسرا نہیں تھا۔ اس کے بعد ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بہت زور سے چیخ ماری اور دوبارہ بے ہوش ہو گئے۔ تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا اور منہ کے بل نیچے گرنے لگے تو میں نے انہیں سہارا دیا اور کافی دیر تک سہارا دیئے کھڑا رہا۔ پھر انہیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے نزول فرمائیں

۹۶(۹)۔ i۔ ترمذی: ۲۳۸۲ ii۔ سنن الکبریٰ نسائی: ۱۱۸۲۴ iii۔ صحیح ابن خزیمہ: ۲۴۸۲
iv۔ مستدرک علی الصحیحین: ۱۵۲۷ v۔ شرح السنۃ: ۴۱۴۳

گے۔ اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی۔ پس جنہیں سب سے پہلے بلایا جائے گا۔ وہ تین شخص ہوں گے۔ ایک حافظ قرآن، دوسرا شہید اور تیسرا دولتمند شخص۔ اللہ تعالیٰ قاری سے پوچھے گا کیا میں نے تمہیں وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کی۔ عرض کرے گا کیوں نہیں یا اللہ۔ اللہ تعالیٰ پوچھیں گے تو نے اپنے حاصل کردہ علم کے مطابق کیا عمل کیا۔ وہ عرض کرے گا میں اسے دن اور رات پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو۔ اسی طرح فرشتے بھی اسے جھوٹا کہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم اس لئے ایسا کرتے تھے کہ لوگ کہیں فلاں شخص قاری ہے۔ (یعنی شہرت اور ریاکاری کی وجہ سے ایسا کرتے تھے) چنانچہ وہ تو کہہ دیا گیا۔ پھر مالدار آدمی کو پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھیں گے۔ کیا میں نے تمہیں مال میں اتنی وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا۔ وہ عرض کرے گا ہاں یا اللہ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری دی ہوئی دولت سے کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں قرابتداروں سے صلہ رحمی کرتا اور خیرات کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے۔ فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں بڑا سخی ہے۔ سو ایسا کیا جا چکا۔ پھر شہید کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو کس لئے قتل ہوا۔ وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیا۔ پس میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا۔ فرشتے بھی کہیں گے جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری نیت یہ تھی کہ لوگ فلاح بڑا بہادر ہے۔ پس یہ بات کہی گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے زانوں پر مارتے ہوئے فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے پہلے ان ہی تین آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ ولید ابو عثمان مدائنی کہتے ہیں مجھے عقبہ نے بتایا کہ یہی شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں حدیث سنائی۔ ابو عثمان کہتے ہیں مجھے علاء بن حکیم نے بتایا کہ یہ شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جلاد تھے۔ کہتے ہیں حضرت امیر

معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بتائی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان تینوں کا یہ حشر ہے تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اتنا روئے یہاں تک کہ ہم سوچنے لگے کہ وہ اب فوت ہو جائیں گے۔ اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پاس شر لے کر آیا ہے۔ پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے چہرہ پونچھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر یہ آیت پڑھی "من کان یرید الحیوۃ الدنیا...... "جو شخص دنیاوی زندگی اور اس کی رونق چاہتا ہے ہم ایسے لوگوں کے اعمال کا بدلہ دنیا میں دے دیتے ہیں اور اس میں کوئی کمی نہیں رکھتے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا کچھ نہیں۔ پس جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا وہ ضائع ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہو گئے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

۹۷.(۱۰)حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ الْوَرْدِ، عَنْ رَجُلٍ، مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ قَالَ :كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنِ اكْتُبِي إِلَيَّ كِتَابًا تُوصِينِي فِيهِ، وَلَا تُكْثِرِي عَلَيَّ، فَكَتَبَتْ عَائِشَةُ إِلَى مُعَاوِيَةَ :سَلَامٌ عَلَيْكَ .أَمَّا بَعْدُ :فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنِ الْتَمَسَ رِضَاءَ اللَّهِ بِسَخَطِ النَّاسِ كَفَاهُ اللَّهُ مُؤْنَةَ النَّاسِ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَاءَ النَّاسِ بِسَخَطِ اللَّهِ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى النَّاسِ، وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا كَتَبَتْ إِلَى مُعَاوِيَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِمَعْنَاهُ، وَلَمْ يَرْفَعْهُ(۱۰)

حضرت عبدالوہاب بن ورد مدینہ کے ایک شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے ایک خط لکھیے جس میں نصیحتیں ہوں لیکن زیادہ نہ ہوں۔ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت معاویہ کو لکھا: "سلام علیک اما بعد" میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو شخص اللہ کی رضا کو لوگوں کے غصے میں تلاش کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کی تکلیف دور کر دے گا اور جو شخص لوگوں کی رضا مندی کو

اللہ کے غصے میں تلاش کرے گا اللہ تعالیٰ اسے انہی کے سپرد کردے گا۔ والسلام علیک۔

۹۸. (۱۱) حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا قَبِيصَةُ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ، فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِينَ

۹۷(۱۰)۔ ترمذی: ۲۴۱۴

رَأَوْهُ. فَقَالَ: اجْلِسَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَتَمَثَّلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ حَدَّثَنَا هَنَّادٌ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ (۱۱)

حضرت ابومجلز سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ابن صفوان انہیں دیکھ کر کھڑے ہو گئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جسے یہ بات پسند ہو کہ لوگ اس کے لئے تصویروں (بت) کی طرح کھڑے ہوں وہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ تلاش کرے۔ اس باب میں حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ ہناد بھی ابو اسامہ سے وہ حبیب سے وہ ابومجلز سے وہ معاویہ رضی اللہ عنہ سے اور وہ نبی اکرم ﷺ سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔

۹۹.(۱۲) حَدَّثَنَا سُوَيْدٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، بِالْمَدِينَةِ يَخْطُبُ يَقُولُ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ؟ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ هَذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُولُ: إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَهَا نِسَاؤُهُمْ: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ، وَقَدْ رُوِيَ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ (۱۲)

۹۸(۱۱)۔ ا۔ ترمذی: ۲۷۵۵ ‏ اا۔ ابوداؤد: ۵۲۲۹

iii۔ مصنف ابن شیبہ: ۲۵۵۸۲ iv۔ الکنی والاسماء اللدولی: ۵۰۸

v۔ المعجم الکبیر: ۸۲۲،۸۲۰،۸۱۹ vi۔ شرح السنۃ للبغوی: ۲۷۱۸

۹۹(۱۲)۔ i۔ ترمذی: ۲۷۸۱ ii۔ بخاری: ۳۴۶۸ iii۔ مسلم: ۵۵۴۳

iv۔ ابوداؤد: ۴۱۶۷ v۔ نسائی: ۵۲۶۰ vi۔ مسند الشافعی: ۶۳۰

vii۔ مسند الحمیدی: ۶۱۱ viii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۷۴۳

ix۔ معرفۃ السنن والآثار: ۸۹۸۱

حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں خطاب کرتے ہوئے سنا: فرمایا اے مدینہ والو تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بالوں کے اس طرح گچھے بنانے سے منع فرماتے ہوئے سنا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بنو اسرائیل بھی اسی وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے اس طرح بال بنانے شروع کیے۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے اور کئی سندوں سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

۱۰۰. (۱۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ :حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ الْعَطَّارُ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ : خَرَجَ مُعَاوِيَةُ، إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَالَ :مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوا :جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ .قَالَ: آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا :وَاللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ .قَالَ :أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ :مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوا :جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ لِمَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِهِ، فَقَالَ :آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا :آللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ .قَالَ :أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ لِتُهْمَةٍ لَكُمْ، إِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ وَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ " :هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ هَذَا الْوَجْهِ، وَأَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ اسْمُهُ :عَمْرُو بْنُ عِيسَى، وَأَبُو عُثْمَانَ النَّهْدِيُّ اسْمُهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُلٍّ "(۱۳)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد آئے تو لوگوں سے پوچھا کہ کیوں بیٹھے ہو۔ انہوں نے کہا کہ ہم اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا۔ کیا اللہ کی قسم: اللہ کے ذکر کے لئے ہی بیٹھے ہو، انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم اسی لئے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سنو میں نے کسی الزام یا تہمت کے پیش نظر تم سے قسم نہیں لی اور تم لوگ تو جانتے ہو کہ میں شدت احتیاط کی وجہ سے نبی اکرم ﷺ سے کم احادیث نقل کرتا ہوں۔ آپ ﷺ ایک مرتبہ صحابہ کے حلقے کی طرف تشریف لائے

۱۰۰(۱۳)۔ i۔ ترمذی: ۳۳۷۹ ii۔ مسلم: ۶۷۹۷ iii۔ نسائی: ۵۴۴۱

اور ان سے بیٹھنے کی وجہ پوچھی تو انہوں نے بتایا کہ ہم لوگ اللہ کا ذکر اور اس کی تعریف کر رہے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی ہدایت دی اور ہم پر احسان فرمایا کہ ہمیں اس دولت سے نوازا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ کی قسم کیا تم اسی لئے بیٹھے ہو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ کی قسم ہم اسی لئے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تمہیں جھوٹ کے گمان کی وجہ سے قسم نہیں دی۔ جان لو کہ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کر رہا ہے۔ یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

ابو نعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ اور ابو عثمان نھدی کا نام ابو عبدالرحمٰن بن مل ء ہے۔

۱۰۱.(۱۴) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ قَالَ :سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُولُ :مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ :هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ(۱۴)

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خطاب کرتے ہوئے سنا انہوں نے فرمایا کہ نبی اکرم ﷺ، ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات تریسٹھ برس کی عمر میں ہوئی اور میں بھی تریسٹھ برس کا ہوں۔ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۰۲.(۱۵) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ :حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا، فَقَالَ :مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ، قَالَ :أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ .سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ وَخَلَفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :يَا رَسُولَ اللَّهِ تَخْلُفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ :لَأُعْطِيَنَّ

۱۰۱(۱۴)۔ i۔ترمذی:۳۶۵۳ ii۔مسلم:۲۳۵۲ iii۔المعجم الکبیر طبرانی:۶۸۱

الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ .قَالَ :فَتَطَاوَلْنَا لَهَا، فَقَالَ : ادْعُوا لِي عَلِيًّا، فَأَتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ، فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ، فَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، وَأُنْزِلَتْ هَذِهِ الآيَةَ (فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ) (آل عمران 61 :) الآيَةَ، دَعَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ :اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي :هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هَذَا الْوَجْهِ(۱۵)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سعد سے پوچھا کہ تم ابوتراب کو برا کیوں نہیں کہتے؟ انہوں نے فرمایا جب تک مجھے رسول اللہ ﷺ کی یہ تین باتیں یاد ہیں میں انہیں کبھی برا نہیں کہوں گا۔ اوران تینوں میں سے ایک کا میرے لئے ہونا میرے نزدیک سرخ اونٹوں سے بہتر ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو کسی جنگ میں جاتے ہوئے چھوڑ دیا۔ علی رضی اللہ عنہ کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ: کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ کر جارہے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس مقام پر فائز نہیں ہونا چاہتے جس پر موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام کو مقرر کیا تھا۔ (فرق صرف اتنا ہے کہ وہ نبی تھے) اور میرے بعد نبوت نہیں۔ دوسری چیز یہ کہ جنگ خیبر کے موقع پر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آج میں جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے محبت کرتا ہے اور وہ بھی

(اللہ اور اس کا رسول ﷺ) اس سے محبت کرتے ہیں۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم سب چاہتے تھے کہ آج جھنڈا اسے دیا جائے لیکن آپ ﷺ نے علی رضی اللہ عنہ کو بلوایا۔ وہ حاضر ہوئے تو ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے ان کی آنکھوں میں لعاب ڈالا اور جھنڈا انہیں دے دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انہی کے ہاتھ پر فتح نصیب فرمائی اور یہ آیت نازل ہوئی "ندع ابناء نا ابناء کم الآیۃ" (آیت مباہلہ) تیسری چیز یہ کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے فاطمہ رضی اللہ عنہا، علی رضی اللہ عنہ، حسن رضی اللہ عنہ، اور حسین رضی اللہ عنہ کو بلا کر فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے اہل بیت (گھر والے) ہیں۔

۱۰۲(۱۵) i۔ترمذی:۳۷۲۴ ii۔مسلم:۲۴۰۴ iii۔مسند احمد:۱۶۹۸

۱۰۳ ۔(۱۶) حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ وَغَيْرُ وَاحِدٍ، قَالُوا :حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَلَادٍ يُحَدِّثُ، عَنْ نُمَيْرِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوحٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نِعْمَ الْحَيُّ الْأَسْدُ وَالْأَشْعَرُونَ، لَا يَفِرُّونَ فِي الْقِتَالِ، وَلَا يَغُلُّونَ، هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ .قَالَ :فَحَدَّثْتُ بِذَلِكَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ :لَيْسَ هَكَذَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :هُمْ مِنِّي وَإِلَيَّ ، فَقُلْتُ :لَيْسَ هَكَذَا حَدَّثَنِي أَبِي، وَلَكِنَّهُ حَدَّثَنِي قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ .قَالَ :فَأَنْتَ أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَبِيكَ " :هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ لَا نَعْرِفُهُ إِلَّا مِنْ حَدِيثِ وَهْبِ بْنِ جَرِيرٍ، وَيُقَالُ :الْأَسْدُ هُمُ الْأَزْدُ "(۱۶)

حضرت عامر بن ابی عامر اشعری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنو اسد اور بنو اشعر بھی کتنے اچھے قبیلے ہیں۔ یہ لوگ جنگ میں فرار نہیں ہوتے اور مال غنیمت سے چراتے نہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ راوی کہتے ہیں میں نے یہ حدیث معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنائی تو انہوں نے کہا نبی اکرم ﷺ نے اس طرح نہیں بلکہ یوں فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میرے ہی ہیں۔ ابو عامر کہتے ہیں میں نے کہا میرے والد نے مجھ سے اس

طرح بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے باپ کی روایت کو زیادہ بہتر جانتے ہو گے۔ یہ حدیث غریب ہے۔ ہم اس حدیث کو صرف وہب بن جریر کی روایت سے جانتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اسد اور ازد دونوں ایک ہی قبیلہ ہیں۔

۱۰۳(۱۶)۔ترمذی:۳۹۴۷

۵۔مرویاتِ نسائی

۱۰۴۔أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ :حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ :أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي كَانَ يُجَامِعُ فِيهِ؟ قَالَتْ :نَعَمْ .إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى "(۱)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ کیا رسول کریم ﷺ اس کپڑے میں نماز ادا فرماتے تھے جس کپڑے کو پہن کر آپ ﷺ ہم بستری فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جی ہاں جس وقت آپ ﷺ کو کپڑے میں ناپاکی محسوس نہ ہوتی تھی۔

۱۰۵۔أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ :أَنْبَأَنَا أَبِي قَالَ :حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ قَالَ :سَأَلْتُ لَاحِقًا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ فَقَالَ :كَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيهِمَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ :مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ؟ فَاضْطَرَّ الْحَدِيثَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ :

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَشُغِلَ عَنْهُمَا، فَرَكَعَهُمَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، فَلَمْ أَرَهُ يُصَلِّيهِمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ(۲)

حضرت عمران بن حدیر فرماتے ہیں کہ میں نے لاحق سے دریافت کیا ان دو رکعات کا جو پڑھی جاتی ہیں سورج کے غروب ہونے سے قبل، انہوں نے کہا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ ان کو پڑھا کرتے تھے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہلوایا کہ یہ دو رکعات کس قسم کی ہیں سورج کے غروب ہونے کے وقت (یعنی یہ تم کس وجہ سے پڑھتے ہو؟) انہوں نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو اس بات کے متعلق فرما دیا۔ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ حضرت رسول کریم ﷺ

۱۰۴(۱)۔ i۔نسائی: ۲۹۴ ii۔سنن الکبریٰ: ۲۸۳ iii۔ابوداؤد: ۳۶۶

iv۔ابن ماجہ: ۵۴۰ v۔مسند احمد: ۲۶۸۲۲

۱۰۵(۲)۔ نسائی: ۵۸۱

نماز عصر سے پہلے دو رکعات پڑھا کرتے تھے رسول کریم ﷺ نماز عصر کی دو رکعت ادا فرماتے تھے۔ ایک دن آپ کو ایک کام پیش آ گیا تو آپ ﷺ نے سورج غروب ہونے کے بعد ان نمازوں کو پڑھا پھر میں نے آپ ﷺ کو ان نمازوں کو پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، نہ تو اس کے بعد اور نہ ہی اس سے قبل۔

۱۰۶. أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ " :اللَّهُ أَكْبَرُ .اللَّهُ أَكْبَرُ فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ :أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ :أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ ."ثُمَّ قَالَ :حَدَّثَنِي هَكَذَا مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(۳)

حضرت مجمع بن یحییٰ انصاری سے روایت ہے کہ میں ایک روز حضرت ابوامامہ بن سہل کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران ایک مؤذن نے اذان دی تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہا انہوں نے بھی دو بار اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پھر مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا انہوں نے بھی دو مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ، اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا۔

موذن نے اشھد ان محمدا رسول اللہ، اشھد ان محمدا رسول اللہ دو مرتبہ۔ انہوں نے بھی دو مرتبہ اشھد ان محمدا رسول اللہ کہا کہ مجھ سے حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے رسول کریم ﷺ کا قول بیان فرمایا۔

۱۰۷۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُجَمِّعٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ :سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ(۴)

۱۰۶(۳)۔ i۔ نسائی:۶۷۵ ii۔ بخاری:۹۱۴ iii۔ سنن الکبریٰ:۱۶۵۱،۱۰۱۱۰ iv۔ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی:۳۵۰

۱۰۷(۴)۔ i۔ نسائی:۶۷۶،۶۷۵ ii۔ بخاری:۹۱۴ iii۔ سنن الکبریٰ:۱۶۵۱،۱۰۱۱۰ iv۔ عمل الیوم واللیلۃ للنسائی:۳۵۰

حضرت ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے کہ وہ نقل فرماتے تھے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے موذن کو اذان دیتے ہوئے سنا تو جس طریقہ سے موذن بیان کرتا تھا تو اسی طریقہ سے آپ ﷺ بھی کہتے جاتے تھے۔

۱۰۸۔ أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِيُّ قَالَا :حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، أَنَّ عِيسَى بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ :إِنِّي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى إِذَا قَالَ :حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ .قَالَ :لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .فَلَمَّا قَالَ :حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ .قَالَ :لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ .وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مِثْلَ ذَلِكَ(۵)

حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ اس دوران ان کے موذن نے اذان دی تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طریقہ سے کہا جس طریقہ سے موذن نے کہا جس وقت موذن نے حی علی الصلوٰۃ

انہوں نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا، جس وقت اس نے حی علی الفلاح کہا تو انہوں نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا، وہ ہی کہا جو کہ مؤذن نے کہا، اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے اسی طریقہ سے سنا آپ ﷺ بھی اسی طریقہ سے بیان کرتے تھے۔

۱۰۹. أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ :حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، مَوْلَى عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ يُوسُفَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ صَلَّى أَمَامَهُمْ، فَقَامَ فِي الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَسَبَّحَ النَّاسُ، فَتَمَّ عَلَى قِيَامِهِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ أَنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ، ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ :إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ(۶)

۱۰۸(۵)۔ i۔نسائی:۶۷۷ ii۔مسند احمد،۱۶۸۳۱

iii۔سنن کبریٰ للنسائی:۱۶۵۲،۱۰۱۱۳ iv۔عمل الیوم واللیلۃ:۳۵۳

۱۰۹(۶)۔ i۔نسائی:۱۲۶۰ ii۔ترمذی:۲۹۲ iii۔سنن الکبریٰ للنسائی:۱۱۸۴

حضرت یوسف سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں امام بن کر نماز پڑھائی، وہ نماز میں (ایک مقام پر) کھڑے ہو گئے، جبکہ انہیں بیٹھنا چاہیے تھا۔ لوگوں نے سبحان اللہ کہا لیکن وہ کھڑے رہے۔ پھر انہوں نے نماز پوری کرنے کے بعد بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔ پھر منبر پر بیٹھ گئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھول جائے تو وہ ان دو سجدوں کی طرح دو سجدے کرے۔

۱۱۰. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ :سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، وَسَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ أَعْيَنَ، كِلَاهُمَا سَمِعَهُ مِنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ :كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ :أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ :لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ(۷)

تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ، وَأَصْحَابِهِ؟ قَالَ :لَا هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(١٠)

حضرت کریب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام فضل رضی اللہ عنہ نے ان کو معاویہ بن ابی سفیان کی خدمت میں ملک شام بھیجا انہوں نے کہا کہ میں شام میں آیا اور ان کا کام مکمل کیا اس دوران رمضان کا چاند نظر آیا اور میں ملک شام ہی میں تھا تو میں نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھ لیا پھر میں مدینہ منورہ میں ماہ رمضان المبارک کے آخر میں حاضر ہوا۔ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا اور چاند کا تذکرہ فرمایا کہ تم نے چاند کب دیکھا؟ میں نے کہا کہ ہم نے چاند جمعہ کی رات میں دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم نے جمعہ کی رات کو دیکھا۔ میں نے کہا کہ جی ہاں اور دوسرے لوگوں نے بھی چاند دیکھا ہے اور سب نے روزہ رکھ لیا اور حضرت معاویہ نے بھی روزہ رکھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے تو ہفتہ کی رات میں دیکھا اور مسلسل روزے رکھے جائیں گے۔ یہاں تک کہ تیس دن مکمل ہوں یا چاند نظر آ جائے۔ میں نے کہا کہ تم معاویہ اور ان کے لوگوں کے چاند دیکھنے میں خیال نہ کرو گے۔ انہوں نے کہا: نہیں۔ ہم کو رسول کریم ﷺ نے اسی طریقہ سے حکم فرمایا ہے۔

۱۱۳(۱۰)۔i۔نسائی:۲۱۱۱ ii۔مسلم:۱۰۸۷ iii۔ابوداؤد:۲۳۳۲
iv۔ترمذی:۶۹۳ v۔سنن الکبریٰ للنسائی:۲۴۳۲

۱۱۴. أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ :كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ، وَكَانَ فِيمَا عَلَّمَ النَّاسَ أَنَّهُ قَالَ :مَا أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هَذَا، قَالَ : فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ (١١)

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت رسول کریم ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں زکوٰۃ نکالتے تھے ایک صاع گیہوں سے یا ایک صاع کھجور سے، یا ایک صاع پنیر

تھے: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر تین مرتبہ۔

۱۱۲۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ؟ قَالَ : نَعَمْ، صَلَّى الْعِيدَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ(۹)

۱۱۱(۸)۔ i۔ نسائی: ۱۳۴۳ ii۔ بخاری: ۶۴۷۳ iii۔ مسند احمد: ۱۸۱۹۲
iv۔ سنن الکبریٰ نسائی: ۱۲۶۷، ۹۸۸۰ v۔ عمل الیوم واللیلۃ: ۱۲۹
vi۔ ابن خزیمہ: ۷۴۳ vii۔ حدیث اسراج: ۶۴۰
viii۔ مسند السراج: ۸۴۴ ix۔ الدعا للطبرانی: ۶۸۳
x۔ المعجم الاوسط: ۳۷۰۹

۱۱۲(۹)۔ i۔ نسائی: ۱۵۹۱ ii۔ ابوداؤد: ۱۰۷۰
iii۔ ابن ماجہ: ۱۳۱۰ iv۔ سنن الکبریٰ: ۱۸۰۶

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کے موقع پر موجود تھے؟ فرمایا: ہاں! آپ ﷺ نے صبح کی عید کی نماز پڑھائی تھی پھر جمعہ کے لئے اجازت تھی کہ اگر (کوئی شخص) چاہے تو آئے اور جی نہ چاہے تو نہ آئے۔

۱۱۳۔ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ، قَالَ :أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ، قَالَ : فَقَدِمْتُ الشَّامَ، فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ، فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ، فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ، فَقَالَ :مَتَى رَأَيْتُمْ؟ فَقُلْتُ :رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، قَالَ :أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ؟ قُلْتُ :نَعَمْ، وَرَآهُ النَّاسُ فَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، قَالَ :لَكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ، فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ يَوْمًا أَوْ نَرَاهُ ، فَقُلْتُ :أَوَ لَا

حضرت وراد سے روایت ہے جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ مجھے تم وہ دعا بتلاؤ جو کہ تم نے رسول کریم ﷺ سے سنی ہے۔ انہوں نے بیان کیا آپ ﷺ جس وقت نماز سے فارغ ہو جاتے تو فرماتے: "لا الہ الا اللہ" آخر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں ہے علاوہ خدا کے، وہ تنہا ہے اور اس کا کوئی شریک اور حصہ دار نہیں ہے اس کی بادشاہت ہے تمام قسم کی تعریف اس کی شایان شان ہے اور جس کو تو روک دے اس کا کوئی دینے والا نہیں ہے اور تیرے عذاب سے مال دار کو اس کا مال نہیں بچا سکتا۔

۱۱۰ (۷)۔ i۔ نسائی: ۱۳۴۱ ii۔ بخاری: ۸۴۴، ۶۳۳۰، ۶۶۱۵، ۷۲۹۲
iii۔ مسلم: ۴۷۷، ۵۹۳، ۵۹۳ iv۔ ابوداؤد: ۱۵۰۵
v۔ ترمذی: ۲۹۹ vi۔ ابن ماجہ: ۸۷۹
vii۔ مصنف عبدالرزاق: ۳۲۲۴ viii۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۰۹۶، ۲۹۲۶۰
ix۔ مسند احمد: ۱۶۸۳۹، ۱۶۸۵۰، ۱۶۸۸۹، ۱۶۹۲۹، ۱۸۱۵۸، ۱۸۱۸۳، ۱۸۲۳۲
x۔ داری: ۱۳۵۲، ۱۳۸۹ xi۔ الادب المفرد: ۴۶۰

۱۱۱. أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَعِيلَ الْمُجَالِدِيُّ، قَالَ: أَنْبَأَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا الْمُغِيرَةُ، وَذَكَرَ آخَرَ، ح وَأَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، قَالَ: أَنْبَأَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، مِنْهُمُ الْمُغِيرَةُ، عَنْ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ، أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ(۸)

حضرت وراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا میرے پاس وہ دعا تحریر کر کے بھیج دو جو کہ تم نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنی ہو۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس کا جواب لکھا کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ نماز پڑھ کر فرمایا کرتے

سے اور پھر ہم لوگ ہمیشہ اسی طریقہ سے کیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ملک شام سے تشریف لائے اور انہوں نے لوگوں کو جو کچھ سکھلایا اس میں یہ بات بھی شامل تھی ملک شام کے گیہوں کا دو مد (یعنی آدھا صاع اس لئے کہ صاع کے چار مد ہوتے ہیں) جس کو تم لوگ (قیمت میں) نکالتے ہو اس دن سے لوگوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا اور لوگ گیہوں کا نصف صاع ادا کرنے لگے۔

۱۱۵. أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ :أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْأَلُنِي الشَّيْءَ فَأَمْنَعُهُ حَتَّى تَشْفَعُوا فِيهِ، فَتُؤْجَرُوا، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اشْفَعُوا، تُؤْجَرُوا(۱۲)

۱۱۴(۱۱)۔ i۔نسائی:۲۵۱۳،۲۸۱۸ ii۔مسلم:۹۸۵ iii۔مؤطا امام مالک:۷۵۶
iv۔مسند الحمیدی:۷۵۹ v۔سنن الدارمی:۱۷۰۴
vi۔مسند البزار:۳۳۹۲ vii۔سنن الکبریٰ:۲۳۰۹
viii شرح مشکل الآثار:۳۳۹۹،۳۴۲۱

۱۱۵(۱۲) i۔نسائی:۲۵۵۷ ii۔بخاری:۱۴۳۲ iii۔ابوداؤد:۵۱۳۲
iv۔مسند احمد:۱۹۵۸۵،۱۹۶۶۷ v۔سنن الکبریٰ نسائی:۲۳۴۹
vi۔امالی ابن سمعون الواعظ:۱۰۹ vii۔مسند الشہاب:۶۱۹
viii۔معجم بن عساکر:۱۲۰۷

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے کوئی آدمی مانگتا ہے میں اس کو نہیں دیتا جس وقت تک کہ تم لوگ اس کی سفارش نہیں کرتے۔جس وقت تم سفارش کرتے ہو تو تم کو اجر و ثواب ہوتا ہے تو تم لوگ سفارش کرو اس کا تم کو اجر و ثواب ملے گا۔

۱۱۶. أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ، قَالَ :أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ، وَلَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا، وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ، فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتُهُ

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گڑ گڑا کر یا لپٹ کر نہ مانگا کرو اس لئے کہ جس وقت کوئی آدمی مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو پسند نہیں کرتا اور اللہ اسی میں برکت عطا فرمائے گا جو اس کو دیتا ہوں۔

۱۱۷. أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ، عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ :لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ، إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللَّهِ تَعَالَى؟ فَقَالَ سَعْدٌ :بِئْسَمَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي قَالَ الضَّحَّاكُ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَهَى عَنْ ذَلِكَ، قَالَ سَعْدٌ :قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ(۱۴)

حضرت محمد بن عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کو جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ

۱۱۶(۱۳)۔i۔نسائی:۲۵۹۳ ii۔مسلم:۱۰۳۸

۱۱۷(۱۴)۔i۔نسائی:۲۷۳۴ ii۔ترمذی:۸۲۳ iii۔موطا مالک:۱۲۴۷

iv۔موطا مالک روایۃ ابی مصعب:۱۱۰۷ v۔مسند احمد:۱۵۰۳

vi۔موطا مالک روایۃ محمد بن حسن شیبانی:۳۹۶ vi۔مسند الشافعی:۹۶۲

vii۔السنن الماثورہ للشافعی:۵۰۴ viii۔سنن الکبریٰ للنسائی:۳۷۰۰

نے حج فرمایا تمتع کا تذکرہ فرماتے ہوئے سنا، چنانچہ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرمانے لگے حج تمتع تو وہی شخص کر سکتا ہے جو کہ حکم خداوندی سے جاہل ہو۔ اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے میرے بھائی کے صاحبزادے! تم نے ایک غلط بات کہہ ڈالی، ضحاک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی اس کی ممانعت فرماتے ہیں۔ اس بات پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے بھی تمتع فرمایا اور ہم لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ہمراہ اسی طریقہ سے کیا ہے۔

۱۱۸. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ :

أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، أَنَّ طَاوُسًا، أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّهُ قَصَّرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ فِي عُمْرَةٍ عَلَى الْمَرْوَةِ(۱۵)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کے بال (مبارک) مروہ (نامی جگہ) پر تیر کے پیکان سے کاٹے (یعنی تیر کے آگے کے حصے سے)۔

۱۱۹. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، قَالَ: أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ(۱۶)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے مروہ پہاڑی پر رسول کریم ﷺ کے بال مبارک ایک دیہاتی شخص کے تیر کی پیکان سے کاٹے (یعنی تیر کے اگلے حصے سے)۔

۱۲۰. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: أَخَذْتُ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ كَانَ مَعِي بَعْدَ مَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ قَالَ: قَيْسٌ وَالنَّاسُ يُنْكِرُونَ هَذَا عَلَى مُعَاوِيَةَ(۱۷)

۱۱۸(۱۵)۔i۔نسائی:۲۹۸۷ ii۔مسلم:۱۲۱۵ iii۔ابوداؤد:۱۸۹۵

۱۱۹(۱۶)۔ نسائی:۱۹۸۸

۱۲۰(۱۷)۔نسائی:۲۹۸۹

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کے بالوں کو کنارہ سے پکڑا اور میں نے ان کو تیر کی پیکان سے کاٹ ڈالا جو کہ اس وقت میرے پاس تھا جب آپ ﷺ نے کعبہ اور صفا اور مروہ کا طواف کیا تھا (یعنی ماہ ذی الحجہ کے دنوں میں) لیکن حضرت قیس فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے انکار کرتے ہیں۔

۱۲۱. أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ، عَنْ بَحِيرٍ، عَنْ خَالِدٍ قَالَ: وَفَدَ

الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيكَرِبَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ :أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ، هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبُوسِ جُلُودِ السِّبَاعِ، وَالرُّكُوبِ عَلَيْهَا قَالَ : نَعَمْ(۱۸)

حضرت خالد سے روایت ہے کہ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں تم کو قسم دیتا ہوں خداوند قدوس کی تم کو علم ہے کہ رسول کریم ﷺ نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے انہوں نے فرمایا جی ہاں (معلوم ہے)۔

۱۲۲. أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ :حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ :حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ :حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا :جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ عُبَادَةُ " :نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ -قَالَ أَحَدُهُمَا - :وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ، -وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ - :إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ، -قَالَ أَحَدُهُمَا - :مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى -وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ -وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ، وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ، يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا "، فَبَلَغَ هَذَا الْحَدِيثُ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ فَقَالَ :مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ صَحِبْنَاهُ، وَلَمْ نَسْمَعْهُ مِنْهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَأَعَادَ الْحَدِيثَ، فَقَالَ :لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ رَغِمَ مُعَاوِيَةُ ، خَالَفَهُ قَتَادَةُ رَوَاهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ عُبَادَةَ(۱۹)

۱۲۱(۱۸)۔ i۔نسائی:۴۲۵۵ ii۔ترمذی:۱۷۷۰،۱۷۷۱ iii۔ابوداؤد:۴۱۳۲

۱۲۲(۱۹)۔i۔نسائی:۴۵۶۲ ii۔سنن الکبریٰ للنسائی:۶۱۰۹ iii۔ابن ماجہ:۲۲۵۴

حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ دونوں حضرات ایک

ہی مکان میں جمع ہوئے۔ پس جس وقت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل فرمائی کہ رسول کریم ﷺ نے سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور چاندی کو، چاندی کے عوض اور گیہوں کو، گیہوں کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور اسی طریقہ سے جو کو جو کے عوض اور کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک، نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر، برابر، بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیہوں کو جو کے عوض اور جو کو گیہوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم، زیادہ، جس طرح سے دل چاہے ایک راوی نے اس قدر اضافہ کیا اور نقل کیا کہ جس کسی سے نے زیادہ دیا اور زیادہ وصول کیا تو اس نے درحقیقت سودی لین دین کیا)۔

۱۲۳۔ أَخْبَرَنِي هَارُونُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُسَامَةَ قَالَ: قَالَ إِسْمَاعِيلُ حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جَابِرٍ، ح وَأَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: الذَّهَبُ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ، وَلَمْ يَذْكُرْ يَعْقُوبُ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: إِنَّ هَذَا لَا يَقُولُ شَيْئًا، قَالَ عُبَادَةُ: إِنِّي وَاللَّهِ مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَكُونَ بِأَرْضٍ يَكُونُ بِهَا مُعَاوِيَةُ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ (۲۰)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے سونا، ایک پلڑا، دوسرے، پلڑے کے برابر یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ قول کچھ نہیں کہتا۔ یعنی تمہاری یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھ کو کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں ہے اگر میں اس ملک

۱۲۳ (۲۰)۔ نسائی: ۴۵۶۶

میں نہ رہوں کہ جہاں پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ موجود ہوں میں اس اس بات کی شہادت دیتا

ہوں بلاشبہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ یہ فرماتے تھے۔

۱۲۴۔ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، بَاعَ سِقَايَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ بِأَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا، فَقَالَ :أَبُو الدَّرْدَاءِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا، إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ(۲۱)

حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک برتن پانی پینے کا سونے یا چاندی کا فروخت کیا اور اس کے ناپ سے زیادہ سونا یا چاندی لیا۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ ممانعت فرماتے تھے اس قسم کی بیع سے لیکن برابر برابر۔

۱۲۴۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ ذُؤَيْبٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَلَقَدْ أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ، ثُمَّ أَحَدَ بَنِي حَارِثَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ، وَأَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَيْهِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ :أَنَّ أَيُّمَا رَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ سَرِقَةٌ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَيْثُ وَجَدَهَا، ثُمَّ كَتَبَ بِذَلِكَ مَرْوَانُ إِلَيَّ، فَكَتَبْتُ إِلَى مَرْوَانَ :أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِأَنَّهُ إِذَا كَانَ الَّذِي ابْتَاعَهَا مِنَ الَّذِي سَرَقَهَا غَيْرُ مُتَّهَمٍ، يُخَيَّرُ سَيِّدُهَا، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الَّذِي سُرِقَ مِنْهُ بِثَمَنِهَا، وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ، ثُمَّ قَضَى بِذَلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِي إِلَى مُعَاوِيَةَ، وَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ :إِنَّكَ لَسْتَ أَنْتَ وَلَا أُسَيْدٌ تَقْضِيَانِ عَلَيَّ، وَلَكِنِّي أَقْضِي فِيمَا وُلِّيتُ عَلَيْكُمَا، فَأَنْفِذْ لِمَا أَمَرْتُكَ بِهِ، فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِ مُعَاوِيَةَ، فَقُلْتُ :لَا أَقْضِي بِهِ مَا وُلِّيتُ بِمَا قَالَ مُعَاوِيَةُ(۲۲)

۱۲۴(۲۱)۔ i۔ نسائی: ۴۵۷۲ ii۔ مؤطا مالک: ۲۳۳۶ iii۔ السنن الکبریٰ نسائی: ۶۱۲۰

iv۔ الابانۃ الکبریٰ لابن بطۃ: ۹۴ v۔ سنن الکبریٰ بیہقی: ۱۰۴۹۴

vi۔ شرح السنۃ للبغوی: ۲۰۶۰

۱۲۴(۲۲)۔i۔نسائی:۴۶۸۰ ii۔مصنف عبدالرزاق:۱۸۸۲۹

حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ یمامہ کے حکمران تھے (واضح رہے کہ یمامہ عرب کے مشرق میں واقع ہے) چنانچہ مروان نے ان کو تحریر کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو لکھا ہے کہ جس کسی کی کوئی شے چوری ہو جائے تو وہ شخص اس کا زیادہ مستحق ہے کہ جس جگہ اس کو پائے۔ حضرت اسید نے کہا کہ مروان نے یہ مجھ کو لکھا کہ میں نے مروان کو تحریر کیا کہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح سے فیصلہ فرمایا ہے جس وقت وہ شخص کہ جس نے اس شے کو چور سے خریدا ہے معتبر ہو (یعنی اس شخص پر چوری کا شبہ نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے دل چاہے قیمت ادا کرے (یعنی چور سے جس قدر قیمت میں خریدا ہے) وہ شے لے لے اور دل چاہے چور کا تعاقب کرے۔ پھر اس کے مطابق حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے فیصلہ فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا مروان نے میرے خط کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو تحریر کیا تم اور حضرت اسید رضی اللہ عنہ مجھ پر حکم نہیں چلا سکتے، لیکن میں تم دونوں کو حکم دے سکتا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے تم کو مقرر کیا تھا پھر میرا جو حکم ہے تم اس کے مطابق عمل کرو۔ مروان نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا خط میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے کہا میں اس کے مطابق حکم کروں گا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ جس وقت تک میں ان کی جانب سے حکمران رہوں گا۔

۱۲۶۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، قَالَ :حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ :إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ(۲۳)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بالوں کو جوڑنے کی ممانعت فرمائی (یعنی دوسرے بال لے کر اس کی چوٹی بنا کر اس کو اپنے بالوں میں ملانے کی آپ ﷺ نے ممانعت فرمائی)۔

۱۲۶(۲۳)۔i۔نسائی:۵۰۹۲ ii۔مسلم:۲۱۲۷ iii۔مسند ابی داؤد:۱۰۵۷

iv۔سنن الکبریٰ نسائی:۹۳۱۷، ۹۳۱۸ v۔ابن حبان:۵۵۰۹

vi۔المعجم الکبیر للطبرانی:۷۲۵،۷۲۶

۱۲۷. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ :أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ :رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَعَهُ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ كُبَبِ النِّسَاءِ مِنْ شَعْرٍ، فَقَالَ :مَا بَالُ الْمُسْلِمَاتِ يَصْنَعْنَ مِثْلَ هَذَا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَادَتْ فِي رَأْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ، فَإِنَّهُ زُورٌ تَزِيدُ فِيهِ(۲۴)

حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منبر پر میں نے معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان کو دیکھا کیونکہ ان کے ہاتھوں میں خواتین کے (بالوں کا) ایک چوٹا (گھونسلہ) تھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا حالت ہے مسلمان خواتین کی کہ وہ اس قسم کا کام کرتی ہیں میں نے نبی ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے جو خاتون اپنے سر میں بال زیادہ کرے (ملائے) تو وہ دھوکہ دیتی ہے۔

۱۲۸. أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا خَالَفَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ رَوَاهُ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ"(۲۵)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مردوں کو ریشمی کپڑے اور سونا پہننے سے منع فرمایا مگر (ان کو) ریزہ ریزہ کر کے۔

۱۲۸. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ، قَالَ :حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا، وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ(۲۶)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ مختلف جگہوں پر قلیل مقدار میں اور ریشمی گدیلوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۱۲۷(۲۴)۔i۔نسائی:۵۰۹۳ ii۔سنن الکبریٰ نسائی:۹۳۱۹

۱۲۸(۲۵)۔i۔نسائی:۵۱۴۹ ii۔ابوداؤد:۴۲۳۹

۱۲۸(۲۶)۔أ۔نسائی:۵۱۵۰ ب۔سنن الکبریٰ نسائی:۹۳۸۹

۱۲۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، وَعِنْدَهُ جَمْعٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :أَتَعْلَمُونَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ(۲۷)

حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جب کہ ان کے پاس بہت سے اصحاب محمد ﷺ بیٹھے تھے: کیا تم جانتے ہو کہ نبی اللہ نے سونا پہننے سے منع فرمایا الا یہ کہ وہ ریزہ ریزہ ہو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہاں۔

۱۳۰۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ، قَالَ :أَنْبَأَنَا أَسْبَاطٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ، قَالَ :بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ مُعَاوِيَةَ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ إِذْ جَمَعَ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ :أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَلَى اخْتِلَافٍ بَيْنَ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِ(۲۸)

حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت معاویہ رضی اللہ کے کسی حج کے دوران میں ہم ان کے ساتھ تھے کہ انہوں نے حضرت محمد ﷺ کے صحابہ میں سے کئی صحابہ کو جمع کیا اور فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مردوں کو) سونا پہننے سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ وہ مختلف جگہوں پر تھوڑا تھوڑا ہو؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔

۱۳۱۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ الْهُنَائِيُّ، عَنْ أَبِي حِمَّانَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، عَامَ حَجَّ، جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ لَهُمْ :أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ أَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ ؟ قَالُوا :نَعَمْ، قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ خَالَفَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي شَيْخٍ، عَنْ أَخِيهِ حِمَّانَ "(۲۹)

۱۲۹(۲۷)۔نسائی:۵۱۵۱ ۱۳۰(۲۸)۔نسائی:۵۱۵۲

۱۳۱(۲۹)۔نسائی:۵۱۵۳

حضرت ابوحمان سے مروی ہے کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بہت سے صحابہ کو کعبہ میں جمع کیا اور فرمایا کہ میں تم سے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں: کیا رسول اللہ ﷺ نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ ان سب نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ حرب بن شداد نے اس (علی بن مبارک) کی مخالفت کی ہے۔ اس (حرب) نے یہ حدیث (اس طرح) بیان کی ہے: عن یحیی، عن ابی شیخ، عن اخیہ حمان۔

۱۳۲. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ، عَنْ أَخِيهِ حِمَّانَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ لَهُمْ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، هَلْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبُوسِ الذَّهَبِ؟ قَالُوا: نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ خَالَفَهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَلَى اخْتِلَافِ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِ فِيهِ "(۳۰)

حضرت حمان سے روایت ہے کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کو گئے انہوں نے بہت سے اصحاب رسول ﷺ کو کعبہ میں اکٹھے کر کے فرمایا: میں تم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر پوچھتا ہوں، کیا رسول اللہ ﷺ نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ اوزاعی نے اس (حرب بن شداد) کی مخالفت کی ہے، نیز اوزاعی کے شاگردوں نے اس پر اختلاف کیا ہے۔

۱۳۳. أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حَدِيثِ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي حِمَّانُ، قَالَ: حَجَّ مُعَاوِيَةُ، فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى

عَنِ الذَّهَبِ ؟ قَالُوا :نَعَمْ قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ(٣١)

١٣٢(٣٠)۔نسائی:٥١٥٤ ١٣٣(٣١)۔نسائی:٥١٥٥.

حضرت حمان نے بیان فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کو گئے تو آپ نے انصار کی ایک جماعت کو کعبہ میں بلایا اور فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو سونے کے استعمال سے منع فرماتے نہیں سنا؟ ان سب نے کہا: ہاں! (ہم نے ضرور سنا ہے) حضرت معاویہ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر گواہ ہوں (میں نے بھی سنا ہے۔)

١٣٤۔أَخْبَرَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ بِشْرٍ، عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ، قَالَ :حَدَّثَنِي حِمَّانُ، قَالَ :حَجَّ مُعَاوِيَةُ، فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّهَبِ ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ(٣٢)

حضرت حمان نے بیان فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کو گئے تو انہوں نے انصار کی ایک جماعت کو کعبہ میں بلایا اور فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو سونے کے استعمال سے منع فرماتے نہیں سنا؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔ (ہم نے سنا ہے۔) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں (کہ میں نے بھی آپ سنا ہے۔)

١٣٥ .وأَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنْ الْأَوْزَاعِيِّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَقَ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي حِمَّانَ، قَالَ :حَجَّ مُعَاوِيَةُ، فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ :أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّهَبِ ؟ قَالُوا :نَعَمْ، قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ(٣٣)

حضرت ابن حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کو گئے تو وہاں انہوں نے کعبہ میں انصار کی ایک جماعت کو بلایا اور فرمایا: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو سونے کے

استعمال سے منع فرماتے نہیں سنا؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! (سنا ہے) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں۔

---

۱۳۴ (۳۲)۔نسائی: ۵۱۵۶ ۱۳۵ (۳۳)۔نسائی: ۵۱۵۷

۱۳۶. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ يُوسُفَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي حِمَّانُ، قَالَ: حَجَّ مُعَاوِيَةُ، فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: عُمَارَةُ أَحْفَظُ مِنْ يَحْيَى وَحَدِيثُهُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ(۳۴)

حضرت حمان نے فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کرنے گئے تو انہوں نے انصار کے کچھ لوگوں کو کعبہ میں بلایا اور فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو سونے کے استعمال سے منع فرماتے نہیں سنا؟ ان سب نے کہا: اللہ کی قسم! ہاں (سنا ہے۔) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ ابوعبدالرحمن (امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ عمارہ، یحییٰ کی نسبت زیادہ حافظ ہے اور اس کی حدیث درست اور صحیح ہونے کی زیادہ حق دار ہے۔

۱۳۷. أَخْبَرَنَا إِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: أَنْبَأَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو شَيْخٍ الْهُنَائِيُّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمْ: أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ؟ فَقَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَنَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ، إِلَّا مُقَطَّعًا؟ قَالُوا: نَعَمْ خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ رَوَاهُ عَنْ بَيْهَسٍ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ(۳۵)

حضرت ابوشیخ ہنائی نے کہا: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا جب کہ ان کے اردگرد مہاجرین وانصار کے بہت سے لوگ تھے، انہوں نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ رسول

اللہ ﷺ ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے؟ ان سب نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اور آپ نے سونا استعمال کرنے سے بھی منع فرمایا ہے، الّا یہ کہ وہ مختلف جگہوں میں تھوڑا تھوڑا لگا ہوا ہو؟ ان سب نے فرمایا: جی ہاں۔ علی بن غراب نے اس (نضر بن شمیل) کی مخالفت کی ہے اور (اس حدیث کو) ابن عمر کی مسند قرار دیا ہے۔

۱۳۶ (۳۴)۔ نسائی: ۵۱۵۸ ۱۳۷ (۳۵)۔ نسائی: ۵۱۵۹

۱۳۸۔ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْمَدِينَةِ، وَأَخْرَجَ مِنْ كُمِّهِ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ نِسَاؤُهُمْ مِثْلَ هَذَا(۳۶)

حضرت حمید بن عبدالرحمن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ مدینہ منورہ میں منبر پر تھے۔ انہوں نے اپنی آستینوں سے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا اے اہل مدینہ! تم لوگوں کے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ اس کام کی ممانعت فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کی مستورات تباہ ہوگئیں جب انہوں نے اس طرح کی حرکات کیں۔

۱۳۹۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخَذَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ، قَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّورَ(۳۷)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو انہوں نے ہم لوگوں کو خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک گچھا لیا اور فرمایا میں نے یہ کام کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا علاوہ یہود کے اور رسول کریم ﷺ نے اس کا نام ''زور'' رکھا ہے۔

۱۴۰۔ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: أَنْبَأَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّهُ قَالَ:

۱۳۸(۳۶)۔i۔نسائی:۵۲۴۵ ii۔بخاری:۵۹۳۲،۳۴۶۸ iii۔مسلم:۲۱۲۷
iv۔ابوداؤد:۴۱۶۷ v۔ترمذی:۲۷۸۱ vi۔سنن الکبریٰ بیہقی:۹۳۶۴
vii۔المعجم الکبیر طبرانی:۷۹۶

۱۳۹(۳۷)۔نسائی:۵۲۴۶

يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الزُّورِ قَالَ: وَجَاءَ بِخِرْقَةٍ سَوْدَاءَ فَأَلْقَاهَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ، فَقَالَ: هُوَ هَذَا تَجْعَلُهُ الْمَرْأَةُ فِي رَأْسِهَا ثُمَّ تَخْتَمِرُ عَلَيْهِ(۳۸)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے لوگو! رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے تم کو زُور سے۔ پھر آپ نے ایک سیاہ رنگ کے کپڑے کا ٹکڑا نکالا اور فرمایا: یہی زُور ہے اور کوئی عورت اس کو اپنے سر میں رکھ کر سر پر اور پر سے دوپٹہ اوڑھ لیتی ہے۔

۱۴۱۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ، وَالزُّورُ الْمَرْأَةُ تَلُفُّ عَلَى رَأْسِهَا(۳۹)

حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے زُور سے ممانعت فرمائی اور زور وہ ہے کہ جو اپنے سر پر لپیٹ لے (یعنی دوسرے کو اپنے بال زیادہ دکھلانے کے لئے بال میں جوڑ لگائے)۔

۱۴۲۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ: نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ طَعِينٌ، فَأَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: مَا يُبْكِيكَ، أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ،

أَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا؟ قَالَ : كُلٌّ لَا، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَبِعْتُهُ، قَالَ : إِنَّهُ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ أَمْوَالًا تُقْسَمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ، وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ خَادِمٌ، وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَأَدْرَكْتُ فَجَمَعْتُ(۴۰)

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ بن سہم سے روایت ہے کہ میں حضرت ابو ہاشم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ دما میں مبتلا تھے، اس دوران حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے ان کی

۱۴۰(۳۸)۔نسائی:۵۲۴۷ ۱۴۱(۳۹)۔نسائی:۵۲۴۸

۱۴۲(۴۰)۔i۔نسائی:۵۳۷۲ ii۔ترمذی:۲۳۲۷

iii۔ابن ماجہ:۴۱۰۳ iv۔مسند احمد:۲۲۵۵۹

عیادت کے لئے۔ حضرت ابو ہاشم رضی اللہ عنہ رونے لگے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم کس وجہ سے رو رہے ہو، کیا کچھ درد اور تکلیف ہے یا تم دنیا کی وجہ سے رو رہے ہو؟ دنیا تو اچھی گزر گئی۔ (یہ سن کر) انہوں نے کہا یہ کوئی خاص بات نہیں ہے رسول کریم ﷺ نے مجھ کو ایک نصیحت فرمائی تھی میں چاہتا ہوں کہ میں اس کی اتباع کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم ایسے مال دیکھو گے جو لوگوں کو تقسیم کیا جائے گا (یعنی مال غنیمت) لیکن تم کو خدمت کے لئے ایک ملازم اور راہ خدا میں جانے کے لئے ایک سواری کافی ہے لیکن میں نے جس وقت مال پایا تو میں نے اس کو اکٹھا کر لیا۔

۱۴۳۔ أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ : حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ أَبِي نَعَامَةَ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ : مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا : جَلَسْنَا نَدْعُو اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِدِينِهِ، وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ، قَالَ : آللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ؟ قَالُوا : آللَّهُ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ، قَالَ : أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهَمَةً لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ(۴۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ باہر نکلے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حلقہ پر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا تم کس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: خداوند قدوس سے دعا کرتے ہوئے بیٹھے ہیں اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنا دین ہم کو بتلایا اور ہم پر احسان کیا آپ ﷺ کو بھیج کر۔ آپ ﷺ نے فرمایا جی ہاں خدا کی قسم تم اس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم اسی واسطے بیٹھے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں نے تم کو اس واسطے قسم نہیں دی کہ تم کو جھوٹا سمجھا جائے بلکہ اس لئے کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس تشریف لائے اور مجھ سے بیان کیا کہ خداوند قدوس تم لوگوں سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔

۱۴۳(۴۱)۔i۔نسائی:۵۴۲۶ ii۔مسلم:۴۰ iii۔ترمذی:۳۳۷۹

۶۔مرویاتِ ابن ماجہ

۱۴۴۔ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ كَاسِبٍ قَالَ :حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ : حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ بْنُ أَرْطَاةَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :قَامَ مُعَاوِيَةُ، خَطِيبًا فَقَالَ :أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَا تَقُومُ السَّاعَةُ إِلَّا وَطَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى النَّاسِ، لَا يُبَالُونَ مَنْ خَذَلَهُمْ وَلَا مَنْ نَصَرَهُمْ(۱)

یعقوب بن حمید بن کاسب، قاسم بن نافع، حجاج بن ارطاۃ عمرو بن شعیب، اپنے باپ سے روایت ہے امیر معاویہ خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا تمہارے علماء کہاں ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قیامت تک میری امت سے ایک جماعت لوگوں پر غالب رہے گی، وہ نہ کسی مخالف کو خطرے میں لائیں گے اور نہ کسی مددگار کی انہیں احتیاط ہوگی۔

۱۴۵۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ مُسْلِمٍ، عَنِ ابْنِ سَابِطٍ وَهُوَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ، قَالَ :قَدِمَ مُعَاوِيَةُ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ سَعْدٌ، فَذَكَرُوا عَلِيًّا، فَنَالَ مِنْهُ، فَغَضِبَ

سَعْدٌ، وَقَالَ :تَقُولُ هَذَا لِرَجُلٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ : مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ، وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ الْيَوْمَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ(۲)

علی بن محمد، ابو معاویہ، موسیٰ بن مسلم، عبدالرحمٰن بن سابط، سعد بن ابی وقاص فرماتے ہیں۔امیر معاویہ حج کے لئے تشریف لائے۔سعد ان کے پاس گئے۔وہاں حضرت علی کا کچھ بے ادبی کے ساتھ ذکر ہوا۔جسے سن کر سعد رضی اللہ عنہ غضب ناک ہوگئے اور فرمایا تم اس شخص کے بارے میں گفتگو کرتے ہو جس کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا میں جس کا ولی ہوں علی بھی اس کے ولی ہیں اور فرمایا تھا تم میری جگہ پر اسی طرح ہو جیسے ہارون موسیٰ کی جگہ پر تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں اور فرمایا میں آج اس شخص کو علم عطا کروں گا جو اللہ اور اس کے رسول کو محبوب رکھتا ہے۔

۱۴۴(۱)۔ i۔ابن ماجہ:۹

۱۴۵(۲)۔ i۔ابن ماجہ:۱۲۱
ii۔مصنف ابن شیبہ:۳۶۸۷۴
iii۔فضائل الصحابہ لابن احمد بن حنبل:۱۰۳۶
iv۔مسند احمد:۱۶۵۳۸
v۔السنۃ لابی عاصم:۱۳۸۰
vi۔ابن حبان:۶۹۳۵
vii۔المعجم الکبیر (ط):۶۲۳۳
viii۔مسند الشامیین للطبرانی:۲۴۴۴
ix۔سنن الکبریٰ بیہقی:۱۸۳۴۶

---

۱۴۶ . حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَنْبَأَنَا إِسْحَاقُ، عَنْ مُوسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ :أَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ(۳)

احمد بن سنان، یزید بن ہارون، اسحاق، موسیٰ بن طلحہ، معاویہ فرماتے ہیں میں قسم کھا کر کہتا ہوں، کہ میں نے حضور ﷺ کو فرماتے سنا ہے طلحہ ان لوگوں میں سے ہے جس نے اپنی تمنا پوری کر لی۔

۱۴۷ . حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ :حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ

جَنَاحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ بْنِ حَلْبَسٍ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ: الْخَيْرُ عَادَةٌ، وَالشَّرُّ لَجَاجَةٌ، وَمَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ(۴)

ہشام بن عمار، ولید بن مسلم، مروان بن جناح، یونس بن میسرۃ بن حلبس، معاویہ بن ابی سفیان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بھلائی ایک عادت ہے (یعنی فطرت میں داخل ہے) اور برائی نفس کی جانب سے ہے اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اسے دین کی فہم عطا فرما دیتا ہے۔

۱۴۶(۳)۔i۔ابن ماجہ:۱۲۷ ii۔ترمذی:۳۴۰۲،۳۴۲۰
iii۔مسند ابی داؤد:۱۰۵۱ iv۔السنۃ لابن ابی عاصم:۱۴۰۱،۱۴۰۲
v۔معجم ابن الاعرابی:۱۴۳۳ vi۔المعجم الاوسط:۵۰۰۰
vii۔معجم الکبیر للطبرانی:۷۳۹ viii۔مستدرک:۳۵۵۷،۵۶۱۱
۱۴۷(۴)۔i۔ابن ماجہ:۲۲۱ ii۔مسند الشامیین للطبرانی:۱۱۰۶،۲۱۹۱
iii۔موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان:۸۲

۱۴۸. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رُمْحٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ سَأَلَ أُخْتَهُ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، إِذَا لَمْ يَكُنْ فِيهِ أَذًى(۵)

محمد بن رمح، لیث، یزید بن ابی حبیب، سوید بن قیس، معاویہ بن خدیج، معاویہ بن ابی سفیان نے فرمایا کہ انہوں نے اپنی بہن ام حبیبہ سے دریافت کیا۔ کیا رسول اللہ ﷺ مجامعت کے کپڑوں میں بھی نماز پڑھتے تھے، انہوں نے فرمایا ہاں بشرطیکہ اس میں ناپاکی نہ ہوتی۔

۱۴۹. حَدَّثَنَا الْخَلِيلُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ سَلَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَدِيجٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: سَأَلْتُهَا: كَيْفَ

كُنْتِ تَصْنَعِينَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَيْضَةِ؟ قَالَتْ :كَانَتْ إِحْدَانَا فِي فَوْرِهَا، أَوَّلَ مَا تَحِيضُ، تَشُدُّ عَلَيْهَا إِزَارًا إِلَى أَنْصَافِ فَخِذَيْهَا، ثُمَّ تَضْطَجِعُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(٦)

خلیل بن عمرو، ابن سلمہ، محمد بن اسحاق، یزید بن ابی حبیب، سوید بن قیس، معاویہ بن خدیج، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے ام حبیبہ سے دریافت کیا تم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ حالت حیض میں کس طرح گزر کرتی تھیں؟ انہوں نے فرمایا ہم میں سے جب کسی کو حیض آتا تو وہ اپنی چادر رانوں پر باندھ لیتی۔ پھر حضور اکرم ﷺ کے ساتھ لیٹ جاتی (ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امیر معاویہ کی بہن ہیں)

۱۴۸(۵)۔ i۔ ابن ماجہ:۵۴۰ ii۔ ابوداؤد:۳۶۶ iii۔ نسائی:۲۹۳

iv۔ المنتخب من مسند عبد بن حمید:۱۵۵۵

v۔ الآحاد والمثانی:۳۰۷۳،۳۰۷۴ vi۔ سنن الکبریٰ (نسائی):۲۸۳

vii۔ المعجم الکبیر طبرانی:۶۰۲ viii۔ معرفۃ السنن والآثار:۴۹۴۳

۱۴۹(۶)۔ ابن ماجہ:۶۳۸

١٥٠ . حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَا :حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ(٧)

محمد بن بشار، اسحاق بن منصور، ابوعامر، سفیان، طلحہ بن یحییٰ، عیسیٰ بن طلحہ، امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں لمبی ہوں گی۔

١٥١ . حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، ح وحَدَّثَنَا أَبُو بِشْرٍ بَكْرُ بْنُ خَلَفٍ قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ، وَلَا بِالسُّجُودِ، فَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ، وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ، إِنِّي قَدْ بَدُنْتُ(٨)

ہشام بن عمار، سفیان، ابن عجلان، ح، ابو بشر بکر بن حلف، یحییٰ بن سعید، ابن عجلان محمد بن یحییٰ بن حبان، ابن محیریز، معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ سے رکوع اور سجدہ میں پہل نہ کرو، کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میں تم سے پہلے رکوع کرتا ہوں، لیکن تم مجھے اٹھنے سے قبل پا لیتے ہو اور میں کبھی تم سے قبل سجدہ کرتا ہوں لیکن تم مجھے اٹھنے سے قبل پالیتے ہو۔

۱۵۰(۷)۔ i۔ ابن ماجہ:۷۲۵ ii۔ مسلم:۴۲۷

iii۔ مصنف عبد الرزاق:۱۸۶۰،۱۸۶۱ iv۔ مسند اسحاق بن راہویہ:۱۵۱

v۔ اخبار مکہ للفاکہی:۱۳۲۲ vi۔ مسند الحارث:۱۲۲

vii۔ مسند البزار:۱۳۶۵،۷۵۶ viii۔ مستخرج ابی عوانہ:۱۷۹

۱۵۱(۸)۔ i۔ ابن ماجہ:۹۶۳ ii۔ ابوداؤد:۶۱۹

۱۵۲ . حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ، قَالَ :أَرْسَلَ مُعَاوِيَةُ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَانْطَلَقْتُ مَعَ الرَّسُولِ فَسَأَلَ أُمَّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ :إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ يَتَوَضَّأُ فِي بَيْتِي لِلظُّهْرِ، وَكَانَ قَدْ بَعَثَ سَاعِيًا، وَكَثُرَ عِنْدَهُ الْمُهَاجِرُونَ وَقَدْ أَهَمَّهُ شَأْنُهُمْ، إِذْ ضُرِبَ الْبَابُ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ جَلَسَ يَقْسِمُ مَا جَاءَ بِهِ، قَالَتْ :فَلَمْ يَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى الْعَصْرِ، ثُمَّ دَخَلَ مَنْزِلِي فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ :شَغَلَنِي أَمْرُ السَّاعِي أَنْ أُصَلِّيَهُمَا بَعْدَ الظُّهْرِ، فَصَلَّيْتُهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ(٩)

ابو بکر بن ابی شیبہ، عبد اللہ بن ادریس یزید بن ابی زیاد، عبد اللہ بن الحارث کہتے ہیں امیر معاویہ نے ام سلمہ کے پاس ایک شخص بھیجا میں بھی ساتھ تھا اس نے ام سلمہ سے دریافت کیا

انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ میرے گھر ظہر کے لئے وضو فرمار ہے تھے آپ نے ایک شخص کو صدقات کی وصول یابی کے لئے روانہ فرمایا تھا اس وقت آپ کی خدمت میں مہاجرین جمع تھے اور آپ کو ان کی فکر تھی اس شخص نے آکر کواڑ کھٹکھٹایا مہاجرین مسجد میں جمع ہو گئے تھے آپ باہر تشریف لے گئے اور ظہر کی نماز پڑھائی پھر بیٹھ کر مال تقسیم فرمانے لگے اسی طرح عصر تک ہوتا رہا پھر میرے گھر میں داخل ہو کر دو رکعت پڑھیں اور فرمایا مجھے کاموں نے ظہر کے بعد نماز پڑھنے سے روک لیا تھا اب میں عصر کے بعد پڑھ رہا ہوں۔

۱۵۳۔ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ دِينَارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرِيزٌ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ قَالَ: خَطَبَ مُعَاوِيَةُ بِحِمْصَ فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، نَهَى عَنِ النَّوْحِ(۱۰)

ہشام، اسماعیل بن عیاش، عبداللہ بن دینار، جریر مولی معاویہ امیر معاویہ نے حمص میں خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نوحہ کرنے سے منع فرمایا ہے۔

۱۵۲(۹)۔ i۔ ابن ماجہ:۱۱۵۹ ii۔ المعجم الکبیر للطبرانی:۹۲۹

۱۵۳(۱۰)۔ i۔ ابن ماجہ:۱۵۸۰ ii۔ مصنف ابن ابی شیبہ:۱۲۱۰۴، ۱۲۱۰۵

iii۔ مسند البزار:۳۵۶۸

۱۵۴۔ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ بْنُ الْحَارِثِ، عَنِ الْقَاسِمِ أَبِي عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى الْمِنْبَرِ، قَبْلَ شَهْرِ رَمَضَانَ: الصِّيَامُ يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، وَنَحْنُ مُتَقَدِّمُونَ، فَمَنْ شَاءَ فَلْيَتَقَدَّمْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيَتَأَخَّرْ(۱۱)

عباس بن ولید، مروان بن محمد، ہیثم بن حمید، علاء بن الحراث، قاسم ابی عبدالرحمان، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا رمضان سے قبل فلاں فلاں دن روزے کے ہیں اور ہم انہیں پہلے رکھیں گے لیکن جو چاہے انہیں پہلے رکھے اور جو چاہے وہ بعد میں رکھے۔

۱۵۵۔حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ :حَدَّثَنا وَكِيعٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ، قَالَ " :كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ، فَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ، فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ أَنْ قَالَ :لَا أُرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا يَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هَذَا، فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ "قَالَ أَبُو سَعِيدٍ :لَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا مَا عِشْتُ(۱۲)

علی بن محمد، وکیع، داؤد بن قیس الفراء، عیاض بن عبداللہ بن ابی سرح، ابو سعید نے فرمایا کہ ہم حضور کے زمانہ میں صدقہ فطر ایک صاع کھانے کا ایک صاع کھجور ایک صاع جو ایک صاع

۱۵۴(۱۱)۔ ابن ماجہ: ۱۶۴۷

۱۵۵(۱۲)۔i۔ابن ماجہ: ۱۸۲۹ ii۔بخاری: ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۸، ۱۵۱۰

iii۔مسلم: ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲ iv۔ابوداؤد: ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸

v۔ترمذی: ۶۷۳ vi۔نسائی: ۲۳۱۸

vii۔المسند المستخرج علی صحیح مسلم: ۲۵۰۲ iii۔السنن الکبریٰ بیہقی: ۱۲۷۸۱

پنیر اور ایک صاع کشمش کا نکالتے اسی طرح ہوتا رہا جب معاویہ ہمارے پاس مدینہ منورہ میں آئے تو انہوں نے لوگوں سے بیان کیا کہ شامی گیہوں کے دو صاع ایک صاع کے برابر ہوتے ہیں لوگوں نے اس پر عمل شروع کر دیا ابو سعد نے فرمایا کہ میں تو ہمیشہ عمر بھر اسی طرح ادا کرتا رہوں گا جیسے رسول اللہ ﷺ کے مبارک زمانہ میں ادا کیا کرتا تھا۔

۱۵۶۔حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ :حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِذَا شَرِبُوا فَاقْتُلُوهُمْ(۱۳)

ہشام، شعیب بن اسحاق، ابن ابی عروبہ، عاصم بن بہدلہ، ذکوان، ابوصالح، معاویہ بن ابی سفیان کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب لوگ شراب پئیں تو انہیں کوڑے مارو، دوبارہ پئیں تو پھر کوڑے مارو، سہ بار پئیں تو پھر کوڑے مارو، چوتھی بار انہیں قتل کر دو۔

۱۵۷۔ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الرَّقِّيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ، عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ، سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :كُلُّ مُسْكِرٍ، حَرَامٌ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَهَذَا حَدِيثُ الرَّقِّيِّينَ(۱۴)

علی بن میمون، خالد بن حبان، سلیمان بن عبداللہ بن الزبرقان، یعلیٰ بن شداد بن اوس، معاویہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہر نشہ لانے والی چیز ہر مومن پر حرام ہے، یہ رقہ والوں کی حدیث ہے۔

۱۵۶(۱۳)۔i۔ابن ماجہ:۲۵۷۳ ii۔ابوداؤد:۴۴۸۷ iii۔ترمذی:۱۴۴۴
iv۔مسند احمد:۱۶۸۵۹ v۔سنن الکبریٰ بیہقی:۱۷۵۰۱

۱۵۷(۱۴)۔ابن ماجہ:۳۳۸۹

۱۵۸۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ أَبِي الْمُعْتَمِرِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ(۱۵)

ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، ابوالمعتمر، ابن سیرین معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے چیتے کی کھال پر سوار ہونے سے منع فرمایا۔

۱۵۹۔ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ :حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ، عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ(۱۶)

ابن ابی شیبہ، غندر، شبہ، سعد بن ابراہیم بن عبدالرحمان عوف، معبد الجہنی، معاویہ کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک دوسرے کی منہ پر تعریف نہ کیا کرو کیونکہ یہ ذبح کرنا ہے۔

۱۶۰۔ حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّحَبِيُّ قَالَ :أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ، يَقُولُ :سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ رَبِّهِ، يَقُولُ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ(۱۷)

غیاث بن جعفر، ولید بن مسلم، ابن جابر، ابوعبدربہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، معاویہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دنیا میں فتنوں اور مصیبتوں کے سوا کچھ باقی نہ رہے گا۔

۱۵۸(۱۵)۔i۔ابن ماجہ:۳۶۵۶،۳۶۵۵ ii۔مصنف ابن ابی شیبہ:۲۵۴۴۲
ii۔ابوداؤد:۴۱۲۷

۱۵۹(۱۶)۔i۔ابن ماجہ:۳۷۴۳ ii۔الادب لابن ابی شیبہ:۳۱
iii۔مصنف ابن ابی شیبہ:۲۶۲۶۱

۱۶۰(۱۷)۔i۔ابن ماجہ:۴۰۳۵ ii۔الفتن لنعیم بن حماد:۴۶
iii۔الکنی والاسماء للدولابی:۱۵۱۹ iv۔ابن حبان:۶۹۰
v۔امالی ابن سمعون الواعظ:۸ vi۔المخلصیات:۲۵۶،۳۰۴۸
vii۔حلیۃ الاولیاء:ص۱۶۲ viii۔السنن الواردہ فی الفتن للدانی:۳،۷۱
ix۔موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان:۱۸۲۸

۱۶۱۔ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ :أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ، رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ، قَالَ :نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ، وَهُوَ طَعِينٌ، فَأَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُودُهُ، فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :مَا يُبْكِيكَ؟ أَيْ خَالِ أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا، فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا؟ قَالَ :عَلَى كُلٍّ لَا، وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَبِعْتُهُ، قَالَ :إِنَّكَ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ أَمْوَالًا تُقْسَمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ، وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، فَأَدْرَكْتُ، فَجَمَعْتُ(۱۸)

ابووائل سمرہ بن سہم کہتے ہیں میں ابوہاشم بن عتبہ کی عیادت کے لئے گیا۔اور وہ نیزے

سے زخمی ہو گئے تھے کچھ دیر بعد معاویہ بھی عیادت کے لئے آ گئے، ابو ہاشم رونے لگے، معاویہ نے دریافت کیا آپ کس وجہ سے روتے ہیں؟ کیا درد کی تکلیف ہے یا دنیا کے چھوٹ جانے کا رنج ہے؟ اگر دنیا کا رنج ہے تو اس کا بہتر حصہ تو گزر چکا، ابو ہاشم نے فرمایا ان باتوں میں سے کسی بات کی بھی پرواہ نہیں، لیکن نبی کریم ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا اور فرمایا تھا تجھے بہت سا مال ملے گا جسے تو لوگوں میں تقسیم کر دے گا اور تیرے لئے ایک خادم اور اللہ کی راہ میں لڑنے کے لئے ایک سواری کافی ہے افسوس جب میں نے مال پایا تو اسے جمع کیا۔

۱۶۲۔ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عِمْرَانَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ رَبٍّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :إِنَّمَا الْأَعْمَالُ كَالْوِعَاءِ، إِذَا طَابَ أَسْفَلُهُ، طَابَ أَعْلَاهُ، وَإِذَا فَسَدَ أَسْفَلُهُ، فَسَدَ أَعْلَاهُ(۱۹)

عثمان بن اسماعیل بن عمران، ولید بن مسلم، عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر، ابوعبدرب، معاویہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اعمال کی مثال برتن کی طرح ہے جو برتن نیچے سے اچھا ہوگا وہ اوپر سے بھی اچھا ہوگا۔ اور جو نیچے سے برا ہوگا وہ اوپر سے بھی برا ہوگا۔

۱۶۱(۱۸)۔i۔ابن ماجہ:۴۱۰۳ ii۔ترمذی:۲۳۲۷ iii۔نسائی:۵۳۸۷
iv۔السنن الکبریٰ نسائی:۹۷۲۵ v۔موارد الظمآن الی زوائد ابن حبان:۲۴۷۸
۱۶۲(۱۹)۔i۔ابن ماجہ:۴۱۹۹ ii۔المنتخب من مسند عبد بن حمید:۴۱۴

۷۔مرویات ابن خزیمہ

۱۶۳۔ يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامٍ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى مُعَاوِيَةَ فَنَادَى الْمُنَادِي بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ :اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ ": اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، ثُمَّ قَالَ :أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :وَأَنَا أَشْهَدُ، ثُمَّ قَالَ :أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :وأنا أشهد، ثم قال :حيَّ على

الصَّلاۃِ، فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ :لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللَّہِ، ثُمَّ قَالَ :حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ :لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللَّہِ، ثُمَّ قَالَ :ھَکَذَا سَمِعْتُ نَبِیَّکُمْ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ "(۱)

حضرت عیسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو مؤذن نے نماز کے لئے اذان کہی تو اس نے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر ،(اللہ بہت بڑا ہے) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: اللہ اکبر اللہ اکبر پھر اس نے کہا: اشہد ان لا الہ الا اللہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی لائق عبادت نہیں) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی فرمایا: اشہد ان لا الہ الا اللہ پھر اس نے کہا: اشہد ان محمد ارسول اللہ (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں) پھر اس نے کہا حی علی الصلاۃ (نماز کی طرف) تو حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ (اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر گناہ سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت نہیں) پھر اس نے کہا: حی علی الفلاح (بھلائی کی طرف) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: لا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر فرمایا: میں نے تمہارے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح اذان کا جواب دیتے ہوئے سنا ہے۔"

۱۶۴۔ نا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، نا حَرْمَلَۃُ یَعْنِی ابْنَ عَبْدِ الْعَزِیزِ، حَدَّثَنِی أَبِی، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ یُوسُفَ مَوْلَی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ :أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ :اللَّہُ أَکْبَرُ، اللَّہُ أَکْبَرُ،

۱۶۳(۱)۔ i۔ ابن خزیمہ: ۴۱۴ ii۔ بخاری: ۶۱۲، ۶۱۳ iii۔ دارمی: ۱۲۰۲
iv۔ مسند احمد: ۱۶۸۲۸ v۔ السنن الکبریٰ بیہقی: ۱۹۲۸

فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ بْنُ أَبِی سُفْیَانَ :اللَّہُ أَکْبَرُ، اللَّہُ أَکْبَرُ، فَقَالَ :أَشْھَدُ أَنْ لَا إِلَہَ إِلَّا اللَّہُ قَالَ مُعَاوِیَۃُ :أَشْھَدُ أَنْ لَا إِلَہَ إِلَّا اللَّہُ قَالَ :أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّہِ قَالَ مُعَاوِیَۃُ : أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّہِ، ثُمَّ قَالَ مُعَاوِیَۃُ :ھَکَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُولُ (۲)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام جناب محمد بن یوسف رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ مؤذن نے اذان دی تو کہا: الله اكبر الله اكبر (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے) تو حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: الله اكبر الله اكبر، تو اس نے کہا: اشهد ان لا اله الا الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہے) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: اشهد ان لاالہ الا الله، اس نے کہا: اشهد ان محمد رسول الله (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: اشهد ان محمد رسول الله، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا ہے۔"

۱۰۵ ا. بُنْدَارٌ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، نا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ " :اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ :أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالَ :حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ :حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ :اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "قَالَ أَبُو بَكْرٍ :وَخَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ مِنْ هَذَا الْبَابِ أَيْضًا، قَدْ خَرَّجْتُهُ فِي بَابٍ آخَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ :مَعْنَى خَبَرِ أُمِّ حَبِيبَةَ :قَالَ كَمَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى يَفْرُغَ، أَيْ إِلَّا قَوْلَهُ :حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، وَكَذَلِكَ مَعْنَى خَبَرِ أَبِي سَعِيدٍ، فَقُولُوا كَمَا يَقُولُ :أَيْ خَلَا قَوْلِهِ :

۱۶۴(۲)۔ا۔ابن خزیمہ:۴۱۵ ii۔نسائی:۶۷۶

iii۔بخاری:۶۱۲، ۶۱۳ iv۔الطبرانی فی الکبیر:۱۹/۳۳۶

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، وَخَبَرُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَمُعَاوِيَةَ مُفَسِّرَيْنِ لِهَذَيْنِ الْخَبَرَيْنِ، وَقَدْ بَيَّنَ فِي خَبَرِ عُمَرَ وَمُعَاوِيَةَ أَنَّ مَنْ سَمِعَ هَذَا الْمُنَادِي يُنَادِي

بِـالصَّلاةِ إِنَّمَا يَقُولُ مِثْلَ مَا يَقُولُ، خَلا قَوْلِهِ حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ، وَيَقُولُ إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَيَّ عَلَى الصَّلاةِ حَيَّ عَلَى الْفَلاحِ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، الْمُصَلِّي، وَالْمُؤَذِّنُ لَا يَقُولُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فِي أَذَانِهِ، فَهَذَا الْقَوْلُ مِنْ سَامِعِ الْمُؤَذِّنِ لَيْسَ هُوَ مِمَّا يَقُولُهُ الْمُؤَذِّنُ(۳)

حضرت محمد بن عمرو بیان کرتے ہیں کہ میرے والد محترم نے میرے دادا سے روایت بیان کی کہ میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ مؤذن نے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ اکبر اللہ اکبر، تو اس نے کہا: اشھدان لا الٰہ الا اللہ تو اس نے کہا: اشھدان محمدالرسول اللہ، (میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: اشھد ان محمد الرسول اللہ۔ تو اس نے کہا: حی علی الصلاۃ (آؤ نماز کی طرف تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لاحول ولا قوۃ الا باللہ (نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی ہمت اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر نہیں ہے۔) تو اس نے پکارا: حی علی الفلاح (آؤ کامیابی وکامرانی کی طرف) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: لا حول وقوۃ الا باللہ تو اس نے کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ (اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔) تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا: اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الٰہ الا اللہ، پھر فرمایا: رسول اللہ ﷺ اسی طرح فرمایا کرتے تھے۔ امام ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اسی باب کے متعلق ہے، میں نے اسے ایک باب میں بیان کیا ہے۔ امام ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کا معنی یہ ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے (اذان کا جواب دیتے ہوئے) اسی طرح کلمات

١٦٥ (۳) i۔ ابن خزیمہ: ۴١٦ ii۔ بخاری: ۶١۲، ۶١۳، iii۔ سنن دارمی: ١۲۰۳
iv۔ ابن حبان: ١۶۸۲، ١۶۸۵، ١۶۸۶ v۔ شرح معانی الآثار: ۸۸۶
vi۔ مسند احمد: ١۶۸۲۹

کہے جیسے مؤذن نے کہے۔ یہاں تک کہ وہ اذان سے فارغ ہوگیا، سوائے حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کے، (ان کے جواب میں (لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا) اسی طرح حضرت

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث کا معنی بھی یہی ہے کہ تم اذان کا جواب اسی طرح دو جیسے مؤذن کہتا ہے سوائے حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کے۔ حضرت عمر بن خطاب اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی احادیث ان دو احادیث کی تفسیر بیان کرتی ہیں، حضرت عمر اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی احادیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو شخص نماز کے لئے مؤذن کی اذان سنے تو وہ مؤذن ہی کی طرح کلمات دہرائے سوائے حی علی الصلاۃ اور حی علی الفلاح کے کلمات کے، ان کلمات کے جواب میں وہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ کہے۔

١٦٦ ا. نا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الزُّهْرِيُّ، نا سُفْيَانُ قَالَ :سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي لُبَابَةَ، سَمِعْتُهُ مِنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ قَالَ :كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ، ح وَحَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا أَسْبَاطُ بْنُ مُحَمَّدٍ، نا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ، ح وَحَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ قَالَا :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ، نا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، ح وَحَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ قَالَ :سَمِعْتُ وَرَّادًا يُحَدِّثُ، وَفِي حَدِيثِ أَسْبَاطٍ وَسُفْيَانَ، عَنْ وَرَّادٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ :لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ وَفِي حَدِيثِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ :أَمْلَى عَلَيَّ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَكَتَبْتُ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ(۴)

١٦٦(۴)۔ i۔ابن خزیمہ:۷۴۲ ii۔بخاری:۶۲۹۲،۶۳۳۰،۸۴۴
iii۔مسلم:۵۹۳ iv۔ابوداؤد:۱۵۰۵
v۔سنن نسائی:۱۳۴۱،۱۳۴۲ vi۔مصنف ابی شیبہ:۳۰۹۶،۲۹۲۶۰
vii۔مسند احمد:۱۸۱۸۳،۱۸۲۳۲ viii۔دارمی:۱۳۸۹
ix۔سنن کبریٰ:۱۲۶۵،۱۲۶۶،۹۸۸۱ x۔ابن خزیمہ:۷۴۲
xi۔ابن حبان:۲۰۰۷

جناب عبدہ بن ابی لبابہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت مغیرہ رضی اللہ

عنہ کے کاتب وراد سے سنا، وہ فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے کوئی ایسا مسئلہ بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو، تو انہوں نے جواباً فرمایا: رسول اللہ ﷺ جب نماز مکمل کر لیتے (تو یہ دعا پڑھتے)..... عبدالملک کی روایت میں ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے وراد کو بیان کرتے ہوئے سنا، جبکہ اسباط اور سفیان وراد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد یہ دعا پڑھتے تھے: **لا اله الا الله وحده لا شريک له ، له الملک وله الحمد وهو على كل شیء قدير ، اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطی لما منعت ولا ينفع ذاالجد منک الجد** ."اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، ساری بادشاہی اور تمام تعریفیں اسی کی ہیں اور وہ ہر چیز پر پوری طرح قادر ہے۔ اے اللہ جو چیز تو عطا کر دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو روک دے اسے کوئی عطا نہیں کر سکتا اور تیرے نزدیک کسی مالدار کو اس کا مال کچھ نفع نہیں دے گا۔" عبدالرحمٰن کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: "حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ کلمات املاء کروائے تو میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھ کر ارسال کیے کہ رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ پڑھا کرتے تھے۔"

۱٦٧ . نا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى، أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي عَمْرٌو، وَابْنُ لَهِيعَةَ، وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَكَمِ، أَخْبَرَنَا أَبِي وَشُعَيْبٌ قَالَا :أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، ح وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ، وَحَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ يَعْقُوبَ الْجَزَرِيُّ، حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، كُلُّهُمْ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ :سَأَلْتُ أُمَّ حَبِيبَةَ، هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ؟ قَالَتْ :نَعَمْ، إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى وَقَالَ ابْنُ الْحَكَمِ، وَالْفَضْلُ، وَيَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ .وَفِي حَدِيثِ ابْنِ إِسْحَاقَ :فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُضَاجِعُكِ فِيهِ؟ (٥)

۱٦٧(٥)۔ i۔ ابن خزیمہ: ٦٧٧ ii۔ ابوداؤد: ٣٦٦ iii۔ نسائی: ٢٩٥
iv۔ ابن ماجہ: ٥٤٠ v۔ سنن دارمی: ١٤١٦ vi۔ مسند احمد: ٦/٤٢٦

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ام حبیبہ

رضی اللہ عنہا سے پوچھا: کیا نبی اکرم ﷺ اس کپڑے میں نماز پڑھ لیتے تھے جس میں آپ نے ان سے صحبت کی ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہاں جب آپ اس میں کوئی نجاست نہ دیکھتے (تو نماز ادا کر لیتے تھے) جناب ابن اسحاق کی روایت میں ہے: ''اس کپڑے میں جس میں آپ تمہارے ساتھ لیٹے تھے (اس میں نماز پڑھ لیتے تھے؟)

۱۶۸ . وَفِي خَبَرِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ وَمُعَاوِيَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ شَكَّ فِي صَلَاتِهِ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ .خَرَّجْتُ هَذِهِ الْأَخْبَارَ بِأَسَانِيدِهَا فِي كِتَابِ الْكَبِيرِ، وَهَذِهِ اللَّفْظَةُ مُخْتَصَرَةٌ غَيْرُ مُتَقَصَّاةٍ.(٦)

حضرت عبداللہ بن جعفر اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے روایت میں ہے، جسے اپنی نماز میں شک ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ تشہد میں بیٹھے بیٹھے دو سجدے کر لے۔'' (صاحب کتاب کا بیان ہے کہ) میں نے یہ احادیث ان کی اسانید کے ساتھ کتاب الکبیر میں بیان کی ہیں۔ اور یہ الفاظ مختصر غیر مفصل ہیں۔

۱۶۹ .أنا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، ثنا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، وَمُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، ح وَثنا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، نا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، ح وَثنا أَيْضًا، سَعِيدٌ، نا سُفْيَانُ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، ح وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، نا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ الْقَطَّانُ، وَثنا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ، ثنا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا :ثنا ابْنُ عَجْلَانَ، هَذَا حَدِيثُ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنِّي قَدْ بَدُنْتُ، فَلَا تُبَادِرُونِي بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، فَإِنَّكُمْ مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ، وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ قَالَ أَبُو بَكْرٍ :لَمْ يَذْكُرِ الْمَخْزُومِيُّ فِي حَدِيثِ يَحْيَى :وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ إِلَى آخِرِهِ .وَقَالَ يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ :إِنِّي قَدْ بَدِنْتُ أَوْ بَدَّنْتُ (٧)

۱۶۸(۶)۔ i۔ابن خزیمہ:۱۰۲۲ ii۔نسائی:۱۲۶۱

iii۔مسند احمد:۱۶۸۴۷ iv۔معجم ابن عساکر:۱۴۸۱

۱۶۹(۷)۔ i۔ابن خزیمہ:۱۵۹۴ ii۔ابوداؤد:۶۱۹ iii۔ابن ماجہ:۹۶۳

iv۔مسند الحمیدی:۶۰۳ v۔سنن الدارمی:۱۳۱۵ vi۔ابن حبان:۲۲۳۱

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''بلاشبہ میرا بدن بھاری ہوگیا ہے، لہٰذا تم مجھ سے پہلے رکوع وسجود نہ کیا کرو۔ کیونکہ میں رکوع کرتے وقت تم پر جتنی بھی سبقت کروں گا وہ تم میرے سر اٹھانے کے بعد پالو گے اور جب میں سجدہ کرتے ہوئے تم سے جتنی بھی سبقت کروں گا تم وہ میرے سر اٹھانے کے بعد پالو گے۔''
امام ابوبکر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جناب مخزومی نے یحییٰ کی روایت میں یہ الفاظ بیان نہیں کیے: ''میں سجدہ کرتے وقت تم سے جتنی بھی سبقت کروں گا۔'' اور جناب یحییٰ بن حکیم کی روایت میں ہے: ''بلاشبہ میں بھاری جسم والا ہوگیا ہوں یا میں کمزور اور عمر رسیدہ ہوگیا ہوں۔

۱۷۰. قَالَ أَبُو بَكْرٍ :فِي خَبَرِ أَبِي مُوسَى :فَإِنَّ الْإِمَامَ يَسْجُدُ قَبْلَكُمْ، وَيَرْفَعُ قَبْلَكُمْ، فَتِلْكَ بِتِلْكَ ، وَفِي خَبَرِ مُعَاوِيَةَ :وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رَفَعْتُ(۸)

امام ابوبکر رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: بے شک امام تم سے پہلے سجدہ کرتا ہے اور تم سے پہلے سر اٹھاتا ہے تو یہ اس کے برابر ہو جائے گا۔ (یعنی تمہارا دیر سے سجدہ کرنا اور دیر سے سر اٹھانا، اس سے تمہارا اور امام کا سجدہ برابر ہو جائے گا) اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: میں جس قدر بھی تم سے پہلے سجدے میں جاؤں گا تم وہ مقدار میرے سر اٹھانے تک پالو گے۔

۱۷۱. نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ بِشْرٍ، نا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، ثنا عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ، وَثنا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، ثنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ، ح وَثنا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ، حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ :أَرْسَلَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَسْأَلُهُ، فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ :نَعَمْ صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ

۱۷۰(۸)۔ i۔ابن خزیمہ:۱۶۰۱ ii۔مسلم:۴۰۴ iii۔ابوداؤد:۹۷۲،۹۷۳
iv۔نسائی:۸۲۱ v۔ابن ماجہ:۸۴۷،۹۰۱ vi۔مسند احمد:۳۹۴/۴
vii۔ابن خزیمہ:۱۵۹۴ viii۔ابوداؤد:۴۱۹ ix۔ابن ماجہ:۹۶۳

x۔مسند الحمیدی:۶۰۳ xi۔سنن الدارمی:۱۳۱۵ xii۔ابن حبان:۲۲۳۱

فِي الْمَقْصُورَةِ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ أُصَلِّي، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ " :إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ، إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ أَوْ تَتَكَلَّمَ؛ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذَلِكَ .وَقَالَ ابْنُ رَافِعٍ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ :أَمَرَ بِذَلِكَ أَلَّا تُوصِلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتَّى تَخْرُجَ أَوْ تَتَكَلَّمَ .قَالَ أَبُو بَكْرٍ :عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ هَذَا ثِقَةٌ، وَالْآخَرُ هُوَ عُمَرُ بْنُ عَطَاءٍ، تَكَلَّمَ أَصْحَابُنَا فِي حَدِيثِهِ لِسُوءِ حِفْظِهِ، قَدْ رَوَى ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْهُمَا جَمِيعًا(۹)

جناب عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر نے حضرت سائب بن یزید کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لئے بھیجا۔ میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: ”ہاں، میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ محراب میں جمعہ ادا کیا جب انہوں نے سلام پھیرا تو میں نے کھڑے ہوکر نماز پڑھنی شروع کردی، انہوں نے مجھے بلانے کے لئے ایک شخص کو بھیجا۔ لہٰذا میں ان کے پاس حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: جب تم نماز جمعہ پڑھ لو تو گفتگو کرنے یا وہاں سے نکلنے سے پہلے اس کے ساتھ کوئی دوسری نماز نہ ملاؤ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کا حکم دیا ہے۔ ابن رافع اور عبدالرحمان کی روایت میں الفاظ یہ ہیں: ”اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز کو نہ ملایا جائے حتیٰ کہ تم گفتگو کرلو یا وہاں سے نکل جاؤ۔ امام ابوبکر فرماتے ہیں: عمر بن عطاء بن ابی الخوار ثقہ راوی ہے۔ جبکہ دوسرے عمر بن عطاء کی بارے میں ہمارے اصحاب محدثین نے اس کے حافظے کی خرابی کی وجہ سے اس کی احادیث میں جرح کی ہے۔ جناب ابن جریج نے ان دونوں سے روایات بیان کی ہیں۔

۱۷۲ .نا عَلِيُّ بْنُ سَهْلٍ الرَّمْلِيُّ، ثنا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، أَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَطَاءٍ قَالَ :أَرْسَلَنِي نَافِعُ بْنُ جُبَيْرٍ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَسْأَلُهُ، فَسَأَلْتُهُ، فَقَالَ :نَعَمْ، صَلَّيْتُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ مَعَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا سَلَّمْتُ قُمْتُ أُصَلِّي، فَأَرْسَلَ إِلَيَّ فَأَتَيْتُهُ، فَقَالَ لِي :إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ إِلَّا أَنْ تَخْرُجَ، أَوْ تَتَكَلَّمَ؛ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذَلِكَ(۱۰)

۱۷۱(۹)۔ i۔ابن خزیمہ:۱۷۰۵،۱۸۶۷ ii۔مسلم:۸۸۳ iii۔ابوداؤد:۱۱۲۹

iv۔مسند احمد:۱۶۸۶۶،۱۶۹۱۳

۱۷۲(۱۰)۔ i۔ ابن خزیمہ: ۱۸۶۷، ۱۷۰۵، ۱۸۶۷، ۱۸۶۷ ii۔ مسلم: ۸۸۳

iii۔ ابوداؤد: ۱۱۲۹ iv۔ مسند احمد: ۱۶۸۶۶، ۱۶۹۱۳

جناب عمر بن عطاء بیان کرتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر نے سائب بن یزید کے پاس مسئلہ پوچھنے کے لئے بھیجا تو میں نے ان سے مسئلہ پوچھا۔ تو انہوں نے جواب دیا: ہاں میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جمعہ کی نماز محراب میں ادا کی۔ پھر جب میں نے سلام پھیرا تو میں نے کھڑے ہو کر (نفل) نماز شروع کر دی تو انہوں نے مجھے بلانے کے لئے آدمی بھیجا۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے مجھے کہا: جب تم جمعہ کی نماز پڑھ لو، تو وہاں سے نکلے بغیر یا کلام کرنے سے پہلے جمعہ کی نماز کے ساتھ کوئی اور نماز مت ملاؤ۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا کرنے کا حکم دیا ہے۔

۱۷۳ . نا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْمَقْصُورَةِ فَقُمْتُ لِأُصَلِّيَ مَكَانِي، فَقَالَ لِي: لَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَمْضِيَ أَمَامَ ذَلِكَ أَوْ تَتَكَلَّمَ؛ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذَلِكَ(۱۱)

جناب عمر بن عطاء بن ابوالخوار بیان کرتے ہیں کہ مجھے نافع بن جبیر نے جناب سائب بن یزید کی خدمت میں اس چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لئے بھیجا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس سے دیکھی تھی۔ انہوں نے جواب دیا: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ محراب میں نماز جمعہ ادا کی۔ پھر میں اپنی جگہ پر نفل نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا۔ تو انہوں نے مجھے کہا: جمعہ کی نماز کے ساتھ نفل نماز مت ملاؤ حتیٰ کہ تم اس جگہ سے آگے بڑھ جاؤ یا بات چیت کر لو۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے۔

۱۷۴ . حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ، نا إِسْمَاعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَرْمَلَةَ، عَنْ كُرَيْبٍ، أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بِنْتَ الْحَارِثِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ قَالَ: فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا، وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا

بِالشَّامِ فَرَأَيْنَا الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا، وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ فَسَأَلَنِي

۱۷۳(۱۱)۔ i۔ابن خزیمہ:۱۸۶۸، ۱۷۰۵، ۱۸۶۷ ii۔مسلم:۸۸۳

iii۔ابوداؤد:۱۱۲۹ iv۔مسند احمد:۱۶۸۶۶، ۱۶۹۱۳

عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ -ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ -فَقَالَ :مَتَى رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ؟ فَقُلْتُ :رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ :أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ؟ قُلْتُ :نَعَمْ أَنَا رَأَيْتُهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، وَرَآهُ النَّاسُ وَصَامُوا، وَصَامَ مُعَاوِيَةُ .قَالَ :لَكِنَّا رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ فَلَا نَزَالُ نَصُومُهُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ ، فَقُلْتُ :أَوَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَصِيَامِهِ؟ قَالَ :لَا، هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(۱۲)

جناب کریب سے روایت ہے کہ ام فضل بنت حارث نے انہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ملک شام بھیجا۔ وہ کہتے ہیں: "میں شام آیا اور ان کا کام اور ضرورت پوری کردی اور میں نے رمضان المبارک کا چاند شام ہی میں دیکھا پس ہم نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھا اور لوگوں نے چاند دیکھا اور روزہ رکھا۔" اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا۔ پھر میں مہینے کے آخر میں مدینہ منورہ واپس آیا تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے مجھ سے سوال کرتے ہوئے چاند کا ذکر کیا تو پوچھا: تم نے چاند کب دیکھا تھا؟ میں نے عرض کی کہ ہم نے چاند جمعہ کی رات دیکھا تھا۔ انہوں نے دریافت کیا: کیا تم نے خود جمعہ کی رات کو چاند دیکھا تھا؟ میں نے جواب دیا: جی ہاں۔ میں نے خود جمعہ کی رات کو چاند دیکھا تھا۔ اور لوگوں نے بھی چاند دیکھا تھا اور روزہ رکھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا تھا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ لیکن ہم نے چاند ہفتہ کی رات کو دیکھا تھا لہٰذا ہم اسی طرح مسلسل روزے رکھتے رہیں گے حتیٰ کہ تیس دن مکمل کرلیں یا چاند دیکھ لیں۔ میں نے عرض کی: کیا آپ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی روایت اور ان کے روزوں پر کفایت نہیں کریں گے؟ انہوں نے جواب دیا: نہیں، ہمیں رسول اللہ ﷺ نے اسی طرح حکم دیا ہے۔

۱۷۴(۱۲)۔ i۔ابن خزیمہ:۱۹۱۶ ii۔مسلم:۱۰۸۷ iii۔تفسیر قرطبی:۲۰۵/۲

iv۔ ابوداؤد: ۲۳۴۴ v۔ ترمذی: ۶۹۳ vi۔ التفسیر الحدیث: ۳۱۰/۶
vii۔ نسائی: ۲۱۱۳ viii۔ مسند احمد: ۲۷۸۹
ix۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم: ۲۴۴۴ x۔ دارقطنی: ۲۲۱۱
xi۔ السنن الکبری (بیہقی): ۸۲۰۵ xii۔ معرفۃ السنن والآثار: ۸۸۰۵
xiii۔ شرح السنۃ للبغوی: ۱۷۲۴

۱۷۵۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، وَيَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالُوا: نا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، ثنا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ سَيْفٍ، عَنِ الْحَارِثِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَبِي رُهْمٍ، عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو رَجُلًا إِلَى السَّحُورِ، فَقَالَ: هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ. وَقَالَ الدَّوْرَقِيُّ، وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَدْعُو إِلَى السَّحُورِ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ، فَقَالَ: هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ. وَزَادَا: ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: اللّٰهُمَّ عَلِّمْ مُعَاوِيَةَ الْكِتَابَ وَالْحِسَابَ وَقِهِ الْعَذَابَ. وَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ: عَنْ مُعَاوِيَةَ، وَقَالَ: هَلُمَّ إِلَى الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ (۱۳)

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا آپ ایک شخص کو سحری کھانے کی دعوت دے رہے تھے۔ تو آپ نے فرمایا" آؤ صبح کا مبارک کھانا کھاؤ۔" جناب الدورقی اور عبداللہ بن ہاشم کی روایت میں ہے "میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا جبکہ آپ ﷺ ماہ رمضان میں سحری کے کھانے کی دعوت دے رہے تھے تو آپ نے فرمایا: "آؤ مبارک صبح کا کھانا کھاؤ۔" دونوں نے اپنی اپنی روایت میں یہ اضافہ بیان کیا ہے "پھر میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: "اے اللہ معاویہ کو قرآن اور حساب کرنا سکھا اور اسے عذاب سے بچا۔" اور جناب عبداللہ بن ہاشم، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: آؤ صبح کا بابرکت کھانا کھاؤ۔

۱۷۶۔ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، حَدَّثَنِي سُمَيٌّ، وَسَمِعْتُهُ مِنْ سُمَيٍّ، وَحَدَّثَنِي، سُمَيٌّ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ أَرْسَلَ إِلَى عَائِشَةَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَارِثِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَذَهَبْتُ مَعَ أَبِي، فَسَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُولُ: إِنَّ

رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الصُّبْحُ وَهُوَ جُنُبٌ فَيَصُومُ (۱۴.)

۱۷۵(۱۳)۔i۔ابن خزیمہ:۱۹۳۸ ii۔ابوداؤد:۲۳۴۴ iii۔نسائی:۲۱۶۵

iv۔مسند احمد:۷۱۵۲ v۔مسند البزار:۴۲۰۲

vi۔السنن الکبریٰ للنسائی:۲۴۸۶ vii الشریعۃ للآجری:۱۹۱۰

viii۔المعجم الکبیر للطبرانی:۶۲۸ ix۔مسند الشاہین:۲۰۱۰

۱۷۶(۱۴)۔i۔ابن خزیمہ:۲۰۰۹ ii۔مسند الحمیدی:۱۹۹ iii۔بخاری:۱۹۳۱

iv۔مسلم:۱۱۰۹ v۔مسند احمد:۲۴۱۰۴ vi۔معرفۃ الآثار:۸۶۳۲

جناب ابوبکر سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے عبدالرحمان بن حارث کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں بھیجا۔ جناب ابوبکر کہتے ہیں: میں بھی اپنے والد کے ساتھ گیا۔ تو میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ: رسول اللہ ﷺ جنابت کی حالت میں صبح کر لیتے تھے پھر (اسی حالت میں) روزہ رکھ لیتے تھے۔

۱۷۷۔ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيمٍ ,حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ ,حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ , عَنِ الزُّهْرِيِّ ,عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ,عَنْ مُعَاوِيَةَ ,خَطَبَ بِالْمَدِينَةِ فِي قَدْمَةٍ قَدِمَهَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ ,فَقَالَ :أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ , وَأَنَا صَائِمٌ ,فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ قَالَ أَبُو بَكْرٍ :لَا يَكُونُ لَمْ إِلَّا مَاضِيًا(۱۵)

جناب حمید بن عبدالرحمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ عاشورا کے دن مدینہ منورہ تشریف لائے تو انہوں نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا: ''اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کرام کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''یہ عاشوراء کا دن ہے، تم پر اس دن کا روزہ فرض نہیں کیا گیا۔ جبکہ میں نے روزہ رکھا ہے تو جو شخص روزہ رکھنا پسند کرے، وہ روزہ رکھ لے۔'' امام ابوبکر فرماتے ہیں: ''لم (نہیں) صرف ماضی کے لئے آتا ہے۔

۱۷۷(۱۵)۔i۔ابن خزیمہ:۲۰۸۵ ii۔بخاری:۲۰۰۳ iii۔مسلم:۱۱۲۹

iv۔موطا مالک:۱۰۵۳ v۔مسند الشافعی:۷۰۲

vi۔مصنف عبدالرزاق:۷۸۳۴ vii۔سنن الدارمی:۱۸۰۳

viii۔مسند احمد:۱۶۱۱۹،۱۶۱۳۲،۱۶۹۶۷،۲۷۶۳۶

ix۔السنن الکبریٰ للنسائی:۲۸۶۸،۲۸۶۹،۲۸۷۰ x۔ابن خزیمہ:۴۰۵۸

xi۔شرح معانی الآثار:۳۲۷۶،۳۲۸۹،۳۲۹۸ xii۔ابن حبان:۳۶۲۶،۳۶۲۶

xiii۔المعجم الاوسط:۱۷۷۶،۵۶۸۳،۸۷۶۱

۱۷۸. حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَسَنِ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَاصِمٍ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْتَمِسُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ فِي خَبَرِ أَبِي بَكْرَةَ :أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ "(۱۶)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''شب قدر کو (رمضان المبارک کی) آخری رات میں تلاش کرو۔'' اور حضرت ابوبکرہ کی روایت میں ہے: ''یا آخری رات میں'' (تلاش کرو)۔''

۱۷۹. قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ :وَحَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّ عُمَارَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ قَالَ :فَضَرَبَ الدَّهْرُ مَنْ ضَرَبَهُ حَتَّى إِذَا كَانَتْ وِلَايَةُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، وَأَمَّرَ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ على الْمَدِينَةِ، بَعَثَنِي مُصَدِّقًا عَلَى بَلِيٍّ وَعُذْرَةَ، وَجَمِيعِ بَنِي سَعْدِ بْنِ هُذَيْمٍ مِنْ قُضَاعَةَ قَالَ: فَمَرَرْتُ بِذَلِكَ الرَّجُلِ، وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ فِي مَالِهِ فَصَدَّقْتُهُ بِثَلَاثِينَ حِقَّةً فِيهَا فَحْلُهَا عَلَى أَلْفِ بَعِيرٍ وَخَمْسِمِائَةِ بَعِيرٍ .قَالَ ابْنُ إِسْحَاقَ :فَنَحْنُ نَرَى أَنَّ عُمَارَةَ لَمْ يَأْخُذْ مَعَهَا فَحْلَهَا إِلَّا وَهِيَ سَنَةٌ إِذَا بَلَغَتْ صَدَقَةُ الرَّجُلِ ثَلَاثِينَ حِقَّةً ضَمَّ إِلَيْهَا فَحْلَهَا (۱۷)

جناب عمارہ بن عمرو بن حزم فرماتے ہیں: زمانے نے کروٹ بدلی حتیٰ کہ جب حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کا عہد حکومت آیا اور انہوں نے مروان بن حکم کو مدینہ منورہ کا امیر

بنایا تو اس نے مجھے بلی، عذرہ اور قضاعہ قبیلے کے خاندان بنی سعد بن ہذیم کے تمام افراد سے زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تو میں اس شخص کے پاس پہنچا (جس کا ذکر اوپر والی حدیث میں ہوا ہے

۱۷۸(۱۶)۔i۔ابن خزیمہ:۲۱۸۹ ii۔ابوداؤد:۱۳۸۶ iii۔مسند ابوداؤد:۸۱۵،۲۰۴۷

iv۔مصنف عبدالرزاق:۶۸۱ v۔التفسیر من سنن سعید ابن منصور:۹۹۶

vi۔مصنف ابن ابی شیبہ:۸۶۶۱،۸۶۸۰ vii۔سنن دارمی:۱۸۲۴

viii۔مسند احمد:۴۹۲۵،۴۹۳۸،۲۰۹۳۰ ix۔مسند ابی یعلی:۱۶۵

x۔مسند البزار:۴۲۶۶،۴۲۶۷،۵۳۷۶

۱۷۹(۱۷)۔i۔ابن خزیمہ:۲۲۷۸ ii۔ابوداؤد:۱۵۸۳ iii۔مسند احمد:۱۴۲۷۵

(جبکہ وہ بہت بوڑھا ہو چکا تھا تو میں نے ان سے پندرہ سو اونٹوں کی زکوٰۃ تیس حقہ ان کے نر سانڈھ سمیت وصول کی۔ جناب ابن اسحاق کہتے ہیں: ہمارے خیال میں حضرت عمارہ کا اونٹنیوں کے ساتھ نر بھی وصول کرنا سنت ہونے کی وجہ سے تھا کہ جب کسی شخص کی زکوٰۃ تیس حقے ہوتو ان کا نر بھی ساتھ وصول کیا جائے گا۔

۱۸۰۔ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا يَحْيَى، حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: لَمْ نَزَلْ نُخْرِجُ عَلَى عَهْدِ الرَّسُولِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ وَصَاعًا مِنْ شَعِيرٍ وَصَاعًا مِنْ أَقِطٍ، فَلَمْ تَزَلْ حَتَّى كَانَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: أَرَى إِنَّ صَاعًا مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعَيْ تَمْرٍ فَأَخَذَ بِهِ النَّاسُ(۱۸)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ایک صاع کھجور، ایک صاع جو ایک صاع پنیر ہی ادا کرتے رہے۔ آپ کے بعد بھی یہی معمول رہا حتی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا دور حکومت آیا تو انہوں نے فرمایا: میری رائے میں شام کی گندم کا ایک صاع کھجور کے دو صاع کے برابر ہے تو لوگوں نے اسی رائے کے مطابق (نصف صاع گندم صدقۂ فطر) ادا کرنا شروع کر دیا۔

۱۸۱۔ حَدَّثَنَا ابْنُ حُجْرٍ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا دَاوُدُ هُوَ ابْنُ قَيْسٍ الْفَرَّاءُ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، أَنَّهُ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ زَكَاةَ الْفِطْرِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، فَلَمْ نَزَلْ نُخْرِجُهُ،

حَتّٰی قَدِمَ عَلَیْنَا مُعَاوِیَۃُ مِنَ الشَّامِ حَاجًّا أَوْ مُعْتَمِرًا، وَهُوَ یَوْمَئِذٍ خَلِیفَۃٌ، فَخَطَبَ النَّاسَ عَلٰی مِنْبَرِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ :ثُمَّ ذَکَرَ زَکَاۃَ الْفِطْرِ، فَقَالَ :إِنِّی لَأَرَی مُدَّیْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، فَکَانَ أَوَّلَ مَا ذَکَرَ النَّاسَ بِالْمُدَّیْنِ حِینَئِذٍ(۱۹)

۱۸۰(۱۸)۔i۔ابن خزیمہ:۲۴۰۷ ii۔بخاری:۱۵۰۷ iii۔مسلم:۹۸۵
iv۔ابوداؤد:۱۶۱۶ v۔ترمذی:۶۷۳ vi۔نسائی:۲۵۱۹
vii۔ابن ماجہ:۱۸۲۹ viii۔دارمی:۱۶۶۳

۱۸۱(۱۹)۔ i۔ابن خزیمہ:۲۴۰۸،۲۴۰۷ ii۔بخاری:۱۵۰۷ iii۔مسلم:۹۸۵
iv۔ابوداؤد:۱۶۱۶ v۔ترمذی:۶۷۳ vi۔نسائی:۲۵۱۹
vii۔ابن ماجہ:۱۸۲۹ viii۔دارمی:۱۶۶۳

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں صدقہ فطر ایک صاع طعام یا ایک صاع پنیر، یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع جو ادا کیا کرتے تھے۔ پھر ہم اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے حج یا عمرے کے لئے ہمارے پاس تشریف لائے۔ وہ ان دنوں خلیفہ تھے۔ تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے منبر پر لوگوں سے خطاب کیا۔ پھر صدقہ فطر کا تذکرہ کیا تو کہنے لگے: میرے خیال میں ملک شام کی گندم کے دو مد ایک صاع کھجور کے برابر ہیں۔ اس طرح وہ پہلے شخص تھے جس نے اس وقت لوگوں سے (گندم کے) دو مد (صدقہ فطر ادا کرنے) کا تذکرہ کیا۔

۱۸۲ . حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَۃَ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ عِیَاضٍ، عَنْ أَبِی سَعِیدٍ الْخُدْرِیِّ، أَنَّ مُعَاوِیَۃَ بْنَ أَبِی سُفْیَانَ، کَانَ یَأْمُرُهُمْ بِصَدَقَۃِ رَمَضَانَ نِصْفَ صَاعِ حِنْطَۃٍ أَوْ صَاعَ تَمْرٍ، فَقَالَ أَبُو سَعِیدٍ :لَا نُعْطِی إِلَّا مَا کُنَّا نُعْطِی عَلٰی عَهْدِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِیبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِیرٍ(۲۰)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ نصف صاع گندم یا ایک صاع کھجور صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم لوگوں کو دیتے تھے۔ تو

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم تو وہی چیز اور اتنی ہی مقدار ادا کریں گے جتنی رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں دیا کرتے تھے یعنی ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش یا ایک صاع جو۔

۱۸۳ . حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ، حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ الْفَرَّاءِ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ : كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ

۱۸۲(۲۰)۔i۔ابن خزیمہ:۲۴۱۳، ۲۴۰۷ ii۔بخاری:۱۵۰۷ iii۔مسلم:۹۸۵
iv۔ابوداود:۱۶۱۶ v۔ترمذی:۶۷۳ vi۔نسائی:۲۵۱۹
vii۔ابن ماجہ:۱۸۲۹ viii۔دارمی:۱۶۶۳

صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، وَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَدْمَةً، وَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ مَا أُرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هَذِهِ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ : لَا أَزَالُ أُخْرِجُهُ كَمَا كُنْتُ أُخْرِجُهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَدًا أَوْ مَا عِشْتُ(۲۱)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں صدقہ فطر اناج کا ایک صاع، یا کھجوروں کا ایک صاع یا جو کا ایک صاع یا کشمش کا ایک صاع یا پنیر کا ایک صاع ادا کیا کرتے تھے۔ہم اسی معمول کے مطابق صدقہ فطر ادا کرتے رہے حتیٰ کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ شام سے مدینہ منورہ تشریف لائے اور لوگوں سے خطاب کیا تو فرمایا میرے خیال میں شام کی گندم کے دو مدان چیزوں کے ایک صاع کے برابر ہیں۔تو لوگوں نے اسی پر عمل شروع کر دیا۔حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں تو ہمیشہ اسی طرح صدقہ فطر ادا کرتا رہوں گا جس طرح میں رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ادا کیا کرتا تھا۔یا فرمایا: جب تک میں زندہ ہوں (اسی طرح عمل پیرا رہوں گا)

۱۸۴۔ حَدَّثَنَا عُتْبَةُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، أَخْبَرَنَا حَيْوَةُ بْنُ شُرَيْحٍ، حَدَّثَنِي الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ أَبُو عُثْمَانَ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ، حَدَّثَهُ أَنَّ شُفَيًّا، حَدَّثَهُ :أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا :أَبُو هُرَيْرَةَ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا، قُلْتُ :أَنْشُدُكَ بِحَقٍّ وَحَقٍّ لَمَّا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :أَفْعَلُ، لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلِمْتُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً، فَمَكَثَ قَلِيلًا، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ :لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي

۱۸۴(۲۱)۔i۔ابن خزیمہ:۲۴۸۲ ۲۴۰۷ ii۔نسائی:۲۵۱۴ iii۔بخاری:۱۵۰۷
iv۔مسلم:۹۸۵ v۔ابوداؤد:۱۶۱۶ vi۔ترمذی:۶۷۳
vii۔نسائی:۲۵۱۹ viii۔ابن ماجہ:۱۸۲۹ ix۔دارمی:۱۶۶۳

وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً أُخْرَى، فَمَكَثَ بِذَلِكَ، ثُمَّ أَفَاقَ وَمَسَحَ وَجْهَهُ قَالَ :أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ بِحَدِيثٍ حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَا وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً، ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلَى وَجْهِهِ أَسْنَدْتُهُ طَوِيلًا، ثُمَّ أَفَاقَ، فَقَالَ :حَدَّثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ نَزَلَ إِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ، وَكُلُّ أُمَّةٍ جَاثِيَةٌ، فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُو بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ، وَرَجُلٌ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَرَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ، فَيَقُولُ لِلْقَارِءِ :أَلَمْ أُعَلِّمْكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلَى رَسُولِي؟ قَالَ :بَلَى يَا رَبِّ قَالَ :فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عُلِّمْتَ؟ قَالَ :كُنْتُ أَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَيَقُولُ اللّٰهُ لَهُ :كَذَبْتَ، وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ :كَذَبْتَ، وَيَقُولُ اللّٰهُ :بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ :فُلَانٌ قَارِءٌ، فَقَدْ قِيلَ، وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُولُ اللّٰهُ :أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتَّى لَمْ أَدَعْكَ تَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ؟ قَالَ :بَلَى قَالَ :

فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ؟ قَالَ :كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ، وَأَتَصَدَّقُ؟ فَيَقُولُ اللَّهُ : كَذَبْتَ، وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ :كَذَبْتَ، فَيَقُولُ اللَّهُ :بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ :فُلَانٌ جَوَّادٌ، فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ، وَيُؤْتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَيُقَالُ لَهُ :فِيمَ قُتِلْتَ؟ فَيَقُولُ: أُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ، فَقَاتَلْتُ حَتَّى قُتِلْتُ، فَيَقُولُ اللَّهُ :كَذَبْتَ، وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ :كَذَبْتَ، وَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ :بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ :فُلَانٌ جَرِيءٌ : فَقَدْ قِيلَ ذَلِكَ "، ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتِي، فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللَّهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .قَالَ الْوَلِيدُ :فَأَخْبَرَنِي عُقْبَةُ أَنَّ شُفَيًّا هُوَ الَّذِي دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا قَالَ أَبُو عُثْمَانَ :وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّهُ كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ، وَأَنَّ رَجُلًا دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَحَدَّثَهُ بِهَذَا قَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ :(مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا)(هود:۱۵) إِلَى قَوْلِهِ (وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (الأعراف:۱۳۹)

(۲۲)

جناب شفی اصحی بیان کرتے ہیں کہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے دیکھا کہ ایک شخص کے پاس کافی لوگ جمع ہیں۔ تو انہوں نے پوچھا: یہ کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے بتایا

۱۸۴(۲۲)۔i۔ابن خزیمہ:۲۴۸۲ ii۔سنن الکبریٰ للنسائی:۱۸۲۴ iii۔ابن حبان:۴۹۸

کہ یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ لہٰذا میں ان کے قریب جا کر ان کے سامنے بیٹھ گیا، جبکہ وہ لوگوں کو حدیث بیان کر رہے تھے۔ پھر جب وہ خاموش ہوئے اور اکیلے رہ گئے تو میں نے عرض کی: میں آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم اور اس کے حق کا واسطہ دے کر گزارش کرتا ہوں کہ آپ مجھے وہ حدیث بیان کریں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سن کر یاد رکھی ہو اور آپ اسے بخوبی جانتے ہوں۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تمہیں ایسی ہی حدیث سناؤں گا جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی اور یاد رکھی ہے۔ پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سسکیاں لے کر رونے لگ گئے اور بے ہوش ہو گئے پھر تھوڑی دیر کے بعد ہوش آیا تو فرمانے لگے: میں تمہیں ضرور ایسی حدیث سناؤں گا جو مجھے رسول اللہ ﷺ نے بیان کی تھی جبکہ میں اور آپ اس گھر میں اکیلے موجود تھے۔ پھر دوسری

بار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سسکیاں لے کر رونا شروع کر دیا اور بے ہوش ہو گئے۔ پھر ہوش میں آئے اور اپنے چہرے کو صاف کیا۔ پھر فرمایا میں تمہیں حدیث سناتا ہوں، میں ضرور تمہیں ایسی حدیث سناؤں گا جو رسول اللہ ﷺ نے مجھے اس وقت سنائی تھی جب میں اور آپ ﷺ اس گھر میں اکیلے ہی تھے ہمارے علاوہ کوئی اور موجود نہ تھا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ شدید سسکیاں لے کر رونے لگے پھر بے ہوش ہو کر منہ کے بل گر گئے اور میں دیر تک آپ کو سہارا دے کر بیٹھا رہا۔ پھر جب ہوش میں آئے تو فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے بیان کیا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ مخلوق کے درمیان فیصلے کے لئے تشریف لائیں گے جبکہ ہر امت گھٹنوں کے بل بیٹھی ہوگی۔ سب سے پہلے قاری قرآن کو بلایا جائے گا اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے مجاہد کو جو شہید ہوا تھا اور دولت مند شخص کو بلایا جائے گا، اللہ تعالیٰ قاری سے فرمائیں گے: کیا میں نے تمہیں وہ کتاب نہیں سکھائی تھی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی تھی؟ وہ کہے گا: کیوں نہیں اے میرے رب! تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو تم نے علم حاصل کرنے کے بعد کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا: میں دن رات نماز میں اس کی تلاوت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے جھوٹ بولا ہے۔ اور فرشتے بھی کہیں گے تم نے جھوٹ کہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بلکہ تم تو یہ چاہتے تھے کہ کہا جائے: فلاں بہت بڑا قاری ہے۔ تو یہ بات تو (دنیا میں) کہہ دی گئی تھی۔ اور مالدار شخص کو لایا جائے گا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا میں نے تمہیں اتنا مال و دولت عطا نہیں کیا تھا کہ تم کسی شخص کے محتاج نہیں رہے تھے؟ وہ جواب دے گا: ضرور ایسے ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تو تم نے میرے عطا کئے ہوئے مال میں کیا عمل کیا؟ وہ کہے گا: میں اس مال سے صلہ رحمی کرتا تھا، اور صدقہ و خیرات کرتا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے کہیں گے: تم نے جھوٹ بولا ہے اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بلکہ تمہارا ارادہ تو یہ تھا کہ لوگ کہیں: فلاں شخص بڑا سخی ہے تو وہ کہہ دیا گیا تھا۔ پھر اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے مجاہد کو لایا جائے گا تو اس سے پوچھا جائے گا: تم نے کس مقصد کے لئے جان دی؟ تو وہ کہے گا: اللہ تم نے اپنے راستے میں جہاد کرنے کا حکم دیا تھا تو میں نے جنگ لڑی حتیٰ کہ میں قتل ہو گیا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: تم نے جھوٹ بولا ہے۔ اور فرشتے بھی کہیں گے: تم جھوٹے ہو اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: بلکہ تمہارا ارادہ تو یہ تھا کہ کہا جائے: فلاں شخص بڑا بہادر ہے تو دنیا میں

یہ کہہ دیا گیا تھا پھر رسول اللہ ﷺ نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مار کر فرمایا: اے ابو ہریرہ! یہ تین افراد وہ پہلی اللہ کی مخلوق ہوں گے، جن سے قیامت کے دن جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔" حضرت عقبہ کہتے ہیں: حضرت شفی نے ہی یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوکر بیان کی تھی۔ جناب العلاء بن ابی حکیم بیان کرتے ہیں کہ شفی نے حضرت معاویہ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ حدیث بیان کی تو انہوں نے فرمایا: اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔ پھر یہ آیت پڑھی: جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت چاہتا ہے تو ہم ان کے اعمال کا بدلہ اسی دنیا میں دے دیتے ہیں اور اس میں ان کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔ یہی لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں آگ کے سوا کچھ نہیں، اور وہ برباد ہو گیا جو کچھ انہوں نے دنیا میں کمایا تھا اور جو وہ عمل کرتے رہے، ضائع ہو گئے۔

۱۸۵ . ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هَاشِمٍ، ثنا بَهْزٌ يَعْنِي ابْنَ أَسَدٍ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ، عَنْ ثَابِتٍ قَالَ: ثنا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ رَبَاحٍ قَالَ: وَفَدَتْ وُفُودٌ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَا فِيهِمْ وَأَبُو هُرَيْرَةَ، وَذَاكَ فِي رَمَضَانَ، فَذَكَرَ حَدِيثًا طَوِيلًا مِنْ فَتْحِ مَكَّةَ، وَقَالَ: فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَلَا أُعْلِمُكُمْ بِحَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِكُمْ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ، فَذَكَرَ فَتْحَ مَكَّةَ قَالَ: وَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ مَكَّةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ، وَقَالَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْحَجَرِ فَاسْتَلَمَهُ وَطَافَ بِالْبَيْتِ فِي يَدِهِ قَوْسٌ أَخَذَ بِسِيَةِ الْقَوْسِ فَأَتَى فِي طَوَافِهِ صَنَمًا فِي جَنْبَةِ الْبَيْتِ يَعْبُدُونَهُ، فَجَعَلَ يَطْعَنُ بِهَا فِي عَيْنَيْهِ وَيَقُولُ (جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ) (الإسراء 81 :) ثُمَّ أَتَى الصَّفَا فَعَلَاهُ حَيْثُ يَنْظُرُ إِلَى الْبَيْتِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَذْكُرُ اللّٰهَ بِمَا شَاءَ أَنْ يَذْكُرَهُ، وَيَدْعُوهُ، وَالْأَنْصَارُ تَحْتَهُ "، ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ، ثَنَاهُ الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ ثنا أَسَدٌ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَبَاحٍ بِنَحْوِهِ، وَقَالَ: فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَجَعَلَ يَحْمَدُ اللّٰهَ، وَيَدْعُوهُ بِمَا شَاءَ اللّٰهُ(۲۳)

جناب عبداللہ بن رباح بیان کرتے ہیں کہ رمضان المبارک میں کچھ وفد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے روانہ ہوئے، میں اور حضرت ابو ہریرہ رضی

اللہ عنہ ان کے ساتھ تھے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فتح مکہ کے بارے میں ایک طویل حدیث بیان کی۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے انصار کی جماعت! کیا میں تمہیں تمہاری ہی داستانوں میں سے ایک داستان نہ بتاؤں؟ پھر انہوں نے فتح مکہ کا حال بیان کیا۔ اور فرمایا: رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے۔ پھر مکمل حدیث بیان کی۔ اور بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ حجر اسود کی طرف آئے اور اس کا استیلام کیا اور بیت اللہ شریف کا طواف کیا، آپ کے ہاتھ میں ایک کمان تھی آپ نے اس کا جھکا ہوا کنارہ پکڑا ہوا تھا۔ آپ اپنے طواف کے دوران میں ہی ایک بت کے پاس آئے جس کی مشرکین پوجا کرتے تھے۔ وہ بیت اللہ کے پہلو میں تھا آپ نے کمان اس کی آنکھوں میں مارنی شروع کی اور فرمایا: ''حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔'' پھر آپ صفا پہاڑی کی طرف آئے اور اتنا اوپر چڑھے کہ جہاں سے بیت اللہ نظر آنے لگا تو آپ نے ہاتھ اٹھائے اور اللہ کا ذکر شروع کر دیا، جو اللہ تعالیٰ نے چاہا آپ نے ذکر کیا اور اس سے دعائیں مانگیں۔ جبکہ انصاری صحابہ کرام آپ سے نیچے تھے: ''پھر بقیہ حدیث بیان کی۔'' جناب ربیع بن سلیمان کی سند سے یہ الفاظ مروی ہیں: ''تو آپ نے اپنے ہاتھ بلند کیے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بیان کی اور جو اللہ کو منظور تھا اس کے مطابق اللہ تعالیٰ سے دعائیں کیں۔''

۱۸۵ (۲۳)۔ i۔ ابن خزیمہ: ۲۷۵۸ ii۔ مسلم: ۱۷۸

iii۔ ابوداؤد: ۱۸۷۲ iv۔ ابن حبان: ۲۷۴۰

۱۸۶۔ ثنا عَلِيُّ بْنُ مُسْلِمٍ، ثنا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ، ثنا عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ، عَنْ مَيْسَرَةَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ بِعَرَفَةَ، فَقَالَ لِي: يَا سَعِيدُ مَا لِي لَا أَسْمَعُ النَّاسَ يُلَبُّونَ؟ فَقُلْتُ: يَخَافُونَ مِنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: فَخَرَجَ ابْنُ عَبَّاسٍ مِنْ فُسْطَاطِهِ، فَقَالَ: لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، فَإِنَّهُمْ قَدْ تَرَكُوا السُّنَّةَ مِنْ بُغْضِ عَلِيٍّ قَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَخْبَارُ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ لَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى الْجَمْرَةَ بَيَانٌ أَنَّهُ كَانَ يُلَبِّي بِعَرَفَاتٍ(۲۴)

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: ہم عرفات میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے، تو انہوں نے مجھے کہا: اے سعید! کیا وجہ ہے کہ مجھے لوگوں کے تلبیہ پکارنے کی

آواز نہیں آرہی؟ میں نے عرض کیا: وہ حضرت معاویہ سے ڈرتے ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اپنے خیمے سے نکلے اور کہنے لگے: لبیک اللھم لبیک اے اللہ! میں حاضر ہوں، اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔" ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی دشمنی کی وجہ سے تلبیہ کی سنت کو چھوڑ دیا ہے۔ امام ابوبکر رحمتہ اللہ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ کی یہ احادیث کہ آپ جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنے تک مسلسل تلبیہ کہتے رہے تھے، اس بات کی دلیل ہیں کہ آپ میدان عرفات میں تلبیہ پکارتے تھے۔

۱۸۶(۲۴)۔i۔ابن خزیمہ: ۲۸۳۰ ii۔ مسلم: ۱۲۸
iii۔نسائی: ۳۰۰۹ iv۔ مستدرک حاکم: ۱/۴۶۵

۸۔ مرویاتِ ابن حبان

۱۸۷ - أخبرنا قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا بن وهب قال أخبرنا يونس عن بن شِهَابٍ قَالَ أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ " :مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ في الدين.(۱)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: "اللہ تعالیٰ جس شخص کے بارے میں بھلائی کا ارادہ کرلے، اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کردیتا ہے۔"

۱۸۸۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ خَلِيلٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ، قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ جُنَاحٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ مَيْسَرَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :الْخَيْرُ عَادَةٌ، وَالشَّرُّ لَجَاجَةٌ، مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدين(۲)

۱۸۷(۱)۔ i۔ابن حبان:۱۸۹، ۸۹، ۳۱۰ ii۔بخاری:۷۱، ۳۱۱۶، ۳۱۲، ۷
iii۔مسلم:۱۰۳۷ iv۔ترمذی:۲۶۴۵
v۔ابن ماجہ:۲۲۰ vi۔مؤطا امام مالک:۳۳۴۵
vii۔مصنف ابن ابی شیبہ:۳۱۰۴۵، ۳۱۰۴۶، ۳۱۰۴۷
viii۔مسند اسحاق بن راھویہ:۴۳۹ ix۔سنن الکبریٰ:۵۸۰۸
x۔مسند احمد:۱۶۸۴۰، ۱۶۸۴۶، ۱۶۸۶۰، ۱۶۸۹۴، ۱۶۹۱۰
xi۔سنن دارمی:۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۷۴۸

۱۸۸(۲)۔ i۔ابن حبان:۱۸۹، ۸۹، ۳۱۰ ii۔بخاری:۷۱، ۳۱۱۶، ۳۱۲، ۷
iii۔مسلم:۱۰۳۷ iv۔ترمذی:۲۶۴۵ v۔ابن ماجہ:۲۲۰
vi۔مؤطا امام مالک:۳۳۴۵ vii۔سنن دارمی:۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۷۴۸
viii۔مصنف ابن ابی شیبہ:۳۱۰۴۵، ۳۱۰۴۶، ۳۱۰۴۷
ix۔مسند اسحاق بن راھویہ:۴۳۹ x۔سنن الکبریٰ:۵۸۰۸
xi۔مسند احمد:۱۶۸۴۰، ۱۶۸۴۶، ۱۶۸۶۰، ۱۶۸۹۴، ۱۶۹۱۰

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: بھلائی عادت ہے، اور برائی لجاجت ہے، جس شخص کے بارے میں اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کر لے، اسے دین کی سمجھ بوجھ عطا کر دیتا ہے۔

۱۸۹ ۔أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْقَطَّانُ قَالَ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ رَبٍّ يَقُولُ:سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِخَوَاتِيمِهَا كَالْوِعَاءِ إِذَا طَابَ أَعْلَاهُ طَابَ أَسْفَلُهُ وَإِذَا خبث اعلاه خبث أسفله.(۳)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اعمال کا دارومدار خاتمے کے اعتبار سے ہوتا ہے، جس طرح برتن ہوتا ہے، جس کا اوپر والا حصہ ٹھیک ہو، تو نیچے والا بھی صاف ہوگا، جب اوپر والا حصہ گندہ ہوگا، تو نیچے والا بھی گندہ ہوگا۔

۱۹۰۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ فَيَّاضٍ بِدِمَشْقَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بن جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ رَبٍّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ "إِنَّمَا الْعَمَلُ كَالْوِعَاءِ إِذَا طَابَ أَعْلَاهُ طَابَ أَسْفَلُهُ وإذا خبث أعلاه خبث أسفله (۴)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منبر پر یہ بات ارشاد فرمائی: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ بات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عمل کی مثال برتن کی مانند ہے، جس کا بالائی حصہ صاف ہوگا، تو نیچے والا بھی صاف ہوگا اور اگر اوپر والا حصہ گندہ ہوگا، تو نیچے والا بھی گندہ ہوگا۔

---

۱۸۹ (۳)۔ i۔ ابن حبان: ۳۳۹، ۳۹۲، ۶۹۰ ii۔ مسند ابو یعلی: ۷۳۶۲
iii۔ امالی ابن المعون الواعظ: ۹ iv۔ ابن ماجہ: ۴۱۹۹
v۔ المقصد العلی فی زوائد ابن یعلی: ۱۱۴۴

۱۹۰ (۴)۔ i۔ ابن حبان: ۳۹۲، ۳۳۹، ۳۹۲، ۶۹۰ ii۔ مسند ابو یعلی: ۷۳۶۲
iii۔ امالی ابن المعون الواعظ: ۹ iv۔ ابن ماجہ: ۴۱۹۹
v۔ المقصد العلی فی زوائد ابن یعلی: ۱۱۴۴

۱۹۱ - أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا حيوة بن شريح قال حدثني الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ أَبُو عُثْمَانَ الْمَدَنِيُّ أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّ شُفَيًّا الْأَصْبَحِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ مَسْجِدَ الْمَدِينَةِ فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ مَنْ هَذَا قَالُوا أَبُو هُرَيْرَةَ قَالَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا قُلْتُ لَهُ أَنْشُدُكَ بِحَقِّي لَمَا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

عقلته وعلمته فقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رسول الله صلى الله عليه وسلم عقلته وَعَلِمْتُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً فَمَكَثَ قَلِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رسول لله صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً أُخْرَى فَمَكَثَ كَذَلِكَ ثُمَّ أَفَاقَ فَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ فقَالَ أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ مَا مَعَهُ أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ ثُمَّ نَشَغَ نَشْغَةً شَدِيدَةً ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلَى وَجْهِهِ وَاشْتَدَّ بِهِ طَوِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فقَالَ حَدَّثَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "أَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ إِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ جَاثِيَةٌ فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُو بِهِ رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ وَرَجُلٌ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَرَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى للقارىء أَلَمْ أُعَلِّمْكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلَى رَسُولِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ قَالَ كُنْتُ أَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ بَلْ أَرَدْتَ أن يقال فلان قارىء فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتَّى لَمْ أَدَعْكَ تَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ قَالَ بَلَى يَا رَبِّ قَالَ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ قَالَ كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ لَهُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ بل إنما أردت أن يقال فُلَانٌ جَوَادٌ فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ. وَيُؤْتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقَالُ لَهُ فِي مَاذَا قُتِلْتَ فَيَقُولُ أُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ فَقَاتَلْتُ حَتَّى قُتِلْتُ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ كَذَبْتَ وَيَقُولُ اللَّهُ بَلْ أردت أن يقال فلان جرىء فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُكْبَتِي فقَالَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللَّهِ تسعر بهم النار يوم القيامة قَالَ الْوَلِيدُ بْنُ أَبِي الْوَلِيدِ فَأَخْبَرَنِي عُقْبَةُ أَنَّ شُفَيًّا هُوَ الَّذِي دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا الْخَبَرِ.

قَالَ أَبُو عُثْمَانَ الْوَلِيدُ وَحَدَّثَنِي الْعَلاءُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّهُ كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ قَالَ فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَحَدَّثَهُ بِهَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ قَدْ فُعِلَ بِهَؤُلَاءِ مِثْلُ هَذَا فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ ثُمَّ بَكَى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيدًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ هَالِكٌ وَقُلْنَا قَدْ جَاءَنَا هَذَا الرَّجُلُ بِشَرٍّ ثُمَّ أَفَاقَ مُعَاوِيَةُ وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ صَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ :(مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (هود١٦:١١). قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ تعالى عَنْهُ أَلْفَاظُ الْوَعِيدِ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ كُلُّهَا مَقْرُونَةٌ بِشَرْطٍ وَهُوَ إِلَّا أَنْ يَتَفَضَّلَ اللَّهُ جَلَّ وَعَلَا عَلَى مُرْتَكِبِ تِلْكَ الْخِصَالِ بِالْعَفْوِ وَغُفْرَانِ تِلْكَ الْخِصَالِ دُونَ الْعُقُوبَةِ عَلَيْهَا وَكُلُّ مَا فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَنِ مِنْ أَلْفَاظِ الْوَعْدِ مَقْرُونَةٌ بِشَرْطٍ وَهُوَ إِلَّا أَنْ يَرْتَكِبَ عَامِلُهَا مَا يَسْتَوْجِبُ بِهِ الْعُقُوبَةَ عَلَى ذَلِكَ الْفِعْلِ حَتَّى يُعَاقَبَ إِنْ لَمْ يَتَفَضَّلْ عَلَيْهِ بِالْعَفْوِ ثُمَّ يُعْطَى ذَلِكَ الثَّوَابَ الَّذِي وُعِدَ بِهِ مِنْ أَجْلِ ذَلِكَ الْفِعْلِ .(۵)

عقبہ بن مسلم بیان کرتے ہیں: شفی اصبحی نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ وہ مدینہ منورہ کی مسجد میں داخل ہوئے، تو وہاں ایک صاحب موجود تھے جن کے اردگرد لوگ بھی موجود تھے۔ شفی نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں، تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ شفی کہتے ہیں: میں ان کے قریب ہو کر ان کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ وہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے جب وہ خاموش ہوئے اور تنہا رہ گئے، تو میں نے ان سے دریافت کیا: میں آپ

۱۹۱(۵)۔ i۔ابن حبان:۴۰۸ ii۔مسلم:۱۹۰۵ iii۔ترمذی:۲۳۸۲

iv۔السنن الکبریٰ نسائی:۱۱۸۲۴ v۔ابن خزیمہ:۲۴۸۲

vi۔حدیث ابی الفضل:۶۵۵ vii۔مستدرک حاکم:۱۵۲۷

کو اپنے حق کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو اور آپ نے اسے سمجھا ہو اور جان لیا ہو، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے

فرمایا: میں ایسا کرتا ہوں میں تمہیں ایک ایسی حدیث بتاتا ہوں جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بتائی تھی اور میں نے اسے سمجھا بھی تھا، اور جان بھی لیا تھا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک سسکی لی پھر تھوڑا وقت گزر گیا جب ان کی طبیعت سنبھلی، تو انہوں نے فرمایا میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے سنائی تھی۔ اس وقت اس گھر میں، میں اور نبی اکرم ﷺ موجود تھے۔ میرے اور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ ہمارے ساتھ اور کوئی موجود نہیں تھا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دوسری مرتبہ سسکی لی پھر وہ تھوڑی دیر خاموش رہے، جب ان کی طبیعت سنبھلی، تو انہوں نے اپنے چہرے سے پسینہ صاف کیا اور بولے: میں ایسا کرتا ہوں، میں ایک ایسی حدیث بیان کروں گا، جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بیان کی تھی۔ اس وقت اس گھر میں، میں اور نبی اکرم ﷺ تھے۔ میرے ساتھ کوئی موجود نہیں تھا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے زیادہ زور سے سسکی لی اور وہ اپنے چہرے کے بل گرنے کی طرح آگے کی طرف جھکے اس مرتبہ ان کی یہ کیفیت طویل ہوئی پھر جب ان کی طبیعت سنبھلی، تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی تھی:

جب قیامت کا دن ہوگا، تو اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائے گا اور ہر امت گھٹنوں کے بل موجود ہوگی۔ تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو بلائے گا، جس نے قرآن کو جمع کیا (یعنی اس کا علم حاصل کیا) اور ایک ایسے شخص کو جس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید کیا گیا ہو اور ایک ایسے شخص کو جس کے پاس مال بہت زیادہ تھا (انہیں بلایا جائے گا) اللہ تعالیٰ قرآن کے عالم سے کہے گا: میں نے اپنے رسول پر جو نازل کیا تھا کیا اس کا علم میں نے تمہیں نہیں دیا تھا؟ وہ جواب دے گا: جی ہاں! میرے پروردگار اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے جو علم حاصل کیا ہے اس بارے میں تم نے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا۔ میں رات دن اس کے ساتھ مصروف رہا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تم نے جھوٹ کہا ہے۔ فرشتے بھی اس شخص سے کہیں گے کہ تم نے جھوٹ کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم یہ چاہتے تھے کہ یہ کہا جائے: فلاں شخص قرآن کا عالم ہے، تو یہ بات کہہ دی گئی۔

پھر مال دار شخص کو لایا جائے گا، پھر اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا، کیا میں نے تمہیں کشادگی عطا نہیں کی تھی؟ یہاں تک کہ میں نے تمہیں ایسی حالت میں رکھا تھا کہ تمہیں کسی کی بھی

ضرورت نہ ہو؟ وہ عرض کرے گا جی ہاں! میرے پروردگار! اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے جو کچھ تمہیں دیا تھا اس بارے میں تم نے کیا عمل کیا؟ وہ جواب دے گا میں صلہ رحمی کرتا رہا اور خیرات کرتا رہا، تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے۔ فرشتے بھی اس سے یہ کہیں گے تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم یہ چاہتے تھے کہ یہ کہا جائے: فلاں شخص سخی ہے، تو یہ بات کہہ دی گئی۔

پھر اس شخص کو لایا جائے گا۔ جسے (دنیا میں) اللہ راہ کی قتل کیا گیا تھا، تو اس سے یہ دریافت کیا جائے گا تمہیں کیوں قتل کیا گیا؟ وہ جواب دے گا مجھے تیری راہ میں جہاد کرنے کا حکم دیا گیا میں نے جنگ میں حصہ لیا، یہاں تک کہ مجھے قتل کر دیا گیا تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تم نے غلط کہا ہے فرشتے بھی اس سے کہیں گے تم نے غلط کہا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تم یہ چاہتے تھے کہ یہ کہا جائے کہ فلاں شخص کتنا بہادر ہے، تو یہ بات کہہ دی گئی۔

(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) پھر نبی اکرم ﷺ نے میرے گھٹنوں پر ہاتھ مار کر ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! یہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے پہلے تین لوگ ہوں گے جن کے ذریعے قیامت کے دن جہنم کو بھڑکایا جائے گا"۔ (یعنی جنہیں سب سے پہلے جہنم میں ڈالا جائے گا)

ولید بن ابو ولید بیان کرتے ہیں عقبہ نے مجھے یہ بات بتائی ہے "شفی" نامی راوی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہیں اس حدیث کے بارے میں بتایا۔ ابو عثمان ولید نے یہ بات بیان کی ہے۔ علاء بن ابو حکیم نے یہ بات بیان کی ہے کہ وہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جلاد تھے وہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص ان کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے یہ حدیث ان کے سامنے بیان کی، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ان لوگوں کے ساتھ اس طرح ہوگا، تو باقی لوگوں کے ساتھ کیا ہوگا؟ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ انتہائی زیادہ روئے یہاں تک کہ ہم نے یہ گمان کیا کہ کہیں وہ ہلاکت کا شکار نہ ہو جائیں۔

ہم نے کہا: یہ شخص ایک برائی لے کر آیا ہے پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو افاقہ ہوا، تو انہوں نے اپنے چہرے کو پونچھا اور کہا اللہ اور اس کے رسول نے سچ فرمایا ہے۔

جو شخص دنیا کی زندگی اور اس کی زینت کا ارادہ کرتا ہے، تو ہم دنیا میں اسے اس کے

اعمال کا پورا بدلہ دے دیں گے اور انہیں اس میں کوئی کمی نہیں کی جائیگی، یہ وہ لوگ ہیں، جن کا آخرت میں حصہ صرف جہنم میں ہوگا، اور انہوں نے دنیا میں، جو کچھ کیا وہ ضائع ہو جائے گا، اور جو عمل وہ کرتے رہے وہ باطل ہوں گے۔ (امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) کتاب اور سنت میں وعید کے جتنے بھی الفاظ ہیں، وہ سب شرط کے ساتھ ملے ہوئے ہیں، اور وہ یہ ہے: اگر اللہ تعالیٰ چاہے، تو اپنے فضل کے ساتھ ان باتوں کے مرتکب شخص کو معاف کرسکتا ہے، اور ان غلطیوں کی مغفرت کرسکتا ہے۔ ان پر (آدمی کو سزا نہ دے) اور کتاب وسنت میں وعدے کے جتنے بھی الفاظ ہیں، وہ اس شرط کے ساتھ ملے ہوئے ہیں کہ اس پر عمل کرنے والا شخص کسی ایسی چیز کا مرتکب نہیں ہوگا، جو اس فعل کے ارتکاب پر سزا کو لازم کردے، یہاں تک کہ اسے سزا دی جائے اگر اس پر معافی کا فضل نہیں کیا جاتا۔ پھر اس شخص کو اس چیز کا ثواب ملے گا، جو وعدہ اس فعل کے حوالے سے اس شخص کے ساتھ کیا گیا ہے۔

۱۹۲ - أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حدثنا عليُّ بن المديني ذكر الزَّجْرِ عَنْ تَرْكِ تَعَاهُدِ الْمَرْءِ ذَوَاتَ الْأَرْبَعِ بِالْإِحْسَانِ إِلَيْهَا أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ السَّلُولِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ الْحَنْظَلِيَّةِ الْأَنْصَارِيَّ أَنَّ عُيَيْنَةَ وَالْأَقْرَعَ سَأَلَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ أَنْ يَكْتُبَ بِهِ لَهُمَا فَفَعَلَ وَخَتَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَمَرَهُ بِدَفْعِهِ إِلَيْهِمَا فَأَمَّا عُيَيْنَةُ فَقَالَ مَا فِيهِ فَقَالَ فِيهِ مَا أُمِرْتُ بِهِ فَقَبَّلَهُ وَعَقَدَهُ فِي عِمَامَتِهِ وَأَمَّا الْأَقْرَعُ فَقَالَ أَحْمِلُ صَحِيفَةً لَا أَدْرِي مَا فِيهَا كَصَحِيفَةِ الْمُتَلَمِّسِ فَأَخْبَرَ مُعَاوِيَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِمَا فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حاجته فمر ببعير مناخ على الباب الْمَسْجِدِ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ثُمَّ مَرَّ بِهِ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ وَهُوَ عَلَى حَالِهِ فَقَالَ "أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيرِ" فَابْتُغِيَ فَلَمْ يُوجَدْ فقال رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ ارْكَبُوهَا صِحَاحًا وَكُلُوهَا سِمَانًا كَالْمُتَسَخِّطِ آنِفًا إِنَّهُ مَنْ سَأَلَ وَعِنْدَهُ مَا

يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا يُغْنِيهِ قَالَ مَا يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ.

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "يُغَدِّيهِ وَيُعَشِّيهِ" أَرَادَ بِهِ عَلَى دَائِمِ الْأَوْقَاتِ وَفِي قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "ارْكَبُوهَا صِحَاحًا" كَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ النَّاقَةَ الْعَجْفَاءَ الضَّعِيفَةَ يَجِبُ أن ينتكب رُكُوبُهَا إِلَى أَنْ تَصِحَّ وَفِي قَوْلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "وَكُلُوهَا سِمَانًا" دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ النَّاقَةَ الْمَهْزُولَةَ الَّتِي لَا نِقْيَ لَهَا يستحب ترك نحرها إلى أن تسمن. (٢)

حضرت سہل بن حنظلیہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: عینیہ اور اقرع نے نبی اکرم ﷺ سے کوئی چیز مانگی۔ نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ ان کے لئے وہ چیز لکھ دیں۔ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر نبی اکرم ﷺ نے اس پر مہر لگا دی۔ نبی اکرم ﷺ نے انہیں یہ ہدایت کی کہ وہ ان دونوں کے سپرد کر دیں عینیہ نے دریافت کیا۔ اس میں کیا ہے، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ اس میں وہ کچھ تحریر ہے، جو مجھے حکم دیا گیا تھا۔ عینیہ نے اسے قبول کر لیا اور اسے اپنے عمامے میں باندھ لیا، لیکن اقرع نے کہا: میں ایک ایسا صحیفہ اٹھا کر لے جاؤں جس کے بارے میں مجھے پتہ ہی نہیں ہے کہ اس میں کیا تحریر ہے یہ تو دھوکے کے صحیفے کی مانند ہوگا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کو ان دونوں کے قول کے بارے میں بتایا، تو نبی اکرم ﷺ اپنے کسی کام کے سلسلے میں باہر تشریف لائے آپ ایک اونٹ کے پاس سے گزرے جو مسجد کے دروازے کے پاس بندھا ہوا تھا۔ یہ دن کے ابتدائی حصے کی بات ہے، جب آپ دن کے آخری حصے میں وہاں سے گزرے، تو وہ اونٹ اسی حالت میں موجود تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے دریافت کیا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ اسے تلاش کیا گیا۔ وہ نہیں ملا۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ان جانوروں کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ ان پر ایسی حالت میں سواری کرو جب یہ تندرست ہوں اور انہیں اس وقت کھاؤ جب یہ موٹے تازے ہوں پھر نبی اکرم ﷺ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی چیز مانگے اور اس کے پاس وہ چیز

۱۹۲(۲)۔ أ۔ ابن حبان: ۳۲۸۵،۵۴۵ أأ۔ ابوداؤد: ۱۶۲۹

موجود ہو، جو اسے بے نیاز کردے، تو وہ جہنم کے انگارے زیادہ کرتا ہے اس شخص نے عرض کی: یا رسول اللہ! جو چیز اسے بے نیاز کردے اس سے مراد کیا ہے؟ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کا صبح اور شام کا کھانا۔ (امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:) نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: اس کا صبح اور شام کا کھانا" اس سے مراد یہ ہے: ہمیشہ ایسا کرے۔

نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: تم صحیح ہونے کی حالت میں ان پر سواری کرو"۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بیمار اور کمزور اونٹنی کے حوالے سے یہ بات لازم ہے: جب تک وہ تندرست نہیں ہوجاتی اس پر سواری کرنے سے گریز کیا جائے، اور نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان: تم انہیں اس وقت کھاؤ جب یہ موٹے تازے ہوجائیں"۔ اس میں اس بات کی دلیل موجود ہے، ایسی کمزور اونٹنی جس کے اندر گودا ہی نہیں ہو، اس کے حوالے سے یہ بات مستحب ہے کہ اس کو اس وقت تک قربان نہ کیا جائے، جب تک وہ موٹی تازی نہیں ہوجاتی۔

۱۹۳ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ حَدَّثَنَا جَرِيرُ بْنُ عَبْدِ الْحَمِيدِ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ قَالَ نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَهُوَ مَطْعُونٌ فَأَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يُبْكِيكَ أَيْ خَالِ أَوَجَعٌ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا فَقَالَ عَلَى كُلٍّ لَا وَلَكِنْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَبِعْتُهُ قَالَ "إِنَّكَ لَعَلَّكَ أَنْ تُدْرِكَ أَمْوَالًا تُقْسَمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ وَإِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذَلِكَ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سبيل الله "فادركت وجمعت(۷)

سمرہ بن سہم بیان کرتے ہیں: میں ابوہاشم بن عتبہ کے ہاں گیا جو طاعون کی بیماری میں مبتلا تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ان کی عیادت کے لئے آئے، تو ابوہاشم رونے لگے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ماموں! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو کوئی

۱۹۳(۷)۔i۔ابن حبان: ۶۶۸ ii۔ترمذی: ۲۳۲۷ iii۔نسائی: ۲۱۸/۸
iv۔الکنی والاسماء: ۱۵۱۹ v۔امالی ابن سمعون: ۸
vi۔المخلصیات: ۴۵۶ vii۔حلیۃ الاولیاء: ۱۶۲/۵

viii۔السنن الواردہ فی الفتن: ۳۰ء،۷۱ ix۔موارد الظمآن: ۱۸۲۸

تکلیف ہو رہی ہے؟ یا آپ دنیا (چھوڑنے کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں) اس کی صفائی، تو رخصت ہو چکی ہے، تو ابو ہاشم نے کہا: دونوں صورتیں نہیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا میری یہ خواہش تھی کہ میں اس کی پیروی کر لیتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ہوسکتا ہے تمہیں ایسے اموال ملیں جو لوگوں کے درمیان تقسیم کیے جائیں تو اس میں سے تمہارے لئے ایک خادم اور اللہ کی راہ میں جانے کے لئے ایک سواری کافی ہے۔ (ابو ہاشم نے فرمایا) مجھے وہ چیز ملی بھی اور میں نے انہیں جمع بھی کیا۔

۱۹۴ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ السَّلَامِ بِبَيْرُوتَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ رَبٍّ يَقُولُ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وسلم يقول" :لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ(۸)

ابو عبد رب بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس منبر پر یہ بیان کرتے ہوئے سنا وہ کہتے ہیں: میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:

''دنیا میں سے صرف آزمائش اور فتنہ باقی رہ گیا ہے''۔

۱۹۵ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ، قَالَ: آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ؟ قَالُوا: وَاللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ، قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللّٰهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا

۱۹۴(۸)۔i۔ابن حبان: ۶۹۰ ii۔ابن ماجہ: ۴۰۳۵ iii۔الفتن نعیم بن حماد: ۴۶

iv۔الکنی والاسماء: ۱۵۱۹ v۔امالی ابن سمعون: ۸

vi۔المخلصیات:۴۵۶ vii۔حلیۃ الاولیاء:۱۶۲/۵

viii۔السنن الواردہ فی الفتن:۳، ۷۱ ix۔موارد الظمآن:۱۸۲۸

بِهِ، قَالَ :آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ؟ قَالُوا :وَاللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ، قَالَ :أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفُكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَلَكِنْ جِبْرِيلُ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلائِكَةَ(۹)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقے کے پاس تشریف لائے اور دریافت کیا: تم لوگ یہاں کیوں بیٹھے ہو۔ لوگوں نے بتایا ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: اللہ کی قسم! کیا تم لوگ صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہم لوگ صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ اپنے اصحاب کے ایک حلقے کے پاس تشریف لائے آپ نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو۔ انہوں نے کہا: ہم اللہ کا ذکر کرنے کے لئے اور اس نے جو اسلام کی ہدایت دی ہے اور ہم پر یہ احسان کیا ہے اس بات پر اس کی حمد بیان کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کیا اللہ کی قسم! تم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہوئے ہو؟ لوگوں نے عرض کی: اللہ کی قسم! ہم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے تم پر کوئی الزام عائد کرنے کے لئے قسم نہیں لی ہے، بلکہ جبرائیل میرے پاس آئے انہوں نے مجھے بتایا: اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے تم پر فخر کا اظہار کر رہا ہے۔

۱۹۶ - أخبرنا محمد بن عمرو بْنِ يُوسُفَ أَبُو حَمْزَةَ بِنَسَا حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ أَخْبَرَنَا أَبُو عَامِرٍ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيَى عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ

۱۹۵(۹)۔i۔ابن حبان:۸۱۳ ii۔مسلم:۲۷۰۱ iii۔ترمذی:۳۳۷۹
iv۔نسائی:۵۴۲۴ v۔الزھد والرقائق:۱۱۲۰
vi۔مصنف ابن ابی شیبہ:۲۹۴۶۹ vii۔مسند احمد:۱۶۸۳۱
viii۔السنن الکبریٰ:۱۰۱۱۳،۱۶۵۲ ix۔عمل الیوم واللیلۃ:۳۵۳

یَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" :الْمُؤَذِّنُونَ أَطْوَلُ الناس أعناقا یوم القیامۃ"(۱۰)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے یہ بات ارشاد فرمائی ہے: قیامت کے دن مؤذنوں کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی۔

۱۹۷ - أخبرنا ابن خزیمۃ قَالَ حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیدٍ الْقَطَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِی أَبِی عَنْ جَدِّی قَالَ :کُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِیَۃَ فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ فَقَالَ أَشْہَدُ أَنْ لَا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ أَشْہَدُ أَنْ لَا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ أَشْہَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ أَشْہَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰہِ فَقَالَ حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ فَقَالَ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ فَقَالَ اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ لَا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ اللّٰہُ أَکْبَرُ اللّٰہُ أَکْبَرُ لَا إِلَہَ إِلَّا اللّٰہُ ثُمَّ قَالَ ہَکَذَا کَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یقول(۱۱)

محمد بن عمرو اپنے والد کے حوالے سے اپنے دادا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں۔ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا۔ مؤذن نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہا مؤذن نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا مؤذن نے اشھد ان محمد ا رسول

۱۹۶(۱۰)۔i۔ابن حبان:۱۶۶۹،۱۶۶۹، ۱۶۷۰ ii۔مسلم:۳۸۷
iii۔ابن ماجہ:۷۲۵ iv۔مصنف عبدالرزاق:۱۸۶۰،۱۸۶۱
v۔اخبار مکہ للفاکھی:۱۳۲۲ vi۔مسند الحارث:۱۲۲

vii۔ مسند البزار: ۱۳۶۵، ۱۳۶۴، ۷۵ viii۔ مستخرج ابی عوانہ: ۹۷۱، ۹۷۳
ix۔ شرح مشکل الآثار: ۲۰۸ x۔ معجم ابن الاعرابی: ۸۰۰
xi۔ السنن الکبریٰ: ۲۰۳۷

۱۹۷(۱۱)۔ i۔ ابن حبان: ۱۶۸۷ ii۔ داری: ۱/۲۷۳ iii۔ شرح معانی الآثار: ۱/۱۴۵
iv۔ نسائی: ۶۷۷ v۔ مسند احمد: ۱۶۸۳۱
vi۔ السنن الکبریٰ: ۱۶۵۲، ۱۰۱۱۳ vii۔ عمل الیوم واللیلۃ: ۳۵۳

الله کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اشھد ان محمدا رسول الله کہا مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے لا حول ولا قوۃ الا بالله کہا مؤذن نے حی علی الفلاح کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا لا حول ولا قوۃ الا بالله مؤذن نے الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله کہا پھر انہوں نے یہ بات بیان کی۔ نبی اکرم ﷺ بھی اسی طرح فرماتے تھے۔ (یعنی اذان کا جواب دیتے تھے)

۱۹۸ - أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّيْرَفِيُّ بِالْبَصْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ أَخْبَرَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى قَالَ: جَلَسْتُ إِلَى أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو أُمَامَةَ مِثْلَ ذَلِكَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ هَكَذَا حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(۱۲)

مجمع بن یحییٰ بیان کرتے ہیں: ابوامامہ بن سہل کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ مؤذن آیا اور اس نے الله اکبر الله اکبر کہا تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند کہا، مؤذن نے اشھد ان لا الٰہ الا الله کہا تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند کہا مؤذن نے اشھد ان محمدا رسول الله کہا تو حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ نے اس کی مانند کہا، پھر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور بولے: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ کے حوالے سے اسی طرح حدیث مجھے بیان کی ہے۔

۱۹۸(۱۲)_i_ابن حبان:۱۶۸۸ ii_بخاری:۹۱۴
iii_نسائی:۶۷۵،۶۷۶ iv_مصنف عبدالرزاق:۱۸۴۴
v_مسند الحمیدی:۶۱۷ vi_مسند احمد:۱۶۸۲۸،۱۶۸۳۱
vii_دارمی:۱۲۳۸،۱۲۳۹ viii_السنن الماثورہ:۳۹
ix_السنن الکبریٰ نسائی:۱۶۸۱،۱۶۵۲،۱۰۱۱۰،۱۰۱۱۲،۱۰۱۱۳

۱۹۹ - أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ سَمِعَ الْمُنَادِي يَقُولُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ فَلَمَّا قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ قَالَ مُعَاوِيَةُ وَأَنَا أَشْهَدُ فَلَمَّا قَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ ثُمَّ قَالَ مُعَاوِيَةُ هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (۱۳)

عیسیٰ بن طلحہ بیان کرتے ہیں: ہم لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ انہوں نے مؤذن کو اللہ اکبر اللہ اکبر کہتے ہوئے سنا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اللہ اکبر، اللہ اکبر کہا جب مؤذن نے اشھد ان لا الہ الا اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں، جب مؤذن نے اشھد ان محمدا رسول اللہ کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں بھی اس بات کی گواہی دیتا ہوں، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا میں نے نبی اکرم ﷺ کو اسی طرح (اذان کا جواب دیتے ہوئے) سنا ہے۔

۲۰۰ - أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ الْجُمَحِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُسَدَّدُ بْنُ مُسَرْهَدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنِ الْمُسَيَّبِ بْنِ رَافِعٍ عَنْ وَرَّادٍ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَيُّ شَيْءٍ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاتِهِ": لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ

۱۹۹(۱۳)۔i۔ابن حبان:۱۶۸۸،۶۸۴ ii۔بخاری:۶۱۲،۹۱۴
iii۔نسائی:۶۷۷،۶۷۵ iv۔مسند الحمیدی:۶۱۷
v۔مسند احمد:۱۶۸۲۸،۱۶۸۲۱ vi۔دارمی:۱۲۳۸،۱۲۳۹
vii۔السنن الماثورہ:۳۹
viii۔السنن الکبریٰ نسائی:۱۲۵۱،۱۲۵۲،۱۰۱۱۰،۱۰۱۱۲،۱۰۱۱۳

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قدير اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا ينفع ذا الجد منك الجد "(۱۴)

حضرت وراد سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ وہ کون سا عمل تھا جو رسول اللہ ﷺ نماز کے بعد کیا کرتے تھے تو انہوں نے جواباً کہا: آپ ﷺ ہر نماز کے بعد یہ الفاظ کہتے: ”لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک، ولہ الحمد، وھو علی کل شیء قدیر، اللھم لا مانع لما اعطیت، ولا معطی لمامنعت، ولاینفع ذاالجدمنک الجد۔“

۲۰۱ ۔ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ بِتُسْتَرَ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ أَبِي بُكَيْرٍ الْكَرْمَانِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي بُكَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ :أَخْبَرَنَا دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ وَغَيْرُهُ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي وَرَّادٌ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَتَبَ إِلَيْهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْ صَلَاتِهِ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ له له الملك وله الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ .قال أبو حاتم رضى الله تعالى عَنْهُ :قَالَ لَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ دَاوُدُ بْنُ أَبِي هِنْدَ وَمُجَالِدٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَأَنَا قُلْتُ وَغَيْرُهُ لِأَنَّ مُجَالِدًا تَبَرَّأْنَا

من عهدته في كتاب المجروحين (۱۵)

۲۰۰ (۱۴)۔i۔ابن حبان: ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷ ii۔بخاری: ۸۴۴، ۶۳۳۰، ۷۲۹۲
iii۔مسلم: ۵۹۳ iv۔ابوداؤد: ۱۵۰۵
vi۔سنن نسائی: ۱۳۴۱، ۱۳۴۲ vii۔مصنف ابی شیبہ: ۳۰۹۶، ۲۹۲۶۰
viii۔مسند احمد: ۱۸۱۸۳، ۱۸۲۳۲ ix۔دارمی: ۱۳۸۹
x۔سنن کبریٰ: ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۹۸۸۱ xi۔ابن خزیمہ: ۷۴۲

۲۰۱ (۱۵)۔i۔ابن حبان: ۲۰۰۶، ۲۰۰۵، ۲۰۰۷ ii۔بخاری: ۸۴۴، ۶۳۳۰، ۷۲۹۲
iii۔مسلم: ۵۹۳ iv۔ابوداؤد: ۵۰۵ iv۔سنن نسائی: ۱۳۴۱، ۱۳۴۲
v۔مصنف ابی شیبہ: ۳۰۹۶، ۲۹۲۶۰ vi۔مسند احمد: ۱۸۱۸۳، ۱۸۲۳۲
vii۔دارمی: ۱۳۸۹ viii۔سنن کبریٰ: ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۹۸۸۱

حضرت شعبی بیان کرتے ہیں کہ ہمیں وراد نے خبر دی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ کی طرف خط لکھا کہ میری طرف وہ چیز لکھ کر بھیجیں جو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، تو انہوں نے جواب لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا، جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوتے تو کہا کرتے تھے: "لاالہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک ولہ الحمد، وھو علی کل شیء قدیر، اللھم لامانع لما اعطیت، ولا معطی لما منعت، ولاینفع ذا الجد منک الجد۔"

امام ابوحاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ہم سے احمد بن یحییٰ بن زہیر، داؤد بن ابی ہند اور مجالد نے شعبی کے حوالے سے بیان کیا کہ میں نے کہا اور اس کے علاوہ بھی یہ قول کہا ہے کیونکہ مجالد ایسا راوی ہے کہ مجروحین کی کتاب میں تذکرہ کی وجہ سے ہم اس کے مقام ومرتبہ سے بیزار ہیں۔

۲۰۲ -أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ :سَمِعْتُ وَرَّادًا كَاتِبَ الْمُغِيرَةِ يُحَدِّثُ،أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ شُعْبَةَ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَضَى صَلَاتَهُ فَسَلَّمَ قَالَ" :لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ .أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ فِي عَقِبِهِ قَالَ :

حدثنا عبید الله بن معاذ قَالَ :حَدَّثَنَا أَبِی قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ وَرَّادٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذلک(۱۶)

۲۰۲(۱۶)۔i۔ابن حبان:۲۰۰۷،۲۰۰۵،۲۰۰۶ ii۔بخاری:۸۴۴،۶۳۳۰،۶۴۹۲ iii۔مسلم:۵۹۳ iv۔ابوداؤد:۱۵۰۵ v۔سنن نسائی:۱۳۴۱،۱۳۴۲ vi۔مصنف ابی شیبہ:۳۰۹۶،۲۹۲۶۰ vii۔مسند احمد:۱۸۱۸۳،۱۸۲۳۲ viii۔دارمی:۱۳۸۹ ix۔سنن کبری:۱۲۶۵،۱۲۶۶،۹۸۸۱ x۔ابن خزیمہ:۷۴۲

حضرت عبدالملک بن عمیر نے کہا کہ میں نے حضرت وراد سے سنا کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف خط لکھا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوتے سلام پھیرتے، پھر یہ کہتے: ”لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ، لہ الملک، ولہ الحمد، وھو علی کل شیء قدیر، اللھم لا مانع لما اعطیت، ولا معطی لما منعت، ولا ینفع ذاالجد منک الجد“

حضرت حسن نے ہمیں اس کے بعد یہ بتایا کہ ہمیں عبداللہ بن معاذ نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہم سے میرے والد نے حدیث بیان کی، انہوں نے کہا: ہم سے شعبہ نے ازحکم از قاسم بن مخیمرہ از وراد، از حضرت مغیرہ از نبی اکرم ﷺ اسی کے مثل روایت بیان کی۔

۲۰۳۔ حَدَّثَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ القطان، قال حدثني أبي، قال :حدثنا بن عَجْلَانَ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حِبَّانَ، عن بن مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :لَا تُبَادِرُونِي، بِالرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، فَإِنِّي مَهْمَا أَسْبِقُكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا سَجَدْتُ، وَمَهْمَا أَسْبِقُكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ، تُدْرِكُونِي بِهِ إِذَا رفعت، إني قد بدنت"(۱۷)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم رکوع وسجود میں مجھ سے جلدی نہ کرو کیونکہ اگر میں تم سے رکوع کرتے ہوئے پہل کروں گا تو تم مجھے سجدہ کرتے ہوئے پالو گے اور اگر میں تم سے سجدہ کرتے ہوئے پہل کروں گا تو تم مجھے اٹھتے ہوئے پالو گے کیونکہ میں بھاری بدن ہو چکا ہوں۔

۲۰۴۔ أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ الطَّيَالِسِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، سَمِعَ مُعَاوِيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :لَا تَسْبِقُونِي بِالرُّكُوعِ، وَلَا بِالسُّجُودِ، فَإِنِّي قَدْ

۲۰۳(۱۷)۔ i۔ ابن حبان: ۲۲۲۹، ۲۲۳۰ ii۔ ابوداؤد: ۶۱۹
iii۔ ابن ماجہ: ۹۶۳ iv۔ مسند السراج: ۷۲۴
v۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۶۳ vi۔ شرح السنۃ للبغوی: ۸۴۸

بَدَّنْتُ، وَإِنِّي مَهْمَا أَسْبِقُكُمْ بِهِ حِينَ أَرْكَعُ، تُدْرِكُونِي بِهِ حِينَ أَرْفَعُ، وَمَا سَبَقْتُكُمْ بِهِ حِينَ أَسْجُدُ، تدر كوني به حين أرفع"(۱۸)

حضرت ابن محیریز سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو منبر پر فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مجھ سے رکوع وسجود میں جلدی نہ کرو کیونکہ میں بھاری بدن ہو چکا ہوں، اگر میں تم سے رکوع کرتے ہوئے سبقت کروں گا تو تم مجھے اٹھتے ہوئے پالو گے اور اگر میں تم سے سجدہ کرنے میں سبقت کروں گا تو تم مجھے سجدہ سے اٹھتے ہوئے پالو گے۔

۲۰۵ -أَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الْوَلِيدِ، قَالَ :حَدَّثَنَا لَيْثٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ حُدَيْجٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ أُخْتِهِ أُمِّ حَبِيبَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنَّهُ سَأَلَهَا :هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُهَا فِيهِ؟ فَقَالَتْ :نَعَمْ، إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى (۱۹)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہما نے اپنی بہن زوجہ نبی ﷺ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کیا نبی اکرم ﷺ جن کپڑوں میں مجامعت کرتے تھے ان میں نماز

پڑھ لیتے تھی؟ تو انہوں نے فرمایا: ہاں! جب آپ ان میں کوئی ناپاکی نہ دیکھتے۔

۲۰۶ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ زُهَيْرٍ قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مِسْكِينٍ الْيَمَامِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ بَكْرٍ عَنْ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ رَبٍّ عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا إِلا بلاء وفتنة.(۲۰)

۲۰۴(۱۸)۔i۔ابن حبان:۲۲۳۰ ii۔السنن الکبریٰ بیہقی:۲۵۹۷
iii۔موارد الظمآن:۳۸۲

۲۰۵(۱۹)۔ i۔ابن حبان:۲۳۳۱ ii۔دارمی:۱۳۱۶
iii۔مسند ابو یعلی:۷۱۲۶ iv۔المنتقی لابن الجارود:۱۳۲
v۔ابن خزیمہ:۷۷۶ vi۔المعجم الکبیر للطبرانی:۳۰۵
vii۔السنن الصغیر بیہقی:۱۸۷ viii۔معجم ابن عساکر:۵۱۷

۲۰۶(۲۰)۔i۔ابن حبان:۲۸۹۹ ii۔الزھد والرقائق لابن المبارک:۵۹۶
iii۔مسند احمد:۱۶۸۵۳ iv۔مسند الشامیین:۶۰۷
v۔السنن ابو داؤد فی الفتن:۶۷

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا سے کچھ باقی نہیں رہتا مگر آزمائش اور فتنہ۔

۲۰۷. أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بن أبيذكر الْإِبَاحَةِ لِلْمَرْءِ أَنْ يُخْرِجَ فِي زَكَاةِ الْفِطْرِ صَاعَ أَقِطٍ شَيْبَةَ، قَالَ :حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، عَنْ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ سُفْيَانَ، قال حدثنا أبو بكر بن أبيعَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ :كُنَّا نُخْرِجُ فِي صَدَقَةِ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ، وَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ مِنَ الشَّامِ إِلَى الْمَدِينَةِ قَدْمَةً، فَكَانَ فِيمَا كَلَّمَ بِهِ النَّاسَ :مَا أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هَذِهِ، فَأَخَذَ النَّاسُ بذلك .(۲۱)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم فطرانہ کی

زکوٰۃ نکالتے تھے، نبی کریم ﷺ کے زمانے میں ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو یا ایک صاع پنیر اور ہم اسی طرح کرتے رہے یہاں تک کہ ہم پر شام سے مدینے کی طرف حضرت امیر معاویہ آئے، تو انہوں نے اس کے بارے میں لوگوں سے گفتگو کی کہ میں نے شام کے سمراء کے دو مد نہیں دیکھے مگر اس کے ایک صاع کے برابر، تو لوگوں نے اسے ہی معمول بنالیا۔

٢٠٨. أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَحْطَبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبَانَ الْقُرَشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِينَارٍ، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ، سَمِعَهُ مِنْ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لاتلحفوا في الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا فَتُخْرِجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ مِنِّي شَيْئًا، وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ، فَيُبَارَكُ لَهُ فِيهِ. (٢٢)

٢٠٧(٢١)۔ i۔ ابن حبان: ٣٣٠٥ ii۔ ابوداود: ١٦١٤ iii۔ ابن ماجہ: ١٨٢٩
iv۔ نسائی: ٢٥١٣ v۔ دارمی: ١٧٠٤ vi۔ شرح معانی الآثار: ٣١٠٢
vii۔ شرح السنۃ للبغوی: ١٥٩٥

٢٠٨(٢٢)۔ i۔ ابن حبان: ٣٣٨٩ ii۔ مسلم: ١٠٣٨ iii۔ نسائی: ٢٥٩٣
iv۔ الامالی فی آثار الصحابہ: ١٣٣ v۔ مسند الحمیدی: ٦١٥ vi۔ مسند احمد: ١٦٨٩٣
vii۔ دارمی: ١٦٨٤ viii۔ السنن الکبریٰ للنسائی: ٢٣٨٥
ix۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ٨٠٨ x۔ مستدرک حاکم: ٢٣٦٤

حضرت وہب بن منبہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم سوال کرنے میں اصرار نہ کرو، اللہ کی قسم! تم میں سے کوئی مجھ سے کسی شے کا سوال نہ کرے، سو جس کو مجھ سے کوئی سوال کرنا ہو تو میں اسے پسند نہیں کرتا کہ اس کے لئے اس میں برکت ڈالی جائے۔

٢٠٩ - أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُكْرَمٍ الْبِرْتِيُّ، بِبَغْدَادَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنَ جَابِرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو كَبْشَةَ السَّلُولِيُّ، أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلَ بْنَ الْحَنْظَلِيَّةِ صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ الْأَقْرَعَ وَعُيَيْنَةَ سَأَلَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، فَأَمَرَ مُعَاوِيَةَ أَنْ يَكْتُبَ بِهِ لَهُمَا، وَخَتَمَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَمَرَ بِدَفْعِهِ إِلَيْهِمَا، فَأَمَّا عُيَيْنَةُ فَقَالَ: مَا فِيهِ؟

فَقَالَ :فِيهِ الَّذِي أُمِرْتُ بِهِ، فَقَبَّلَهُ وَعَقَدَهُ فِي عِمَامَتِهِ، وَكَانَ أَحْلَمَ الرَّجُلَيْنِ، وَأَمَّا الْأَقْرَعُ فَقَالَ :أَحْمِلُ صَحِيفَةً لَا أَدْرِي مَا فِيهَا كَصَحِيفَةِ الْمُتَلَمِّسِ، فَأَخْبَرَ مُعَاوِيَةُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِهِمَا وَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَاجَتِهِ، فَمَرَّ بِبَعِيرٍ مُنَاخٍ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ، ثُمَّ مَرَّ بِهِ فِي آخِرِ النَّهَارِ، وَهُوَ فِي مَكَانِهِ، فَقَالَ :أَيْنَ صَاحِبُ هَذَا الْبَعِيرِ، فَابْتُغِيَ فَلَمْ يُوجَدْ، فَقَالَ :اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ، ارْكَبُوهَا صِحَاحًا، وَكُلُوهَا سِمَانًا، كَالْمُتَسَخِّطِ آنِفًا، إِنَّهُ مَنْ سَأَلَ شَيْئًا وَعِنْدَهُ مَا يُغْنِيهِ فَإِنَّمَا يَسْتَكْثِرُ مِنْ جَمْرِ جَهَنَّمَ، قَالُوا :يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا يُغْنِيهِ؟، قَالَ :مَا يُغَدِّيهِ، أَوْ يُعَشِّيهِ.

قَالَ أَبُو حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ :قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا يُغَدِّيهِ، أَوْ يُعَشِّيهِ، أَرَادَ بِهِ عَلَى دَائِمِ الْأَوْقَاتِ حَتَّى يَكُونَ مُسْتَغْنِيًا بِمَا عِنْدَهُ، أَلَا تَرَاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي خَبَرِ أَبِي هُرَيْرَةَ :لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ، وَلَا لِذِي مِرَّةٍ سَوِيٍّ فَجَعَلَ الْحَدَّ الَّذِي تَحْرُمُ الصَّدَقَةُ عَلَيْهِ بِهِ هُوَ الْغِنَى عَنِ النَّاسِ، وَبِيَقِينٍ نَعْلَمُ أَنَّ وَاجِدَ الْغَدَاءِ أَوِ الْعَشَاءِ لَيْسَ مِمَّنِ اسْتَغْنَى عَنْ غَيْرِهِ حَتَّى تَحْرُمَ عَلَيْهِ الصَّدَقَةُ، عَلَى أَنَّ الْخِطَابَ وَرَدَ فِي هَذِهِ الْأَخْبَارِ بِلَفْظِ الْعُمُومِ، وَالْمُرَادُ مِنْهُ صَدَقَةُ الْفَرِيضَةِ دُونَ التَّطَوُّعِ(۴۳)

۲۰۹ (۴۳)۔ i۔ابن حبان:۳۳۹۴ ii۔مسند الشامیین:۵۸۴،۵۸۵
iii۔موارد الظمآن:۸۴۴ iv۔ابوداؤد:۲۵۴۸
v۔مسند احمد:۱۷۶۲۵ vi۔ابن خزیمہ:۲۵۴۵
vii۔المعجم الکبیر للطبرانی:۵۶۲۰

حضرت سہل بن حنظلیہ رضی اللہ عنہ، رسول اللہ ﷺ کے صحابی سے روایت ہے کہ حضرت اقرع اور حضرت عینیہ نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی سوال کیا، تو آپ نے حضرت معاویہ کو حکم دیا کہ وہ ان دونوں کے لئے لکھ دے اور رسول اللہ ﷺ نے اس پر مہر لگائی اور ان کو دینے کا حکم فرمایا، حضرت عینیہ نے کہا: اس میں کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اس میں وہ ہے جس کا آپ ﷺ نے حکم دیا، تو انہوں نے اس کو بوسہ دیا اور اس کو اپنی پگڑی کے پلے میں باندھا، اور وہ دو مردوں میں سے زیادہ حوصلے والے تھے، اور حضرت اقرع نے کہا: میں اس صحیفہ کو اٹھائے ہوئے ہوں اور میں نہیں جانتا کہ اس میں کیا ہے؟ تو حضرت معاویہ نے رسول اللہ ﷺ کو اس بات کی خبر دی اور رسول اللہ

ﷺ اپنی کسی ضرورت کے لئے نکلے، اور آپ کسی کے اونٹ کے پاس سے مسجد کے دروازے سے دن کی ابتداء میں گزرے اور پھر اسی کے ساتھ دن کے آخر میں گزرے، جبکہ وہ اسی جگہ میں تھا، تو آپ نے فرمایا: اس اونٹ کا مالک کہاں ہے؟ سو اسے تلاش کیا گیا تو وہ نہ ملا تو آپ نے فرمایا: تم ان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو، ان پر صحیح طریقے سے سواری کرو اور ان کو کھلاؤ، بے شک وہ شخص جو کسی شے کا سوال کرتا ہے، جب اس کے پاس اتنا مال ہے کہ وہ اس کو لاپرواہ کرسکتا ہے، تو وہ صرف جہنم کے انگاروں میں اضافہ کرتا ہے، صحابہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا چیز اسے لاپرواہ کرسکتی ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ چیز جس کے ساتھ وہ صبح کرسکتا ہے یا شام کرسکتا ہے۔

امام ابوحاتم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قول نبی ﷺ "مایغدیہ اویعشیہ" سے مراد دائمی وقت ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاس کی چیز سے بے نیاز ہوجائے، کیا تم نے ابو ہریرہ والی حدیث میں غور وفکر نہیں کیا کہ مالدار آدمی اور طاقتور آدمی کے لئے صدقہ کا مال لینا حلال نہیں ہے اور آپ نے یہی تعریف کی ہے کہ جس کی وجہ سے اس کا صدقہ لینا حرام ہے کیونکہ وہ لوگوں سے بے نیاز ہو چکا ہے اور یقینی طور پر ہم علم رکھتے ہیں کہ صبح اور شام کا کھانا رکھنے والا ان میں سے نہیں کہ وہ اپنے غیر سے بے نیاز ہوجائے حتیٰ کہ اس پر مال صدقہ حرام ہوجائے، اس طور پر کہ ان احادیث میں گفتگو عمومی الفاظ کے ذریعے ہے اور اس سے مراد فرضی صدقہ ہے نہ کہ نفلی صدقہ ہے۔

۲۱۱. أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، قَالَ :حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصِبِيِّ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ عَلَى مِنْبَرِ دِمَشْقَ :إِيَّاكُمْ وَأَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا كَانَ فِي عَهْدِ عُمَرَ، فَإِنَّ عُمَرَ كَانَ يُخِيفُ النَّاسَ فِي اللَّهِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ، فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ طِيبِ نَفْسٍ يُبَارَكُ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ، وَعَنْ شَرَهٍ كَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا

يَشْبَع (۲۴)

حضرت عبداللہ بن عامر یحصبی سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے دمشق کے منبر پر کہتے ہوئے سنا کہ تم رسول اللہ ﷺ کی حدیثوں سے اپنے آپ کو بچاؤ سوائے اس حدیث کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد میں ہو، بے شک حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو ڈراتے تھے اللہ کے بارے میں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس شخص سے اللہ بہتری کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ دے دیتا ہے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: میں تو صرف خزانچی ہوں پس جسے کو میں دل کی خوشی سے عطا کرتا ہوں اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے اور جس کو میں سوال کرنے پر دیتا ہوں وہ اس حریص کی طرح ہوتا ہے جو کھاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا۔

۲۱۲. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ، حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ، أَخْبَرَنِي يُونُسُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِينَةِ فِي قَدْمَةٍ قَدِمَهَا يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ :أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

---

۲۱۱ (۲۴) ـ i ـ ابن حبان: ۳۴۰۱ ii ـ مسلم: ۱۰۳۷
iii ـ مسند احمد: ۱۶۹۲۱ iv ـ مسند ابو یعلیٰ: ۷۳۵۴
v ـ المعجم الکبیر: ۸۶۹، ۸۷۲ vi ـ معجم ابن المقری: ۱۱۵۹

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يقول" :هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ"(۲۶)

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ عاشوراء کے دن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو خطبہ دیا اور فرمایا: اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ دن عاشورہ کا ہے اس دن روزہ رکھنا تم پر فرض نہیں ہے اور میں روزے سے ہوں، تو جس کو روزہ رکھنا پسند ہو کہ وہ روزہ رکھے تو روزہ رکھ لے۔

۲۱۳. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنِ الْجُرَيْرِيِّ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ :اعْتَكَفَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَشْرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ وَهُوَ يَلْتَمِسُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أَمَرَ بِالْبِنَاءِ، فَنُقِضَ، ثُمَّ أُبِينَتْ لَهُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ، فَأَمَرَ بِهِ، فَأُعِيدَ، فَخَرَجَ إِلَيْنَا، فَقَالَ" :إِنَّهَا أُبِينَتْ لِي لَيْلَةُ الْقَدْرِ، وَإِنِّي خَرَجْتُ لِأُبِينَهَا لَكُمْ، فَتَلَاحَى رَجُلَانِ فَنُسِّيتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي التَّاسِعَةِ وَالسَّابِعَةِ وَالْخَامِسَةِ ."قُلْتُ :يَا أَبَا سَعِيدٍ إِنَّكُمْ أَعْلَمُ بِالْعَدَدِ مِنَّا، فَأَيُّ لَيْلَةٍ التَّاسِعَةُ وَالسَّابِعَةُ وَالْخَامِسَةُ، قَالَ :إِذَا كَانَ لَيْلَةُ وَاحِدٍ وَعِشْرِينَ ثُمَّ دَعْ لَيْلَةً، ثُمَّ الَّتِي تَلِيهَا هِيَ السَّابِعَةُ، ثُمَّ دَعْ لَيْلَةً وَالَّتِي تَلِيهَا هِيَ الْخَامِسَةُ .قَالَ الْجُرَيْرِيُّ :وَحَدَّثَنِي أَبُو الْعَلَاءِ، عَنْ مُطَرِّفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وسلم :والثالثةقَالَ أَبُو حَاتِمٍ: الْأَمْرُ بِالْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي اللَّيَالِي الْمَعْلُومَةِ الْمَذْكُورَةِ فِي الْخَبَرِ أَمْرُ نَفْلٍ، أُمِرَ مِنْ أَجْلِ سَبَبٍ، وَهُوَ مُصَادَفَةُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فَمَتَى صُودِفَتْ فِي إِحْدَى اللَّيَالِي الْمَذْكُورَةِ سَقَطَ عَنْهُ طَلَبُهَا فِي سَائِرِ اللَّيَالِي.(۲۷)

۲۱۲(۲۶)۔i۔ابن حبان:۳۶۲۶ ii۔موطا مالک:۱۰۵۳
iii۔ابن خزیمہ:۲۰۸۵ iv۔شرح معانی الآثار:۳۲۹۸
v۔المعجم الکبیر للطبرانی:۷۵۴ vi۔المسند المستخرج علی صحیح مسلم:۲۰۶۸

۲۱۳(۲۷)۔i۔ابن حبان:۳۶۶۱،۳۶۷۴ ii۔مسند احمد:۱۱۰۷۶
iii۔السنن الکبریٰ للنسائی:۳۳۹۱ iv۔مسند ابو یعلی:۱۳۲۴
v۔مسلم:۱۱۶۷ vi۔مسند احمد:۱۱۰۷۶
vii۔ابن خزیمہ:۲۱۷۶ viii۔شعب الایمان:۳۴۰۰

۲۱۴. أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ(۲۸)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لیلۃ القدر ستائیسویں کی رات ہے۔

٢١٥. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ قُتَيْبَةَ بِعَسْقَلَانَ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى، قَالَ :حَدَّثَنَا بن وَهْبٍ، قَالَ :أَخْبَرَنَا يُونُسُ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ نَوْفَلٍ أَنَّهُ سَمِعَ الضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ فِي حَجَّةِ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ يَقُولُ :لَا يَفْتِي بِالتَّمَتُّعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللَّهِ جَلَّ وَعَلَا، فَقَالَ لَهُ سعد بن أبي وقاص :بئس ما قلت يا بن أخي، فَوَاللَّهِ لَقَدْ فَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وفعلناه معه (٢٩)

حضرت محمد بن عبداللہ بن نوفل کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت ضحاک بن قیس سے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما حج کی دوران سنا کہ حج کے ساتھ عمرہ ملانے کا فتویٰ وہی دے گا جو اللہ جل وعلا کے حکم سے جاہل ہے تو ان سے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا: اے میرے بھتیجے! تو نے بہت بری بات کہی ہے، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے یہ کیا ہے اور ہم نے بھی آپ کے ہمراہ ایسا کیا ہے۔

٢١٤(٢٨)_i_ابن حبان:٣٦٨٠ ii_مسلم:١١٦٥
iii_ابوداؤد:١٣٨٦ iv_الآثار لابی یوسف:٨٢٧
v_مسند ابی داؤد:١٠٥٤ vi_مصنف ابن ابی شیبہ:٨٦٦٨، ٩٥٣٠
vii_مسند احمد:٢١٢١١، ٢١٢١٠، ٢٥٤٧ viii_السنن الکبریٰ نسائی:٣٣٩٥، ١١٦٢٦
ix_المعجم الصغیر للطبرانی:٢٨٥ x_المعجم الکبیر للطبرانی:٩٥٨٤، ٨١٤
xi_السنن الکبریٰ بیہقی:٨٥٥٥

٢١٥(٢٩)_i_ابن حبان:٣٩٢٣، ٣٩٣٩ ii_مؤطا امام مالک:٤٠ iii_مسند احمد:١٥٠٣
iv_السنن الکبریٰ للنسائی:٣٧٠٠ v_مسند ابی یعلیٰ:٨٠٥، ٨٢٤
vi_شرح معانی الآثار:٣٦٥٦ vii_السنن الکبریٰ بیہقی:٨٨٥٤
viii_معرفۃ السنن:٩٣٦٤ ix_مسند سعد بن ابی وقاص:١٢٤

٢١٦. أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ بن شِهَابٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَقَالَ الضَّحَّاكُ:

لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللَّهِ، فَقَالَ سَعْدُ بْنُ أَبِي وقاص :بئس ما قلت يا بن أَخِي. فَقَالَ الضَّحَّاكُ :كَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ سَعْدٌ :وَقَدْ صَنَعَهَا 1رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وصنعناها معه.(۳۰)

حضرت محمد بن عبداللہ بن حارث بن نوفل بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو اور حضرت ضحاک بن قیس کو سنا جس سال حضرت معاویہ بن ابوسفیان نے حج کیا اور یہ دونوں حج کے ساتھ تمتع عمرہ کا ذکر کر رہے تھے تو حضرت ضحاک نے کہا: یہ وہی کرے گا جو اللہ کے حکم سے جاہل ہوگا، تو حضرت سعد بن ابی وقاص نے فرمایا: اے میرے بھتیجے! تو نے برا کہا، تو حضرت ضحاک نے کہا: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اس سے روکا ہے، تو حضرت سعد نے فرمایا: اس کو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے اور ہم نے بھی آپ کی معیت میں ایسا ہی کیا ہے۔

۲۱۷. أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي مَعْشَرٍ ,قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُونٍ الْعَطَّارُ ,قَالَ :حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ حَيَّانَ ,عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزِّبْرِقَانِ ,عَنْ يَعْلَى بْنِ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ" :كُلُّ مُسْكِرٍ عَلَى مؤمن حرام"(۳۱)

۲۱۶(۳۰)۔i۔ابن حبان: ۳۹۳۹، ۳۹۲۳، ۳۹۳۹
ii۔مؤطا امام مالک: ۴۰
iii۔مسند احمد: ۱۵۰۳
iv۔السنن الکبریٰ للنسائی: ۳۷۰۰
v۔مسند ابی یعلی: ۸۰۵، ۸۲۷
vi۔شرح معانی الآثار: ۳۶۵۶
vii۔السنن الکبریٰ بیہقی: ۸۸۵۴
viii۔معرفۃ السنن: ۹۳۶۴
ix۔مسند سعد بن ابی وقاص: ۱۲۴

۲۱۷(۳۱)۔i۔ابن حبان: ۵۳۷۴
ii۔ابن ماجہ: ۳۳۸۹
iii۔مسند ابو یعلی: ۷۳۵۵
iv۔المعجم الکبیر للطبرانی: ۹۰۹
v۔مسند الشاہین للطبرانی: ۲۱۵۶
vi۔ذم المسکر لابن ابی الدنیا: ۲۲

حضرت یعلی بن اوس سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ہر نشہ آور چیز ہر مومن پر حرام ہے۔

۲۱۸. أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ الْمُثَنَّى، قَالَ :حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَجَّاجِ السَّامِيُّ، قَالَ :حَدَّثنا حماد بْنُ سلمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ

سعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ سَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ (۳۲)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے "زور" سے منع فرمایا۔

۲۱۹۔ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا فُلَيْحُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَفِي يَدِهِ قُصَّةٌ مِنْ شَعْرٍ يَقُولُ: مَا بَالُ نِسَاءٍ يَجْعَلْنَ فِي رُءُوسِهِنَّ مِثْلَ هَذَا، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنِ امْرَأَةٍ تَجْعَلُ فِي رَأْسِهَا شَعْرًا مِنْ شَعْرِ غَيْرِهَا، إِلَّا كَانَ زُورًا (۳۳)

حضرت سعید بن ابی سعید مقبری اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنا کہ آپ منبر پر بیٹھے تھے اور آپ کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا تھا۔ آپ کہہ رہے تھے کہ عورتوں کو کیا ہے کہ وہ اپنے سر کے بالوں کے ساتھ اس طرح کرتی ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی بھی عورت جب اپنے سر کے بالوں میں کسی اور کے بال لگاتی ہے تو یہ زور ہے۔

---

۲۱۸ (۳۲)۔ i۔ ابن حبان: ۵۵۰۹ ii۔ مسلم: ۲۱۲۷
iii۔ نسائی: ۵۰۹۲، ۵۲۴۷، ۵۲۴۸ iv مسند ابی داؤد: ۱۰۵۷
v۔ مسند احمد: ۱۶۸۴۳ vi۔ السنن الکبریٰ للنسائی: ۹۳۱۶، ۹۳۱۷، ۸۴۱۸
vii۔ المعجم الاوسط: ۱۹۴۷ viii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷
۲۱۹ (۳۳)۔ i۔ ابن حبان: ۵۵۱۰ ii۔ مسند ابی یعلی: ۷۳۵۷
iii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۷۹۸

۲۲۰۔ أَخْبَرَنَا عُمَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْهَمْدَانِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ، فَخَطَبَنَا، وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ، وَقَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ، فَسَمَّاهُ الزُّورُ (۳۴)

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے تو انہوں نے خطبہ دیا اور بالوں کا ایک گچھا نکالا اور کہا کہ میرا نہیں خیال کہ یہ عمل یہودیوں کے سوا بھی کوئی کرتا ہے (یعنی صرف یہودی ہی یہ عمل کرتے ہیں) کیونکہ رسول اللہ ﷺ کو جب یہ بات پہنچی تو آپ نے اسے زور کا نام دیا۔

۲۲۱۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ إِدْرِيسَ الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ أَبِي بَكْرٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، عَامَ حَجَّ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ تَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ، يَقُولُ :يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَيَقُولُ :إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حَيْثُ اتَّخَذَ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ(۳۵)

حضرت حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو حج کے سال یہ کہتے ہوئے سنا در آں حالیکہ آپ منبر پر تھے اور آپ کے ہاتھ میں بالوں کا ایک گچھا تھا آپ کہہ رہے تھے کہ اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح کے عمل سے منع فرماتے ہوئے سنا ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل اس وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ عمل کیا۔

۲۲۰(۳۴)_i_ابن حبان:۵۵۱۱ ii_مسلم:۳۱۲۷
iii_نسائی:۵۲۴۶ iv_مسند ابوداؤد:۱۰۵۶
v_مسند ابی الجعد:۹۴ vi_مصنف ابن ابی شیبہ:۲۵۲۲۸
vii_مسند احمد:۱۶۸۲۹،۱۶۸۵۰،۱۶۹۳۴ viii_السنن الکبریٰ نسائی:۹۳۱۵

۲۲۱(۳۵)_i_ابن حبان:۵۵۱۲ ii_بخاری:۳۴۶۸ iii_ترمذی:۲۷۸۱
iv_مسند الشافعی:۶۳۰ v_مسند الحمیدی:۶۱۱ vi_السنن الماثورہ للشافعی:۳۳۴
vii_المعجم الکبیر للطبرانی:ج۲۳۴ viii_معرفۃ السنن والآثار:۸۹۸۱
ix_ترتیب الامالی الخمیسیہ:۱۸۰۷

۲۲۲۔ أَخْبَرَنَا أَبُو يَعْلَى، قَالَ :حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ هِشَامٍ الْبَزَّارُ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ أَنَّ مُعَاوِيَةَ، كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا غُلَامَهُ وَرَّادًا،

فَقَالَ :اكْتُبْ :إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ وَأْدِ الْبَنَاتِ، وَعُقُوقِ الْأُمَّهَاتِ، وَعَنْ مَنْعٍ وَهَاتِ، وَعَنْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةِ السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةِ الْمَالِ (۳۶)

حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت امیر معاویہ نے حضرت مغیرہ بن شعبہ کو خط لکھا کہ مجھے وہ حدیث لکھ کر بھیجیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تو انہوں نے اپنے غلام ''وراد'' کو بلایا فرمایا لکھو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ نے بیٹیوں کے قتل، ماؤں کی نافرمانی، عام استعمال کی چیزوں کے روکنے اور قیل وقال، اور سوال کی کثرت اور مال کو ضائع کرنے سے منع فرمایا۔

۲۲۳۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَوْنٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا بن علية عن خالد الحذاء، قال :حدثني بن أشوع، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ :حَدَّثَنِي كَاتِبُ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ :كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ :إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ" :إِنَّ اللَّهَ كَرِهَ لَكُمْ ثَلاثًا :قِيلَ وَقَالَ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ، وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ."قال بن عُلَيَّةَ :إِضَاعَةُ الْمَالِ :إِنْفَاقُهُ فِي غَيْرِ حَقِّهِ(۳۷)

۲۲۲(۳۶)۔i۔ابن حبان:۵۵۵۶ ii۔بخاری:۲۴۰۸، ۵۹۷۵، ۶۴۷۳
iii۔مسلم:۵۹۳، ۵۹۲/۱۴ iv۔جامع معمر بن راشد:۱۹۶۳۸
v۔مسند احمد:۱۸۱۴۷، ۱۸۱۷۹، ۱۸۱۷۹، ۱۸۱۹۱، ۱۸۲۳۰
vi۔دارمی:۲۷۹۳ vii۔الادب المفرد:۱۶، ۲۹۷
viii۔مستخرج عوانہ:۶۳۹۱، ۶۳۹۲ ix۔شرح مشکل الآثار:۳۱۹۶

۲۲۳(۳۷)۔i۔ابن حبان:۵۷۱۹ ii۔بخاری:۱۴۷۷ iii۔مسلم:۵۹۳
iv۔السنن الکبریٰ للنسائی:۱۱۷۸۴ v۔مسند الشہاب:۱۰۸۹
vi۔مستخرج ابی عوانہ:۶۳۸۹

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف لکھا کہ مجھے وہ چیز لکھ کر بھیجیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو، انہوں نے ان کی طرف لکھا کہ میں نے رسول

اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ تین چیزوں کو ناپسند فرماتا ہے: قیل وقال، مال کو ضائع کرنے اور کثرت سوال سے۔ ابن علیہ فرماتے ہیں کہ مال ضائع کرنا یہ ہے کہ اسے اس کے مقام کے علاوہ پر خرچ کیا جائے۔

۲۲۴۔ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ، حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بن منصور، ومحمد بن سهل عن عَسْكَرٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ" :إِنَّكَ ان اتبعت عَوْرَاتِ النَّاسِ، أَفْسَدْتَهُمْ، أَوْ كِدْتَ أَنْ تُفْسِدَهُمْ "قَالَ :يَقُولُ أَبُو الدَّرْدَاءِ كَلِمَةٌ سَمِعَهَا مُعَاوِيَةُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نفعه الله بها. (۳۸)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اگر تو لوگوں کی پوشیدہ باتوں کے پیچھے پڑا تو وہ تجھے برباد کر دیں گی یا برباد کرنے کے قریب کر دیں گی۔ حضرت ابو درداء کہتے ہیں کہ یہ کلمہ جو حضرت معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے انہیں نفع دیا۔

۲۲۵۔ أَخْبَرَنَا أَبُو خَلِيفَةَ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بن وهب، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قَالَ :كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ، فَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ، وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي مَجْشَرِهِ، وَمِنَّا مَنْ يُصْلِحُ خِبَاءَهُ، إِذْ نُودِيَ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَقُولُ " :لَمْ يَكُنْ قَبْلِي

---

۲۲۴ (۳۸)۔ i۔ ابن حبان: ۵۷۶۰ ii۔ ابوداؤد: ۴۸۸۸ iii۔ مسند ابویعلی: ۷۳۸۹
iv۔ مکارم الاخلاق للخرائطی: ۴۲۶ v۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۹۰
vi۔ مسند الشامیین للطبرانی: ۴۷۳ vii۔ حلیۃ الاولیاء: ۱۱۸/۶
viii۔ السنن الکبریٰ بیہقی: ۱۷۶۲۳

نَبِيٌّ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى مَا هُوَ خَيْرٌ لَهُمْ :وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُ أَنَّهُ شَـرٌّ لَهُمْ، وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا، وسيصيب آخرها بلاء ، فتجيء فِتْنَةُ الْمُؤْمِنِ، فَيَقُولُ :هَـذِهِ مُهْلِكَتِي، ثُمَّ تَجِيءُ ، فَيَقُولُ :هَـذِهِ مُهْلِكَتِي، ثُمَّ تَنْكَشِفُ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَنِيَّتُهُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ، وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا، فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ "قَالَ :قُلْتُ: هَذَا ابْنُ عَمِّكَ مُعَاوِيَةُ يَأْمُرُنَا أَنْ نَأْكُلَ أَمْوَالَنَا (بَيْنَنَا بِالْبَاطِلِ) وَنُهْرِيقَ دِمَاءَنَا، وَقَالَ اللَّهُ :(يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ) وقال (وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ) (النساء: ۲۹) قَالَ :ثُمَّ سَكَتَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ " :أَطِعْهُ فِي طَاعَةِ اللَّهِ، وَاعْصِهِ فِي مَعْصِيَةِ اللَّهِ"(۳۹)

حضرت عبدالرحمن بن عبدرب الکعبہ سے روایت ہے، کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کو کعبہ کے سائے میں حدیث بیان کرتے ہوئے سنا، آپ نے فرمایا: ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے، ہم میں سے بعض تیر چن رہے تھے، بعض اپنی جگہوں پر تھے اور بعض اپنے خیمے ٹھیک کر رہے تھے۔ جب نماز کے لئے نداء دی گئی تو ہم جمع ہو گئے، اس وقت رسول اللہ ﷺ خطبہ دیتے ہوئے فرما رہے تھے کہ مجھ سے پہلے کوئی بھی نبی نہیں گزرا مگر اللہ تعالٰی نے اپنے ذمہ کرم پر لیا کہ ان کی امت کی بہتری کی طرف رہنمائی فرمائے اور جو وہ جانتا ہے کہ یہ چیز بری ہے اس سے انہیں ڈرائے اور اس امت کی ابتداء میں عافیت رکھی گئی اور عنقریب اس کے آخر میں آزمائش ہوگی، فتنے آئیں گے مؤمن کے پاس تو وہ کہے گا کہ یہ مجھے ہلاک کرنے والے ہیں، پھر آئیں گے تو کہے گا کہ یہ مجھے ہلاک کرنے والے ہیں، پھر وہ اس سے دور ہو جائیں گے، سو تم میں سے جو پسند کرتا ہے کہ دوزخ سے نکالا جائے اور جنت میں داخل کیا جائے تو وہ اپنی موت اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان کی حالت میں پائے اور ان لوگوں کے پاس جائے جو اس

۲۲۵ (۳۹)۔i۔ابن حبان: ۵۹۶۱ ii۔مسلم: ۱۸۴۴ iii۔نسائی: ۴۱۹۱

iv۔ابن ماجہ: ۳۹۵۶ iv۔مسند احمد: ۶۵۰۳، ۶۷۹۳

۔السنن الکبریٰ نسائی:٦٦٧٧ vi۔مستخرج ابی عوانہ:۴١۴٧

کے پاس آنا پسند کرتے ہیں اور جو کسی امام کی بیعت کرے، اسے اپنا ہاتھ اور دل کا ثمرہ دے دے، تو جہاں تک ہو سکے اس کی اطاعت کرے۔ راوی کہتے ہیں کہ میں نے کہا: یہ آپ کے چچا زاد بھائی معاویہ ہمیں ایک دوسرے کا ناحق مال کھانے اور اپنا خون بہانے کا حکم دیتے ہیں، اور اللہ نے فرمایا ہے:"یاایھا الذین امنو الا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل " اور فرمایا:"ولا تقتلوا انفسکم "۔ راوی کہتے ہیں: آپ ایک لمحہ خاموش ہوئے، پھر فرمایا: اللہ کی فرمانبرداری میں ان کی فرمانبرداری کرو اور اللہ کی نافرمانی میں ان کی نافرمانی کرو۔

٢٢٦۔ أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى بْنِ مُجَاشِعٍ، حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ، حَدَّثَنِي رَبِيعَةُ بْنُ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيُّ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيرٍ أَنَّهُ أَرْسَلَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بِكِتَابٍ إِلَى عَائِشَةَ، فَدَفَعَهُ إِلَيْهَا، فَقَالَتْ :أَلا أُحَدِّثُكَ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :قُلْتُ :بَلَى، قَالَتْ :إِنِّي عِنْدَهُ ذات يوم أنا وحفصة، فقال صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" :لَوْ كَانَ عِنْدَنَا رَجُلٌ يُحَدِّثُنَا "فَقُلْتُ :يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَبْعَثُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ يَجِيءُ فَيُحَدِّثُنَا؟ قَالَتْ :فَسَكَتَ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَبْعَثُ إِلَى عُمَرَ فَيَجِيءُ فَيُحَدِّثُنَا، قَالَتْ :فَسَكَتَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَدَعَا رَجُلًا، فَأَسَرَّ إِلَيْهِ بِشَيْءٍ دُونَنَا، فَذَهَبَ، فَجَاءَ عُثْمَانُ، فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ، فَسَمِعْتُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ" :يَا عُثْمَانُ، إِنَّ اللَّهَ لَعَلَّهُ يُقَمِّصُكَ قَمِيصًا، فَإِنْ أَرَادُوكَ عَلَى خَلْعِهِ، فَلا تَخْلَعْهُ -ثَلاثًا "-قُلْتُ :يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ، فَأَيْنَ كُنْتِ عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ، قَالَتْ :يَا بُنَيَّ، أُنْسِيتُهُ كَأَنِّي لَمْ أسمعه قط قَالَ أَبُو حَاتِمٍ :هَذَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ قيس اللخمي مات سنة أربع وعشرين ومئة، وَلَيْسَ هَذَا بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي "قَيْسٍ صاحب عائشة.(۴٠)

٢٢٦(۴٠)۔i۔ابن حبان:٦٩١٥ ii۔مسند الشامیین للطبرانی:١٨٣۴

iii۔ترمذی:۳۷۰۵ iv۔ابن ماجہ:۱۱۲

v۔مصنف ابن ابی شیبہ:۳۷۶۵۵

حضرت عبداللہ بن قیس کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے انہیں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک خط دے کر بھیجا، میں نے انہیں خط دیا تو فرمانے لگیں: کیا میں تمہیں رسول اللہ ﷺ کی ایک حدیث نہ سناؤں؟ جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! تو آپ فرمانے لگیں کہ میں اور سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کاش ہمارے پاس کوئی آدمی ہوتا تو ہم سے بات کرتا۔ تو میں نے نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں حضرت ابوبکر کی طرف کسی کو بھیجوں کہ وہ آ کر ہم سے وہ بات کریں؟ فرمانے لگیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سکوت فرمایا۔ تو سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا بولیں: کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلوالوں؟ تا کہ وہ آ کر ہم سے بات کر لیں۔ فرماتی ہیں کہ آپ چُپ رہے۔ پس ایک آدمی کو بلوایا اور اسے چپکے سے ہم سے الگ کچھ کہا تو وہ شخص گیا تو حضرت عثمان تشریف لائے اور آپ کے حضور میں کھڑے ہو گئے تو میں نے آپ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے عثمان! امید ہے کہ تمہیں اللہ تعالیٰ قمیض پہنائے گا پس اگر وہ لوگ ارادہ کریں گے کہ وہ قمیض تم سے اتار دیں تو تم نہ اتارنا تین بار یہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے ام المؤمنین! تم اس بات کے وقت کہاں تھیں؟ تو آپ فرمانے لگیں: اے بیٹے! میں تو اس بات کو سن کر ایسے بھولی کہ گویا میں نے سنی ہی نہیں۔ امام ابوحاتم کہتے ہیں: یہ عبداللہ بن قیس للخمی ہیں، ۱۲۴ھ میں انہوں نے وفات پائی اور یہ عبید اللہ بن ابی قیس سیدہ عائشہ کے خادم نہیں ہیں۔

۲۲۷. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ مَوْلَى ثَقِيفٍ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي النَّضْرِ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ :أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا وَأَرْسَلَ مَعَهُ مُعَاوِيَةَ أَنْ أَعْطِهَا إِيَّاهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :أَرْدِفْنِي خَلْفَكَ ,قَالَ :لَا تَكُنْ مِنْ أَرْدَافِ الْمُلُوكِ ,فَقَالَ :أَعْطِنِي نَعْلَكَ ,فَقَالَ :انْتَعِلْ ظِلَّ النَّاقَةِ فَلَمَّا اسْتُخْلِفَ مُعَاوِيَةُ أَتَيْتُهُ فَأَقْعَدَنِي مَعَهُ عَلَى السَّرِيرِ وَذَكَرَ لِي الْحَدِيثَ قَالَ وَدِدْتُ أَنِّي كُنت حملته بين يدي. (۴۱)

۲۲۷(۴۱)۔i۔ابن حبان: ۷۲۰۵ ii۔ابوداؤد: ۳۰۵۸ iii۔ترمذی: ۱۳۸۱
iv۔مسلم: ۱۶۸۰ v۔مسند احمد: ۲۷۲۳۹ vi۔المعجم الکبیر للطبرانی: ۴۲۹
vii۔مسند الشاہین: ۱۳۵۶

حضرت علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں زمین کا ایک ٹکڑا دیا اور ان کے ساتھ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ یہ زمین ان کے حوالہ کردیں، تو حضرت معاویہ نے کہا: مجھے اپنے پیچھے سوار کرلیں، کہا: بادشاہوں کے پیچھے مت بیٹھو، تو انہوں نے کہا: مجھے اپنا جوتا دے دیں کہا کہ اونٹنی کے سایہ میں چلو۔ جب حضرت امیر معاویہ خلیفہ بنے تو میں ان کے پاس آیا تو انہوں نے مجھے اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور اس بات کا ذکر کیا۔ کہتے ہیں کہ میں نے اس وقت چاہا کہ (کاش!) میں انہیں اپنے سامنے بٹھاتا۔

۹۔مرویاتِ حاکم

۲۲۸(۱).أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَاتِمِ الدَّارَبَرْدِيُّ، بِمَرْوٍ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى الْقَاضِي، ثنا أَبُو مَعْمَرٍ، ثنا عَبْدُ الْوَارِثِ، عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، خَرَجَ مِنْ حَمَّامِ حِمْصَ، فَقَالَ لِغُلَامِهِ :ائْتِنِي لُبْسَتَيَّ فَلَبِسَهُمَا، ثُمَّ دَخَلَ مَسْجِدَ حِمْصَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيْنِ، فَلَمَّا فَرَغَ إِذَا هُوَ بِنَاسٍ جُلُوسٍ، فَقَالَ لَهُمْ :مَا يُجْلِسُكُمْ؟ قَالُوا :صَلَّيْنَا صَلَاةَ الْمَكْتُوبَةِ ثُمَّ قَصَّ الْقَاصُّ، فَلَمَّا فَرَغَ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :مَا مِنْ رَجُلٍ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ حَدِيثًا عَنْهُ مِنِّي، إِنِّي سَأُحَدِّثُكُمْ بِخَصْلَتَيْنِ حَفِظْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا مِنْ رَجُلٍ يَكُونُ عَلَى النَّاسِ فَيَقُومُ عَلَى رَأْسِهِ الرِّجَالُ يُحِبُّ أَنْ تَكْثُرَ الْخُصُومُ عِنْدَهُ فَيَدْخُلَ الْجَنَّةَ، قَالَ :وَكُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ فَإِذَا هُوَ بِقَوْمٍ فِي الْمَسْجِدِ قُعُودٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا يُقْعِدُكُمْ؟ قَالُوا: صَلَّيْنَا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، ثُمَّ قَعَدْنَا نَتَذَاكَرُ كِتَابَ اللَّهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ اللَّهَ إِذَا ذَكَرَ شَيْئًا تَعَاظَمَ ذِكْرُهُ .هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَقَدْ سَمِعَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ بُرَيْدَةَ الْأَسْلَمِيُّ مِنْ مُعَاوِيَةَ غَيْرَ حَدِيثٍ(۱)

ابن بریدہ بیان کرتے ہیں، ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ''حمص'' کے ایک حمام سے نکلے اور اپنے غلام سے کہا: کپڑے دو، اس نے کپڑے پیش کئے، آپ کپڑے پہن کر ''حمص'' کی مسجد میں آئے اور دو رکعتیں ادا کیں۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو دیکھا کہ کچھ لوگ وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ نے پوچھا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا:

ہم فرض نماز پڑھ چکے ہیں۔ پھر ایک شخص نے ایک قصہ سنایا، جب وہ فارغ ہوا تو ہم بیٹھ کر ایک دوسرے کو رسول اللہ ﷺ کی سنتیں سنانے لگے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: رسول اللہ کی صحبت پانے والوں میں سب سے کم حدیثیں میں نے بیان کی ہیں۔ میں تمہیں دو خصلتوں کے

۲۲۸(۱) i۔ مستدرک حاکم: ۷۲۰۵ ii۔ المتصل ابی السنن الکبریٰ: ۴۱۸

متعلق بتاتا ہوں، یہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یاد کی تھیں۔ (۱) ایسا شخص جنت میں نہیں جا سکتا جس کو لوگوں کا حکمران بنایا جائے اور وہ خصومت و جدال چاہے۔ پھر انہوں نے کہا: (۲) میں ایک مرتبہ رسول پاک ﷺ کے ساتھ تھا، آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے، آپ ﷺ نے دیکھا کہ کچھ لوگ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا: تم لوگ کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ انہوں نے جواب دیا: ہم نے فرض نماز پڑھ لی ہے، اب ہم کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کا مذاکرہ کر رہے ہیں، اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی چیز کو یاد کرتا ہے تو لوگوں کے دلوں میں اس کی عظمت بٹھا دیتا ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم دونوں کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

اور عبداللہ بن بریدہ اسلمی نے معاویہ سے اس حدیث کے علاوہ بھی کئی احادیث کا سماع کیا ہے۔

۲۲۹(۲) .حَدَّثَنَاهُ أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي دَارِمٍ الْحَافِظُ، بِالْكُوفَةِ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ غَنَّامِ بْنِ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا دَخَلَ النَّارَ(۲)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس نے جماعت سے بالشت بھر بھی علیحدگی اختیار کی وہ جہنم میں گیا۔

۲۳۰(۳). وَمِنْهَا مَا حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الصَّغَانِيُّ، ثنا أَبُو الْيَمَانِ الْحَكَمُ بْنُ نَافِعٍ الْبَهْرَانِيُّ، ثنا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو، عَنِ الْأَزْهَرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُحَيٍّ، قَالَ :حَجَجْنَا مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ، أُخْبِرَ بِقَاصٍّ يَقُصُّ عَلَى أَهْلِ مَكَّةَ مَوْلَى لِبَنِي فَرُّوخٍ،

فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ فَقَالَ

۲۲۹ (۲) i۔مستدرک حاکم:۴۰۷ ii۔بخاری:۴۰۵۴ iii۔مسلم:۱۸۴۹

iv۔ابوداؤد:۴۷۵۸ v۔ترمذی:۲۸۶۳ vi۔نسائی:۴۰۲۰

vii۔جامع معمر بن راشد:۲۰۷۰۷ viii۔مصنف عبدالرزاق:۳۷۷۹

ix۔مصنف ابن ابی شیبہ:۳۷۱۴۴ x۔مصنف ابن ابی شیبہ:۳۷۱۵۴

أُمِرْتَ بِهَذِهِ الْقِصَصِ؟ قَالَ :لَا، قَالَ :فَمَا حَمَلَكَ عَلَى أَنْ تَقُصَّ بِغَيْرِ إِذْنٍ، قَالَ: نُنْشِءُ عِلْمًا عَلَّمَنَاهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :لَوْ كُنْتُ تَقَدَّمْتُ إِلَيْكَ لَقَطَعْتُ مِنْكَ طَائِفَةً، ثُمَّ قَامَ حِينَ صَلَّى الظُّهْرَ بِمَكَّةَ، فَقَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ تَفَرَّقُوا فِي دِينِهِمْ عَلَى اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَتَفْتَرِقُ هَذِهِ الْأُمَّةُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً وَهِيَ الْجَمَاعَةُ، وَيَخْرُجُ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَتَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ، فَلَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ، وَاللَّهِ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَئِنْ لَمْ تَقُومُوا بِمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَغَيْرُ ذَلِكَ أَحْرَى أَنْ لَا تَقُومُوا بِهِ .هَذِهِ أَسَانِيدُ تُقَامُ بِهَا الْحُجَّةُ فِي تَصْحِيحِ هَذَا الْحَدِيثِ، وَقَدْ رُوِيَ هَذَا الْحَدِيثُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَعَمْرِو بْنِ عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ بِإِسْنَادَيْنِ تَفَرَّدَ بِأَحَدِهِمَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ زِيَادٍ الْأَفْرِيقِيُّ، وَالْآخَرُ كَثِيرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيُّ، وَلَا تَقُومُ بِهِمَا الْحُجَّةُ(۳)

ابو عامر عبداللہ بن یحییٰ کا بیان ہے: ہم نے معاویہ بن ابوسفیان کی معیت میں حج کیا، جب ہم مکہ پہنچے تو ہمیں بنی فروخ کے ایک قصہ گو غلام کے بارے میں پتہ چلا کہ وہ اہل مکہ کے خلاف لوگوں کو قصے سناتا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف پیغام بھیج کر پوچھا کہ کیا تجھے اس طرح قصے سنانے کا کسی سے حکم دیا ہے؟ اس نے جواب دیا: نہیں (پیغام رساں نے پوچھا) پھر تو بلا اجازت اس طرح قصہ گوئی کیسے کر رہا ہے؟ اس نے جواب دیا: اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو علم دیا ہے ہم وہ علم پھیلا رہے ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اسے پیغام بھیجا کہ اگر میں

خود وہاں آ گیا تو تجھے چھوڑوں گا نہیں ۔ پھر مکہ میں نماز ظہر پڑھنے کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان سنایا: اہل کتاب اپنے دین کے بارے میں ۷۲ فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹے گی ۔ ایک فرقہ کے علاوہ باقی سب جہنمی ہوں

۲۳۰ (۳) ۔ i ۔ مستدرک حاکم: ۴۴۳ ii ۔ ابوداؤد: ۴۵۹۷ iii ۔ المعجم الاوسط: ۴۸۸۶
iv ۔ المعجم الصغیر للطبرانی: ۷۲۴ v ۔ المخلصیات: ۱۵۸
vi ۔ حلیۃ الاولیاء ۸/۵ vii ۔ المستخرج من الاحادیث المختارہ: ۲۷۳۳

گے اور وہ فرقہ (اہل سنت) ''جماعت'' ہے اور میری امت میں ایسے لوگ بھی پیدا ہوں گے جو خواہشات نفسانیہ کے ساتھ ساتھ اس طرح زندگی گزاریں گے جیسے کتا دوسرے کتوں کے ساتھ زندگی گزارتا ہے، ان کے ہر جوڑ اور ہر رگ میں خواہشات رچ بس چکی ہوں گی (پھر آپ نے اہل عرب کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا) اے اہل عرب! اگر محمد ﷺ کی تعلیمات کو تم نے ترک کر دیا تو عجمی لوگ تو بدرجہ اعلیٰ بے عمل ہو جائیں گے۔

ان مذکورہ اسانید کو اس حدیث کی تصحیح کے لئے پیش کیا گیا ہے جبکہ یہ حدیث عبداللہ بن عمرو بن العاص اور عمرو بن عوف المزنی سے دو الگ الگ سندوں کے ساتھ بھی مروی ہیں ۔ ان میں ایک سند میں عبدالرحمٰن بن زیاد الافریقی متفرد ہیں اور دوسری میں کثیر بن عبداللہ المزنی متفرد ہیں ۔ ان دونوں کے ساتھ حجت قائم نہیں کی جا سکتی۔

۲۳۱ (۴). حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، أَنبأ الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، أَنبَأَ الشَّافِعِيُّ، أَنبَأَ عَبْدُ الْمَجِيدِ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، أَنَّ أَبَا بَكْرِ بْنَ حَفْصِ بْنِ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ، قَالَ: صَلَّى مُعَاوِيَةُ بِالْمَدِينَةِ صَلَاةً فَجَهَرَ فِيهَا بِالْقِرَاءَةِ، فَقَرَأَ فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِأُمِّ الْقُرْآنِ وَلَمْ يَقْرَأْ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَهَا حَتَّى قَضَى تِلْكَ الْقِرَاءَةَ، فَلَمَّا سَلَّمَ نَادَاهُ مَنْ سَمِعَ ذَلِكَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ، وَالْأَنْصَارِ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ: يَا مُعَاوِيَةُ أَسَرَقْتَ الصَّلَاةَ، أَمْ نَسِيتَ؟ فَلَمَّا صَلَّى بَعْدَ ذَلِكَ قَرَأَ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ لِلسُّورَةِ الَّتِي بَعْدَ أُمِّ الْقُرْآنِ، وَكَبَّرَ حِينَ يَهْوِي سَاجِدًا

هَـذَا حَـدِيـثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، فَقَدِ احْتَجَّ بِعَبْدِ الْمَجِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَسَـائِـرُ الـرُّوَاةِ مُتَّفَقٌ عَلَى عَدَالَتِهِمْ وَهُوَ عِلَّةٌ لِحَدِيثِ شُعْبَةَ وَغَيْرِهِ مِنْ قَتَادَةَ عَلَى عُـلُـوِّ قَدْرِهِ يُدَلِّسُ، وَيَأْخُذُ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ، وَإِنْ كَانَ قَدْ أُدْخِلَ فِي الصَّحِيحِ حَدِيثُ قَتَادَةَ فَإِنَّ فِي ضِدِّهِ شَوَاهِدُ أَحَدُهَا مَا ذَكَرْنَاهُ وَمِنْهَا (۴)

۲۳۱(۴)۔i۔ مستدرک حاکم:۸۵۱ ii۔ السنن الماثورہ للشافعی:۴۳
iii۔ السنن الصغیر بیہقی:۳۹۲ iv۔ مسند الشافعی:۲۲۳
v۔ سنن دار قطنی:۱۱۸۷ vi۔ معرفۃ السنن والآثار:۳۰۸۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ میں نماز پڑھائی، جس میں بلند آواز سے قرأت کی، اس میں سورۃ فاتحہ کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی اور اس کے بعد والی سورت کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم نہیں پڑھی۔ یہاں تک کہ قرأت پوری ہوگئی۔ جب انہوں نے سلام پھیرا تو مہاجرین اور انصار میں سے جس جس نے یہ سنا وہ اپنی جگہ سے پکار کر کہنے لگے: اے معاویہ! نماز بدل گئی ہے یا تم بھول گئے ہو؟ اس کے بعد جب بھی انہوں نے نماز پڑھائی سورۃ فاتحہ کی بعد والی سورۃ کے ساتھ بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھی اور جب بھی سجدے میں جاتے تکبیر کہتے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے عبدالمجید بن عبدالعزیز کی روایات نقل کی ہیں اور اس کے تمام راویوں کی عدالت پر تمام محدثین رحمۃ اللہ علیہم کا اتفاق ہے اور یہ شعبہ اور دیگر محدثین رحمۃ اللہ علیہم کی اس حدیث کے لئے علت ہے جو انہوں نے قتادہ سے روایت کی کیونکہ وہ فن حدیث میں بلند مرتبہ رکھنے کے باوجود تدلیس کرتے ہیں اور ہر ایک سے روایت لے لیتے ہیں۔ اگرچہ انہوں نے صحیح میں قتادہ کی حدیث نقل کی ہے لیکن اس کے مدمقابل بھی کئی شواہد ہیں۔ ان میں سے ایک تو وہ ہیں جس کا ہم نے ذکر کر دیا۔

۲۳۲(۵). أَخْبَـرَنَـا عَـلِـيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُقْبَةَ الشَّيْبَانِيُّ، بِالْكُوفَةِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الزُّهْرِيُّ، ثنا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، ثنا إِسْرَائِيلُ، ثنا عُثْمَانُ بْنُ الْمُغِيرَةِ

الثَّقَفِيُّ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ الشَّامِيِّ، قَالَ :شَهِدْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ يَسْأَلُ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ :هَلْ شَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ اجْتَمَعَا فِي يَوْمٍ؟ قَالَ :نَعَمْ .قَالَ :كَيْفَ صَنَعَ؟ قَالَ :صَلَّى الْعِيدَ، ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ .فَقَالَ :مَنْ شَاءَ أَنْ يُصَلِّيَ فَلْيُصَلِّ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ، وَلَهُ شَاهِدٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ(۵)

۲۳۲(۵)۔i۔مستدرک حاکم:۱۰۶۳ ii۔ابوداؤد:۱۰۷۰ iii۔السنن الکبریٰ (بیہقی):۶۲۸۶
iv۔ابن ماجہ:۱۳۱۰ v۔مسند ابوداؤد:۷۲۰ vi۔معرفۃ السنن:۷۰۲۳
vii۔مصنف ابن ابی شیبہ:۵۸۴۶ viii۔سنن الدارمی:۱۶۵۳
ix۔شرح مشکل الآثار:۱۱۵۳ x۔السنن الصغیر للبیہقی:۷۱۱

حضرت عباس بن ابورملہ شامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تو وہ زید بن ارقم سے پوچھ رہے تھے۔کیا آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک دن میں اکٹھی دو عیدیں پائیں؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔انہوں نے پوچھا: کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا؟ انہوں نے کہا کہ آپ نے عید کی نماز پڑھا دی اور جمعہ کی رخصت دے دی اور فرمایا: جو پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اس کو نقل نہیں کیا۔ مذکورہ حدیث کی ایک شاہد حدیث موجود ہے کہ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے۔

۲۳۳(۶) .أَخْبَرَنَا أَبُو الْحُسَيْنِ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْحَنْظَلِيُّ بِبَغْدَادَ، ثنا أَبُو قِلَابَةَ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، أَنْبَأَ ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ، أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ لِيَسْأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ :صَلَّيْتُ مَعَهُ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَقُمْتُ لِأُصَلِّي فِي مَكَانِي، فَقَالَ :لَا تُصَلِّ حَتَّى تَمْضِيَ أَمَامَ ذَلِكَ أَوْ تَكَلَّمَ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَنَا بِذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ(۶)

حضرت عطاء بن ابی الخوار کہتے ہیں کہ: نافع بن جبیر نے ان کو سائب بن یزید کے پاس بھیجا تاکہ ان سے حضرت معاویہ کا کوئی ایسا عمل پوچھا جائے جو انہوں نے دیکھا ہے (عطاء

کہتے ہیں) جب میں نے سائب سے معاویہ کے مطابق پوچھا تو انہوں نے کہا: میں نے ان کے ساتھ مقصورہ میں نماز پڑھی تو میں اپنی جگہ پر نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو انہوں نے کہا: جب تک امام نماز سے فارغ نہ ہو جائے، اس وقت تک نہ نماز پڑھو اور نہ گفتگو کرو اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اسی عمل کا حکم دیا ہے۔

یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا ہے۔

۲۳۳(٦) i۔ مستدرک حاکم: ۱۰۸۶ ii۔ ابن خزیمہ: ۱۸۶۸

۲۳۴(٧). حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ الْحَافِظُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْوَهَّابِ، أَنْبَأَ يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، ثنا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي جَسَدِهِ يُؤْذِيهِ إِلَّا كَفَّرَ عَنْهُ مِنْ سَيِّئَاتِهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ (٧)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مومن کے جسم میں کوئی تکلیف پہنچے تو اس کے بدلے میں اس کے گناہوں کو معاف کر دیا جاتا ہے۔ یہ حدیث امام بخاری اور امام مسلم کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن دونوں نے ہی اسے نقل نہیں کیا ہے۔

۲۳۵(٨). أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ الْفَقِيهُ بِالرِّيِّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْأَزْرَقِ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، وَأَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنْبَأَ بِشْرُ بْنُ مُوسَى، وَعَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، وَمُوسَى بْنُ الْحَسَنِ بْنِ عَبَّادٍ، وَإِسْحَاقُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ مَيْمُونٍ الْحَرْبِيُّ، قَالُوا: ثنا هَوْذَةُ بْنُ خَلِيفَةَ، ثنا ابْنُ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرِ بْنِ سِمَاكٍ، حَدَّثَهُ قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ إِذَا سَرَقَ الرَّجُلُ فَوَجَدَ سَرِقَتَهُ، فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَيْثُ وَجَدَهَا. قَالَ: فَكَتَبَ إِلَيَّ بِذَلِكَ مَرْوَانُ وَأَنَا عَلَى الْيَمَامَةِ فَكَتَبْتُ إِلَى مَرْوَانَ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى إِذَا كَانَ عِنْدَ الرَّجُلِ غَيْرِ الْمُتَّهَمِ، فَإِنْ شَاءَ

سَيِّدُهَا أَخذَهَا بِالثَّمَنِ، وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ ثُمَّ قَضَى بِذَلِكَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ قَالَ :فَكَتَبَ مَرْوَانُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِكِتَابِي فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ :إِنَّكَ لَسْتَ أَنْتَ وَلَا أُسَيْدٌ تَقْضِيَانِ عَلَيَّ فِيمَا وُلِّيتَ، وَلَكِنِّي أَقْضِي عَلَيْكُمَا، فَانْفُذْ لِمَا أَمَرْتُكَ بِهِ .وَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِ مُعَاوِيَةَ إِلَيْهِ فَقَالَ :وَاللَّهِ لَا أَقْضِي بِهِ أَبَدًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ (۸)

۲۳۴(۷)۔i۔مستدرک حاکم:۱۲۸۵ ii۔شعب الایمان:۹۳۷۳

iii۔مصنف ابن ابی شیبہ:۱۰۸۰۹ iv۔مسند احمد:۱۶۸۹۹

v۔المنتخب من مسند عبد بن حمید:۴۱۵

۲۳۵(۸)۔i۔مستدرک حاکم:۲۲۵۵ ii۔نسائی:۴۶۷۹،۴۶۸۰

iii۔مصنف عبد الرزاق:۱۸۸۲۹ iv۔مسند احمد:۱۷۹۸۲

v۔المراسیل لابی داود:۱۹۲ vi۔السنن الکبریٰ للنسائی:۶۲۳۱،۶۲۳۲

vii۔المعجم الکبیر للطبرانی:۵۵۵ viii۔الاحادیث المختارۃ:۱۲۶۱،۱۲۷۵

اسید بن حضیر بن سماک فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کی طرف ایک مکتوب لکھا کہ اگر کوئی شخص چوری کرے پھر اس کا چوری شدہ مال برآمد ہو جائے تو وہی اس کا مستحق ہے جہاں اس کو پائے (اسید) فرماتے ہیں: یہی مکتوب مروان نے میری طرف بھیج دیا۔ میں ان دنوں یمامہ کا گورنر تھا۔ میں نے مروان کو جوابی مکتوب میں لکھا کہا گر کسی غیر متہم شخص کے پاس مال مل جائے تو نبی اکرم ﷺ یہ فیصلہ کیا کرتے تھے کہ اگر اس کا مالک چاہے تو اس کی قیمت دے کر لے لے اور اگر چاہے تو اپنے چوری کی تلاش کرے۔ پھر نبی اکرم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے، ان کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اور ان کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بھی یہی فیصلہ کیا۔ (اسید) فرماتے ہیں: مروان نے میرا یہ مکتوب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا، اس کے جواب میں معاویہ نے مروان کو لکھا ''تم اور اسید میرے حاکم نہیں ہو، میرا فیصلہ تم پر نافذ ہوگا، اس لئے میں نے تجھے جو حکم دیا ہے اسی کو نافذ کرو''۔ مروان نے معاویہ کا خط اسید کی طرف بھیج دیا تو (اسید نے جوابا) کہا: خدا کی قسم! میں اس کے مطابق کبھی بھی فیصلہ نہ کروں گا۔

۲۳۶(۹) حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا

سُفْيَانُ، ثنا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ، قَالَ سَمِعْتُ وَهْبَ بْنَ مُنَبِّهٍ، فِي دَارِهِ بِصَنْعَاءَ وَأَطْعَمَنِي خَزِيرَةً فِي دَارِهِ، يُحَدِّثُ عَنْ أَخِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللَّهِ لَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا، فَتُخْرِجُهُ لَهُ مِنِّي الْمَسْأَلَةُ، فَأُعْطِيهِ إِيَّاهُ، وَأَنَا كَارِهٌ، فَيُبَارَكُ لَهُ فِي الَّذِي أُعْطِيهِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ(۹)

۲۳۶(۹) i۔مستدرک حاکم:۲۳۶۴ ii۔مسلم:۱۰۳۸ iii۔نسائی:۲۵۹۳
iv۔مسند الحمیدی:۶۱۵ v۔مسند احمد:۱۶۸۹۳
vi۔السنن الکبریٰ للنسائی:۲۳۸۵ vii۔ابن حبان:۳۳۸۹
viii۔المعجم الکبیر للطبرانی:۸۰۸، ix۔المسند المستخرج علی صحیح مسلم:۲۳۱۴،۲۳۱۵
x۔السنن الکبریٰ بیہقی:۷۸۷۲

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے مانگنے میں اصرار مت کیا کرو، کیونکہ خدا کی قسم! جب تم مجھ سے کوئی چیز مانگتے ہو، کئی مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ میں بڑی مشکل سے اس کا سوال پورا کرتا ہوں (تو اس طرح اس میں برکت نہیں رہتی اس لئے) برکت اسی میں ہوتی ہے جو میں اپنی خوشی سے دوں۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

۲۳۷(۱۰). أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصَّفَّارُ، ثنا أَحْمَدُ بْنُ مَهْدِيِّ بْنِ رُسْتُمَ، ثنا وَهْبُ بْنُ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، ثنا أَبِي قَالَ :سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَلَاذٍ، يُحَدِّثُ عَنْ نُمَيْرِ بْنِ أَوْسٍ، عَنْ مَالِكِ بْنِ مَسْرُوحٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :نِعْمَ، الْحَيُّ الْأَسْدُ، وَالْأَشْعَرِيُّونَ، لَا يَفِرُّونَ فِي الْقِتَالِ، وَلَا يَغُلُّونَ، هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ : فَحَدَّثْتُ بِهِ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ :لَيْسَ هَكَذَا، إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : هُمْ مِنِّي وَإِلَيَّ فَقُلْتُ :لَيْسَ هَكَذَا، حَدَّثَنِي أَبِي وَلَكِنَّهُ، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :هُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ قَالَ :فَأَنْتَ إِذًا أَعْلَمُ بِحَدِيثِ أَبِيكَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ (۱۰)

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بہترین قبیلہ بنی اسد اور اشعری ہیں، نہ یہ جنگ سے بھاگتے ہیں نہ الگ ہوتے ہیں، یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ عامر فرماتے ہیں: میں نے یہی حدیث معاویہ سے ذکر کی تو انہوں نے کہا: یوں نہیں۔ بلکہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''ھم منی والیّ'' میں بولا: میرے والد نے ایسے روایت بیان نہیں کی بلکہ ان کا کہنا تو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ''ھم منی وانا منھم'' فرمایا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بولے: ٹھیک ہے، میری بہ نسبت اپنے والد کی روایات کو تم زیادہ بہتر جانتے ہو۔ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

۲۳۷(۱۰) i۔ مستدرک حاکم: ۲۶۱۶ ii۔ ترمذی: ۳۹۴۹ iii۔ مسند احمد: ۱۷۱۶۶، ۱۷۵۰۱

iv۔ الآحاد والمثانی لابن ابی عاصم: ۱۷۰۱، ۲۲۹۱، ۲۵۰۹

۲۳۸(۱۱). أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، أَنْبَأَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ مَعْمَرٌ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ :لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ :قُتِلَ عَمَّارٌ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَامَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ فَزِعًا حَتَّى دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ :مَا شَأْنُكَ؟ قَالَ :قُتِلَ عَمَّارٌ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :قُتِلَ عَمَّارٌ فَمَاذَا؟ فَقَالَ عَمْرٌو :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ :دُحِضْتَ فِي بَوْلِكَ، أَوَ نَحْنُ قَتَلْنَاهُ، إِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ، جَاءُوا بِهِ حَتَّى أَلْقَوْهُ بَيْنَ رِمَاحِنَا -أَوْ قَالَ :بَيْنَ سُيُوفِنَا- هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ(۱۱)

حضرت محمد بن عمر بن حزم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے پاس آ کر

کہنے لگے: عمار کو قتل کر دیا گیا ہے اور رسول اکرم ﷺ نے یہ فرمایا تھا ''تجھے باغی گروہ قتل کرے گا''۔ تو عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ گھبرا کر اٹھے اور فوراً حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور ان کو بتایا کہ عمار کو شہید کر دیا گیا ہے۔ معاویہ بولے: عمار کو قتل کر دیا گیا ہے تو کیا ہوا؟ عمرو بولے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ ''اس کو باغی گروہ قتل کرے گا'' تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: تو خود اپنے ہی پیشاب میں پھسلا ہے، ہم نے اس کو تھوڑی قتل کیا ہے۔ اس کے قتل کے ذمہ دار ''علی'' اور اس کے ساتھ ہیں جو ان کو لا کر ہمارے نیزوں میں ڈال گئے یا (شاید یہ فرمایا) ہماری تلواروں میں ڈال گئے۔ یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین نے اسے ان الفاظ کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

۲۳۸(۱۱) i۔ مستدرک حاکم: ۲۶۶۳ ii۔ بخاری: ۴۴۷، ۲۸۱۲
iii۔ جامع معمر بن راشد: ۲۰۴۲۷ iv۔ مسند ابن الجعد: ۱۶۲۴
v۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۷۸۴۵ vi۔ مسند اسحاق بن راھویہ: ۱۸۷۷
vii۔ مسند احمد: ۶۵۳۸، ۶۹۲۶، ۱۱۶۶۶، ۱۷۷۶۶، ۱۷۷۷۸
viii۔ السنن الکبریٰ للنسائی: ۸۴۹۰، ۸۴۹۶، ۸۵۰۰
ix۔ مسند ابو یعلیٰ: ۶۵۲۴، ۷۱۷۵، ۷۳۴۶ x۔ ابن حبان: ۷۰۷۸، ۷۰۷۹

۲۳۹(۱۲). أَخْبَرَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الصَّنْعَانِيُّ بِمَكَّةَ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَنْبَأَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ، أَنْبَأَ مَعْمَرٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ سَلَّامٍ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ: كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ شِبْلٍ أَنْ عَلِّمِ النَّاسَ مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْفُسَّاقَ هُمْ أَهْلُ النَّارِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، وَمَنِ الْفُسَّاقُ؟ قَالَ: النِّسَاءُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ، أَلَيْسَ أُمَّهَاتِنَا وَبَنَاتِنَا وَأَخَوَاتِنَا؟ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنَّهُنَّ إِذَا أُعْطِينَ لَمْ يَشْكُرْنَ، وَإِذَا ابْتُلِينَ لَمْ يَصْبِرْنَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ مُسْلِمٍ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ (۱۲)

حضرت زید بن سلام رضی اللہ عنہ کا بیان نقل کرتے ہیں کہ معاویہ بن عبدالرحمٰن بن شبل کی طرف ایک مکتوب لکھا کہ لوگوں کو وہ تعلیم دے جو تو نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ عبدالرحمٰن نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے: بے شک فساق جہنمی ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ

نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! یارسول اللہ ﷺ فساق کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: خواتین۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ! کیا وہ ہماری مائیں اور بہن بیٹیاں نہیں ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کیوں نہیں۔ لیکن وہ عطیہ ملنے پر شکر ادا نہیں کرتیں اور جب ان پر کوئی آزمائش آتی ہے تو صبر نہیں کرتیں۔

یہ حدیث امام مسلم رحمتہ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن اسے صحیحین میں نقل نہیں کیا گیا۔

۲۴۰(۱۳). حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الشَّافِعِيُّ، ثنا عُبَيْدُ بْنُ حَاتِمٍ الْحَافِظُ الْعِجْلِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ عُمَرَ بْنِ أَبِي كَرِيمَةَ الْحَرَّانِيُّ، ثنا عَبْدُ الرَّحِيمِ الْخَطَّابِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدٍ الْعُتْبِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ الصُّنَابِحِيُّ، قَالَ: حَضَرْنَا مَجْلِسَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ فَتَذَاكَرَ الْقَوْمُ إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: الذَّبِيحُ إِسْمَاعِيلُ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ إِسْحَاقُ الذَّبِيحُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: سَقَطْتُمْ

۲۳۹(۱۲) i۔ مستدرک حاکم: ۷۷۷۳، ۸۷۸۷ ii۔ جامع معمر بن راشد: ۱۹۴۴۴
iii۔ مسند احمد: ۱۵۵۳۱، ۱۵۶۶۶ iv۔ المنتخب من مسند عبد بن حمید: ۳۱۴
v۔ بحر الفوائد المسمی بمعانی الاخبار: ۳۲۴/۱ vi۔ شعب الایمان: ۹۳۴۶

عَلَى الْخَبِيرِ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ الْأَعْرَابِيُّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، خَلَّفْتُ الْبِلَادَ يَابِسَةً وَالْمَاءَ يَابِسًا هَلَكَ الْمَالُ وَضَاعَ الْعِيَالُ، فَعُدْ عَلَيَّ بِمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ يَا ابْنَ الذَّبِيحَيْنِ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ، فَقُلْنَا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَمَا الذَّبِيحَانِ؟ قَالَ: إِنَّ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ لَمَّا أُمِرَ بِحَفْرِ زَمْزَمَ نَذَرَ لِلَّهِ إِنْ سَهَّلَ اللَّهُ أَمْرَهَا أَنْ يَنْحَرَ بَعْضَ وَلَدِهِ. فَأَخْرَجَهُمْ، فَأَسْهَمَ بَيْنَهُمْ فَخَرَجَ السَّهْمُ لِعَبْدِ اللَّهِ فَأَرَادَ ذَبْحَهُ فَمَنَعَهُ أَخْوَالُهُ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ وَقَالُوا: ارْضِ رَبَّكَ وَافْدِ ابْنَكَ. قَالَ: فَفَدَاهُ بِمِائَةِ نَاقَةٍ، قَالَ: فَهُوَ الذَّبِيحُ وَإِسْمَاعِيلُ الثَّانِي(۱۳)

عبداللہ بن عید صنابحی فرماتے ہیں: ہم حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی مجلس

میں حاضر ہوئے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام کا تذکرہ چل نکلا۔ بعض کا موقف تھا کہ ذبیح حضرت اسماعیل علیہ السلام ہیں اور بعض کا موقف تھا کہ اسحاق علیہ السلام ذبیح ہیں۔ تو معاویہ نے کہا: تم واقف کار کے پاس پہنچے ہو۔ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کے پاس ایک دیہاتی آیا اور بولا: ملک خشک سالی کا شکار ہے، پانی ختم ہو چکا ہے، مال ہلاک ہو گئے اور اولادیں برباد ہو رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو جو مال غنیمت عطا فرمایا ہے، اس میں سے کچھ مجھے بھی عطا فرمائیے۔ اے دو ذبیحوں کے بیٹے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے اور اس کو منع نہ فرمایا۔ ہم نے کہا: اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ وہ دو ذبیح کون کون ہیں؟ انہوں نے فرمایا: جب حضرت عبدالمطلب کو چاہ زمزم کھودنے کا حکم دیا گیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ یہ معاملہ آسان فرما دے تو وہ اپنے ایک بیٹے کی قربانی دیں گے (جب کنواں کھود لیا گیا تو) آپ نے اپنے بیٹوں میں قرعہ اندازی کی اور قرعہ حضرت عبداللہ کے نام نکلا۔ حضرت عبدالمطلب نے ان کو ذبح کرنے کا ارادہ کر لیا لیکن بنی مخزوم میں سے آپ کے ماموؤں نے آپ کو اس عمل سے منع کر دیا اور بولے: اپنے رب کو راضی کر لو اور اپنے بیٹے کا فدیہ دے دو چنانچہ حضرت عبدالمطلب نے 100 اونٹنیاں فدیہ میں دیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ ایک ذبیح یہ ہوئے اور دوسرے حضرت اسماعیل رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۰(۱۳) مستدرک حاکم: ۴۰۳۶

۲۴۱(۱۴). حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ الْأَزْدِيُّ، حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْوَادِعِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: مَلَكَ الْأَرْضَ أَرْبَعَةٌ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَذُو الْقَرْنَيْنِ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ حُلْوَانَ وَرَجُلٌ آخَرُ فَقِيلَ لَهُ: الْخَضِرُ؟ فَقَالَ: لَا (۱۴)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: چار آدمیوں نے پوری روئے زمین پر حکومت کی ہے۔ سلیمان بن داؤد، ذوالقرنین، حلوان والوں سے ایک آدمی اور ایک اور آدمی ہے، کہا گیا کیا وہ خضر ہیں؟ تو آپ نے کہا کہ نہیں۔

۲۴۲(۱۵). حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ سِنَانٍ الْقَزَّازُ، ثنا

عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ الْمَجِيدِ الْحَنَفِيُّ، وَأَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ جَعْفَرٍ الْقَطِيعِيُّ، ثنا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ، حَدَّثَنِي أَبِي، ثنا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ، ثنا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: قَالَ مُعَاوِيَةُ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَسُبَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ؟ قَالَ: فَقَالَ: لَا أَسُبُّ مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، قَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا هُنَّ يَا أَبَا إِسْحَاقَ؟ قَالَ: لَا أَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ حِينَ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فَأَخَذَ عَلِيًّا وَابْنَيْهِ وَفَاطِمَةَ فَأَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ، ثُمَّ قَالَ: رَبِّ، إِنَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي وَلَا أَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ حِينَ خَلَّفَهُ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ: خَلَّفْتَنِي مَعَ الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ، قَالَ: أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَلَا أَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ، وَيَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ فَتَطَاوَلْنَا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ قَالُوا: هُوَ أَرْمَدُ، فَقَالَ: ادْعُوهُ فَدَعَوْهُ فَبَصَقَ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، قَالَ: فَلَا وَاللَّهِ مَا ذَكَرَهُ مُعَاوِيَةُ بِحَرْفٍ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ وَقَدِ اتَّفَقَا جَمِيعًا عَلَى إِخْرَاجِ حَدِيثِ الْمُؤَاخَاةِ وَحَدِيثِ الرَّايَةِ (۱۵)

۲۴۱(۱۴)۔ i۔ مستدرک حاکم: ۴۱۴۳

۲۴۲(۱۵)۔ i۔ مستدرک حاکم: ۴۵۷۵ ii۔ بخاری: ۴۴۱۶ iii۔ ابن ماجہ: ۱۱۵
iv۔ السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۳۴۹ v۔ مسند البزار: ۱۰۷۴، ۱۱۷۰
vi۔ السنن الکبریٰ: ۸۳۸۴ vii۔ المسند للشاشی: ۹۹ viii۔ المعجم الاوسط: ۴۴۳۸

حضرت عامر بن سعد فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے کہا: تم علی ابن ابی طالب کو برا بھلا کیوں نہیں کہتے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے تین باتیں ارشاد فرمائی ہیں ان کو سوچ کر میں آپ کو سب وشتم سے رکا رہتا ہوں۔ اور ان باتوں میں سے کوئی ایک ہی مجھے مل جائے تو میرے نزدیک یہ سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ محبوب ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے ابو

اسحاق! وہ تین چیزیں کیا ہیں؟ ابواسحاق نے کہا: میں آپ کو گالی نہیں دیتا کیوں کہ مجھے یاد ہے کہ (ایک مرتبہ) جب حضور علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی تو آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دونوں صاحبزادوں اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکڑ کر اپنی چادر میں داخل فرمایا اور کہا: اے میرے رب! یہ میرے اہل بیت ہیں۔ اور میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو گالی نہیں دیتا کیونکہ مجھے یاد ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ان کو غزوہ تبوک میں شرکت کرنے سے منع فرما دیا تھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ بولے: (یارسول اللہ ﷺ) آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جارہے ہیں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہاری نسبت میرے ساتھ ویسی ہی ہو جیسی نسبت ہارون علیہ السلام کو موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھی؟ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ اور میں آپ کو گالی نہیں دیتا کیوں کہ مجھے یاد ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جنگ خیبر کے دن فرمایا تھا: میں یہ جھنڈا کل اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائے گا۔ تو ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی طرف ہاتھ لمبے کرنے لگے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا: اس کو بلاؤ، چنانچہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ان کو بلایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کے چہرے پر اپنا لعاب دہن لگایا پھر ان کو جھنڈا عطا فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر فتح عطا فرمائی (حضرت عامر بن سعد) فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس کے بعد مدینہ سے نکل جانے تک حضرت معاویہ نے ایک لفظ تک نہیں کہا۔

یہ حدیث امام بخاری امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن شیخین رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔ تاہم دونوں نے مواخاۃ والی حدیث اور جھنڈے والی حدیث نقل فرمائی ہے۔

۲۴۳ (۱۶). حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ الْقَاضِي، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ مُوسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي السَّرِيِّ، عَنْ هِشَامِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ الْكَلْبِيِّ، عَنْ أَبِي مِخْنَفٍ قَالَ: لَمَّا وَقَعَتِ الْبَيْعَةُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ جَدَّ فِي مُكَاشَفَةِ مُعَاوِيَةَ وَالتَّوَجُّهِ نَحْوَهُ، فَجَعَلَ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ الطَّيَّارِ فِي عَشْرَةِ آلَافٍ، ثُمَّ أَتْبَعَهُ بِقَيْسِ بْنِ سَعْدٍ فِي

جَيْشٍ عَظِيمٍ، فَرَاسَلَ مُعَاوِيَةُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ جَعْفَرٍ، وَضَمِنَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دِرْهَمٍ إِذَا صَارَ إِلَى الْحِجَازِ، فَأَجَابَهُ إِلَى ذَلِكَ وَخَلَّى مَسِيرَهُ، وَتَوَجَّهَ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَوَفَّى لَهُ، وَتَفَرَّقَ الْعَسْكَرُ وَأَقَامَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ عَلَى حِدَةٍ، وَانْضَمَّ إِلَيْهِ كَثِيرٌ، فَمَنْ كَانَ مَعَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرٍ رَاسَلَهُ مُعَاوِيَةُ وَأَرْغَبَهُ فَلَمْ يَفِهِ ذَلِكَ إِلَى أَنْ صَالَحَ الْحَسَنُ مُعَاوِيَةَ وَسَلَّمَ إِلَيْهِ الْأَمْرَ وَتَوَجَّهَ الْحَسَنُ وَأَصْحَابُهُ لِلِقَاءِ مُعَاوِيَةَ وَقَدْ جُرِحَ الْحَسَنُ غِيلَةً فِي مَظْلَمِ سَابَاطَ جَرَحَهُ سِنَانُ بْنُ الْجَرَّاحِ الْأَسَدِيُّ أَخُو بَنِي نَصْرٍ، فَطَعَنَهُ فِي فَخِذِهِ بِمِعْوَلٍ طَعْنَةً مُنْكَرَةً، وَكَانَ يَرَى رَأْيَ الْخَوَارِجِ، فَاعْتَنَقَهُ الْحَسَنُ فِي يَدِهِ وَصَارَ مَعَهُ فِي الْأَرْضِ، وَوَثَبَ عَلَيْهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ ظَبْيَانَ بْنِ عُمَارَةَ التَّمِيمِيُّ فَعَضَّ وَجْهَهُ حَتَّى قَطَعَ أَنْفَهُ وَشَدَخَ رَأْسَهُ بِحَجَرٍ، فَمَاتَ مِنْ وَقْتِهِ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ، وَحُمِلَ الْحَسَنُ عَلَى السَّرِيرِ إِلَى الْمَدَائِنِ، فَنَزَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيِّ عَمِّ الْمُخْتَارِ، وَكَانَ عَامِلَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَلَى الْمَدَائِنِ فَجَاءَهُ بِطَبِيبٍ فَعَالَجَهُ حَتَّى صَلُحَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (۱۴)

ابومخنف کا بیان ہے کہ جب حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی بیعت ہو چکی تو آپ نے سب سے پہلے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ والا معاملہ سلجھانے کی طرف توجہ دی، چنانچہ دس ہزار افراد پر مشتمل ایک دستہ تیار کیا جس کی سربراہی حضرت عبداللہ بن جعفر طیار کے سپرد کی، پھر اس قیس بن سعد کو ان کے پیچھے ایک بڑے لشکر کی ہمراہی میں روانہ کر دیا، جب عبداللہ بن جعفر حجاز کے قریب پہنچے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب خط بھیجا کہ تم ہمارا راستہ چھوڑ دو، جب تم حجاز پہنچ جاؤ گے تو میں تمہیں یک لاکھ درہم ضمان کے طور پر پیش کروں گا۔ چنانچہ عبداللہ بن

۲۴۳(۱۴)۔ مستدرک حاکم: ۴۸۰۷

جعفر نے ان کی بات مان لی اور جنگ کا ارادہ ترک کر کے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا پہنچے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کو ان کا ضمان ادا کر دیا تو ان کا لشکر وہاں سے ہٹ گیا۔

ادھر قیس بن سعد رضی اللہ عنہ الگ ایک مقام پر پڑاؤ کیے ہوئے تھے، ان کے ساتھ اور بھی بہت سارے لوگ آ آ کر شامل ہو رہے تھے، حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ لوگوں کو

معاویہ رضی اللہ عنہ نے خطوط لکھے اور ان کی ذہن سازی کی۔ ابھی یہ سلسلہ مکمل نہیں ہوا تھا کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی اور امور خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سپرد کر دیئے، ادھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی غرض سے روانہ ہوئے تو ساباط کے علاقے میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دھوکے سے زخمی کر دیا گیا۔ سنان بن جراح اسدی جو کہ بنی نصرہ کا بھائی تھا اس نے کدال کے ساتھ آپ کی ران پر بہت بری طرح نیزہ مارا۔ وہ خوارج کے نظریات رکھتا تھا، حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس کو گرفتار کروا کے اپنے ساتھ ساتھ رکھا اور اپنے ہمراہ لے گئے، اور حضرت عبداللہ بن ظبیان بن عمارہ تمیمی کو اس پر مسلط کر دیا، انہوں نے اس کی شکل بگاڑ کے رکھ دی، اس کا ناک کان وغیرہ کاٹ ڈالے اور ایک پتھر مار کر اس کا سر کچل دیا، جس کی وجہ سے وہ موقع پر ہی ہلاک ہو گیا۔ تو پھٹکار ہو دوزخیوں کو، پھر حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو ایک چارپائی پر ڈال کر مدائن پہنچایا گیا اور مختار کے چچا سعد بن مسعود ثقفی کے ہاں آپ کو ٹھہرایا گیا۔ یہ سعد بن مسعود، حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت سے مدائن کے گورنر تھے۔ اس نے ایک طبیب کا انتظام کیا، جس نے آپ کا علاج کیا، اور آپ صحت یاب ہو گئے۔

۲۴۴(۱۷). حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، وَعَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ قَالَا: ثنا بِشْرُ بْنُ مُوسَى، ثنا الْحُمَيْدِيُّ، ثنا سُفْيَانُ، ثنا أَبُو مُوسَى، قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ يَقُولُ: "اسْتَقْبَلَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ مُعَاوِيَةَ بِكَتَائِبَ أَمْثَالِ الْجِبَالِ، فَقَالَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ: وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى كَتَائِبَ لَا تَوَلَّى أَوْ تُقْتَلُ أَقْرَانُهَا، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَكَانَ خَيْرَ الرَّجُلَيْنِ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلَ هَؤُلَاءِ هَؤُلَاءِ؟ مَنْ لِي بِدِمَائِهِمْ؟ مَنْ لِي بِأُمُورِهِمْ؟ مَنْ لِي بِنِسَائِهِمْ؟ قَالَ: فَبَعَثَ مُعَاوِيَةُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ سَمُرَةَ بْنِ حَبِيبِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ -قَالَ سُفْيَانُ: وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ- فَصَالَحَ الْحَسَنُ مُعَاوِيَةَ وَسَلَّمَ الْأَمْرَ لَهُ وَبَايَعَهُ بِالْخِلَافَةِ عَلَى شُرُوطٍ وَوَثَائِقَ، وَحَمَلَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْحَسَنِ مَالًا عَظِيمًا يُقَالُ: خَمْسُ مِائَةِ أَلْفِ أَلْفِ دِرْهَمٍ وَذَلِكَ فِي جُمَادَى الْأُولَى سَنَةَ إِحْدَى وَأَرْبَعِينَ، وَإِنَّمَا كَانَ وَلِيَ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ الْأَمْرَ لِمُعَاوِيَةَ سَبْعَةَ أَشْهُرٍ وَأَحَدَ عَشَرَ يَوْمًا(۱۷)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب پہاڑوں کے برابر لشکر کے ہمراہ پیش قدمی شروع کی، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: خدا کی قسم! میں ایسے لشکر کو دیکھ رہا ہوں جو موت کو تو گلے لگالیں گے لیکن پیٹھ پھیر کر بھاگنے والے نہیں ہیں، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اور یہ خیر الرجلین (دو آدمیوں میں سے بہتر) تھے تمہارا کیا خیال ہے میں ان لوگوں کو قتل ہونے دوں گا جن کے خون، جن کی عورتوں اور جملہ امور کی ذمہ داری میری ہے؟ راوی کہتے ہیں، پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ بن حبیب بن عبد شمس کو قاصد کے طور پر بھیجا۔

حضرت سفیان (صحابی ہیں) فرماتے ہیں: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ صلح کر لی اور امور سلطنت ان کے سپرد کر کے ان کے ہاتھ پر کچھ شرائط پر خلافت کی بیعت کر لی۔ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے آپ کو بہت مال و دولت پیش کیا۔ کہا جاتا ہے کہ پانچ لاکھ درہم پیش کیے تھے۔ یہ واقعہ ۴۱ ہجری جمادی الاولی کا ہے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو امور خلافت سونپنے سے سات ماہ اور گیارہ دن پہلے آپ نے خلافت سنبھالی تھی۔

۲۴۵(۱۸). أَخْبَرَنَا أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَغْدَادِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ عُثْمَانَ بْنُ صَالِحٍ، ثنا أَبِي، ثنا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ، عَنْ شَقِيقِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ عَلَى أَبِي حُذَيْفَةَ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ فَوَجَدَهُ يَبْكِي، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكَ؟ أَوَجَعٌ أَوْ حِرْصٌ عَلَى الدُّنْيَا؟ فَقَالَ: كَلَّا، إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا، فَقُلْتُ: مَا هُوَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَعَلَّكَ يُدْرِكُكَ زَمَانٌ وَيَجْمَعُونَ جَمْعًا وَأَنْتَ فِيهِ وَإِنِّي قَدْ جَمَعْتُ كَمَا قَالَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَدِيثِ وَهُمْ فَاحِشٌ، وَهُوَ أَنَّ أَبَا

۲۴۴(۱۷)۔ا۔ مستدرک حاکم: ۴۸۰۸ ۔۔۔۔ اا۔ بخاری: ۴۳۱۲، ۲۵۵۷

حُذَيْفَةَ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ اسْتُشْهِدَ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ مُعَاوِيَةُ، وَإِنَّمَا قَالَ ذَلِكَ مُعَاوِيَةُ هَذَا الْقَوْلَ لِعَمِّهِ أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ يَوْمَ صِفِّينَ (۱۸)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اس وقت حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ رو رہے تھے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟ کوئی درد ہے یا دنیا کی حرص کی وجہ سے رو رہے ہو؟ حضرت ابوحذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں، ہرگز یہ بات نہیں ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا میں اس کی وجہ سے رو رہا ہوں، میں نے پوچھا: وہ کیا عہد تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہوسکتا ہے کہ تم وہ زمانہ پاؤ جب لوگ مال جمع کر رہے ہوں گے ہوسکتا ہے کہ تم بھی ان میں سے ہو'' بے شک رسول اللہ ﷺ کے ارشاد کے مطابق میں نے وہ زمانہ پالیا ہے۔ امام حاکم کہتے ہیں: اس حدیث میں ایک بہت بڑی غلطی ہے، وہ یہ کہ حضرت ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے سے پہلے شہید ہوگئے تھے۔ یہ بات حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ سے جنگ صفین میں کہی تھی۔

۲۴۶(۱۹). حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَضْلِ الْبَجَلِيُّ، ثَنَا عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ، ثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَبْدِ الْغَافِرِ، قَالَ: دَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْعَبَّاسِ عَلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ وَقَدْ تَحَلَّقَتْ عِنْدَهُ بُطُونُ قُرَيْشٍ، فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ آبَائِهِمْ إِلَى أَنْ قَالَ: فَمَا تَقُولُ فِي أَبِيكَ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَقَالَ: رَحِمَ اللَّهُ أَبَا الْفَضْلِ كَانَ وَاللَّهِ عَمَّ نَبِيِّ اللَّهِ، وَقُرَّةَ عَيْنِ رَسُولِ اللَّهِ، سَيِّدُ الْأَعْمَامِ وَالْأَخْدَانِ، جَدُّ الْأَجْدَادِ، وآبَاؤُهُ الْأَجْوَادُ، وَأَجْدَادُهُ الْأَنْجَادُ، لَهُ عِلْمٌ بِالْأُمُورِ، قَدْ زَانَهُ حِلْمٌ، وَقَدْ عَلَاهُ فَهْمٌ، كَانَ يَكْسِبُ حِبَالَهُ كُلُّ مُهَنَّدٍ، وَيَكْسِبُ لِرَأْيِهِ كُلُّ مُخَالِفٍ رِعْدِيدٍ، تَلَاشَتِ الْأَخْدَانُ عِنْدَ ذِكْرِ فَضِيلَتِهِ، وَتَبَاعَدَتِ الْأَنْسَابُ عِنْدَ ذِكْرِ عَشِيرَتِهِ، صَاحِبُ

۲۴۵(۱۸)۔i۔ مستدرک حاکم: ۴۹۸۹ ii۔ السنن الصغری: ۲۱۲/۸
iii۔ ابن ماجہ: ۴۱۰۳ iv۔ ترمذی: ۲۳۲۸

الْبَيْتِ وَالسِّقَايَةِ وَالنَّسَبِ وَالْقَرَابَةِ، وَلِمَ لَا يَكُونُ كَذَلِكَ؟ وَكَيْفَ لَا يَكُونُ

كَذَلِكَ؟ وَمُدَبِّرُ سِيَاسَتِهِ أَكْرَمُ مَنْ دَبَّرَ، وَأَفْهَمُ مَنْ نَشَأَ مِنْ قُرَيْشٍ وَرَكِبَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ (۱۹)

حضرت عقبہ بن عبدالغافر فرماتے ہیں: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما، حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس وقت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس قریش کے کچھ خاندان حلقہ لگائے بیٹھے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے آباء واجداد کے بارے میں سوالات کئے، پھر یہ پوچھا کہ تمہاری اپنے والد عباس بن عبدالمطلب کے بارے میں کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ ان پر رحم کرے، وہ ابوالفضل نبی اکرم ﷺ کے چچا تھے، رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھے، آپ کے سب سے بڑے چچا تھے، اور آپ کے بہت اچھے دوست تھے، بہت بزرگی والے تھے، ان کے اباؤ اجداد سخی اور اچھے راہنما تھے، ان کو بہت سے امور کا علم تھا، حوصلہ اور بردباری ان کا زیور تھا، ان کی فہم وفراست بہت بلند تھی، ہر گالی دینے والے کے سامنے حوصلہ رکھتے تھے، اور ہر سخت مخالف کو اپنے رائے کے موافق کر لیتے تھے، جب ان کی فضیلتوں کا تذکرہ ہوتا ہے تو ان کے دوست ان کی کمی محسوس کرتے ہیں، ان کے خاندان کا تذکرہ چلے تو لوگ ان کے گھرانے، ان کے خاندان، ان کے نسب اور قرابت کی دور دراز کے تعلقات جوڑ کر ان سے نسبت قائم کرتے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ یہ کیسے نہ ہو؟ ان کی سیاست کی تدبیریں کرنے والا ان کے پچھلے تمام لوگوں سے زیادہ باعزت ہے اور پورے قریش خاندان سے زیادہ سمجھدار ہے۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے لیکن انہوں نے اس کو نقل نہیں کیا۔

۲۴۷ (۲۰).. أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو بَكْرٍ الْإِمَامُ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْفَزَارِيِّ، ثنَا أَبُو بَكْرٍ الْغَسَّانِيُّ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ، وَرَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: سَارَتِ الرُّومُ إِلَى حَبِيبِ بْنِ مَسْلَمَةَ، وَهُوَ بِأَرْمِينِيَةَ، " فَكَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ

۲۴۶ (۱۹)۔ا۔ مستدرک حاکم: ۵۴۲۲ ii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۰۵۸۹

يَسْتَمِدُّهُ، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عُثْمَانَ بِذَلِكَ، فَكَتَبَ عُثْمَانُ إِلَى أَمِيرِ الْعِرَاقِ: يَأْمُرُهُ أَنْ يَمُدَّ حَبِيبًا، فَأَمَدَّهُ بِأَهْلِ الْعِرَاقِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمْ سَلْمَانَ بْنَ رَبِيعَةَ الْبَاهِلِيَّ، فَسَارُوا يُرِيدُونَ غِيَاثَ حَبِيبٍ، فَلَمْ يَبْلُغُوهُمْ حَتَّى لَقِيَ هُوَ وَأَصْحَابُهُ الْعَدُوَّ فَفَتَحَ اللَّهُ لَهُمْ، فَلَمَّا قَدِمَ سَلْمَانُ وَأَصْحَابُهُ عَلَى حَبِيبٍ سَأَلُوهُمْ أَنْ يُشْرِكُوهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ، وَقَالُوا: قَدْ أَمْدَدْنَاكُمْ، وَقَالَ أَهْلُ الشَّامِ: لَمْ تَشْهَدُوا الْقِتَالَ لَيْسَ لَكُمْ مَعَنَا شَيْءٌ، فَأَبَى حَبِيبٌ أَنْ يُشْرِكَهُمْ، وَحَوَى هُوَ وَأَصْحَابُهُ عَلَى غَنِيمَتِهِمْ فَتَنَازَعَ أَهْلُ الشَّامِ، وَأَهْلُ الْعِرَاقِ فِي ذَلِكَ حَتَّى كَادَ أَنْ يَكُونَ بَيْنَهُمْ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُ أَهْلِ الْعِرَاقِ: فَإِنْ تَقْتُلُوا سَلْمَانَ نَقْتُلْ حَبِيبَكُمْ، وَإِنْ تَرْحَلُوا نَحْوَ ابْنِ عَفَّانَ نَرْحَلْ "قَالَ أَبُو بَكْرٍ الْغَسَّانِيُّ: وَسَمِعْتُ أَنَّهَا أَوَّلُ عَدَاوَةٍ وَقَعَتْ بَيْنَ أَهْلِ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ(۲۰)

عطیہ بن قیس اور راشد بن سعد فرماتے ہیں: روم حبیب بن مسلمہ کی جانب روانہ ہوا، وہ اس وقت آرمینیہ میں تھے اس نے حضرت معاویہ کی جانب خط لکھ کر ان سے امداد طلب کی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ذمہ لگا دیا، انہوں نے عراق کے گورنر کو خط لکھ دیا کہ حبیب کی مدد کی جائے۔ چنانچہ اہل عراق کے ساتھ ان کی مدد کر دی گئی اور سلمان بن ربیعہ کو ان کا سپہ سالار بنا دیا گیا، یہ لشکر حبیب کی مدد کے لئے روانہ ہو گیا۔ یہ لوگ ان تک تو نہیں پہنچ پائے تھے، بلکہ راستہ میں ہی دشمن کے ساتھ ان کی مڈبھیڑ ہو گئی، اللہ تعالیٰ نے ان کو فتح سے ہمکنار کیا۔ جب سلمان اور اس کے ساتھی حبیب کے پاس آئے تو انہوں نے مطالبہ کیا کہ ان کو بھی مال غنیمت سے حصہ دیا جائے۔ ان کا موقف یہ تھا کہ ہم نے تمہاری مدد کی ہے۔ جبکہ اہل شام کا کہنا تھا کہ تم لوگ جنگ میں شریک ہی نہیں ہوئے ہو، اس لئے ہمارے اموال میں تمہارا کوئی حق نہیں ہے۔ حبیب نے ان کو مال غنیمت میں شریک کرنے سے انکار کر دیا۔ اور انہوں نے اپنے ہی ساتھیوں میں مال تقسیم کر لیا۔ اس پر اہل شام اور اہل عراق میں اختلافات پیدا ہو گئے اختلافات اس قدر شدت اختیار کر گئے کہ قریب تھا کہ ان میں باہم جنگ شروع ہو جاتی، ایک عراقی نے کہا: ابوبکر غسانی کہتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ اہل عراق اور اہل شام کے مابین یہ سب سے پہلی دشمنی تھی۔

۲۴۷(۲۰)۔i۔ مستدرک حاکم: ۵۴۷۲ ii۔ موطا امام مالک: ۸۱۸

iii۔ مصنف عبدالرزاق: ۱۰۸۱۹ iv۔ تاریخ المدینہ لابن شیبہ: ۱۳۰۱/۴

۷۔ السنن الکبریٰ: ۱۲۹۲۷

۲۴۸ (۲۱). حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ نَائِلَةَ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا عُبَيْدُ بْنُ عُبَيْدَةَ، ثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لَهُمْ: يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ مَا لَكُمْ لَا تَأْتُونِي مَعَ إِخْوَانِكُمْ مِنْ قُرَيْشٍ؟ قَالَ عُبَادَةُ: الْحَاجَةُ، قَالَ: فَهَلَّا عَلَى النَّوَاضِحِ؟ قَالَ: أَمْضَيْنَاهَا يَوْمَ بَدْرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۲۱)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے انصاریو! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم اپنے قریشی بھائیوں کے ساتھ کیوں نہیں آتے ہو؟ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجبوری کی وجہ سے۔ انہوں نے کہا: تم پانی لادنے والے اونٹوں پر سوار ہو کر آ جاتے، انہوں نے کہا: وہ تو ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جنگ بدر میں پیش کر دیے تھے۔

۲۴۹ (۲۲). حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا أَبُو زُرْعَةَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَمْرٍو الدِّمَشْقِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُبَارَكٍ الْغُورِيُّ، ثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، ثَنَا بُرْدُ بْنُ سِنَانٍ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ قَبِيصَةَ بْنِ ذُؤَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ، أَنْكَرَ عَلَى مُعَاوِيَةَ أَشْيَاءَ، ثُمَّ قَالَ لَهُ: لَا أُسَاكِنُكَ بِأَرْضٍ، فَرَحَلَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَا أَقْدَمَكَ إِلَيَّ لَا يَفْتَحُ اللَّهُ أَرْضًا لَسْتَ فِيهَا أَنْتَ وَأَمْثَالُكَ، فَانْصَرِفْ لَا إِمْرَةَ لِمُعَاوِيَةَ عَلَيْكَ (۲۲)

اسحاق بن قبیصہ بن ذؤیب اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ کی کئی باتوں کا انکار کیا، پھر ان کو کہا: میں تیرے اس ملک میں نہیں رہوں گا، پھر وہ مدینہ منورہ منتقل ہو گئے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ وہ علاقہ کیوں چھوڑ کر آ گئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ اس زمین کو فتح نہیں کرتا جس میں آپ اور آپ جیسے لوگ نہیں رہتے، آپ وہیں لوٹ جائیے، معاویہ کا آپ پر کوئی حکم نافذ نہیں ہے؟

۲۵۰ (۲۳). أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الصَّنْعَانِيُّ، ثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبَّادٍ، أَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو

۲۴۸ (۲۱)۔ مستدرک حاکم: ۵۵۱۸   ۲۴۹ (۲۲)۔ مستدرک حاکم: ۵۵۲۳

بْنِ حَزْمٍ، عَنْ أَبِيهِ، أَخْبَرَهُ، قَالَ: لَمَّا قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ: دَخَلَ عَمْرُو بْنُ حَزْمٍ عَلَى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ وَقَدْ سَمِعْتُ، رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَامَ عَمْرٌو فَزِعًا حَتَّى دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ، فَقَالَ: قُتِلَ عَمَّارٌ، فَمَاذَا؟ قَالَ عَمْرٌو سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ: أَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ إِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ؟ جَاءُوا بِهِ حَتَّى أَلْقَوْهُ بَيْنَ رِمَاحِنَا أَوْ، قَالَ: سُيُوفِنَا صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِهِمَا، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ بِهَذِهِ السِّيَاقَةِ(۲۳)

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں: جب حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا، عمرو بن حزم، عمرو بن عاص کے پاس آیا، اور کہا: عمار کو شہید کر دیا گیا، اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے "اس کو باغی گروہ شہید کرے گا" تو حضرت عمرو گھبرا کر اٹھے، اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: خیریت تو ہے؟ انہوں نے کہا: حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: عمار کو شہید کر دیا گیا؟ کیوں؟ حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "اس ک ایک باغی گروہ شہید کرے گا" حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: کیا ہم نے ان کو شہید کیا ہے؟ ان کو علی اور اس کے ساتھیوں نے مروایا ہے، ان کے ساتھی ان کو ساتھ لے کر آئے اور ہمارے نیزوں کے سامنے ڈال دیا۔

یہ حدیث امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ کے معیار کے مطابق صحیح ہے، لیکن ان دونوں نے اس حدیث کو اس اسناد کے ہمراہ نقل نہیں کیا۔

۲۵۰ (۲۳)۔ i۔ مستدرک حاکم: ۲۶۶۳، ۵۶۵۹   ii۔ بخاری: ۴۴۷، ۲۸۱۲

iii۔ جامع معمر بن راشد: ۲۰۴۲۷ iv۔ مسند ابن الجعد: ۱۶۲۲

v۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۷۸۴۵ vi۔ مسند اسحاق بن راھویہ: ۱۸۷۷

vii۔ مسند احمد: ۶۵۳۸، ۶۹۲۶، ۱۱۱۶۶، ۱۷۷۶۶، ۱۷۷۷۸

viii۔ السنن الکبریٰ للنسائی: ۸۴۹۰، ۸۴۹۶، ۸۵۰۰

۲۵۱ (۲۴). أَخْبَرَنَا أَبُو زَكَرِيَّا الْعَنْبَرِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ السَّلَامِ، ثَنَا إِسْحَاقُ، ثَنَا عَطَاءُ بْنُ مُسْلِمٍ الْحَلَبِيُّ قَالَ: سَمِعْتُ الْأَعْمَشَ يَقُولُ: قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ السُّلَمِيُّ: شَهِدْنَا صِفِّينَ فَكُنَّا إِذَا تَوَاعَدْنَا دَخَلَ هَؤُلَاءِ فِي عَسْكَرِ هَؤُلَاءِ، وَهَؤُلَاءِ فِي عَسْكَرِ هَؤُلَاءِ، فَرَأَيْتُ أَرْبَعَةً يَسِيرُونَ: مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَأَبُو الْأَعْوَرِ السُّلَمِيُّ، وَعَمْرُو بْنُ الْعَاصِ وَابْنُهُ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُولُ لِأَبِيهِ عَمْرٍو: قَدْ قَتَلْنَا هَذَا الرَّجُلَ، وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ مَا قَالَ: قَالَ: أَيُّ الرَّجُلِ؟ قَالَ: عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ أَمَا تَذْكُرُ يَوْمَ بَنَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ، فَكُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً، وَعَمَّارٌ يَحْمِلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ، فَمَرَّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ وَأَنْتَ مِمَّنْ حَضَرَ، قَالَ: أَمَا إِنَّكَ سَتَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ، وَأَنْتَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَدَخَلَ عَمْرٌو عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: قَتَلْنَا هَذَا الرَّجُلَ، وَقَدْ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ، فَقَالَ: اسْكُتْ فَوَاللَّهِ مَا تَزَالُ تَرْحَضُ فِي بَوْلِكَ، أَنَحْنُ قَتَلْنَاهُ إِنَّمَا قَتَلَهُ عَلِيٌّ وَأَصْحَابُهُ جَاءُوا بِهِ حَتَّى أَلْقَوْهُ بَيْنَنَا (۲۴)

ابوعبدالرحمٰن سلمی فرماتے ہیں: ہم صفین میں گئے، جب ہم ایک دوسرے سے کوئی وعدہ کرتے تو کچھ لوگ اس لشکر میں شامل ہوجاتے اور کوئی اس لشکر میں۔ میں نے چار آدمیوں کو جاتے ہوئے دیکھا۔ معاویہ بن ابی سفیان، ابوالاعور سلمی، عمرو بن عاص اور ان کا بیٹا۔ میں نے سنا کہ عبداللہ بن عمرو اپنے والد عمرو سے کہہ رہا تھا: ہم نے اس شخص کو قتل کیا ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کا ایک ارشاد موجود ہے۔ ان کے والد نے پوچھا: کون شخص؟ عبداللہ بن عمرو نے کہا: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ۔ کیا آپ کو یاد نہیں ہے کہ جس دن رسول اللہ ﷺ مسجد کی تعمیر کر رہے

تھے، ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لا رہے تھے جبکہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں لا رہے تھے اور دو دو اینٹیں اٹھا کر رسول اللہ ﷺ کے پاس سے گزر رہے تھے، آپ بھی تو اس وقت موجود تھے، حضور ﷺ نے اس وقت حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا: تمہیں ایک باغی گروہ قتل کرے

۲۵۱(۲۴)۔i۔ مستدرک حاکم ۵۶۶۰ ii۔ مصنف عبدالرزاق: ۲۰۴۲۷

iii۔ مسند احمد: ۱۹۹/۴ iv۔ مجمع الزوائد: ۲۴۲/۷

گا اور تم جنتی ہو، تب حضرت عمرو رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا: ہم نے اس شخص کو شہید کر دیا ہے حالانکہ رسول اللہ ﷺ کا ایک عظیم فرمان ان کی شان کے بارے میں موجود ہے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: خاموش ہو جائیے، خدا کی قسم! تم ہمیشہ اپنے ہی پیشاب میں کپڑے دھوتے رہو گے، کیا ان کو ہم نے قتل کیا ہے؟ ان کو علی رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں نے مروایا ہے، کیونکہ انہوں نے ہی ان کو لا کر ہمارے نیزوں کا نشانہ بنوایا۔

۲۵۲(۲۵). حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ مُصْلِحٍ الْفَقِيهُ بِالرَّيِّ، ثَنَا مَحْمُودُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَاسِطِيُّ، ثَنَا وَهْبُ بْنُ بَقِيَّةَ، ثَنَا خَالِدٌ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ، عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ، حَدَّثَنِي ابْنُ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ :بَعَثَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ لِيُبَايِعَ لِابْنِهِ يَزِيدَ، وَسَعِيدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ غَائِبٌ فَجَعَلَ يَنْتَظِرُهُ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الشَّامِ لِمَرْوَانَ :مَا يَحْبِسُكَ؟ قَالَ :حَتَّى يَجِيءَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ، فَإِنَّهُ كَبِيرُ أَهْلِ الْمَدِينَةِ، فَإِذَا بَايَعَ بَايَعَ النَّاسُ، قَالَ :فَأَبْطَأَ سَعِيدُ بْنُ زَيْدٍ حَتَّى أَخَذَ مَرْوَانُ الْبَيْعَةَ، وَأَمْسَكَ سَعِيدٌ عَنِ الْبَيْعَةِ(۲۵)

حضرت سعید بن زید کے صاحبزادے فرماتے ہیں: حضرت معاویہ نے مروان بن حکم کو مدینہ میں بھیجا تھا کہ ان کے بیٹے یزید کے لئے لوگوں سے بیعت لیں۔ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل وہاں موجود نہیں تھے۔ مروان بن حکم ان کا انتظار کرنے لگا، ملک شام کے ایک باشندے نے مروان سے پوچھا: آپ بیعت لینے سے کیوں رکے ہوئے ہیں؟ اس نے کہا: میں سعید بن زید کے آنے کا انتظار کر رہا ہوں، وہ اہل مدینہ میں سب سے بزرگ شخصیت ہیں، جب وہ بیعت کر لیں گے تو باقی لوگ بھی آسانی سے بیعت کر لیں گے۔ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے

بہت دیر کر دی، انتظار بسیار کے بعد مروان نے لوگوں سے بیعت لے لی اور سعید بن زید نے اپنے آپ کو اس بیعت سے بچالیا۔

۲۵۳(۲۶). حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ " :وَسُفْيَانُ بْنُ عَوْفٍ الْغَامِدِيُّ مِنْ أَهْلِ حِمْصٍ صَحِبَ

۲۵۲(۲۵)۔i۔مستدرک حاکم:۵۸۵۳ ii۔المعجم الکبیر للطبرانی:۳۴۵ iii۔التاریخ الصغیر:۱/۱۱۲

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ لَهُ بَأْسٌ وَنَجْدَةٌ، وَسَخَاءٌ، وَهُوَ الَّذِي أَغَارَ عَلَى هِيتَ، وَالْأَنْبَارِ فِي أَيَّامِ عَلِيٍّ فَقَتَلَ، وَسَبَى وَكَانَ مِمَّنْ قَتَلَ حَسَّانَ بْنَ حَسَّانَ الْبَكْرِيَّ أَخَا الْحَارِثِ بْنِ حَسَّانَ الْوَافِدَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ، فَخَطَبَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ :إِنَّ أَخَا غَامِدٍ قَدْ أَغَارَ عَلَى هِيتَ، وَالْأَنْبَارِ، وَكَانَ عَلَى الصَّوَائِفِ فِي أَيَّامِ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يُعَظِّمُ أَمْرَهُ، وَيَقُولُ إِنَّهُ كَانَ يَحْمِلُ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ عَلَى أَلْفِ قَارِحٍ، وَاسْتَعْمَلَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَهُ عَلَى الصَّوَائِفِ ابْنَ مَسْعُودٍ الْفَزَارِيَّ فَقِيلَ:

(البحر الطويل)

أَقِمْ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ قَنَاةً صَلِيبَةً ... كَمَا كَانَ سُفْيَانُ بْنُ عَوْفٍ يُقِيمُهَا

وَسُمْ يَا ابْنَ مَسْعُودٍ مَدَائِنَ قَيْصَرٍ ... كَمَا كَانَ سُفْيَانُ بْنُ عَوْفٍ يَسُومُهَا

وَسُفْيَانُ قَرْمٌ مِنْ قُرُومِ قَبِيلَةٍ ... بِهِ تَمَّ، وَمَا فِي النَّاسِ حَيٌّ يَضِيمُهَا "(۲۶)

مصعب بن عبداللہ فرماتے ہیں: سفیان بن عوف غامدی اہل حمص میں سے ہیں، ان کو رسول اللہ ﷺ کی صحبت کی سعادت حاصل ہے، آپ بہت طاقتور، بلند قامت اور سخی شخص تھے۔ انہوں نے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ہیت اور انبار پر حملہ کیا تھا، ان کو قیدی بنالیا

گیا تھا، حارث بن حسان کے بھائی حسان بن حسان بکری کے قتل میں یہ بھی شریک تھے، جو کہ قبیلہ بنت مخرمہ کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا تھا، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خطبہ دیا اور اپنے خطبہ میں فرمایا: بے شک غامدی نے ہیت اور انبار پر حملہ کیا ہے، حضرت امیر معاویہ کے دور حکومت میں وہ صوائف کے عامل تھے، حضرت معاویہ ان کی بہت عزت اور احترام کیا کرتے تھے۔ وہ ان کے بارے میں فرمایا کرتے تھے" (سفیان بن عوف غامدی) ایک ہی مجلس میں ہزار شیروں پر حملہ

۲۵۳(۲۶) مستدرک حاکم: ۵۸۸۵

کر سکتے ہیں۔ ان کے بعد حضرت معاویہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود فزاری رضی اللہ عنہ کو صوائف کا عامل بنایا تھا۔ انہی کے بارے میں کہا گیا ہے۔

اے ابن مسعود! جنگ کی بنیاد کو مضبوط کر جیسا کہ سفیان بن عوف اس کو مضبوط کیا کرتا تھا۔ اور اے ابن مسعود! تم قیصر کی بستیوں کو نشان زدہ کر دو جیسے سفیان بن عوف انہیں نشان لگاتا تھا۔ اور سفیان اپنے قبیلے کے سرداروں کا سردار ہے وہ ایسا صاحب فضیلت ہے کہ کوئی شخص اس کا ہم پلہ نہیں ہے۔

۲۵۴(۲۷). أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَزْهَرِيُّ، ثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ رَجَاءٍ، ثَنَا دَاوُدُ بْنُ رُشَيْدٍ، ثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ عَدِيٍّ، عَنْ مُجَالِدِ بْنِ سَعِيدٍ، وَابْنِ عَيَّاشٍ وَإِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، قَالَ :أَقَامَ الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ عَلَى الْكُوفَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَمَاتَ فِي سَنَةِ خَمْسِينَ، فَضَمَّ الْكُوفَةَ مُعَاوِيَةُ إِلَى زِيَادٍ وَقَدْ صَحَّتِ الرِّوَايَاتُ، أَنَّ الْمُغِيرَةَ وَلِيَ الْكُوفَةَ سَنَةَ إِحْدَى وَأَرْبَعِينَ، وَهَلَكَ سَنَةَ خَمْسِينَ (۲۷)

شعبی کہتے ہیں: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کوفہ پر دس سال حکومت کی، پچاس ہجری کو ان کا انتقال ہوا، ان کے بعد حضرت معاویہ نے کوفہ کی ذمہ داری زیاد کو سونپ دی۔ روایات اس سلسلہ میں صحیح ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ ۴۱ ہجری کو کوفہ کے گورنر بنے، اور پچاس ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔

۲۵۵(۲۸) أَخْبَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ الْحُسَيْنُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ أَيُّوبَ، ثَنَا أَبُو حَاتِمٍ الرَّازِيُّ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُوسَى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَنَسٍ، ثَنَا الْأَعْمَشُ، عَنِ الْحَكَمِ، عَنْ

مِقْسَمٍ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ، أَتَى مُعَاوِيَةَ فَذَكَرَ لَهُ حَاجَةً، قَالَ :أَلَسْتَ صَاحِبَ عُثْمَانَ؟ قَالَ :أَمَا إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَخْبَرَنَا أَنَّهُ سَيُصِيبُنَا بَعْدَهُ أَثَرَةٌ قَالَ :وَمَا أَمَرَكُمْ؟ قَالَ :أَمَرَنَا أَنْ نَصْبِرَ حَتَّى نَرِدَ عَلَيْهِ الْحَوْضَ .قَالَ :فَاصْبِرُوا قَالَ :فَغَضِبَ أَبُو أَيُّوبَ، وَحَلَفَ أَنْ لَا يُكَلِّمَهُ أَبَدًا، ثُمَّ إِنَّ أَبَا أَيُّوبَ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ فَذَكَرَ لَهُ فَخَرَجَ لَهُ عَنْ بَيْتِهِ كَمَا خَرَجَ أَبُو أَيُّوبَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْتِهِ، وَقَالَ :إِيشْ تُرِيدُ؟ قَالَ :

۲۵۴(۲۷) مستدرک حاکم: ۵۸۹۷

أَرْبَعَةُ غِلْمَةٍ يَكُونُونَ فِي مَحِلِّي، قَالَ :لَكَ عِنْدِي عِشْرُونَ غُلَامًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ(۲۸)

حضرت مقسم بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور اپنی حاجت کا ذکر کیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: کیا آپ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھی نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا: کیا رسول اللہ ﷺ نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آنے والے معاملات ہمیں پہلے ہی نہیں بتا دیئے تھے؟ انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے تمہیں کیا حکم دیا تھا؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ کہ ہم صبر کریں گے حتیٰ کہ ہم حوض کوثر پر اکٹھے ہوں۔ حضرت معاویہ نے کہا: ٹھیک ہے پھر صبر ہی کرو، اس پر حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: اور قسم کھالی کہ ان سے کبھی بھی بات نہیں کریں گے۔ پھر اس کے بعد حضرت ابواورایوب رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس گئے اور سارا معاملہ ان کو بتایا، تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ان کے لئے گھر سے باہر تشریف لائے جس طرح حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ رسول اللہ کے لئے اپنے گھر سے باہر آئے تھے۔ گھر سے باہر آکر انہوں نے پوچھا: آپ کیا چاہتے ہیں؟ انہوں نے کہا: مجھے قرض خواہوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے چار غلام درکار ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا: میں آپ کو بیس غلام پیش کرتا ہوں۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس

کو نقل نہیں کیا۔

۲۵۶(۲۹). حَدَّثَنَا أَبُو مُحَمَّدٍ أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيُّ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُخَرِّمِيُّ، ثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ، ثَنَا فِرْدَوسٌ الْأَشْعَرِيُّ، ثَنَا مَسْعُودُ بْنُ سُلَيْمٍ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي ثَابِتٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ خَالِدَ بْنَ زَيْدٍ الَّذِي كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ فِي دَارِهِ غَزَا أَرْضَ الرُّومِ،

۲۵۵(۲۸)۔i۔مستدرک حاکم:۵۹۳۵ ii۔المعجم الکبیر للطبرانی:۳۸۷۶، ۳۸۷۷

iii۔المجمع الزوائد:۹/۳۲۳ iv۔الکفایہ فی علم الروایہ للخطیب بغدادی:۱/۲۳

فَمَرَّ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَجَفَاهُ مُعَاوِيَةُ، ثُمَّ رَجَعَ مِنْ غَزْوَتِهِ فَجَفَاهُ، وَلَمْ يَرْفَعْ بِهِ رَأْسًا، قَالَ أَبُو أَيُّوبَ: إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْبَأَنَا أَنَّا سَنَرَى بَعْدَهُ أَثَرَةً، قَالَ مُعَاوِيَةُ فَبِمَ أَمَرَكُمْ؟ قَالَ: أَمَرَنَا أَنْ نَصْبِرَ، قَالَ: فَاصْبِرُوا إِذًا، فَأَتَى عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا بِالْبَصْرَةِ، وَقَدْ أَمَّرَهُ عَلِيٌّ رِضْوَانُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَلَيْهَا، فَقَالَ: يَا أَبَا أَيُّوبَ، إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَخْرُجَ لَكَ مِنْ مَسْكَنِي كَمَا خَرَجْتَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَمَرَ أَهْلَهُ فَخَرَجُوا، وَأَعْطَاهُ كُلَّ شَيْءٍ كَانَ فِي الدَّارِ، فَلَمَّا كَانَ وَقْتُ انْطِلَاقِهِ قَالَ: حَاجَتُكَ؟ قَالَ: حَاجَتِي عَطَائِي وَثَمَانِيَةُ أَعْبُدٍ يَعْمَلُونَ فِي أَرْضِي، وَكَانَ عَطَاؤُهُ أَرْبَعَةَ آلَافٍ فَأَضْعَفَهَا لَهُ خَمْسَ مِرَارًا، وَأَعْطَاهُ عِشْرِينَ أَلْفًا وَأَرْبَعِينَ عَبْدًا قَدْ تَقَدَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ بِإِسْنَادٍ مُتَّصِلٍ صَحِيحٍ، وَأَعَدْتُهُ لِلزِّيَادَاتِ فِيهِ بِهَذَا الْإِسْنَادِ(۲۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت ابوایوب خالد بن زید رضی اللہ عنہ جن کے گھر رسول اللہ ﷺ نے قیام کیا تھا، یہ روم کی جنگ میں شریک ہوئے، اس دوران ان کا گزر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے ہوا، معاویہ نے ان کے ساتھ زیادتی کی، پھر جب یہ واپس آئے تب بھی انہوں نے ان کے ساتھ زیادتی کی، حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہمیں رسول اللہ ﷺ نے پہلے ہی بتادیا تھا کہ تم بعد میں کون کون سے آزمائشوں میں

مبتلا ہو گے، حضرت معاویہ نے کہا: تو رسول اللہ ﷺ نے تمہیں ایسے حالات میں کیا طرز عمل اپنانے کا حکم دیا تھا؟ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ ﷺ نے ہمیں صبر کرنے کا حکم دیا تھا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تو پھر صبر کرو۔ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بصرہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس آئے، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو بصرہ کا عامل مقرر کیا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا: اے ابوایوب رضی اللہ عنہ جیسے تم نے رسول اللہ ﷺ کے لئے گھر خالی کروادیا تھا، میں بھی آپ کے لئے اپنا گھر خالی کروادینا چاہتا ہوں، پھر انہوں نے اپنے گھر والوں کو حکم دیا تو وہ لوگ گھر سے نکل گئے، اور ساز و سامان سمیت پورا گھر ان کے سپرد کر دیا۔ پھر جب حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے روانہ ہونے کا وقت آیا تو

۲۵۶(۲۹) i۔ مستدرک حاکم: ۲۲۵۹۱ ii۔ مسند احمد: ۲۲۵۹۱ iii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۳۸۷۴

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ آپ کی کوئی حاجت؟ انہوں نے کہا: میری حاجت میرا قرضہ ہے، اور ۸ غلام میری ضرورت ہیں جو میری زمین کا کام کاج کرتے ہیں۔ ان کا قرضہ ۴ ہزار تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو بیس ہزار عطا فرمائے اور چالیس خدام بھی دیئے۔

یہ حدیث متصل صحیح اسناد کے ہمراہ پہلے گزر چکی ہے۔ میں نے اس کو دوبارہ اس لئے ذکر کیا ہے کیونکہ اس اسناد کے ہمراہ اس میں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے۔

۲۵۷(۳۰). حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذَ الْعَدْلُ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، ثَنَا عُمَارَةُ بْنُ غَزِيَّةَ، أَنَّ أَبَا أَيُّوبَ الْأَزْدِيَّ مَرَّ عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ الَّذِي تَقَدَّمَ لِأَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ بِطُولِهِ هَذَا حَدِيثٌ مُرْسَلٌ، فَإِنَّ بَيْنَ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ وَبَيْنَ أَبِي أَيُّوبَ وَمُعَاوِيَةَ مَفَازَةٌ، وَحَدِيثُ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ مُتَّصِلٌ مُسْنَدٌ(۳۰)

عمارہ بن غزیہ فرماتے ہیں: حضرت ابوایوب ازدی رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس کے بعد اسی طرح کی مفصل حدیث متصل بیان کی جو حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے بارے میں گزر چکی ہے۔

یہ حدیث مرسل ہے کیونکہ عمارہ بن غزیہ اور ابوایوب و معاویہ کے درمیان کافی وقفہ

ہے۔ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی حدیث متصل ہے، مسند ہے۔

۲۵۸ (۳۱). أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ تَمِيمٍ الْحَنْظَلِيُّ، بِبَغْدَادَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْكَامِلِيُّ، ثنا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنِي زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لَهِيعَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو الْأَسْوَدِ، عَنْ عُرْوَةَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ اسْتَعْمَلَ عَلَى مِصْرَ بَعْدَ وَفَاةِ أَخِيهِ عُتْبَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ الْجُهَنِيَّ، وَذَلِكَ سَنَةَ أَرْبَعٍ وَأَرْبَعِينَ، فَأَقَامَ الْحَجَّ فِيهَا مُعَاوِيَةُ "قَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ، ثنا مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذٍ الْمَكِّيُّ، قَالَ: بَيْنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ، وَنَحْنُ بَيْنَ يَدَيْهِ إِذْ أَقْبَلَ مُعَاوِيَةُ فَجَلَسَ إِلَيْهِ، فَأَعْرَضَ عَنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ " : مَا لِي أَرَاكَ مُعْرِضًا؟ أَلَسْتَ تَعْلَمُ أَنِّي أَحَقُّ بِهَذَا الْأَمْرِ مِنَ ابْنِ

---

۲۵۷ (۳۰) مستدرک حاکم: ۵۹۵۰

عَمِّكَ؟ قَالَ: لِمَ؟ لِأَنَّهُ كَانَ مُسْلِمًا، وَكُنْتَ كَافِرًا، لَا، وَلَكِنِّي ابْنُ عَمِّ عُثْمَانَ ." قَالَ: فَإِنَّ عَمِّي خَيْرٌ مِنَ ابْنِ عَمِّكَ. قَالَ: إِنَّ عُثْمَانَ قُتِلَ مَظْلُومًا. قَالَ -: وَعِنْدَهُمَا ابْنُ عُمَرَ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَإِنَّ هَذَا وَاللَّهِ أَحَقُّ بِالْأَمْرِ مِنْكَ ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: إِنَّ عُمَرَ قَتَلَهُ كَافِرٌ وَعُثْمَانُ قَتَلَهُ مُسْلِمٌ ، فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: ذَاكَ وَاللَّهِ أَدْحَضُ لِحُجَّتِكَ (۳۱)

حضرت عروہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی عتبہ بن ابی سفیان کی وفات کے بعد حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ کو مصر کا گورنر بنایا تھا۔ یہ بات ۴۴ ہجری کی ہے۔ اسی سال حضرت معاویہ نے حج قائم فرمایا۔

معروف بن خربوذ مکی فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور ہم لوگ ان کے اردگرد موجود تھے، حضرت معاویہ آئے اور ان کے پاس بیٹھ گئے، لیکن حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے ان سے منہ پھیر لیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے منہ پھیرنے کی وجہ پوچھتے ہوئے کہا: کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارے چچازاد بھائی سے زیادہ اس منصب کا میں مستحق ہوں؟ حضرت عبداللہ نے پوچھا: وہ کیسے؟ حضرت معاویہ نے

کہا: اس لئے نہیں کہ وہ مسلمان تھے اور میں کافر تھا بلکہ اس لئے کہ میں حضرت عثمان کا چچا کا بیٹا ہوں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: پھر بھی میرا چچا تمہارے چچا کے بیٹے سے بہتر ہے۔ انہوں نے کہا: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلماً شہید کیا گیا حالانکہ اس وقت ان کے پاس حضرت عمر کے دو بیٹے موجود تھے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: خدا کی قسم! وہ تم سے زیادہ اس منصب کا حقدار ہے۔ حضرت معاویہ نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ایک کافر نے شہید کیا، جبکہ حضرت عثمان کو مسلمان نے شہید کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! یہی بات تو تمہاری دلیل کو باطل کر دیتی ہے۔

۲۵۹ (۳۲). حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ بَالَوَيْهِ، ثنا إِبْرَاهِيمُ الْحَرْبِيُّ، ثنا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّبَيْرِيُّ، قَالَ " :حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ الْكِنْدِيُّ يُكْنَى أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ، كَانَ قَدْ وَفَدَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَشَهِدَ الْقَادِسِيَّةَ، وَشَهِدَ الْجَمَلَ، وَصِفِّينَ مَعَ

---

۲۵۸ (۳۱) مستدرک، رقم ۵۹۶۹

عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَتَلَهُ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ بِمَرْجِ عَذْرَاء، وَكَانَ لَهُ ابْنَانِ :عَبْدُ اللَّهِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قَتَلَهُمَا مُصْعَبُ بْنُ الزُّبَيْرِ صَبْرًا، وَقُتِلَ حُجْرٌ سَنَةَ ثَلَاثٍ وَخَمْسِينَ(۳۲)

مصعب بن عبداللہ زبیری فرماتے ہیں حجر بن عدی کندی رضی اللہ عنہ کی کنیت "ابو عبدالرحمٰن" تھی۔ آپ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آئے تھے، جنگ قادسیہ، جنگ جمل اور صفین میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ شریک ہوئے تھے۔ معاویہ بن ابوسفیان نے ان کو مقام "مرج عذراء" پر شہید کیا، ان کے دو بیٹے تھے، عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔ ان دونوں کو مصعب بن عمیر نے باندھ کر شہید کیا تھا۔ حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ ۵۳ ہجری میں شہید ہوئے۔

۲۶۰ (۳۳). حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ الثَّقَفِيُّ، ثنا الْمُفَضَّلُ بْنُ غَسَّانَ الْغَلَابِيُّ، ثنا يَحْيَى بْنُ مَعِينٍ، وَهِشَامٌ، ثنا دَاوُدُ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ بِشْرِ بْنِ عُبَيْدِ الْحَضْرَمِيِّ، قَالَ :لَمَّا بَعَثَ زِيَادٌ بِحُجْرِ بْنِ عَدِيٍّ

إِلَى مُعَاوِيَةَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بِحَبْسِهِ بِمَكَانٍ يُقَالُ لَهُ: مَرْجُ عَذْرَاءَ، ثُمَّ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِيهِ قَالَ: فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: الْقَتْلُ الْقَتْلُ. قَالَ: فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ زَيْدِ بْنِ أَسَدٍ الْبَجَلِيُّ فَقَالَ: "يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أَنْتَ رَاعِينَا وَنَحْنُ رَعِيَّتُكَ، وَأَنْتَ رُكْنُنَا وَنَحْنُ عِمَادُكَ، إِنْ عَاقَبْتَ قُلْنَا: أَصَبْتَ، وَإِنْ عَفَوْتَ قُلْنَا: أَحْسَنْتَ وَالْعَفْوُ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَى، وَكُلُّ رَاعٍ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ" قَالَ: فَتَفَرَّقَ النَّاسُ عَنْ قَوْلِهِ(۳۳)

بشر بن عبد الحضرمی کہتے ہیں: جب زیاد نے حجر بن عدی کو حضرت معاویہ کی جانب بھیجا تو معاویہ نے ان کو ایک جگہ پر قید کرنے کا حکم دیا، اس جگہ کو "مرج عذراء" کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد لوگوں سے ان کے بارے میں مشورہ کیا تو لوگ کہنے لگے کہ ان کو قتل کریں، ان کو قتل کریں۔ راوی کہتے ہیں: حضرت عبداللہ بن زید بن اسد بجلی اٹھ کر کھڑے ہوئے، اور بولے: اے امیر المومنین! آپ ہمارے حکمران ہیں اور ہم آپ کی رعایا ہیں، آپ ہماری بنیاد ہیں اور ہم

۲۵۹(۳۲) مستدرک حاکم: ۵۹۷۴

۲۶۰(۳۳)۔ i۔ مستدرک حاکم: ۵۹۷۷ ii۔ مسند احمد: ۵۸۶۹ iii۔ الادب المفرد: ۴۱۶

iv۔ السنن الکبریٰ: ۹۱۲۸، ۱۳۲۸۴ v۔ شعب الایمان: ۱۰۵۵۲

آپ کے ستون ہیں۔ اگر آپ سزا دیں گے تو ہم کہیں گے کہ آپ نے صحیح کیا اور اگر آپ معاف کر دیں گے، تو ہم کہیں گے کہ آپ نے بہت بڑی نیکی کی ہے اور معاف کرنا ہی تقویٰ کے قریب تر ہے۔ اور ہر ذمہ دار سے اس کی ذمہ داری کے بارے میں سوال ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: لوگوں کی رائے اس قول کے بارے میں مختلف ہے۔

۲۶۱(۳۴). حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنُ عِيسَى الْحِيرِيُّ، ثنا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقَبَّانِيُّ، ثنا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الْبَغَوِيُّ، ثنا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، أَنَّ زِيَادًا، أَطَالَ الْخُطْبَةَ، فَقَالَ حُجْرُ بْنُ عَدِيٍّ: الصَّلَاةُ فَمَضَى فِي خُطْبَتِهِ، فَقَالَ لَهُ: الصَّلَاةُ، وَضَرَبَ بِيَدِهِ إِلَى الْحَصَى، وَضَرَبَ النَّاسُ بِأَيْدِيهِمْ إِلَى الْحَصَى، فَنَزَلَ فَصَلَّى، ثُمَّ كَتَبَ فِيهِ إِلَى مُعَاوِيَةَ فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ: أَنْ سَرِّحْ بِهِ إِلَيَّ فَسَرَّحَهُ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَدِمَ عَلَيْهِ قَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. قَالَ: وَأَمِيرُ

الْمُؤْمِنِينَ أَنَا؟ إِنِّي لَا أُقِيلُكَ، وَلَا أَسْتَقِيلُكَ ، فَأَمَرَ بِقَتْلِهِ، فَلَمَّا انْطَلَقُوا بِهِ طَلَبَ مِنْهُمْ أَنْ يَأْذَنُوا لَهُ، فَيُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ، فَأَذِنُوا لَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ :لَا تُطْلِقُوا عَنِّي حَدِيدًا، وَلَا تَغْسِلُوا عَنِّي دَمًا، وَادْفِنُونِي فِي ثِيَابِي فَإِنِّي مُخَاصِمٌ قَالَ :فَقُتِلَ قَالَ هِشَامٌ كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ إِذَا سُئِلَ عَنِ الشَّهِيدِ ذَكَرَ حَدِيثَ حُجْرٍ(۳۴)

محمد بن سیرین فرماتے ہیں: زیاد نے خطبہ لمبا کر دیا تو حضرت حجر بن عدی نے کہا: نماز کا وقت ہو چکا ہے۔ لیکن زیاد نے اپنا خطبہ جاری رکھا، حضرت حجر نے دوبارہ کہا کہ نماز کا وقت ہو چکا ہے اور ساتھ اپنا ہاتھ زمین پر مارا، ساتھ ہی دوسرے لوگوں نے بھی ہاتھ زمین پر مارے۔ زیاد منبر سے نیچے اترا اور نماز پڑھائی، اور حضرت حجر کے بارے حضرت معاویہ کی جانب خط لکھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جوابی مکتوب میں لکھا کہ ان کو میرے پاس بھیج دو، زیاد نے ان کو حضرت معاویہ کے پاس بھیج دیا، جب حضرت حجر بن عدی رضی اللہ عنہ، حضرت معاویہ کے پاس پہنچے، تو کہا: السلام علیک یا امیر المومنین ساتھ ہی فرمایا: اور امیر المومنین تو میں خود ہوں۔ میں نہ تجھ سے کوئی بات کروں گا اور نہ تیری سنوں گا۔ حضرت معاویہ نے ان کے قتل کا حکم دے

۲۶۱ (۳۴)۔ i۔ مستدرک حاکم: ۵۹۸۱ ii۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۲۸۰۵

دیا۔ جب ان کو قتل کے لئے لے کر جا رہے تھے تو انہوں نے نماز پڑھنے کے لئے کچھ دیر مہلت کا مطالبہ کیا، ان کو مہلت دی گئی، آپ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر فرمایا: میری بیڑیاں مجھ سے نہ اتارنا اور نہ ہی میرے جسم سے میرا خون دھونا، مجھے میرے انہی کپڑوں میں کفن دینا، کیونکہ (کل قیامت کے دن میرا تمہارے ساتھ) جھگڑا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں: اس کے بعد ان کو قتل کر دیا گیا۔

۲۶۲(۳۵)۔ حَدَّثَنَا أَبُو زَكَرِيَّا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ الْعَنْبَرِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ سَلَمَةَ الْجَارُودِيُّ، ثنا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، قَالَ :بَعَثَ مُعَاوِيَةُ إِلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمِائَةِ أَلْفِ دِرْهَمٍ بَعْدَ أَنْ أَبَى الْبَيْعَةَ لِيَزِيدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ، فَرَدَّهَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَأَبَى أَنْ يَأْخُذَهَا وَقَالَ :أَبِيعُ دِينِي بِدُنْيَايَ ، وَخَرَجَ إِلَى مَكَّةَ حَتَّى مَاتَ بِهَا.(۳۵)

ابراہیم بن محمد بن عبدالعزیز بن عمر بن عبدالرحمٰن بن عوف اپنے والد سے، وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ کی بیعت سے انکار کر دیا تھا، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی جانب ایک لاکھ درہم ہدیہ بھیجا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے وہ درہم قبول کرنے سے انکار کر دیا اور واپس بھیج دیئے۔ اور فرمایا: میں دنیا کے بدلے دین کو نہیں بیچ سکتا۔ پھر آپ مکہ کی جانب گئے اور راستے میں فوت ہو گئے۔

۲۶۳(۳۶). حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رُسْتَةَ، ثنا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، حَدَّثَنِي الْمُنْذِرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ، عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ مَوْلَى الزُّبَيْرِ، قَالَ: سَمِعْتُ حَكِيمَ بْنَ حِزَامٍ، يَقُولُ: "وُلِدْتُ قَبْلَ قُدُومِ أَصْحَابِ الْفِيلِ بِثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، وَأَنَا أَعْقِلُ حِينَ أَرَادَ عَبْدُ الْمُطَّلِبِ أَنْ يَذْبَحَ ابْنَهُ عَبْدَ اللَّهِ، وَذَلِكَ قَبْلَ مَوْلِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِخَمْسِ سِنِينَ" قَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَشَهِدَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ مَعَ أَبِيهِ الْفِجَارَ، وَقُتِلَ أَبُوهُ حِزَامُ بْنُ خُوَيْلِدٍ فِي

۲۶۲(۳۵)۔ i۔ مستدرک حاکم: ۶۰۱۵ ii۔ الاصابۃ: ۴۰۸/۲

الْفِجَارِ الْآخِرِ، وَكَانَ حَكِيمٌ يُكْنَى أَبَا خَالِدٍ، وَكَانَ لَهُ مِنَ الْوَلَدِ عَبْدُ اللَّهِ، وَخَالِدٌ، وَيَحْيَى، وَهِشَامٌ، وَأُمُّهُمْ زَيْنَبُ بِنْتُ الْعَوَّامِ بْنِ خُوَيْلِدِ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قُصَيٍّ وَيُقَالُ بَلْ أُمُّ هِشَامِ بْنِ حَكِيمٍ مُلَيْكَةُ بِنْتُ مَالِكِ بْنِ سَعْدٍ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ فِهْرٍ، وَقَدْ أَدْرَكَ وَلَدُ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ كُلُّهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَسْلَمُوا يَوْمَ الْفَتْحِ، وَصَحِبُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ حَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ، فِيمَا ذُكِرَ قَدْ بَلَغَ عِشْرِينَ وَمِائَةَ سَنَةٍ، وَمَرَّ بِهِ مُعَاوِيَةُ عَامَ حَجَّ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِلَقُوحٍ يَشْرَبُ مِنْ لَبَنِهَا، وَذَلِكَ بَعْدَ أَنْ سَأَلَهُ أَيُّ الطَّعَامِ تَأْكُلُ؟ فَقَالَ: أَمَّا مَضْغٌ فَلَا مَضْغَ فِيَّ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِاللَّقُوحِ، وَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِصِلَةٍ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَهَا، وَقَالَ: لَمْ آخُذْ مِنْ أَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، وَدَعَانِي أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ إِلَى

حَقِّي فَأَبَيْتُ عَلَيْهِمَا أَنْ آخُذَهُ (۳۶)

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اصحاب الفیل کے آنے سے 1 برس پہلے میری پیدائش ہوئی۔ میں ان دنوں سمجھدار تھا جب حضرت عبدالمطلب نے اپنے بیٹے عبداللہ کو ذبح کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ یہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت سے پانچ سال پہلے کا واقعہ ہے۔

محمد بن عمر فرماتے ہیں: حکیم بن حزام اپنے والد کے ہمراہ ''فجار'' میں شریک ہوئے تھے، ان کے والد حزام بن خویلد دوسری جنگ فجار میں مارے گئے تھے۔ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی کنیت ''ابو خالد'' تھی۔ ان کی اولاد امجاد یہ ہیں ''عبداللہ، خالد، یحییٰ، ہشام۔ ان کی والدہ زینب بنت عوام بن خویلد بن عبدالعزیٰ بن قصی'' ہیں۔ بعض مؤرخین کا کہنا ہے کہ ''ہشام بن حکیم کی والدہ ''ملیکہ بنت مالک بن سعد ہیں، ان کا تعلق بنی حارث بن فہر کے ساتھ تھا، حکیم بن حزام کے تمام بیٹوں نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت پائی ہے، فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے اور آپ ﷺ کے صحابہ میں نام پایا۔ کہا جاتا ہے کہ حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی عمر 120 برس ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ حج کے موقع پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے تو ان سے پوچھا کہ آپ کھاتے کیا ہیں؟ حضرت حکیم نے فرمایا: مجھ سے کوئی چیز چبائی نہیں جاتی، تو حضرت معاویہ

۲۶۳ (۳۶) i۔ مستدرک حاکم: ۶۰۴۳ ii۔ الاصابہ: ۳۴۹/۱

iii۔ سیرۃ ابن ھشام: ۱۸۴/۱

رضی اللہ عنہ نے ایک دودھ والی اونٹنی ان کو تحفہ بھیجی، تاکہ وہ اس کا دودھ پئیں۔ اور (مالکی بھری ہوئی) ایک ٹوکری بھی بھیجی، لیکن حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے ان کا یہ تحفہ قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اور فرمایا: میں نبی اکرم ﷺ کے بعد کسی سے کوئی چیز بھی قبول نہیں کروں گا۔ مجھے تو ابوبکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ نے میرا حق دینے کے لئے بلوایا تھا، میں ان سے اپنا حق لینے سے انکار کر دیا تھا۔ ابن عمر کہتے ہیں: حضرت حکیم بن حزام سے پوچھا گیا: اے ابو خالد مال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: کم بچے ہونا۔ اور محمد بن عمر فرماتے ہیں: حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ آئے، وہاں قیام کیا۔ ایک مکان بھی بنایا۔ اور 120 سال کی عمر میں مدینہ منورہ میں 54 ہجری کو انتقال ہوا۔

۲۶۴(۳۷). حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْفَضْلِ الْمُزَكِّي، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ زِيَادٍ، ثَنَا الزُّبَيْرُ بْنُ بَكَّارٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الزُّهْرِيُّ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَعِنْدَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَزْهَرَ: مَنْ لِي لِمَخْرَمَةَ بْنِ نَوْفَلٍ يَنْصِفُنِي مِنْ لِسَانِهِ تَنَقُّصًا؟ فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَزْهَرَ: أَنَا أَكْفِيكَهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ مَخْرَمَةَ، فَقَالَ: " جَعَلَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتِيمًا فِي حِجْرِهِ يَزْعُمُ بِقُوتِهِ أَنَّهُ يَكْفِيهِ إِيَّايَ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ الْبَرْصَاءِ اللَّيْثِيُّ: إِنَّهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَزْهَرَ، فَرَفَعَ عَصًا فِي يَدِهِ وَضَرَبَهُ فَشَجَّهُ، وَقَالَ: أَعَدُوُّنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَتَحْسُدُنَا فِي الْإِسْلَامِ، وَتَدْخُلُ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْأَزْهَرِ(۳۷)

حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کے پاس عبدالرحمن بن ازہر موجود تھے، حضرت معاویہ نے کہا: مخرمہ بن نوفل میری بہت برائیاں بیان کرتا ہے، کون شخص اس سے میرا دفاع کرے گا۔ عبدالرحمن بن ازہر نے کہا: میں تمہارا دفاع کروں گا۔ اس بات کی اطلاع حضرت مخرمہ تک پہنچی تو انہوں نے کہا: عبدالرحمن نے مجھے اپنی گود میں یتیم بنایا ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ اپنی روزی کے ساتھ میری کفایت کرے گا۔ ابن البرصاء لیثی نے ان سے کہا: وہ عبدالرحمن بن ازہر ہے، اس نے اپنا عصا اٹھا کر اس کے سر پر مارا اور اس کا سر پھوڑ دیا اور کہا: وہ جاہلیت میں ہمارا دشمن تھا اور تم اسلام میں ہم سے حسد کرتے ہو۔ اور میرے اور ابن ازہر کے درمیان پھوٹ ڈالتے ہو۔

۲۶۴(۳۷)۔ا۔ مستدرک حاکم:۶۰۷۲ ؛ ii۔الاصابہ:۳۹۱/۳

۲۶۵(۳۸). حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ، ثنا إِبْرَاهِيمُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، ثنا شُعْبَةُ، عَنْ مَنْصُورٍ، سَمِعَ مُجَاهِدًا، يُحَدِّثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ شَجَرَةَ الرَّهَاوِيِّ، وَكَانَ مِنْ أُمَرَاءِ الشَّامِ، وَكَانَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَعْمِلُهُ عَلَى الْجُيُوشِ، فَخَطَبَنَا ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ " : أَيُّهَا النَّاسُ، اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ لَوْ تَرَوْنَ مَا أَرَى مِنْ أَسْوَدَ وَأَحْمَرَ وَأَخْضَرَ وَأَبْيَضَ، وَفِي الرِّحَالِ مَا فِيهَا إِنَّهَا إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَأَبْوَابُ الْجَنَّةِ، وَأَبْوَابُ النَّارِ، وَزُيِّنَ الْحُورُ وَيَطَّلِعْنَ، فَإِذَا أَقْبَلَ أَحَدُهُمْ بِوَجْهِهِ إِلَى الْقِتَالِ قُلْنَ: اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ، اللَّهُمَّ

انْصُرْهُ، وَإِذَا وَلّٰى احْتَجَبْنَ مِنْهُ، وَقُلْنَ :اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ، فَانْهَكُوا وُجُوهَ الْقَوْمِ فِدَاكُمْ أَبِي وَأُمِّي، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا أَقْبَلَ كَانَتْ أَوَّلُ نَفْحَةٍ مِنْ دَمِهِ تَحُطُّ عَنْهُ خَطَايَاهُ كَمَا تَحُطُّ وَرَقَ الشَّجَرَةِ، وَتَنْزِلُ إِلَيْهِ اثْنَتَانِ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ فَتَمْسَحَانِ الْغُبَارَ عَنْ وَجْهِهِ فَيَقُولُ لَهُمَا :أَنَا لَكُمَا، وَتَقُولَانِ :إِنَّا لَكَ، وَيُكْسَى مِائَةَ حُلَّةٍ لَوْ حُلِّقَتْ بَيْنَ إِصْبَعَيَّ هَاتَيْنِ -يَعْنِي السَّبَّابَةَ وَالْوُسْطَى- لَوَسِعَتَاهُ لَيْسَ مِنْ نَسْجِ بَنِي آدَمَ، وَلَكِنْ مِنْ ثِيَابِ الْجَنَّةِ إِنَّكُمْ مَكْتُوبُونَ عِنْدَ اللّٰهِ بِأَسْمَائِكُمْ وَسِيمَائِكُمْ وَحِلَاكُمْ وَنَجْوَاكُمْ وَمَجَالِسِكُمْ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قِيلَ :يَا فُلَانُ هٰذَا نُورُكَ، وَيَا فُلَانُ لَا نُورَ لَكَ، وَإِنَّ لِجَهَنَّمَ سَاحِلًا كَسَاحِلِ الْبَحْرِ، فِيهِ هَوَامٌّ وَحَيَّاتٌ كَالنَّخْلِ وَعَقَارِبُ كَالْبِغَالِ، فَإِذَا اسْتَغَاثَ أَهْلُ جَهَنَّمَ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمْ قِيلَ :اخْرُجُوا إِلَى السَّاحِلِ فَيَخْرُجُونَ، فَتَأْخُذُ الْهَوَامُّ بِشِفَاهِهِمْ وَوُجُوهِهِمْ، وَمَا شَاءَ اللّٰهُ فَتَكْشِفُهُمْ فَيَسْتَغِيثُونَ فِرَارًا مِنْهَا إِلَى النَّارِ، وَيُسَلَّطُ عَلَيْهِمُ الْجَرَبُ فَيَحُكُّ وَاحِدٌ جِلْدَهُ حَتّٰى يَبْدُوَ الْعَظْمُ فَيَقُولُ أَحَدُهُمْ :يَا فُلَانُ، هَلْ يُؤْذِيكَ هٰذَا؟ فَيَقُولُ :نَعَمْ فَيَقُولُ :ذٰلِكَ بِمَا كُنْتَ تُؤْذِي الْمُؤْمِنِينَ "(۳۸)

۲۶۵(۳۸)_i_مستدرک حاکم:۲۰۸۷ ii_السنن الکبریٰ للنسائی:۹۸۱۷
iii_مصنف عبدالرزاق:۹۵۳۸ iv_عمل الیوم الشاہین:۱۶۰۱
v_المعجم الکبیر للطبرانی:۷۴۹۶ vi_مسند الشاہین:۱۶۰۱
vii_البعث والنشور بیہقی:۵۶۲ viii_موجبات الجنۃ لابن الفاخر:۵۴
ix_البلدانیات للسخاوی:۱۷۵/۱

مجاہد، حضرت یزید بن شجرہ رہاوی رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ وہ شام کے امراء میں سے تھے۔ حضرت معاویہ انہیں کو لشکر کا سپہ سالار بنایا کرتے تھے، ایک دن انہوں نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر جو نعمتیں کی ہیں ان کو یاد کرو، کاش کہ تم بھی وہ کالے، سرخ، سبز اور سفید سب کچھ دیکھ پاؤ جو میں دیکھتا ہوں۔ اور خیموں میں جو کچھ ہے وہ بھی دیکھ پاؤ کہ جب نماز کے لئے جماعت کھڑی ہوتی ہے تو آسمان کے، جنت کے اور دوزخ کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور حوریں بن سنور کر ظاہر ہوتی ہیں۔ جب کوئی شخص جہاد کے

لئے نکلتا ہے تو وہ حوریں کہتی ہیں "یا اللہ اس کو ثابت قدمی عطا فرما، یا اللہ، اس کی مدد فرما"۔ جب وہ بندہ لوٹ کر آتا ہے تو وہ چھپ جاتی ہیں اور کہتی ہیں "یا اللہ ! اس کی مغفرت فرما، یا اس پر رحم فرما" (پھر حضرت یزید بن شجرہ نے فرمایا: اے لوگو) میرے ماں باپ تم پر قربان ہو جائیں، تم قوم پر حملہ کرو، کیونکہ تمہارے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرتے ہی تمہارے گناہ اس طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے خشک درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔ دو حوریں اس کے پاس اس کے چہرے سے غبار صاف کرتی ہیں۔ وہ ان کو کہتا ہے: میں تمہارے لئے ہوں، وہ آگے سے کہتی ہیں اور ہم تیرے لئے ہیں۔ اس کو ایک سو قیمتی جوڑے پہنائے جاتے ہیں (وہ جوڑے اس قدر نرم و نازک ہوتے ہیں کہ) ان سب کو اگر میں دو انگلیوں کے درمیان رکھنا چاہوں تو وہ ان میں سما جائیں گے۔ وہ انسانوں کے بنائے ہوئے کپڑے نہیں ہوں گے بلکہ وہ جنت سے لائے ہوئے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تمہارے نام، تمہاری نشانیاں، تمہاری زیبائش، تمہاری سرگوشیاں اور تمہاری مجالس لکھی ہوئی ہیں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو تمہیں یوں آواز دی جائے گی "اے فلاں شخص! یہ تیرا نور ہے، اور اے فلاں! تیرا کوئی نور نہیں ہے، اور بے شک جہنم کا ایک ساحل ہے، جیسے سمندر کا ساحل ہوتا ہے، اس کے اندر درختوں جتنے بڑے کیڑے اور سانپ ہوں گے اور خچر جتنے بڑے سانپ ہوں گے، جب جہنمی لوگ عذاب میں تخفیف کے لئے مدد مانگیں گے تو ان کو کہا جائے گا کہ ساحل کی جانب نکل جاؤ، وہ لوگ ساحل پر آئیں گے، لیکن وہ زہریلے جانور اس کو چہروں اور ہونٹوں سے نوچ لیں گے، پھر وہ اس کو چھوڑیں گے تو وہ ان سے چھوٹ کی آگ کی جانب بھاگنا چاہیں گے۔ پھر ان پر خارش مسلط کر دی جائے گی، جس سے ان کی جلد جھڑ جائے گی حتیٰ کہ ان کی ہڈیاں ننگی ہو جائیں گی۔ پھر وہ لوگ ایک دوسرے سے پوچھیں گے: اے فلاں! کیا تمہیں بھی اسی طرح کی تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں۔ وہ کہے گا: یہ اس لئے ہے کہ تو مسلمانوں کو تکلیف دیا کرتا تھا۔

۲۲۶ (۳۹). حَدَّثَنَا أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ الْأَصْبَهَانِيُّ، ثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الْجَهْمِ، ثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ الْفَرَجِ، ثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ، قَالَ: تُوُفِّيَ أَبُو هُرَيْرَةَ سَنَةَ تِسْعٍ وَخَمْسِينَ فِي آخِرِ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ، وَكَانَ لَهُ يَوْمَ تُوُفِّيَ ثَمَانٌ وَسَبْعُونَ سَنَةً، وَصَلَّى عَلَيْهِ الْوَلِيدُ بْنُ عُتْبَةَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ، وَمَرْوَانُ يَوْمَئِذٍ مَعْزُولٌ عَنْ عَمَلِ الْمَدِينَةِ فَحَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ، عَنْ ثَابِتِ بْنِ مِسْحَلٍ، قَالَ: كَتَبَ الْوَلِيدُ إِلَى مُعَاوِيَةَ يُخْبِرُهُ بِمَوْتِ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ انْظُرْ مَنْ تَرَكَ، فَادْفَعْ إِلَى وَرَثَتِهِ عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ، وَأَحْسِنْ

جِوَارَهُمْ، وَافْعَلْ إِلَيْهِمْ مَعْرُوفًا، فَإِنَّهُ كَانَ مِمَّنْ نَصَرَ عُثْمَانَ، وَكَانَ مَعَهُ فِي الدَّارِ رَحِمَهُ اللَّهُ تَعَالَى (۳۹)

محمد بن عمر کہتے ہیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال 59 ہجری کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی حکومت کے اواخر میں ہوا۔ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی شہادت ہوئی اس وقت ان کی عمر 78 برس تھی، ولید بن عتبہ ان دنوں مدینہ کا امیر تھا اسی نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی نماز جنازہ پڑھائی تھی، ان دنوں مروان مدینہ سے معزول تھا۔ ولید نے بن عتبہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی جانب خط لکھا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ اس کے جواب میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے خط لکھا کہ ان کے وارثوں کو دیکھو (کہ کتنے ہیں؟) ان کے ہر وارث کو دس ہزار درہم دے دو، ان کے ساتھ اچھا سلوک کرو، ان کی خوب خدمت کرو، کیونکہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی مدد کی تھی۔ اور ان کے ساتھ ان کے گھر میں موجود رہے۔

۲۶۷ (۴۰). مَا حَدَّثَنَاهُ أَبُو جَعْفَرٍ مُحَمَّدُ بْنُ صَالِحِ بْنِ هَانِءٍ مِنْ أَصْلِ كِتَابِهِ، ثنا أَبُو مُحَمَّدٍ الْفَضْلُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْبَيْهَقِيُّ، ثنا سُنَيْدُ بْنُ دَاوُدَ الْمِصِّيصِيُّ، ثنا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ طَلْحَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ، وَهُوَ عَدْلٌ مَرْضِي، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا يَزَالُ وَالٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَمِنْهَا. (۴۰)

---

۲۶۶ (۳۹) i۔ مستدرک حاکم: ٦١٥٧ ii۔ الاحاد والمثانی: ٨٥٨
iii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ٨١٣٤

۲۶۷ (۴۰) i۔ مستدرک حاکم: ٦٢٣٣ ii۔ الاحاد والمثانی: ٨٥٨
iii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ٨١٣٤

ابو جعفر محمد بن صالح بن ہانی اپنی سند کے ہمراہ حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ ضحاک بن قیس نے مجھے بتایا ہے (ضحاک بن قیس عادل اور معتبر شخصیت ہیں) کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ "والی ہمیشہ قریش میں سے ہوگا۔" (ان میں سے ایک اور حدیث درج ذیل ہے)

۲۶۸ (۴۱). أَخْبَرَنَا الشَّيْخُ أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ، أَنبأَ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، ثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يُونُسَ، ثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ، حَدَّثَنِي أَبُو الطُّفَيْلِ، أَنَّهُ رَأَى مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَعَنْ يَسَارِهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَا أَتْلُوهُمَا فِي ظُهُورِهِمَا أَسْمَعُ كَلَامَهُمَا، فَطَفِقَ مُعَاوِيَةُ يَسْتَلِمُ رُكْنَيِ الْحَجَرِ فَيَقُولُ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ :إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَسْتَلِمُ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فَيَقُولُ مُعَاوِيَةُ :يَا ابْنَ عَبَّاسٍ، فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ مِنْهَا مَهْجُورًا، فَطَفِقَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَا يَذَرُهُ كُلَّمَا وَضَعَ يَدَهُ عَلَى شَيْءٍ مِنَ الرُّكْنَيْنِ إِلَّا قَالَ لَهُ ذَلِكَ هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ (۴۱)

ابوالطفیل فرماتے ہیں: انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے دیکھا، آپ کی بائیں جانب حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ تھے، میں ان کے پیچھے پیچھے چل رہا تھا، اور ان کی گفتگو کی آواز مجھے آرہی تھی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کے دونوں رکنوں کا استیلام کیا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے ان کو کہا: بے شک رسول اللہ ﷺ ان رکنوں کا استیلام نہیں کیا کرتے تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے جواباً کہا: اے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ یہاں پر کوئی بھی عمل چھوڑنے کے قابل نہیں ہے۔ اس کے بعد جب بھی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کسی رکن پر ہاتھ رکھتے تو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ان کی وہ بات دہراتے۔

---

۲۶۸ (۴۱)۔i۔ مستدرک حاکم: ۶۳۰۵ ii۔ مصنف عبدالرزاق: ۸۹۴۴

iii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۰۶۳۱، ۱۰۶۳۲ iv۔ ترمذی: ۸۶۰

iv۔ مسند احمد: ۳۰۷۴

۲۶۹ (۴۲). حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ حَمْدَانَ الْجَلَّابُ، بِهَمْدَانَ، ثَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَعِيدٍ الْمِصْرِيُّ، بِمَكَّةَ حَرَسَهَا اللَّهُ تَعَالَى، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ الْفِرْيَابِيُّ، ثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، قَالَ :دَخَلَ مُعَاوِيَةُ عَلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ يَبْكِي، فَقَالَ :يَا خَالُ مَا يُبْكِيكَ؟ أَوَجَعٌ أَوْ حُزْنٌ عَلَى الدُّنْيَا؟

فَقَالَ: كَلَّا وَلَكِنْ عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدًا لَمْ آخُذْ بِهِ، قَالَ لِي: يَا أَبَا هَاشِمٍ إِنَّهَا سَتُدْرِكُكَ أَمْوَالٌ يُؤْتَاهَا أَقْوَامٌ(۴۲)

حضرت ابووائل فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوہاشم بن عتبہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اس وقت وہ رورہے تھے، حضرت معاویہ نے پوچھا: ماموں جان! آپ کیوں رورہے ہیں؟ کیا کوئی درد ہورہا ہے یا دنیا کا غم ستا رہا ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، نہیں۔ بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا وہ ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ آپ ﷺ نے مجھے فرمایا: اے ابوہاشم! عنقریب تجھے وہ مال ملے گا جو (عام طور پر صرف ایک فرد کو نہیں بلکہ) قوموں کو دیا جاتا ہے۔

۲۷۰(۴۳). حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، ثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ إِسْحَاقَ، ثَنَا مُصْعَبُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ جَدِّي مُصْعَبِ بْنِ ثَابِتِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ، وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ قَالَ مُصْعَبٌ: وَذُكِرَ بِهَذَا الْإِسْنَادِ أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرِ بْنِ كُرَيْزٍ أُتِيَ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ صَغِيرٌ، فَقَالَ: هَذَا شَبَهُنَا وَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتْفُلُ عَلَيْهِ، وَيُعَوِّذُهُ فَجَعَلَ عَبْدُ اللّٰهِ يَتَسَوَّغُ رِيقَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّهُ لَمَسْقِيٌّ فَكَانَ لَا يُعَالِجُ أَرْضًا إِلَّا ظَهَرَ لَهُ الْمَاءُ، وَلَهُ النِّبَاجُ الَّذِي يُقَالُ: نِبَاجُ عَامِرٍ، وَلَهُ

۲۶۹(۴۲)_i_مستدرک حاکم: ۶۶۹۲ ii_ترمذی: ۲۳۲۷

iii_ابن ماجہ: ۴۱۰۳ iv_ابن حبان: ۶۶۸

v_مسند احمد: ۳/۴۴۴ vi_المعجم الکبیر للطبرانی: ۷۲۰۰

الْجُحْفَةُ وَلَهُ بُسْتَانُ ابْنِ عَامِرٍ بِنَخْلِهِ عَلَى لَيْلَةٍ مِنْ مَكَّةَ، وَلَهُ آثَارٌ فِي الْأَرْضِ كَثِيرَةٌ، وَكَانَ مُعَاوِيَةُ زَوَّجَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَامِرٍ ابْنَتَهُ هِنْدًا فَكَانَتْ هِنْدُ بِنْتُ مُعَاوِيَةَ أَبَرَّ شَيْءٍ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ، وَأَنَّهَا جَاءَتْهُ يَوْمًا بِالْمِرْآةِ وَالْمُشْطِ وَكَانَتْ تَتَوَلَّى

جِلْدَتَهُ بِنَفْسِهَا فَنَظَرَ فِي الْمِرْآةِ فَالْتَقَى وَجْهُهُ وَجْهَهَا فَرَأَى شَبَابَهَا وَجَمَالَهَا وَرَأَى الشَّيْبَ فِي لِحْيَتِهِ قَدْ أَلْحَقَهُ بِالشُّيُوخِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهَا، فَقَالَ: الْحَقِي بِأَبِيكِ، فَانْطَلَقَتْ حَتَّى دَخَلَتْ عَلَى أَبِيهَا فَأَخْبَرَتْهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَهَلْ تُطَلَّقُ الْحُرَّةُ؟ فَقَالَتْ: مَا أَتَى مِنْ قِبَلِي، فَأَخْبَرَتْهُ خَبَرَهَا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ: أَكْرَمْتُكَ بِابْنَتِي، ثُمَّ رَدَدْتَهَا عَلَيَّ، فَقَالَ: أُخْبِرُكَ عَنْ ذَاكَ إِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَنَّ عَلَيَّ بِفَضْلِهِ وَجَعَلَنِي كَرِيمًا، وَلَا أُحِبُّ إِلَّا كَرِيمًا لَا أُحِبُّ أَنْ يَتَفَضَّلَ عَلَيَّ أَحَدٌ، وَإِنَّ ابْنَتَكَ أَعْجَزَتْنِي بِمُكَافَأَتِهَا لِحُسْنِ صُحْبَتِهَا، فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا شَيْخٌ وَهِيَ شَابَّةٌ لَا أَزِيدُهَا مَالًا وَلَا شَرَفًا إِلَى شَرَفِهَا، فَرَأَيْتُ أَنْ أَرُدَّهَا إِلَيْكَ لِتُزَوِّجَهَا فَتًى مِنْ فِتْيَانِكَ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ (۴۳)

عبداللہ بن عامر بن کریز اور حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

اسی اسناد کے ہمراہ مصعب نے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن عامر بن کریز رضی اللہ عنہ کو بچپن میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تو ہمارے ہی جیسا ہے، پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کے جسم پر مل کر دعا فرمائی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کا لعاب دہن مبارک چاٹ لیا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ پانی کی جگہ ہے۔ چنانچہ وہ کسی بھی جگہ کھدائی کرتے، وہاں سے پانی نکل آتا، ان کی بہت بھاری آواز تھی، (لوگ ان کی آواز کی مثال دیا کرتے تھے) "نباح عامر" مشہور تھی۔ ان کا اپنا حوض تھا، مکہ کے راستے میں

۲۷۰ (۴۳) i۔ مستدرک حاکم: ۶۶۹۷ ii۔ بخاری: ۲۴۸۰ iii۔ مسلم: ۱۴۱
iv۔ ابوداؤد: ۴۷۷۲ iv۔ ترمذی: ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۱ v۔ نسائی: ۴۰۸۷
vi۔ نسائی: ۴۰۸۹، ۴۰۹۰، ۴۰۹۲، ۴۰۹۵ vii۔ ابن ماجہ: ۲۵۸۰
viii۔ مسند ابی داؤد الطیالسی: ۲۳۰، ۲۴۰۸ ix۔ مسند الشافعی: ۳۴۶
x۔ مصنف عبدالرزاق: ۱۸۵۶۵

ان کا ایک کھجوروں کا باغ تھا، ان کے بہت سارے کنویں تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی ہند ان کے نکاح میں دی تھی۔ ہند بنت معاویہ، حضرت عبداللہ بن عامر کی بہت خدمت کیا

کرتی تھیں۔ ایک دن ہند بنت معاویہ ان کے لئے کنگھا، شیشہ لائیں، آپ بذات خود ان کی خدمت کیا کرتیں تھیں۔ حضرت عبداللہ بن عامر نے شیشہ میں دیکھا تو شیشے میں انہوں نے ایک ہی نظر میں اپنا اور ہند بنت معاویہ کا چہرہ دیکھا، انہوں نے اس دن ہند کے چہرے پر جوانی دیکھی، ان کا حسن و جمال دیکھا اور اپنی داڑھی میں سفید بال دیکھے جس نے ان کو بوڑھوں میں شامل کر دیا تھا۔ حضرت عبداللہ نے ہند کی جانب دیکھا اور اس سے کہا: تم اپنے والد کے پاس چلی جاؤ، وہ اپنے والد کے پاس چلی گئیں، اور ان کو عبداللہ بن عامر کی ساری بات سنائی۔ حضرت معاویہ نے کہا: کیا حرہ کو طلاق دے دی گئی ہے؟ انہوں نے کہا: وہ کبھی میرے قریب آئے ہی نہیں۔ پھر سارا ماجرا سنایا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی جانب پیغام بھیجا کہ میں نے اپنی بیٹی تمہارے نکاح میں دے کر تمہاری عزت کی ہے اور تم نے اس کو واپس بھیج دیا؟ انہوں نے کہا: میں تمہیں اس کی حقیقت حال سناتا ہوں، (بات دراصل یہ ہے کہ) اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بہت فضل کیا، مجھے عزت بخشی، اور میں باعزت ہی کو پسند کرتا ہوں، مجھے اچھا نہیں لگتا کہ کوئی مجھ پر اپنی فضیلت جتائے، تمہاری بیٹی نے اپنے حسن صحبت اور انداز خدمت سے مجھے عاجز کر دیا۔ میں نے اس کو دیکھا یہ نوجوان ہے اور میں بوڑھا ہوں، میں اس کی شرافت پر اب مزید شرافت اور مال کا اضافہ نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے سوچا کہ میں اس کو آپ کی طرف واپس بھیج دوں تاکہ آپ اس کے کسی ہم عمر نوجوان کے ساتھ شادی کر دیں۔ ان کا چہرہ قرآن کریم کے اوراق کی مانند چمکتا تھا۔

۲۷۱ (۴۴). حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَمْشَاذٍ الْعَدْلُ، ثنا مُحَمَّدُ بْنُ يُونُسَ، ثنا أَبُو عَاصِمٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بَعَثَ إِلَى عَائِشَةَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بِمِائَةِ أَلْفٍ، فَقَسَمَتْهَا حَتَّى لَمْ تَتْرُكْ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَتْ بَرِيرَةُ: أَنْتِ صَائِمَةٌ، فَهَلَّا ابْتَعْتِ لَنَا بِدِرْهَمٍ لَحْمًا؟ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ أَنِّي ذُكِّرْتُ لَفَعَلْتُ (۴۴)

۲۷۱ (۴۴) ـ i ـ مستدرک حاکم: ۶۷۴۵ ii ـ حلیۃ الاولیاء: ۲/۴۷

ہشام بن عروہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ

نے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی جانب ایک لاکھ درہم بھیجے، آپ نے وہ تمام کے تمام لوگوں میں تقسیم کر دیئے اور ان میں سے ایک درہم بھی اپنے لئے نہ رکھا، حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ تو روزے سے ہیں، آپ ہمارے لئے ہی ایک درہم کا گوشت خرید لیتی، ام المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ بات اگر مجھے یاد ہوتی تو میں ایسا کر لیتی۔

۲۷۲(۴۴). حَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ بَالَوَيْهِ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرِ بْنِ مَطَرٍ، ثنا أَبُو مُسْلِمٍ الْمُسْتَمْلِيُّ، ثنا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :يَا زِيَادُ، أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ؟ قَالَ :أَنْتَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ، قَالَ :أَعْزِمُ عَلَيْكَ؟ قَالَ :أَمَّا إِذَا عَزَمْتَ عَلَيَّ فَعَائِشَةُ(۴۵)

سفیان بن عیینہ فرماتے ہیں: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا: اے زیاد! لوگوں میں سب سے زیادہ علم والا کون ہے؟ زیاد نے کہا: اے امیر المومنین: آپ ہی ہیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تجھے قسم دے کر پوچھتا ہوں، زیاد نے کہا: اگر قسم کے ساتھ پوچھتے ہو تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سب سے زیادہ اہل علم تھیں۔

۲۷۳(۴۶). حَدَّثَنَا أَبُو الْعَبَّاسِ مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ، ثَنَا بَكَّارُ بْنُ قُتَيْبَةَ الْقَاضِي، ثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، ثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، وَكَانَ قَلِيلَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا رَجُلٌ يَمُوتُ كَافِرًا أَوِ الرَّجُلُ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ(۴۶)

۲۷۲(۴۵) مستدرک حاکم: ۶۷۴۷

۲۷۳(۴۶)۔ i۔ مستدرک حاکم: ۸۰۳۱ ii۔ ابوداؤد: ۴۲۷۰ iii۔ نسائی: ۳۹۸۴
iv۔ السنۃ لعبد اللہ بن احمد: ۷۴۹ v۔ مسند احمد: ۱۶۹۰۷
vi۔ مسند البزار: ۲۷۳۰ vii۔ السنن الکبریٰ: ۳۴۳۲
viii۔ ابن حبان: ۵۹۸۰ ix۔ المعجم الاوسط: ۵۱۳۵
x۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۵۸

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ آپ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد بہت کم ہے) آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر گناہ بخش دے گا، سوائے اس شخص کے جس کی موت کفر پر ہوئی، اور جو شخص جان بوجھ کر کسی مسلمان کو قتل کرے۔

یہ حدیث صحیح الاسناد ہے لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو نقل نہیں کیا۔

۲۷۴ (۴۷). فَحَدَّثَنَاهُ الْحَسَنُ بْنُ يَعْقُوبَ، الْعَدْلُ ثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي طَالِبٍ، ثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ عَطَاءٍ، أَنْبَأَ سَعِيدٌ عَنْ عَاصِمِ بْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ ذَكْوَانَ أَبِي صَالِحٍ وَأَثْنَى عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنْ شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِنْ شَرِبُوا الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُمْ(۴۷)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ شراب پئیں تو ان کو کوڑے مارو، اگر پھر پئیں تو پھر کوڑے مارو، اگر پھر پئیں تو پھر کوڑے مارو، اگر چوتھی مرتبہ بھی پئیں تو ان کو قتل کردو۔

---

۲۷۴ (۴۷) i۔ مستدرک حاکم: ۸۱۱۷ ii۔ ابوداؤد: ۴۴۸۲ iii۔ ابن ماجہ: ۲۵۷۳
iv۔ مسند احمد: ۱۶۸۵۹ v۔ السنن الکبریٰ بیہقی: ۱۷۵۰۱

۱۰۔ مرویاتِ امام مالک

۲۷۵(۱). مَالِکٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ؛ أَنَّهُ قَالَ :أَوَّلُ مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَعْطِيَةِ الزَّكَاةَ، مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ.(۱)

ابن شہاب نے کہا کہ سب سے پہلے معاویہ رضی اللہ عنہ نے تنخواہوں میں سے زکوۃ لی۔

۲۷۶(۲). مَالِکٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، عَامَ حَجَّ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، يَقُولُ :يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم، يَقُولُ لِهٰذَا الْيَوْمِ :هٰذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ .وَلَمْ يُكْتَبْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ .وَأَنَا صَائِمٌ .فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ.(۲)

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے سنا معاویہ بن ابی سفیان سے، کہتے تھے جس سال انہوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تھے اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے تھے اس دن کو یہ دن عاشورہ کا ہے اس دن روزہ تمہارے اوپر فرض نہیں ہے اور میں روزہ دار ہوں سو جس کا جی چاہے روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔

۲۷۷(۳). مَالِکٌ، عَنْ نَافِعٍ، عَنْ أَسْلَمَ، مَوْلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ؛ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَجَدَ رِيحَ طِيبٍ وَهُوَ بِالشَّجَرَةِ .فَقَالَ :مِمَّنْ رِيحُ هٰذَا الطِّيبِ؟ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ :مِنِّي، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ .فَقَالَ :مِنْكَ؟ لَعَمْرُ اللهِ .فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :إِنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ طَيَّبَتْنِي، يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ .فَقَالَ عُمَرُ :عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتَرْجِعَنَّ فَلْتَغْسِلَنَّهُ.(۳)

۲۷۵(۱) i۔ مؤطا مالک: ۸۴۰ ii۔ مؤطا مالک روایۃ ابی مصعب الزہری: ۶۴۱
iii۔ السنن الکبریٰ (بیہقی): ۷۳۵۷ iv۔ معرفۃ السنن والآثار: ۸۰۳

۲۷۶(۲)۔ i۔ مؤطا مالک: ۱۰۵۳ ii۔ بخاری: ۲۰۰۳ iii۔ مسلم: ۱۱۲۹
iv۔ ابن خزیمہ: ۲۰۸۵ v۔ شرح معانی الآثار: ۸۷۶۱ vi۔ ابن حبان: ۳۶۲۶
vii۔ المعجم الاوسط: ۸۷۶۱ viii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۷۵۲، ۱۰۵۷، ۱۰۸۵
ix۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم: ۲۵۶۸

۲۷۷(۳)۔ i۔ مؤطا مالک: ۱۱۸۰، ۱۱۸۱ ii۔ مؤطا مالک روایۃ ابی مصعب الزہری: ۱۰۵۷، ۱۰۸۵

iii۔ مؤطا مالک روایۃ محمد بن حسن: ۴۰۲، ۴۰۳ iv۔ السنن الکبریٰ (بیہقی) ۸۹۶۷

اسلم سے جو مولیٰ ہیں عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے روایت ہے کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کو خوشبو آئی اور وہ شجرہ میں تھے (چھ میل ہے مدینہ سے) س کہا کہ یہ اعلیٰ قسم کی خوشبو کس شخص سے آرہی ہے، معاویہ بن ابی سفیان بولے مجھ سے اے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں تمہیں قسم ہے خداوند کریم کی بقا کی معاویہ بولے کہ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خوشبو لگادی میرے اے امیر المومنین۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تمہیں قسم دیتا ہوں کہ تم اس کو جا کر دھوڑالو۔

۲۷۸ (۴). مَالِکٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؛ أَنَّهُ حَدَّثَهُ: أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، وَالضَّحَّاکَ بْنَ قَيْسٍ عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ. فَقَالَ الضَّحَّاکُ بْنُ قَيْسٍ: لاَ يَصْنَعُ ذٰلِکَ إِلاَّ مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللهِ. قَالَ سَعْدٌ: بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي. فَقَالَ الضَّحَّاکُ: فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهٰى عَنْ ذٰلِکَ. فَقَالَ سَعْدٌ: قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ. (۴)

محمد بن عبداللہ بن الحارث سے روایت ہے انھوں نے سنا سعد بن ابی وقاص اور ضحاک بن قیس سے جس سال معاویہ بن ابی سفیان نے حج کیا ہے اور وہ دونوں ذکر کر رہے تھے تمتع کا تو ضحاک بن قیس نے کہا کہ تمتع وہی کرے گا جو خدا کے احکام سے ناواقف ہو سعد نے کہا بری بات کہی تم نے اے بھتیجے۔ ضحاک نے کہا کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے منع کیا تمتع سے سعد نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس کو کیا اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ کیا۔

۲۷۹ (۵). مَالِکٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، كَتَبَ إِلَى زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ يَسْأَلُهُ عَنِ الْجَدِّ. فَكَتَبَ إِلَيْهِ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ: إِنَّکَ كَتَبْتَ إِلَيَّ تَسْأَلُنِي عَنِ الْجَدِّ. وَاللهُ أَعْلَمُ. وَذٰلِکَ مَا لَمْ يَقْضِ فِيهِ إِلاَّ الْأُمَرَاءُ، يَعْنِي الْخُلَفَاءَ. وَقَدْ حَضَرْتُ الْخَلِيفَتَيْنِ، قَبْلَکَ، يُعْطِيَانِهِ النِّصْفَ، مَعَ الْأَخِ الْوَاحِدِ، وَالثُّلُثَ، مَعَ الِاثْنَيْنِ، فَإِنْ كَثُرَ الْإِخْوَةُ، لَمْ يُنَقِّصُوهُ مِنَ الثُّلُثِ. (۵)

---

۲۷۸ (۴)۔ i۔ مؤطا مالک: ۱۲۴۷ ii۔ مسند احمد: ۱۵۰۳ iii۔ ترمذی: ۸۲۳
iv۔ مسلم: ۱۲۲۱ v۔ مختصر الاحکام مستخرج الطوسی: ۵۴۳

vi۔ مسند الموطا للجوہری:۲۱۹

۲۷۹(۵) ا۔ i۔ مؤطا مالک:۱۸۶۴ ii۔ مؤطا مالک روایۃ ابی مصعب الزہری:۳۰۳۲
iii۔ سنن الکبریٰ:۱۲۴۳۴

معاویہ رضی اللہ عنہ بن ابی سفیان نے (خط) لکھا زید بن ثابت کو اور دادا کی میراث کے متعلق پوچھا زید بن ثابت نے جواب لکھا کہ تم نے دادا کی میراث کے متعلق مجھ سے پوچھا اور یہ وہ مسئلہ ہے جس میں خلفاء حکم کرتے تھے میں حاضر تھا تم سے پہلے دو خلیفاؤں کے سامنے (عمر رضی اللہ عنہ اور عثمان رضی اللہ عنہ) تو ایک بھائی کے ساتھ وہ دادا کو نصف دلاتے تھے۔ اور دو بھائیوں کے ساتھ ثلث، اگر بہت سے بھائی بہن ہوتے تب بھی دادا کو ثلث سے کم نہ دلاتے۔

۲۸۰(۶). مَالِکٌ، عَنْ نَافِعٍ، وزَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ؛ أَنَّ الْأَحْوَصَ، هَلَکَ بِالشَّأْمِ .حِینَ دَخَلَتِ امْرَأَتُهُ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَیْضَةِ الثَّالِثَةِ .وَکَانَ قَدْ طَلَّقَهَا .(فَکَتَبَ مُعَاوِیَةُ بْنُ أَبِي سُفْیَانَ، إِلَى زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ، یَسْأَلُهُ عَنْ ذٰلِکَ)فَکَتَبَ إِلَیْهِ زَیْدٌ :إِنَّهَا إِذَا دَخَلَتْ فِي الدَّمِ مِنَ الْحَیْضَةِ الثَّالِثَةِ، فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ، وَبَرِءَ مِنْهَا .وَلَا تَرِثُهُ، وَلَا یَرِثُهَا.(٦)

سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ احوص نے اپنی عورت کو طلاق دے دی تھی جب تیسرا حیض اس کو شروع ہوا احوص مر گئے، معاویہ بن ابوسفیان نے زید بن ثابت کو لکھ کر بھیجا اس کا کیا حکم ہے، زید بن ثابت نے جواب لکھا کہ جب اس کو تیسرا حیض شروع ہو گیا تو خاوند کو اس سے کوئی تعلق نہ رہا اور نہ اس کو خاوند سے، نہ یہ اس کی وارث ہو گی نہ وہ اس کا وارث ہوگا۔

۲۸۱(۷). مَالِکٌ، عَنْ زَیْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ؛ أَنَّ مُعَاوِیَةَ بْنَ أَبِي سُفْیَانَ، بَاعَ سِقَایَةً مِنْ ذَهَبٍ، أَوْ وَرِقٍ بِأَکْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا .فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم، یَنْهَى عَنْ مِثْلِ هٰذَا إِلَّا مِثْلاً بِمِثْلٍ. فَقَالَ لَهُ مُعَاوِیَةُ :مَا أَرَى بِمِثْلِ هٰذَا بَأْساً .فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ مَنْ یَعْذِرُنِي مِنْ مُعَاوِیَةَ؟ .أَنَا أُخْبِرُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم .وَیُخْبِرُنِي عَنْ رَأْیِهِ .لَا أُسَاکِنُکَ بِأَرْضٍ أَنْتَ بِهَا .ثُمَّ قَدِمَ أَبُو الدَّرْدَاءِ، عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ .فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَهُ .

فَكَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، إِلَى مُعَاوِيَةَ :أَنْ لاَ يَبِيعَ ذٰلِكَ إِلاَّ

۲۸۰(۶)۔i۔مؤطا مالک:۲۱۴۲ ii۔مؤطا روایۃ ابی مصعب الزہری:۱۶۵۸
iii۔مسند الشاشی:۱۲۹۱ iv۔السنن الکبریٰ:۱۵۳۸۵

مِثْلاً بِمِثْلٍ وَزْناً بِوَزْنٍ.(۷)

عطا بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے ایک برتن پانی پینے کا سونے یا چاندی کا اس کے وزن سے زیادہ سونے یا چاندی کے بدلے میں بیچا تو ابو درداء نے ان سے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ اس سے منع کرتے تھے مگر برابر برابر بیچنا درست رکھتے تھے، معاویہ نے کہا میرے نزدیک کچھ قباحت نہیں ہے۔ ابوالدرداء نے کہا بھلا کون میرا عذر قبول کرے گا اگر میں معاویہ کو اس کا بدلہ دوں میں تو ان سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں اور وہ مجھ سے اپنی رائے بیان کرتے ہیں اب میں تمہارے ملک میں نہ رہوں گا۔ پھر ابودرداء مدینہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے یہ قصہ بیان کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ ایسی بیع نہ کریں مگر برابر تول کر۔

۲۸۲(۸). مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ؛ أَنَّ رَجُلاً مِنْ أَهْلِ الشَّامِ ، وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلاً فَقَتَلَهُ، أَوْ قَتَلَهَا . فَأَشْكَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ الْقَضَاءُ فِيهِ .فَكَتَبَ إِلَى أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ يَسْأَلُ لَهُ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ عَنْ ذٰلِكَ .فَسَأَلَ أَبُو مُوسَى، عَنْ ذٰلِكَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :إِنَّ هٰذَا لَشَيْءٌ مَا هُوَ بِأَرْضِي .عَزَمْتُ عَلَيْكَ لَتُخْبِرَنِّي .فَقَالَ أَبُو مُوسَى :كَتَبَ إِلَيَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ أَسْأَلُكَ عَنْ ذٰلِكَ .فَقَالَ عَلِيٌّ :أَنَا أَبُو حَسَنٍ إِنْ لَمْ يَأْتِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ ، فَلْيُعْطَ بِرُمَّتِهِ .(۸)

۲۸۱(۷)۔i۔مؤطا مالک:۲۳۳۶ ii۔نسائی:۴۵۷۲
iii۔مالک روایۃ مصعب الزہری:۲۵۴۱ iv۔مسند الشافعی:۱۳۹۰

v۔السنن الماثورہ للشافعی:۲۲۳ vi۔السنن الکبریٰ (نسائی):۶۱۲۰

vii۔مسند المؤطا للجوہری:۳۴۸ viii۔السنن الکبریٰ (بیہقی):۱۰۵۴۸

ix۔معرفۃ السنن والآثار:۱۱۰۴۱ x۔شرح السنۃ بلغوی:۲۰۶۰

۲۸۲(۸)۔i۔مؤطا مالک:۲۷۳۱ ii۔مسند الشافعی:۱۷۰۱

iii۔السنن الصغیر (بیہقی):۲۷۴۰، ۱۲،۲۷۰،۱۷۶۴۷ iv۔شرح السنۃ:۲۳۷۱

v۔معرفۃ السنن:۱۶۸۰۸، ۱۷۵۴۵، ۱۹۸۳۴

سعید بن المسیب سے روایت ہے ایک شخص نے شام والوں میں سے اپنی عورت کے ساتھ ایک مرد کو پایا تو مار ڈالا اس مرد کو یا مرد عورت دونوں کو معاویہ بن ابی سفیان (جو حاکم تھے شام کے) ان کو اس کا فیصلہ دشوار ہوا انہوں نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ تم حضرت علی رضی اللہ عنہ سے اس مسئلہ کو پوچھو۔ ابوموسیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا یہ واقعہ میرے ملک میں نہیں ہوا میں تم کو قسم دیتا ہوں تم سچ بیان کرو کہاں یہ معاملہ ہوا ابوموسیٰ نے کہا مجھے معاویہ بن سفیان نے لکھا ہے کہ میں تم سے اس مسئلہ کو پوچھوں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میں ابوالحسن ہوں۔ اگر چار گواہ نہ لائے تو قتل پر راضی ہو جائے۔

۲۸۳(۹). مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ :أَنَّهُ أُتِيَ بِمَجْنُونٍ قَتَلَ رَجُلاً .فَكَتَبَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ :أَنِ اعْقِلْهُ وَلاَ تُقِدْ مِنْهُ .فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَى مَجْنُونٍ قَوَدٌ.(۹)

یحییٰ بن سعید سے روایت ہے کہ مروان بن الحکم نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ میرے پاس ایک مجنون (دیوانہ) لایا گیا ہے جس نے ایک شخص کو مار ڈالا معاویہ نے جواب میں لکھا کہ اسے قید کراو اور اس سے قصاص نہ لے کیونکہ مجنون پر قصاص نہیں ہے۔

۲۸۴(۱۰). مَالِكٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ : قَضَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فِي الأَضْرَاسِ بِبَعِيرٍ بَعِيرٍ .وَقَضَى مُعَاوِيَةُ فِي الأَضْرَاسِ بِخَمْسَةِ أَبْعِرَةٍ، خَمْسَةِ أَبْعِرَةٍ .قَالَ سَعِيدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ :فَالدِّيَةُ تَنْقُصُ فِي قَضَاءِ عُمَرَ ، وَتَزِيدُ فِي قَضَاءِ مُعَاوِيَةَ .فَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَجَعَلْتُ فِي الأَضْرَاسِ بَعِيرَيْنِ

بَعِيرَيْنِ .فَتِلْكَ الدِّيَةُ سَوَاءٌ(۱۰)

سعید بن المسیب نے کہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہر داڑھ میں ایک اونٹ کا فیصلہ دیا اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے ہر داڑھ میں پانچ اونٹ کا حکم کیا تو عمر رضی اللہ عنہ نے دیت میں کمی کی اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے زیادتی کی اگر میں ہوتا تو ہر داڑھ میں دو دو اونٹ دلاتا اس صورت میں دیت پوری ہو جاتی۔

۲۸۳(۹)۔i۔مؤطا مالک:۳۱۴۶ ii۔السنن الکبریٰ (بیہقی):۱۵۹۷۹

۲۸۴(۱۰)۔مؤطا مالک:۳۲۰۰

۲۸۵(۱۱). مَالِكٌ، أَنَّهُ بَلَغَهُ :أَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ كَتَبَ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ يَذْكُرُ أَنَّهُ أُتِيَ بِسَكْرَانَ قَدْ قَتَلَ رَجُلاً .فَكَتَبَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ :أَنِ اقْتُلْهُ بِهِ.(۱۱)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو پہنچا کہ مروان بن حکم نے معاویہ بن ابی سفیان کو لکھا کہ ایک شخص نے نشے کی حالت میں ایک شخص کو مار ڈالا معاویہ نے جواب میں لکھا کہ تو بھی اس کو مار ڈال۔

۲۸۶(۱۲).مَالِكٌ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ .قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ :أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَى اللهُ .وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعَ .وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ مَنْ يُرِدِ اللهُ بِهِ خَيْراً يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ .ثُمَّ قَالَ :سَمِعْتُ هؤُلاَءِ الْكَلِمَاتِ مِنْ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى هذِهِ الْأَعْوَادِ(۱۲)

محمد بن کعب قرظی سے روایت ہے کہ معاویہ بن ابی سفیان نے منبر پر کہا کہ اے لوگو جو اللہ جل جلالہ، دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو نہ دے اس کا کوئی دینے والا نہیں ہے اور کسی طاقت والے کی طاقت کام نہیں آتی ،جس شخص کو اللہ بھلائی پہنچانا چاہتا ہے اس کو دین میں سمجھ دیتا ہے پھر کہا معاویہ نے میں نے ان کلمات کو رسول اللہ ﷺ سے سنا انہی لکڑیوں (منبر شریف پر)۔

۲۸۷(۱۳). مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمنِ بْنِ عَوْفٍ؛ أَنَّهُ

سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، عَامَ حَجَّ ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ كَانَتْ فِي يَدِ حَرَسِيٍّ .يَقُولُ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ .أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم

۲۸۵(۱۱)۔i۔مؤطا مالک:۳۲۵۵ ii۔مؤطا مالک روایۃ ابی مصعف الزہری:۲۳۲۹
iii۔السنن الکبریٰ (بیہقی):۱۵۹۸۰
۲۸۶(۱۲)۔i۔مؤطا مالک:۳۳۴۵ ii۔مؤطا مالک روایۃ ابی مصعف الزہری:۱۸۷۸
iii۔شرح مشکل الاثار:۱۹۸۴ iv۔المعجم الکبیر للطبرانی:۷۸۲،۷۸۴
v۔مسند المؤطا للجوہری:۸۴۳ vi۔التوحید لابن مندہ:۳۲۶
vii۔جامع بیان العلم وفضلہ:۸۳

يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هذِهِ .وَيَقُولُ :إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ هذِهِ نِسَاؤُهُمْ (۱۳).

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ انہوں نے معاویہ بن ابوسفیان سے سنا جس سال انہوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تھے انہوں نے ایک بالوں کا گچھا اپنے خادم کے ہاتھ سے لیا اور کہتے تھے کہ اے مدینہ والو کہاں ہیں تمہارے علماء؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے منع کرتے تھے اس سے اور فرماتے تھے کہ تباہ ہوئے بنی اسرائیل جب ان کی عورتوں نے یہ کام شروع کیا۔

۲۸۷(۱۳)۔i۔مؤطا مالک: ۳۴۸۷ ii۔بخاری: ۵۹۳۲ iii۔مسلم: ۲۱۲۷

iv۔ابوداؤد: ۴۱۶۷ v۔مؤطا مالک روایۃ مصعب: ۱۹۹۱

vi۔مؤطا مالک روایۃ محمد بن حسن: ۹۰۷

vii۔المعجم الکبیر للطبرانی: ۷۴۲ viii۔شرح السنۃ للبغوی: ۳۱۹۲

۱۱۔مرویاتِ نسائی (کبریٰ)

۲۸۸(۱). أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ :أَخْبَرَنَا اللَّيْثُ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ خَدِيجٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ سَأَلَ أُمَّ حَبِيبَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :هَلْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي الثَّوْبِ الَّذِي يُجَامِعُ فِيهِ؟ قَالَتْ :نَعَمْ، إِذَا لَمْ يَرَ فِيهِ أَذًى(۱)

عیسیٰ بن حماد مصری، لیث، یزید بن ابی حبیب، سوید بن قیس، حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے اپنی بہن ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے جو کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہلیہ محترمہ تھیں، ان سے دریافت کیا کہ کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس لباس میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے کہ جس لباس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمبستری کرتے تھے؟ آپ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہاں، جب آپ اس میں کوئی نجاست نہ پاتے تو (اسی میں نماز پڑھ لیتے)۔

۲۸۹(۲). أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ :حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، مَوْلَى عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، أَنَّ

مُعَاوِيَةَ، صَلَّى أَمَامَهُمْ فَقَامَ فِي الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ فَسَبَّحَ النَّاسُ، فَتَمَّ عَلَى قِيَامِهِ ثُمَّ سَجَدَ بِنَا سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ أَنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ، ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ :مَنْ نَسِيَ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ(۲)

۲۸۸(۱)۔ i۔سنن الکبریٰ:۲۸۳ ii۔ابوداؤد:۳۶۶ iii۔نسائی:۲۹۴

iv۔مصنف ابن ابی شیبہ:۸۴۶ v۔دارمی:۱۴۱۵،۱۴۱۶

vi۔الآحاد والمثانی:۳۰۷۳،۳۰۷۴ vii۔مسند ابی یعلیٰ:۷۱۲۶

viii۔المنتقیٰ لابن الجارود:۱۳۲ ix۔ابن خزیمہ:۷۷۶

x۔ابن حبان:۲۳۳۱

۲۸۹(۲)۔ i۔سنن الکبریٰ:۵۹۸،۱۱۸۴ ii۔نسائی:۱۲۶۰ iii۔مسند احمد:۱۶۹۱۷

iv۔المعجم الکبیر:۷۷۲

حضرت یوسف سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں امام بن کر نماز پڑھائی، وہ نماز میں (ایک مقام پر) کھڑے ہو گئے، جبکہ انہیں بیٹھنا چاہیے تھا۔ لوگوں نے سبحان اللہ کہا لیکن وہ کھڑے رہے۔ پھر انہوں نے نماز پوری کرنے کے بعد بیٹھے بیٹھے دو سجدے کیے۔ پھر منبر پر بیٹھ گئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھول جائے تو وہ ان دو سجدوں کی طرح دو سجدے کرے۔

۲۹۰ (۳). أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ :حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، مَوْلَى عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ يُوسُفَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ، صَلَّى إِمَامَهُمْ، فَقَامَ فِي الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَسَبَّحَ النَّاسُ فَتَمَّ عَلَى قِيَامِهِ، ثُمَّ سَجَدَ بِنَا سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ أَنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَقَالَ :إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ، فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ(۳)

حضرت یوسف سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں امام بن کر نماز پڑھائی، وہ نماز میں (ایک مقام پر) کھڑے ہو گئے، جبکہ انہیں بیٹھنا چاہیے تھا۔ لوگوں نے سبحان اللہ کہا لیکن وہ کھڑے رہے۔ پھر انہوں نے نماز پوری کرنے کے بعد بیٹھے بیٹھے

دوسجدے کیے۔ پھر منبر پر بیٹھ گئے اور فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: جو شخص اپنی نماز میں سے کچھ بھول جائے تو وہ ان دوسجدوں کی طرح دوسجدے کرے۔

۲۹۱ (۴) . أَخْبَرَنَا الرَّبِيعُ بْنُ سُلَيْمَانَ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ، قَالَ: حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، مَوْلَى عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ يُوسُفَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ، صَلَّى إِمَامَهُمْ، فَقَامَ فِي الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَسَبَّحَ النَّاسُ فَتَمَّ عَلَى قِيَامِهِ، ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ أَنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنبَرِ، فَقَالَ :إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ، فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ(۴)

---

۲۹۰ (۳)۔ i۔ سنن الکبریٰ: ۵۹۸،۱۱۸۴ ii۔ نسائی: ۱۲۶۰
iii۔ مسند احمد: ۱۶۹۱۷ iv۔ المعجم الکبیر: ۷۷۴

۲۹۱ (۴)۔ i۔ سنن الکبریٰ: ۵۹۸،۱۱۸۴ ii۔ ایضاً

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے نماز ظہر یا نماز عصر کی پانچ رکعات پڑھ لیں۔ لوگوں نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہا کہ کیا نماز میں اضافہ ہوگیا ہو؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کس طریقہ سے؟ لوگوں نے عرض کیا آپ ﷺ نے نماز کی پانچ رکعات پڑھ لی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی آخر ایک انسان ہوں اور میں بھی اس طریقہ سے بھول جاتا ہوں کہ جس طریقہ سے، تم لوگ بھول جاتے ہو اور میں بھی اس طرح سے یاد کرتا ہوں کہ جس طریقہ سے، تم لوگ بھول جاتے ہو اور میں بھی اس طرح سے یاد کرتا ہوں کہ جس طریقہ سے تم لوگ یاد کرتے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے دوسجدے فرمائے اور آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے۔

۲۹۲ (۵). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، عَنْ سُفْيَانَ، قَالَ :سَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدَةَ بْنِ أَبِي لُبَابَةَ، وَسَمِعْتُهُ مِنْ عَبْدِ الْمَلِكِ، كِلَاهُمَا سَمِعَا مِنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، قَالَ :كَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ، قَالَ :لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ

ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ(۵)

حضرت وراد کاتب مغیرہ نے کہا کہ حضرت معاویہ نے مغیرہ بن شعبہ کی طرف لکھوایا کہ مجھے وہ چیز بتایئے جو آپ نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہو تو آپ نے کہا جب رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرما لیتے تو آپ کہتے: اللہ کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں، وہ واحد ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لئے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جو چیز تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس چیز کو تو روک لے اسے کوئی دینے والا نہیں ہے اور کسی کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے مقابلہ میں نفع نہیں دے گی۔

۲۹۲(۵)۔ i۔سنن الکبریٰ: ۱۲۶۵، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۹۸۸۱ ii۔بخاری: ۸۴۴، ۶۳۳۰، ۷۲۹۲

iii۔مسلم: ۵۹۳ iv۔ابوداؤد: ۱۵۰۵

v۔سنن نسائی: ۱۳۴۱، ۱۳۴۲ vi۔مصنف ابی شیبہ: ۳۰۹۶، ۲۹۲۶۰

vii۔مسند احمد: ۱۸۱۸۳، ۱۸۲۳۲ viii۔دارمی: ۱۳۸۹

ix۔ابن خزیمہ: ۷۴۲ x۔ابن حبان: ۲۰۰۷

۲۹۳(۶). أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ الْمُجَالِدِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا مُغِيرَةُ وَذَكَرَ آخَرَ. وَأَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، أَخْبَرَنَا غَيْرُ وَاحِدٍ، مِنْهُمْ مُغِيرَةُ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ: إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ(۶)

وراد کاتب المغیرہ بن شعبہ، بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی طرف مکتوب لکھا کہ وہ ان کی طرف ایسی حدیث لکھ کر بھیجیں جس کو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہو، پس حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف مکتوب لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا جب آپ نماز پڑھ کر مڑ رہے تھے، آپ تین مرتبہ ذکر کر رہے تھے: ''لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر۔

۲۹۴(۷). أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِ اللهِ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذِ بْنِ مُعَاذٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبِي، قَالَ :حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ حُدَيْرٍ، قَالَ :سَأَلْتُ لَاحِقًا عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَقَالَ :كَانَ عَبْدُ اللهِ بْنُ الزُّبَيْرِ يُصَلِّيهِمَا، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ مُعَاوِيَةُ مَا هَاتَانِ الرَّكْعَتَانِ عِنْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ؟، فَاضْطَرَّ الْحَدِيثَ إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ :إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، كَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْعَصْرِ فَشُغِلَ عَنْهُمَا، فَرَكَعَهُمَا حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ، وَلَمْ أَرَهُ يُصَلِّيهِمَا قَبْلُ، وَلَا بَعْدُ(۷)

۲۹۳(۶)۔ i۔ سنن الکبریٰ: ۱۲۶۷، ۹۸۸۰ ii۔ بخاری: ۶۴۷۳

iii۔ نسائی: ۱۳۴۳ iv۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۱۰۷

v۔ مسند احمد: ۱۸۱۹۴ vi۔ عمل الیوم واللیلۃ: ۱۲۹

vii۔ حدیث السراج: ۶۴۴ viii۔ الدعا للطبرانی: ۸۶۷

ix۔ مسند الموطا للجوھری: ۳۱۰

۲۹۴(۷)۔ i۔ سنن الکبریٰ: ۱۵۷۱

عمران بن حدیر فرماتے ہیں میں نے لاحق غروب شمس کے وقت دو رکعتیں پڑھنے والے کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا: عبداللہ بن زبیر ان کو پڑھتے تھے تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کی طرف پیغام بھیجا کہ غروب شمس کے وقت وہ دو رکعتیں کون سی ہیں؟ یہ بات جب ام سلمہ رضی اللہ عنہا تک پہنچی تو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ عصر سے پہلے یہ دو رکعتیں پڑھا کرتے تھے پھر کسی کام کی وجہ سے آپ ان کو نہ پڑھ پاتے تھے، پھر آپ نے ان غروب شمس کے وقت ادا کیا اور میرا نہیں خیال کہ آپ نے ان دو رکعتوں کو اس سے پہلے کبھی پڑھا ہو اور نہ ہی بعد میں۔

۲۹۵(۸). أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ الْمِصِّيصِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُجَمِّعٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ، فَقَالَ :مِثْلَ مَا قَالَ(۸)

حضرت امامہ بن سہل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ آپ فرمارہے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو مؤذن کا جواب دیتے ہوئے سنا تو آپ ﷺ نے بھی ویسے ہی کہا جیسے اس (مؤذن) نے کہا۔

۲۹۶(۹). أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ " :اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ :أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ : أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ :هَكَذَا حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۹)

حضرت مجمع بن یحیٰی انصاری سے روایت ہے کہ میں ایک روزہ حضرت ابوامامہ بن سہل کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران ایک مؤذن نے اذان دی تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہا انہوں

۲۹۵(۸)۔i۔سنن الکبریٰ:۱۶۵۰ ii۔المعجم الاوسط:۸۳۶۴ iii۔المعجم الکبیر للطبرانی:۸۰۲

۲۹۶(۹)۔i۔سنن الکبریٰ:۱۶۵۱،۱۰۱۱۰ ii۔نسائی:۶۷۵

iii۔عمل الیوم واللیلۃ:۳۵۰

نے بھی دوبار اللہ اکبر اللہ اکبر کہا پھر مؤذن نے اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان لا اله الا الله کہا، انہوں نے بھی دومرتبہ اشهد ان لا اله الا الله، اشهد ان لا اله الا الله کہا۔مؤذن نے اشهد ان محمدا رسول الله، اشهد ان محمدا رسول الله کہا دومرتبہ۔انہوں نے بھی دومرتبہ اشهد ان محمدا رسول الله کہا پھر کہا کہ مجھ سے حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے رسول کریم ﷺ کا قول بیان فرمایا۔

۲۹۸(۱۰). أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَا :حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، أَنَّ عِيسَى بْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ :إِنِّي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ حَتَّى إِذَا قَالَ " :حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ :لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ فَلَمَّا، قَالَ :حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ ثُمَّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ(١٠)

حضرت علقمہ بن وقاص سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جب آپ کے مؤذن نے اذان دی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی ویسے کہا جیسے مؤذن نے کہا، حتیٰ کہ جب مؤذن نے حی علی الصلوٰۃ تو آپ نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ جب اس نے حی علی الفلاح کہا تو آپ رضی اللہ عنہ نے کہا لاحول ولا قوۃ الا باللہ اس کے بعد ویسے ہی کہا جیسے مؤذن نے کہا، پھر فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو ایسا فرماتے ہوئے سنا۔

٢٩٩(١١) -أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، قَالَ : حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ إِيَاسِ بْنِ أَبِي رَمْلَةَ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، سَأَلَ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ أَشَهِدْتَ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِيدَيْنِ؟، قَالَ :نَعَمْ صَلَّى الْعِيدَ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ، ثُمَّ رَخَّصَ فِي الْجُمُعَةِ(١١)

٢٩٨(١٠)_i_سنن الکبریٰ:١٦٥٣،١٠١١٣ ii_نسائی:٦٧٧ iii_مسند الشافعی:١٧١

iv_مسند احمد:١٦٨٣١ v_عمل الیوم واللیلۃ:٣٥٣

٢٩٩(١١)_ i_سنن الکبریٰ:١٨٠٦ ii_نسائی:١٥٩١

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عیدین کے موقع پر موجود تھے؟ فرمایا: ہاں! آپ ﷺ نے صبح کی عید کی نماز پڑھائی تھی پھر جمعہ کے لئے اجازت تھی (کہ اگر (کوئی شخص) چاہے تو آئے اور جی نہ چاہے تو نہ آئے۔)

٣٠٠(١٢). أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ، عَنْ وَكِيعٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَيْسٍ، عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ :كُنَّا نُخْرِجُ صَدَقَةَ الْفِطْرِ إِذْ كَانَ فِينَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ أَوْ صَاعًا مِنْ أَقِطٍ فَلَمْ نَزَلْ كَذَلِكَ حَتَّى قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الشَّامَ، فَكَانَ فِيمَا عَلَّمَ النَّاسَ بِهِ أَنْ قَالَ :مَا أَرَى مُدَّيْنِ مِنْ سَمْرَاءِ الشَّامِ إِلَّا تَعْدِلُ صَاعًا مِنْ هَذَا، قَالَ :وَأَخَذَ النَّاسُ بِذَلِكَ(١٢)

حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے زمانہ

مبارکہ میں صدقہ فطر نکالتے تھے ایک صاع گیہوں سے یا ایک صاع جو سے یا ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع کشمش سے یا ایک صاع پنیر سے اور پھر ہم لوگ ہمیشہ اسی طریقہ سے کیا کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ملک شام سے تشریف لائے اور انہوں نے لوگوں کو جو کچھ سکھلایا اس میں یہ بات بھی شامل تھی ملک شام کے گیہوں کا دو مد (یعنی آدھا صاع اس لئے کہ صاع کے چار مد ہوتے ہیں) جس کو تم لوگ (قیمت میں) نکالتے ہو اس کے ایک صاع کے برابر ہے تو لوگوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا۔

۳۰۱(۱۳) - أَخْبَرَنَا هَارُونُ بْنُ سَعِيدٍ الْأَيْلِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :

۳۰۰(۱۲)_i_سنن الکبریٰ:۲۳۰۳،۱۲۳۰۴ ii_ترمذی:۶۷۳ iii_نسائی:۲۵۱۲
iv_مسند الشافعی:۶۷۹،۶۷۸ v_مسند الموطا للجوھری:۳۶۶
vi_المسند المستخرج علی صحیح مسلم:۲۲۱۳
vii_السنن الصغیر بیہقی:۱۲۳۰ viii_معرفۃ السنن والآثار:۸۴۳۲

إِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْأَلُنِي الشَّيْءَ فَأَمْنَعُهُ كَيْ تَشْفَعُوا، فَتُؤْجَرُوا، وَإِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا (۱۳)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: مجھ سے کوئی آدمی کسی چیز کا سوال کرتا ہے میں اس کو نہیں دیتا جس وقت تک کہ تم لوگ اس کی سفارش نہیں کرتے۔ جس وقت تم سفارش کرتے ہو تو تم کو اجر و ثواب ہوتا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم لوگ سفارش کرو اس کا تم کو اجر و ثواب ملے گا۔

۳۰۲(۱۴)۔ أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَلَا يَسْأَلُنِي أَحَدٌ مِنْكُمْ شَيْئًا وَأَنَا لَهُ كَارِهٌ فَيُبَارَكَ لَهُ فِيمَا

أَعْطَيْتُهُ(۱۴)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: گڑ گڑا کر یا لپٹ کر نہ مانگا کرو، کوئی آدمی مجھ سے مانگے اور میں اس کو پسند نہیں کرتا اور اللہ اسی میں برکت عطا فرمائے گا جو میں اس (دل کی خوشی سے) دوں۔

۳۰۲(۱۵). أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ، قَالَ :أَخْبَرَنِي كُرَيْبٌ، أَنَّ أُمَّ الْفَضْلِ بَعَثَتْهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بِالشَّامِ، قَالَ :فَقَدِمْتُ الشَّامَ فَقَضَيْتُ حَاجَتَهَا، وَاسْتَهَلَّ عَلَيَّ هِلَالُ رَمَضَانَ وَأَنَا بِالشَّامِ، فَرَأَيْتُ الْهِلَالَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، ثُمَّ قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فِي آخِرِ الشَّهْرِ، فَسَأَلَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبَّاسٍ، ثُمَّ ذَكَرَ الْهِلَالَ فَقَالَ :مَتَى رَأَيْتُمْ؟ فَقُلْتُ :رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ، قَالَ: أَنْتَ رَأَيْتَهُ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ؟ قُلْتُ :نَعَمْ،

۳۰۱(۱۳)۔i۔سنن الکبریٰ:۲۳۴۹ ii۔المعجم الکبیر للطبرانی:۸۰۹
iii۔نسائی:۲۵۵۷ iv۔امالی ابن سمعون الواعظ:۱۰۹
۳۰۲(۱۴)۔i۔سنن الکبریٰ:۲۳۸۵ ii۔مسلم:۱۰۳۸ iii۔نسائی:۲۵۹۳
iv۔الامالی فی آثار الصحابہ:۱۳۳ v۔مسند الحمیدی:۶۱۵
vi۔مسند احمد:۱۶۸۹۳ vii۔دارمی:۱۶۸۴ viii۔ابن حبان:۳۳۸۹
ix۔المعجم الکبیر:۸۰۸ x۔المستدرک:۲۳۶۴

وَرَآهُ النَّاسُ فَصَامُوا وَصَامَ مُعَاوِيَةُ، قَالَ :لَكِنْ رَأَيْنَاهُ لَيْلَةَ السَّبْتِ، فَلَا نَزَالُ نَصُومُ حَتَّى نُكْمِلَ ثَلَاثِينَ أَوْ نَرَاهُ، فَقُلْتُ :أَوَلَا تَكْتَفِي بِرُؤْيَةِ مُعَاوِيَةَ وَأَصْحَابِهِ؟ قَالَ :لَا، هَكَذَا أَمَرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(۱۵)

حضرت کریب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ام فضل رضی اللہ عنہ نے ان کو معاویہ بن ابی سفیان کی خدمت میں ملک شام بھیجا انہوں نے کہا کہ میں شام میں آیا اور ان کا کام مکمل کیا اس دوران رمضان کا چاند نظر آیا اور میں ملک شام ہی میں تھا تو میں نے جمعہ کی رات کو چاند دیکھ لیا پھر میں مدینہ منورہ میں ماہ رمضان المبارک کے آخر میں حاضر ہوا۔ مجھ سے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا اور چاند کا تذکرہ فرمایا کہ تم نے چاند کب دیکھا؟ میں نے کہا

کہ ہم نے چاند جمعہ کی رات میں دیکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تم نے جمعہ کی رات کو دیکھا۔ میں نے کہا کہ جی ہاں اور دوسرے لوگوں نے بھی چاند دیکھا ہے اور سب نے روزہ رکھ لیا اور حضرت معاویہ نے بھی روزہ رکھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے تو ہفتہ کی رات میں دیکھا اور ہم مسلسل روزے رکھتے رہیں گے۔ یہاں تک کہ تیس دن مکمل ہوں یا چاند نظر آ جائے۔ میں نے کہا کہ تم کو معاویہ اور ان کے لوگوں کا چاند دیکھنا کافی نہیں ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ ہم کو رسول کریم ﷺ نے اسی طریقہ سے حکم فرمایا ہے۔

۳۰۴(۱۶). أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ، يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي هَذَا الْيَوْمِ: إِنِّي صَائِمٌ، فَمَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ.(۱۶)

۳۰۳(۱۵)۔ i۔ سنن الکبریٰ: ۲۴۵۱،۲۴۳۳ ii۔ نسائی: ۲۱۱۱ iii۔ مسند الحارث: ۳۱۷
iv۔ ابن خزیمہ: ۱۹۱۴ v۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۱۱۷۰۶، ۱۱۷۵۴، ۱۱۷۵۶
vi۔ السنن الصغیر: ۱۳۰۳

۳۰۴(۱۶)۔ i۔ سنن الکبریٰ: ۲۶۹۵، ۲۸۶۷، ۲۸۷۰ ii۔ بخاری: ۲۰۰۳
iii۔ مسلم: ۱۱۲۹ iv۔ نسائی: ۲۳۷۱ v۔ مؤطا مالک: ۳۴
vi۔ مصنف عبد الرزاق: ۷۸۴۶ vii۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۹۳۷۳
viii۔ مسند احمد: ۱۶۸۶۷، ۱۶۸۹۱ ix۔ ابن خزیمہ: ۲۰۸۵
x۔ مستخرج ابی عوانہ: ۲۹۹۳

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو عاشوراء کے دن منبر پر یہ فرماتے ہوئے سنا، آپ رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ اے مدینہ والو! میں نے رسول کریم ﷺ کو آج کے دن فرماتے ہوئے سنا، بے شک میں روزہ دار ہوں تو جو چاہتا ہے کہ وہ روزہ رکھے اسے روزہ رکھ لینا چاہیے۔

۳۰۵(۱۷). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ: أَخْبَرَنِي حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ يَقُولُ: إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ وَأَرْسَلَ إِلَى أَهْلِ الْعَوَالِي فَقَالَ: مَنْ أَكَلَ فَلَا يَأْكُلْ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: هَذَا الْكَلَامُ الْأَخِيرُ خَطَأٌ لَا نَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا مِنْ

أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ تَابَعَهُ عَلَيْهِ، خَالَفَهُ قُتَيْبَةُ(۱۷)

حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو عاشوراء کے دن سنا کہ آپ فرمارہے ہیں: میں روزہ سے ہوں تو جو روزہ رکھنا چاہتا ہے اس کو روزہ رکھ لینا چاہیے اور آپ نے مدینہ کے گردونواح میں پیغام بھیجا، آپ نے فرمایا جس نے کھالیا ہے اس کو نہیں کھانا چاہیے اور جس نے ابھی تک نہیں کھایا اسے اپنا روزہ مکمل کر لینا چاہیے۔ ابو عبدالرحمٰن نے کہا یہ آخری کلام درست نہیں ہے ہمیں نہیں معلوم کہ اصحاب زہری میں سے کسی نے اس کی پیروی کی ہو، قتیبہ نے اس کی مخالفت کی ہے۔

۳۰۶(۱۸). أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ :أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي هَذَا الْيَوْمِ :إِنِّي صَائِمٌ فَمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ :هَذَا أَوْلَى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيثِ مُحَمَّدِ بْنِ مَنْصُورٍ وَالْكَلَامُ الْآخَرُ خَطَأٌ(۱۸)

۳۰۵(۱۷)۔ سنن الکبریٰ: ۲۸۶۶

۳۰۶(۱۸)۔ i۔ سنن الکبریٰ: ۲۸۶۷، ۲۶۹۵، ۲۸۶۷، ۲۸۷۰ ii۔ بخاری: ۲۰۰۳
iii۔ مسلم: ۱۱۲۹ iv۔ نسائی: ۲۳۷۱ v۔ موطا مالک: ۳۴
vi۔ مصنف عبدالرزاق: ۲۸۶/۴ vii۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۹۳۷۳
viii۔ مسند احمد: ۱۶۸۶۷، ۱۶۸۹۱ ix۔ ابن خزیمہ: ۲۰۸۵

حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہ کو مدینہ میں عاشوراء کے دن منبر پر فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اے مدینہ والو! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آج کے دن میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں روزہ سے ہوں تو تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہتا ہے اسے روزہ رکھ لینا چاہیے، ابو عبدالرحمٰن نے کہا یہ بات محمد بن منصور کی حدیث سے زیادہ درست ہے اور دوسرا کلام درست نہیں ہے۔

۳۰۷(۱۹). قَرَأْتُ عَلَى أَحْمَدَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ عَائِذٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ

عَوْفٍ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، وَصَعِدَ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ فَقَالَ :أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِهَذَا الْيَوْمِ :هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يَكْتُبِ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ، وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ :وَهَذَا حَدِيثٌ خَطَأٌ لَا نَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ الزُّهْرِيِّ قَالَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ غَيْرَ هَذَا، وَالصَّوَابُ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ(۱۹)

ابوسلمہ فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہ کو سنا دراں حالیکہ آپ منبر پر چڑھے ہوئے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس دن کے لیے فرماتے ہوئے سنا کہ آج عاشوراء کا دن ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا جبکہ میں روزہ سے ہوں تو تم میں سے جو اس کا روزہ رکھنا پسند کرتا ہے اس کو روزہ رکھ لینا چاہیے اور جو ناپسند کرتا ہے وہ اس کو چھوڑ دے۔

ابوعبدالرحمٰن فرماتے ہیں یہ حدیث درست نہیں ہے کہ اصحاب زہری میں سے کسی نے ابوسلمہ سے اس حدیث کو اس کے علاوہ بیان کیا ہو اور حمید بن عبدالرحمٰن کی روایت درست ہے۔

۳۰۷(۱۹)۔i۔سنن الکبریٰ:۲۸۶۸ ii۔بخاری:۲۰۰۳ iii۔مسلم:۱۱۲۹

iv۔موطا امام مالک:۸۴۳ v۔مسند الشافعی: ج ۱، ص ۱۶۱

vi۔ مسند الموطا للجوہری:۱۵۷ vii۔معرفۃ السنن والآثار:۸۹۸۲

۳۰۸(۲۰) أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ :سَمِعْتُ النُّعْمَانَ، يُحَدِّثُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ وَلَمْ يُفْرَضْ عَلَيْكُمْ صِيَامُهُ وَأَنَا صَائِمٌ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ :وَهَذَا أَيْضًا خَطَأٌ، وَالنُّعْمَانُ بْنُ رَاشِدٍ ضَعِيفٌ كَثِيرُ الْخَطَأِ عَنِ الزُّهْرِيِّ، وَنَظِيرُهُ فِي الزُّهْرِيِّ زَمْعَةُ بْنُ صَالِحٍ(۲۰)

حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ کو منبر نبی ﷺ پر خطبہ دیتے ہوئے سنا، آپ نے کہا اے مدینہ والو! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آج عاشورہ کا دن ہے اس کا روزہ تم پر فرض نہیں کیا گیا حالاں کہ میں روزہ سے ہوں تو جو روزہ رکھنا چاہتا ہے اسے روزہ رکھ لینا چاہیے اور جو چھوڑنا چاہتا ہے اسے چھوڑ دینا چاہیے۔ ابو عبدالرحمٰن نے کہا یہ بات بھی خطا پر مبنی ہے اور نعمان بن راشد زہری سے زیادہ ضعیف اور کثیر الخطا ہے۔

۳۰۹(۲۱). أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ حُمَيْدَ بْنَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَخْطُبُ النَّاسَ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا يَوْمُ عَاشُورَاءَ، وَلَمْ يَكْتُبِ اللهُ عَلَيْكُمْ صِيَامَهُ وَإِنِّي صَائِمٌ - مُعَاوِيَةُ يَقُولُ ذَلِكَ - فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يَصُومَ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُفْطِرَ فَلْيُفْطِرْ، قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ: وَهَذَا هُوَ الصَّوَابُ (۲۱)

۳۰۸(۲۰)۔ i۔ سنن الکبریٰ: ۲۸۶۹، ۲۸۶۸ ii۔ بخاری: ۲۰۰۳ iii۔ مسلم: ۱۱۲۹
iv۔ مؤطا امام مالک: ۸۳۳ v۔ مسند الشافعی: ج ۱، ص ۱۶۱
vi۔ مسند المؤطا للجوہری: ۱۵۷ vii۔ معرفۃ السنن والآثار: ۸۹۸۲

۳۰۹(۲۱)۔ i۔ سنن الکبریٰ: ۲۸۷۰، ۲۷۹۵، ۲۸۶۷، ۲۸۷۰ ii۔ بخاری: ۲۰۰۳
iii۔ مسلم: ۱۱۲۹ iv۔ نسائی: ۲۳۷۱ v۔ مؤطا مالک: ۳۴
vi۔ مصنف عبدالرزاق: ۲۸۶/۴ vii۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۹۳۷۳
viii۔ مسند احمد: ۱۶۸۶۷، ۱۶۸۹۱ ix۔ ابن خزیمہ: ۲۰۸۵
x۔ مستخرج ابی عوانہ: ۲۹۹۳

حمید بن عبدالرحمٰن فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ کو مدینہ میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ آج عاشورہ کا دن ہے اس کا روزہ تم پر فرض نہیں حالانکہ میں روزہ سے ہوں۔ حضرت معاویہ نے بھی ایسا ہی کہا تو جو روزہ رکھنا چاہتا ہے اسے روزہ رکھ لینا چاہیے اور جو روزہ چھوڑنا چاہتا ہے وہ چھوڑ دے ابو عبدالرحمٰن نے کہا یہ بات زیادہ درست ہے۔

۳۱۰(۲۲). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنِي صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، عَنْ ثَوْرٍ،

عَنْ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَخْطُبُ وَكَانَ قَلِيلَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ وَيَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللهُ أَنْ يَغْفِرَهُ إِلَّا الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ مُتَعَمِّدًا وَالرَّجُلُ يَمُوتُ كَافِرًا(۲۲)

ابو ادریس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو "جو بہت کم احادیث بیان کرتے تھے" کہتے ہوئے سنا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف فرما دے گا، سوائے اس کے کہ کوئی آدمی جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے یا وہ شخص کفر کی حالت میں مر جائے۔

۳۱۱(۲۳). أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَنَّهُ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ، وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ، عَامَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَقَالَ الضَّحَّاكُ :لَا يَصْنَعُ ذَلِكَ إِلَّا مَنْ جَهِلَ أَمْرَ اللهِ، فَقَالَ سَعْدٌ :بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي، قَالَ الضَّحَّاكُ :فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ نَهَى عَنْ ذَلِكَ، قَالَ سَعْدٌ :قَدْ صَنَعَهَا

۳۱۰(۲۲)۔ i۔ سنن الکبریٰ:۳۴۳۲ ii۔ نسائی:۳۹۸۴
iii۔ السنن السنۃ لعبد اللہ بن احمد:۷۴۹ iv۔ مسند احمد:۱۶۹۰۷
v۔ السنۃ لابی بکر بن الخلال:۱۲۴۴

رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ(۲۳)

حضرت محمد بن عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اور حضرت ضحاک بن قیس رضی اللہ عنہ کو جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج فرمایا تمتع کا تذکرہ فرماتے ہوئے سنا، چنانچہ حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرمانے لگے حج تمتع تو وہی شخص کرسکتا ہے جو کہ حکم خداوندی سے جاہل ہو۔ اس پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اے میرے بھائی کے صاحبزادے! تم نے ایک غلط بات کہہ ڈالی، ضحاک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عمر رضی اللہ عنہ بھی اس کی ممانعت فرماتے ہیں۔ اس بات پر حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے بھی تمتع فرمایا اور ہم لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے ہمراہ اسی طریقہ سے کیا ہے۔

۳۱۲(۲۴). أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ الزُّهْرِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ يَعْنِي ابْنَ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ لِابْنِ عَبَّاسٍ: أَعَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ؟ قَالَ: لَا، يَقُولُ ابْنُ عَبَّاسٍ هَذِهِ عَلَى مُعَاوِيَةَ أَنْ يَنْهَى النَّاسَ عَنِ الْمُتْعَةِ وَقَدْ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(۲۴)

حضرت طاؤس فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس سے کہا کیا آپ کو پتہ ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال مروہ پر کاٹے؟ انہوں نے کہا: نہیں، ابن عباس کہتے ہیں یہ بات تھی حضرت معاویہ کے پاس جس بنا پر وہ لوگوں کو تمتع سے روکتے تھے حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے تمتع کیا۔

۳۱۱(۲۳)۔i۔سنن الکبریٰ:۳۷۰۰ ii۔ترمذی:۸۲۳ iii۔نسائی:۲۷۳۴
iv۔موطا امام مالک:۷۶۰ v۔مسند احمد:۱۵۰۳ vi۔السنن الماثورہ:۵۰۴
vii۔مسند ابی یعلی:۸۰۵ viii۔مسند ابی یعلی:۸۲۷ ix۔شرح معانی الآثار:۳۶۵۶
x۔المسند للشاشی:۱۶۶

۳۱۲(۲۴)۔i۔سنن الکبریٰ:۳۷۰۳ ii۔نسائی:۲۷۳۷
iii۔مسند الحمیدی:۶۱۶ iv۔مصنف ابی شیبہ:۱۳۶۹۹،۳۵۸۵۳
v۔مسند احمد:۲۸۶۳

۳۱۳(۲۵). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، أَنَّ طَاوُسًا، أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّهُ قَصَّرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ فِي عُمْرَةٍ عَلَى الْمَرْوَةِ(۲۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے

رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال عمرہ میں مروہ پر قینچی سے کاٹے۔

۳۱۴(۲۶). أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَالِدٍ النَّيْسَابُورِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْوَةِ بِمِشْقَصِ أَعْرَابِيٍّ(۲۶)

حضرت عبداللہ بن عباس حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال مروہ پر ایک دیہاتی کی قینچی سے کاٹے۔

۳۱۵(۲۷). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ الطُّوسِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَطَاءٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: أَخَذْتُ مِنْ أَطْرَافِ شَعْرِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ كَانَ مَعِي بَعْدَمَا طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ قَالَ قَيْسٌ: وَالنَّاسُ يُنْكِرُونَ هَذَا عَلَى مُعَاوِيَةَ(۲۷)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ کے بالوں کو کنارہ سے پکڑا اور میں نے ان کو تیر کی پیکان سے کاٹ ڈالا جو کہ اس وقت میرے پاس تھا جب

۳۱۳(۲۵)۔i۔سنن الکبریٰ:۳۹۶۷ ii۔نسائی:۲۹۸۷ iii۔مستخرج ابی عوانہ:۳۲۰۱

۳۱۴(۲۶)۔i۔سنن الکبریٰ:۳۹۶۸ ii۔بخاری:۱۷۳۰ iii۔مسلم:۱۲۴۶

iv۔ابوداؤد:۱۸۰۳ v۔مسند الحمیدی:۶۱۶ v۔مسند احمد:۱۶۸۷۰،۱۶۸۹۵

vi۔المعجم الکبیر للطبرانی:۶۹۲ vii۔حجۃ الوداع لابن حزم:۴۵۷

viii۔سنن الکبریٰ بیہقی:۹۳۹۳ ix۔اخبار مکۃ الفاکھی:۱۴۳۷

۳۹۶۹(۲۷)۔i۔سنن الکبریٰ:۳۰۶۹ ii۔نسائی:۲۹۸۹

iii۔مسند احمد:۱۶۸۳۶ iv۔حجۃ الوداع لابن حزم:۴۵۸

آپ ﷺ نے کعبہ اور صفا اور مروہ کا طواف کیا تھا (یعنی ماہ ذی الحجہ کے دنوں میں) لیکن حضرت قیس فرماتے ہیں کہ لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے انکار کرتے ہیں۔

۳۱۶(۲۸)۔أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبَانَ الْبَلْخِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ " :أَعَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ؟ فَقُلْتُ :لَا "(۲۸)

حضرت ابن عباس فرماتے ہیں مجھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا آپ کو معلوم ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال قینچی سے کاٹے، تو میں نے کہا: نہیں۔

۳۱۷(۲۹) -أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ، أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ شَرِبَ فِي الرَّابِعَةِ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ(۲۹)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ شراب پئیں تو ان کو کوڑے مارو اور پھر اگر وہ (دوبارہ) شراب پئیں تو تب بھی ان کو کوڑے مارو اور اگر پھر بھی پئیں (یعنی تیسری مرتبہ) تو کوڑے مارو پھر (چوتھی مرتبہ) پئیں تو ان کی گردن اڑا دو۔

۳۱۸(۳۰)۔ أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ حَفْصٍ إِسْمَاعِيلُ بْنُ حَفْصٍ الْأُبُلِّيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ مَعْبَدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ الْجَدَلِيِّ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ،

۴۱۰۴(۲۸)۔i۔سنن الکبریٰ:۴۱۰۴ ii۔مسند الحمیدی:۶۱۶ iii۔المعجم الکبیر للطبرانی:۶۹۲

۵۲۷۸(۲۹)۔i۔سنن الکبریٰ:۵۲۷۸ ii۔ابوداؤد:۴۴۸۲

iii۔ترمذی:۱۴۴۴ iv۔ابن ماجہ:۲۵۷۳

iv۔مصنف عبد الرزاق:۱۳۵۵۰،۱۷۰۸۷

v۔مسند احمد:۱۶۸۴۷،۱۶۸۵۹،۱۶۸۶۹

vi۔مسند ابویعلی:۷۳۶۳، vii۔شرح معانی الآثار:۴۹۲۰

viii۔ابن حبان:۴۴۴۶ ix۔المعجم الکبیر للطبرانی:۷۶۷

فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ(۳۰)

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالجدل فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنا آپ فرمارہے تھے کہ میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے شراب پی اس کو کوڑے مارو، پھر اگر دوبارہ پیئے تو اس کو کوڑے مارو، پھر اگر وہ چوتھی مرتبہ بھی پیئے تو اس کی گردن اڑادو۔

۳۱۹ (۳۱). أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِ اللهِ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الرَّقَاشِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ مَعْبَدِ الْقَاصِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عُبَيْدٍ الْجَدَلِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ، فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ، فَاجْلِدُوهُ ثُمَّ إِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ فَاقْتُلُوهُ، وَاللَّفْظُ لِعَمْرٍو (۳۱)

حضرت عبدالرحمٰن بن عبید جدلی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنا آپ فرمارہے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب کوئی شراب پیئے تو اس کو کوڑے مارو، پھر اگر دوبارہ پیئے تو اس کو کوڑے مارو، پھر اگر دوبارہ پیئے تو اس کو کوڑے مارو، پھر اگر وہ چوتھی مرتبہ بھی پیئے تو اس کی گردن اڑادو۔

۵۲۷۹ (۳۰)۔i۔ سنن الکبریٰ: ۵۲۷۹، ۵۲۷۸ ii۔ ابوداؤد: ۴۴۸۲ iii۔ ترمذی: ۱۴۴۴
iv۔ ابن ماجہ: ۲۵۷۳ iv۔ مصنف عبدالرزاق: ۱۳۵۵۰، ۱۷۰۸۷
v۔ مسند احمد: ۱۶۸۴۷، ۱۶۸۵۹، ۱۶۸۶۹ vi۔ مسند ابویعلی: ۷۳۶۳
vii۔ شرح معانی الآثار: ۴۹۲۰ viii۔ ابن حبان: ۴۴۴۶
ix۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۷۶۷

۵۲۸۰ (۳۱)۔i۔ سنن الکبریٰ: ۵۲۸۰، ۵۲۷۹، ۵۲۷۸ ii۔ ابوداؤد: ۴۴۸۲
iii۔ ترمذی: ۱۴۴۴ iv۔ ابن ماجہ: ۲۵۷۳
iv۔ مصنف عبدالرزاق: ۱۳۵۵۰، ۱۷۰۸۷ v۔ مسند احمد: ۱۶۸۴۷، ۱۶۸۵۹، ۱۶۸۶۹
vi۔ مسند ابویعلی: ۷۳۶۳ vii۔ شرح معانی الآثار: ۴۹۲۰
viii۔ ابن حبان: ۴۴۴۶ ix۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۷۶۷

۳۲۰ (۳۲). أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ، قَالَ:

حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ، وَعَبْدُ اللهِ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا :جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ عُبَادَةُ :نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ، وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ، وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ، وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ، وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ .فَقَالَ أَحَدُهُمَا :وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ، وَلَمْ يَقُلِ الْآخَرُ، إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، مِثْلًا بِمِثْلٍ، قَالَ أَحَدُهُمَا :مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ، فَقَدْ أَرْبَى، وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ، وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ، وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ، وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ، كَيْفَ شِئْنَا، فَبَلَغَ الْحَدِيثُ مُعَاوِيَةَ، فَقَامَ فَقَالَ :مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَدْ صَحِبْنَاهُ، فَلَمْ نَسْمَعْهَا مِنْهُ، فَبَلَغَ ذَلِكَ عُبَادَةَ، فَقَامَ فَأَعَادَ الْحَدِيثَ، وَقَالَ: لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَإِنْ رَغِمَ مُعَاوِيَةُ .خَالَفَهُ قَتَادَةُ فَرَوَاهُ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي الْأَشْعَثِ، عَنْ عُبَادَةَ(۳۲)

حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ پس جس وقت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی ہے کہ ہم سونے کو سونے کے عوض فروخت کریں اور چاندی کو چاندی کے عوض، اور گیہوں کو گیہوں کے عوض، جو کو جو کے عوض اور کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے (واضح رہے) کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر، برابر، بالکل

---

(۳۲) i۔ سنن الکبریٰ: ۶۱۰۹ ـ ۶۱۰۹ ii۔ مسلم: ۱۵۸۷ iii۔ ابوداؤد: ۳۳۴۹

iv۔ ترمذی: ۱۲۴۰ v۔ نسائی: ۴۵۶۰، ۴۵۶۱، ۴۵۶۲، ۴۵۶۳

vi۔ ابن ماجہ: ۲۲۵۴،۱۸ vii۔ مسند ابی داود: ۵۸۲، ۲۲۵۷

viii۔ مصنف عبدالرزاق: ۱۴۱۹۳ ix۔ مسند الحمیدی: ۳۹۴

x۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۰۶۰۱

نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیہوں کو جو کے عوض اور جو کو گیہوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم، زیادہ، جس طرح سے دل چاہے ایک راوی نے اس قدر اضافہ کیا اور نقل کیا کہ جس کسی نے زیادہ دیا اور زیادہ وصول کیا تو اس نے درحقیقت سودی لین دین کیا)۔ تو یہ حدیث حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو رسول کریم ﷺ سے ایسی حدیثیں بیان کرتے ہیں، حالانکہ ہم آپ ﷺ کے ساتھ رہے اور ہم نے آپ ﷺ سے اس کو نہیں سنا جب یہ بات حضرت علی رضی اللہ عنہ تک پہنچی تو آپ رضی اللہ عنہ اٹھ کھڑے ہوئی آپ رضی اللہ عنہ نے حدیث کو دوبارہ بیان [illegible] ضرور ان حدیثوں بیان کریں گے جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے اگرچہ معاویہ کی ناک خاک آلود ہو کہا۔

۳۲۱ (۳۳). أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى، عَنْ إِسْمَاعِيلَ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَكِيمُ بْنُ جَابِرٍ، عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: "الذَّهَبُ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ، وَالْفِضَّةُ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ، حَتَّى خَصَّ، قَالَ: الْمِلْحُ الْكِفَّةُ بِالْكِفَّةِ"، قَالَ مُعَاوِيَةُ: إِنَّ هَذَا لَا يَقُولُ شَيْئًا، فَقَالَ عُبَادَةُ: إِنِّي وَاللهِ، مَا أُبَالِي أَنْ لَا أَكُونَ بِأَرْضٍ يَكُونُ بِهَا مُعَاوِيَةُ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ. اللَّفْظُ لِهَارُونَ(۳۳)

حضرت عبادہ بن صامت فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا سونا برابر برابر ہو اور چاندی (بھی) برابر برابر ہو جبکہ کوئی ایک گھٹیا ہو، فرمایا کہ نمک بھی برابر برابر ہو۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ بات تو کوئی بھی نہیں کہتا، تو عبادہ نے کہا مجھے اللہ کی قسم! مجھے اس بات کی پرواہ نہیں میں ایسی زمین میں نہیں ہوں جہاں معاویہ رہتے ہیں، میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی فرماتے ہوئے سنا۔

---

(۳۳) ۶۱۱۴ i۔ سنن الکبریٰ: ۶۱۱۴، ۶۱۰۹ ii۔ مسلم: ۱۵۸۷ iii۔ ابوداؤد: ۳۳۴۹
iv۔ ترمذی: ۱۲۴۰ v۔ نسائی: ۴۵۶۰، ۴۵۶۱، ۴۵۶۲، ۴۵۶۳
vi۔ ابن ماجہ: ۱۸، ۲۲۵۴ vii۔ مسند ابی داؤد: ۵۸۲، ۲۲۵۷
viii۔ مصنف عبدالرزاق: ۱۴۱۹۳ ix۔ مسند الحمیدی: ۳۹۴
x۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۰۶۰۱

۳۲۲(۳۴). أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ مَالِكٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، بَاعَ سِقَايَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ بِأَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا. فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ. (۳۴)

۹ حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک برتن پانی پینے کا سونے یا چاندی کا فروخت کیا اور اس کے ناپ سے زیادہ سونا یا چاندی لیا۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ ﷺ ممانعت فرماتے تھے اس قسم کی بیع سے لیکن برابر برابر۔

۳۲۳(۳۵). أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُورٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ ذُؤَيْبٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ: وَلَقَدْ أَخْبَرَنِي عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ، أَنَّ أُسَيْدَ بْنَ ظُهَيْرٍ الْأَنْصَارِيَّ، ثُمَّ أَحَدَ بَنِي حَارِثَةَ، أَخْبَرَهُ، أَنَّهُ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ، وَأَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَيْهِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ: "أَنَّ أَيُّمَا رَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ سَرِقَةٌ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَيْثُ مَا وَجَدَهَا، ثُمَّ كَتَبَ بِذَلِكَ مَرْوَانُ إِلَيَّ، فَكَتَبْتُ إِلَى مَرْوَانَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِأَنَّهُ: إِذَا كَانَ الَّذِي ابْتَاعَهَا مِنَ الَّذِي سَرَقَهَا غَيْرُ مُتَّهَمٍ فَيُخَيَّرُ سَيِّدُهَا، فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الَّذِي سُرِقَ مِنْهُ بِثَمَنِهِ، وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ ثُمَّ قَضَى بِذَلِكَ بَعْدَهُ أَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ، فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِي إِلَى مُعَاوِيَةَ، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ: إِنَّكَ لَسْتَ أَنْتَ وَلَا أُسَيْدٌ بِقَاضِيَيْنِ، وَلَكِنِّي أَقْضِي فِيمَا وُلِّيتُ عَلَيْكُمَا، فَأَنْفِذْ لِمَا أَمَرْتُكَ بِهِ، فَبَعَثَ مَرْوَانُ إِلَيَّ بِكِتَابِ مُعَاوِيَةَ، فَقُلْتُ: لَا أَقْضِي بِهِ مَا وُلِّيتُ بِمَا قَالَ مُعَاوِيَةُ (۳۵)

۶۱۲۰ (۳۴)۔i۔ سنن الکبریٰ: ۶۱۲۰ ii۔ نسائی: ۴۵۷۲ iii۔ موطا امام مالک: ۳۳
iv۔ مسند احمد: ۲۷۵۳۱ v۔ السنن الماثورہ: ۲۲۳
۶۲۳۲ (۳۵)۔i۔ سنن الکبریٰ: ۶۲۳۲ ii۔ نسائی: ۴۶۷۹، ۴۶۸۰ iii۔ مسند احمد: ۱۷۹۸۶

iv۔المعجم الکبیر للطبرانی:۵۵۵ v۔مستدرک حاکم:۲۲۵۵
vi۔معجم الصحابہ لابن القانع:۴۱/۱ vii۔معرفۃ الصحابہ لابی نعیم:۸۹۳

۹ حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ یمامہ کے حکمران تھے (واضح رہے کہ یمامہ عرب کے مشرق میں واقع ہے) چنانچہ مروان نے ان کو تحریر کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو لکھا ہے کہ جس کسی کی کوئی شے چوری ہو جائے تو وہ شخص اس کا زیادہ مستحق ہے جہاں بھی وہ اس کو پائے۔ حضرت اسید نے کہا کہ مروان نے یہ مجھ کو لکھا کہ میں نے مروان کو تحریر کیا کہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح سے فیصلہ فرمایا ہے جس وقت وہ شخص کہ جس نے اس شے کو چور سے خریدا ہے معتبر ہو (یعنی اس شخص پر چوری کا شبہ نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے دل چاہے قیمت ادا کرے (یعنی چور سے جس قدر قیمت میں خریدا ہے) وہ شے لے لے، اور دل چاہے تو چور کا تعاقب کرے۔ پھر اس کے مطابق حضرت ابو بکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے فیصلہ فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا مروان نے میرے خط کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو تحریر کیا تم اور حضرت اسید رضی اللہ عنہ مجھ پر حکم نہیں چلا سکتے، لیکن میں تم دونوں کو حکم دے سکتا ہوں۔ اس لئے کہ میں نے تم کو مقرر کیا تھا پھر میرا جو حکم ہے تم اس کے مطابق عمل کرو۔ مروان نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا خط میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے کہا میں اس کے مطابق حکم کروں گا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ جس وقت تک میں ان کی جانب سے حکمران رہوں گا۔

۳۲۴(۳۶). أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَلَبِيُّ، عَنِ ابْنِ أَبِي زَائِدَةَ، عَنْ يُونُسَ بْنِ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ: كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: قُبِضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ(۳۶)

حضرت جریر فرماتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے تو آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا وصال 63 سال کی عمر میں ہوا۔

۷۰۷(۳۶) i۔سنن الکبریٰ:۲۲۳۲ ii۔نسائی:۴۶۷۹،۴۶۸۰ iii۔مسند احمد:۱۶۹۸۶

iv۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۵۵۵   v۔ مستدرک حاکم: ۲۲۵۵

vi۔ معجم الصحابہ لابن القانع: ۴۱/۱   vii۔ معرفۃ الصحابہ لابی نعیم: ۸۹۳

۳۲۵(۳۷). أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُبَارَكِ الصُّورِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ، عَنْ هُشَيْمٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسٍ، قَالَ :رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ وَقَدْ نَقِهَ مِنْ مَرْضَةٍ مَرِضَهَا وَهُوَ يَخْطُبُ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ ذِرَاعَيْهِ وَهُمَا كَأَنَّهُمَا عَسِيبُ نَخْلٍ وَهُوَ يَقُولُ :هَلِ الدُّنْيَا إِلَّا كَمَا ذُقْنَا وَجَرَّبْنَا؟ وَاللهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي لَا أُخَيَّرُ فِيكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ حَتَّى أَلْحَقَ اللهَ، فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ :إِلَى رَحْمَةِ اللهِ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ قَالَ :بَلْ إِلَى مَا شَاءَ اللهُ لِي، وَاللهُ يَعْلَمُ أَنِّي لَمْ آلُ عَنِ الْحَقِّ وَلَوْ كَرِهَ اللهُ شَيْئًا لِغَيَّرَهُ(۳۷)

قیس فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کسی مرض کی وجہ سے کمزور ہو گئے ہیں اور وہ خطبہ ارشاد فرما رہے ہیں تو انہوں نے بازوؤں سے آستین چڑھائی ہوئی ہے اور بازو گویا کہ کھجور کے خشک تنے کی طرح ہیں اور وہ کہہ رہے تھے کہ دنیا اتنی ہی ہے جتنی ہم چکھ چکے ہیں اور بوسیدہ کر چکے ہیں اللہ کی قسم! میری خواہش ہے میں تین چیزوں پر تم میں اختیار نہ دیا جاؤں۔ یہاں تک کہ میں اللہ سے ملوں، تو ایک آدمی کھڑا ہوا تو اس نے کہا اللہ کی رحمت کی طرف اے امیر المومنین۔ آپ نے کہا بلکہ اس طرف جو اللہ تعالیٰ میرے لیے چاہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے میں حق سے نہیں پھرا اور اگر اللہ تعالیٰ کسی چیز کو ناپسند کرتا تو ضرور اس کو بدل دیتا۔

۳۲۶(۳۸). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ قَالَ :أَخْبَرَنَا حُصَيْنٌ، عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ، وَعَنْ سُفْيَانَ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ هِلَالٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ، وَذَكَرَ سُفْيَانُ رَجُلًا فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ عَبْدِ اللهِ بْنِ ظَالِمٍ قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ :لَمَّا قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْكُوفَةَ أَقَامَ مُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ خُطَبَاءَ يَتَنَاوَلُونَ عَلِيًّا فَأَخَذَ بِيَدِي سَعِيدَ بْنَ زَيْدٍ فَقَالَ :أَلَا تَرَى هَذَا الظَّالِمَ الَّذِي يَأْمُرُ بِلَعْنِ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَأَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ قُلْتُ مَنِ التِّسْعَةُ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَهُوَ عَلَى حِرَاءٍ :اثْبُتْ إِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ، أَوْ صِدِّيقٌ، أَوْ شَهِيدٌ قَالَ :وَمَنِ التِّسْعَةُ؟ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :وَأَبُو بَكْرٍ، وَعُمَرُ، وَعُثْمَانُ،

وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَسَعْدٌ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ قُلْتُ :مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ :أَنَا(۳۸)

۷۷۲۱(۳۷)۔سنن الکبریٰ:۷۷۲۱

۸۱۵۱(۳۸)۔i۔سنن الکبریٰ:۸۱۵۱،۸۱۳۴،۸۱۴۸   ii۔الضعفاء الکبیر للعقیلی:۲۶۸/۲

عبداللہ بن ظالم کہتے ہیں میں سعید بن زید کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب حضرت معاویہ کوفہ میں آئے مغیرہ بن شعبہ نے کچھ خطیبوں کو مقرر کیا جو علی کے بارے ناپسندیدہ بات کرتے ،تو سعید بن زید نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور کہا کیا آپ اس ظالم کو نہیں دیکھ رہے جو جنتیوں میں سے ایک آدمی کو برا بھلا کہنے کا حکم دے رہا ہے۔ میں 9 کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں گواہی دوں دسویں پر9 میں سے جو میں نے کہے، کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جبکہ آپ ﷺ کوہ حراء پر تھے''ٹھہر جا، بے شک تجھ پر ایک نبی ،صدیق اور ایک شہید ہے، کہا تو پھر وہ 9 کون ہیں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ابوبکر، عمر، عثمان، علی، طلحہ، زبیر، سعد، عبدالرحمٰن تو میں نے کہا دسواں کون ہے آپ نے کہا میں۔

۳۲۷(۳۹). أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ :حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ :أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَهُ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاءَ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ جَارِيَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللهُ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللهُ(۳۹)

یزید بن جاریہ نے خبر دی کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا جو انصار سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے اور جو انصار سے بغض رکھتا ہے اللہ اس سے ناراض رہتا ہے۔

۳۲۸(۴۰). أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، وَهِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَا :حَدَّثَنَا حَاتِمٌ، عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مِسْمَارٍ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ :أَمَرَ مُعَاوِيَةُ سَعْدًا، فَقَالَ " :مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ؟ .قَالَ :أَمَا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ، لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ . سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُ، وَخَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ، فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ :يَا رَسُولَ اللهِ تُخَلِّفُنِي مَعَ

۸۲۷۴(۳۹)i۔سنن الکبریٰ:۸۲۷۴ ii۔مسند ابوداؤد:۱۰۴۹ iii۔مصنف ابی شیبہ:۳۲۳۵۶

iv۔فضائل الصحابہ لاحمد بن حنبل:۱۴۴۷ v۔مسند احمد:۱۶۹۱۹،۶۸۷۱

vi۔المعجم الاوسط:۶۱۵۸ vii۔المعجم الکبیر للطبرانی:۷۸۹،۷۱۸

viii۔مسند الشاہین:۲۰۸۲

النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ؟ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي؟ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :فِي يَوْمِ خَيْبَرَ :لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا، فَقَالَ :ادْعُوا لِي عَلِيًّا فَأُتِيَ بِهِ أَرْمَدَ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ، وَلَمَّا نَزَلَتْ، زَادَ هِشَامٌ :(إِنَّمَا يُرِيدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ) (الأحزاب 33 :) دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا، وَفَاطِمَةَ، وَحَسَنًا، وَحُسَيْنًا فَقَالَ :اللهُمَّ، يَعْنِي هَؤُلَاءِ أَهْلِي(۴۰)

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا اور اس سے فرمایا: تجھے ابوالتراب (علی رضی اللہ عنہ) کو برا بھلا کہنے سے کس چیز نے منع کیا ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھے تین باتیں یاد ہیں کہ جو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمائی ہیں جن کی وجہ سے میں ان کو برا بھلا نہیں کہتا اگر ان تین باتوں میں سے کوئی ایک بھی مجھے حاصل ہو جائے تو وہ میرے لئے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ میں رسول اللہ ﷺ سے سنا اور آپ ﷺ نے کسی غزوہ میں جاتے ہوئے ان کو اپنے پیچھے مدینہ منورہ میں چھوڑا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑے جارہے ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا (اے علی!) کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہارا مقام میرے ہاں اس طرح ہے جس طرح کہ حضرت ہارون علیہ السلام کا مقام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاں تھا۔ سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ خیبر کے دن فرمار ہے تھے کہ کل میں ایک ایسے آدمی کو جھنڈا اعطا

کروں گا کہ جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) سے محبت کرتا ہو اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے محبت کرتا ہوگا۔ راوی کہتے ہیں کہ (یہ سن کر ہم اس انتظار میں رہے کہ ایسا خوش نصیب کون ہوگا؟)

۸۳۴۲(۴۰) i۔ سنن الکبریٰ: ۸۳۴۲ ii۔ مسلم: ۲۴۰۴ iii۔ ترمذی: ۳۷۲۴
iv۔ مسند احمد: ۱۶۰۸ v۔ المسند الشاشی: ۱۰۶
vi۔ شرح اصول اعتقاد اہل السنۃ: ۲۶۳۴
vii۔ السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۳۳۱، ۱۳۴۱ viii۔ الکنیٰ والاسماء للدولابی: ۱۰۶۶

تو آپ ﷺ نے فرمایا: میرے پاس حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلاؤ۔ ان کو بلایا گیا تو ان کی آنکھیں دکھ رہی تھیں تو آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھوں پر لگایا اور علم ان کو عطا فرما دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں فتح عطا فرمائی اور یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی: ﴿ندع ابناء نا و ابناء کم﴾ تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ سب میرے اہل بیت (گھر والے) ہیں۔

۳۲۹(۴۱). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ الْحَنَفِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا بُكَيْرُ بْنُ مِسْمَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: قَالَ مُعَاوِيَةُ لِسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ: مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ؟ قَالَ: لَا أَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ، لَا أَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ حِينَ نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ، فَأَخَذَ عَلِيًّا، وَابْنَيْهِ، وَفَاطِمَةَ، فَأَدْخَلَهُمْ تَحْتَ ثَوْبِهِ ثُمَّ قَالَ: رَبِّ هَؤُلَاءِ أَهْلِي وَأَهْلُ بَيْتِي وَلَا أَسُبُّهُ حِينَ خَلَّفَهُ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا قَالَ: خَلَّفْتَنِي مَعَ الصِّبْيَانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: أَوَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ وَلَا أَسُبُّهُ مَا ذَكَرْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ حِينَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَأُعْطِيَنَّ هَذِهِ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، وَيَفْتَحُ اللهُ عَلَى يَدَيْهِ فَتَطَاوَلْنَا، فَقَالَ: أَيْنَ عَلِيٌّ؟ فَقَالُوا: هُوَ أَرْمَدُ فَقَالَ: ادْعُوهُ، فَدَعَوْهُ، فَبَصَقَ فِي عَيْنَيْهِ ثُمَّ أَعْطَاهُ الرَّايَةَ، فَفَتَحَ اللهُ عَلَيْهِ وَاللهِ مَا ذَكَرَهُ مُعَاوِيَةُ بِحَرْفٍ حَتَّى خَرَجَ مِنَ الْمَدِينَةِ(۴۱)

بکیر بن مسمار فرماتے ہیں میں نے عامر بن سعد کو یہ فرماتے ہوئے سنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سعد بن ابی وقاص سے کہا کہ تجھے علی بن ابو طالب کو برا بھلا کہنے سے کس چیز نے روکا ہے؟ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا مجھے تین باتیں یاد ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمائیں ہیں جن کی وجہ سے میں ان کو برا بھلا نہیں کہتا۔ اگر ان تین باتوں میں سے اگر ایک بھی مجھے حاصل ہو جائے تو وہ میرے لیے سرخ اونٹوں سے بھی زیادہ پیاری ہے۔ میں ان کو برا بھلا

۸۳۸۵(۴۱) سنن الکبریٰ: ۸۳۸۵۔

نہیں کہوں گا مجھے یاد ہے جب آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے حضرت علی، ان کے دونوں بیٹوں اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو پکڑا ان کو اپنی چادر کے نیچے داخل کیا، پھر کہا: اے میرے رب! یہ میرے اہل اور میرے گھر والے ہیں۔ میں ان کو برا بھلا نہیں کہوں گا جب کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کسی غزوہ میں اپنے پیچھے چھوڑا، انہوں نے عرض کی آپ نے مجھے بچوں اور عورتوں کے ساتھ پیچھے چھوڑا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم راضی نہیں ہو اس بات سے کہ تم میرے لیے ایسے ہو جیسے ہارون علیہ السلام موسیٰ علیہ السلام کے لیے تھے مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ اور میں آپ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا نہیں کہوں گا جبکہ مجھے یاد غزوہ خیبر کے دن جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت فرماتا ہے، اور اللہ اس کے ہاتھ پر فتح دے گا، تو ہم انتظار کرنے لگے، آپ ﷺ نے فرمایا: علی کہاں ہے؟ انہوں نے عرض کی: اس کو آشوب چشم ہے، آپ نے فرمایا اس کو بلاؤ چنانچہ آپ کو بلایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا لعاب دہن ان کی آنکھ میں لگایا پھر ان کو جھنڈا عطا کیا تو اللہ نے ان کے ہاتھ پر فتح دی، اللہ کی قسم حضرت معاویہ اس پر ایک حرف بھی نہ کہا یہاں تک وہ مدینہ سے نکل گئے۔

۳۳۰(۴۲). أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ مُسَاوِرَ قَالَ :حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ، عَنْ أَبِي هِنْدِ الْبَجَلِيِّ قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ، وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ(۴۲)

ابو ہند بجلی رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ

عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، نبی علیہ السلام نے فرمایا: ہجرت اس وقت تک منقطع نہیں ہوگی جب تک توبہ منقطع نہ ہو جائے اور توبہ اس وقت تک منقطع نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔

۸۶۵۸(۴۲) i۔ سنن الکبریٰ: ۸۶۵۸ ii۔ ابوداؤد: ۲۴۷۹ iii۔ مسند احمد: ۱۶۹۰۶
iv۔ دارمی: ۲۵۵۵ v۔ مسند ابی یعلی: ۷۳۷۱ vi۔ شرح مشکل الآثار: ۲۶۳۴
vii۔ المعجم الکبیر: ۹۰۷ viii۔ مسند الشامیین: ۱۰۶۴، ۱۰۶۵
ix۔ السنن الصغیر بیہقی: ۲۷۹۳ x۔ السنن الکبریٰ بیہقی: ۱۷۷۷۸

۱۳۴۱(۴۳). أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ: حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّومِ عَهْدٌ فَأَرَادَ أَنْ يَسِيرَ فِي بِلَادِهِمْ فَإِذَا انْقَضَتِ الْمُدَّةُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ، فَإِذَا رَجُلٌ عَلَى بَغْلَةٍ يَقُولُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرَ، فَإِذَا عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَأَلَهُ مُعَاوِيَةُ عَنْ قَوْلِهِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِذَا كَانَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ أَحَدٍ عَهْدٌ فَلَا تَحِلُّوا عُقْدَةً، وَلَا تَشُدُّوهَا حَتَّى يَنْقَضِيَ أَمَدُهَا أَوْ تَنْبِذُوا إِلَيْهِمْ عَلَى سَوَاءٍ (۴۳)

حضرت سلیم بن عامر سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور رومی لوگوں کے درمیان اس بات کا معاہدہ تھا (کہ ایک وقت مقررہ تک جنگ نہ کی جائے) آپ رضی اللہ عنہ نے ان شہروں کی جانب سفر کا ارادہ کیا، جب معاہدہ کی مدت پوری ہوگئی تو ان لوگوں سے جنگ کی۔ اتنے میں عربی گھوڑے یا ترکی گھوڑے پر سوار ہو کر ایک شخص آیا اور وہ کہتا تھا اللہ اکبر اللہ اکبر (معاہدہ) پورا کرو عہد شکنی نہ کرو (اس شخص کو جب غور سے دیکھا گیا) تو وہ شخص عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ صحابی تھے، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان کے پاس ایک آدمی یہ دریافت کرنے کے لئے بھیجا کہ اس میں عہد شکنی کیا ہے؟ تو انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جب کسی شخص اور کسی قوم کے درمیان کوئی معاہدہ ہو تو جب تک اس معاہدہ کی مدت پوری نہ ہو جائے تب تک نہ کوئی معاہدہ کرے اور نہ ہی عہد کو توڑے یا برابری کی بنیاد پر ختم کر دے۔

۳۳۲(۴۴). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ: كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ يُحَدِّثُ أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى

۸۶۹۷(۴۴) i۔ سنن الکبریٰ: ۸۶۹۷ ii۔ ابوداؤد: ۲۷۵۹ iii۔ ترمذی: ۱۵۸۰

iv۔ مسند ابوداؤد: ۱۲۵۱ v۔ مسند ابی شیبہ: ۷۵۶

vi۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۳۳۰۸ vii۔ مسند احمد: ۱۷۰۱۵، ۱۷۰۲۵

viii۔ ابن حبان: ۴۸۷۱ ix۔ السنن الکبریٰ بیہقی: ۱۸۸۴۷

x۔ شعب الایمان: ۴۰۴۹

اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا أَكَبَّهُ اللهُ عَلَى وَجْهِهِ مَا أَقَامُوا الدِّينَ(۴۴)

محمد بن جبیر بن مطعم حدیث بیان کرتے تھے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ یہ خلافت قریش میں رہے گی اور جو شخص ان سے دشمنی کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سر کے بل گرا دے گا، جب تک کہ قریش دین کو قائم رکھیں گے۔

۳۳۳(۴۵). أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْمَدِينَةِ، وَأَخْرَجَ مِنْ كُمِّهِ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ: يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ وَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَ نِسَاؤُهُمْ مِثْلَ هَذَا(۴۵)

حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کو مدینہ میں منبر پر سنا اور آپ رضی اللہ عنہ نے اپنی آستین سے بالوں کا گچھا نکالا اور فرمایا اے اہل مدینہ! تم لوگوں کے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ اس سے منع فرماتے تھے اور آپ ﷺ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل تباہ ہوئے جب ان کی مستورات یہ کام کرنے لگیں۔

۸۶۹۷(۴۴) i۔ سنن الکبریٰ: ۸۶۹۷ ii۔ بخاری: ۳۵۰۰، ۳۵۰۱، ۷۱۳۹، ۷۱۴۰
iii۔ مسلم: ۱۸۲۰ iv۔ مسند ابی داؤد: ۸۶ ۲۰
v۔ مسند ابی الجعد: ۲۱۰۴ vi۔ مصنف ابی شیبہ ۳۲۳۹۱
vii۔ مسند احمد: ۴۸۳۲، ۵۶۷۷، ۶۱۲۱ viii۔ دارمی: ۲۵۶۳
ix۔ ابن حبان: ۶۲۶۶، ۶۶۵۵ x۔ المعجم الاوسط: ۳۱۳۸

۹۳۱۴(۴۵) i۔ سنن الکبریٰ: ۹۳۱۴ ii۔ بخاری: ۲۰۰۳، ۳۴۶۸، ۳۴۸۸، ۵۹۳۲
iii۔ مسلم: ۱۱۲۹، ۲۱۲۷ iv۔ ابوداؤد: ۴۱۶۷ v۔ ترمذی: ۲۷۸۱
vi۔ نسائی: ۲۳۷۱ vii۔ مصنف عبدالرزاق: ۵۰۹۴
viii۔ مسند الحمیدی: ۶۱۱ ix۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۹۳۷۳ x۔ مسند احمد: ۱۶۸۶۵

۳۳۴(۴۶). أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ قَالَ: قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ فَخَطَبَنَا، وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ: الزُّورَ.(۴۶)

سعید بن مسیّب کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آخری مرتبہ مدینہ منورہ میں آئے تو خطبہ دیتے ہوئے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا: میں نے تو یہودیوں کے سوا یہ کام کرتے ہوئے اور کسی کو نہیں دیکھا۔ بیشک نبی کریم ﷺ نے بالوں کے جوڑنے کو دھوکا بازی ہی قرار دیا ہے۔

۳۳۵(۴۷). أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ الْحِمْصِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَحْبُوبُ بْنُ مُوسَى قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَعْقُوبَ هُوَ ابْنُ الْقَعْقَاعِ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الزُّورِ قَالَ " : وَجَاءَ بِخِرْقَةٍ سَوْدَاءَ فَأَلْقَاهَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَقَالَ: هُوَ هَذَا تَجْعَلُهُ الْمَرْأَةُ فِي رَأْسِهَا ثُمَّ تَخْتَمِرُ عَلَيْهِ(۴۷)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ نے فرمایا اے لوگو! یقیناً نبی کریم ﷺ نے تمہیں زور سے منع فرمایا ہے، فرماتے ہیں آپ ایک سیاہ کپڑا لائے اور اس کو ان کے سامنے

ڈال دیا اور کہا یہ ایسے ہی کہ جس طرح عورت اس کو اپنے سر پر ڈالتی ہے پھر وہ عورت اس کو اوڑھنی بنالیتی ہے۔

۹۳۱۵(۴۶) i۔سنن الکبریٰ:۹۳۱۵ ii۔بخاری:۵۹۳۸،۳۴۸۸ iii۔مسلم:۲۱۲۷
iv۔نسائی:۵۲۴۶ v۔مسند ابی داؤد:۱۰۵۶ vi۔مسند ابی الجعد:۹۴
vii۔مسند احمد:۱۶۸۵۱

۹۳۱۶(۴۷) i۔سنن الکبریٰ:۹۳۱۴،۹۳۱۶ ii۔بخاری:۵۹۳۲،۳۴۸۸،۳۴۶۸،۲۰۰۳
iii۔مسلم:۲۱۲۷،۱۱۲۹ iv۔ابوداؤد:۴۱۶۷
v۔ترمذی:۲۷۸۱ vi۔نسائی:۲۳۷۱
vii۔مصنف عبدالرزاق:۵۰۹۴ viii۔مسند الحمیدی:۶۱۱
ix۔مصنف ابن ابی شیبہ:۹۴۲۳ x۔مسند احمد:۱۶۸۶۵

۳۳۶(۴۸). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ(۴۸)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے زور سے منع فرمایا۔

۳۳۷(۴۹). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوسَى قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللهِ الدَّسْتُوَائِيِّ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "نَهَى عَنِ الزُّورِ، وَالزُّورُ: الْمَرْأَةُ تَلُفُّ عَلَى رَأْسِهَا "(۴۹)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے زور سے منع فرمایا ہے اور زور ا عورت اپنے سر پر کسی چیز کو ملا لیتی ہے (تا کہ بال زیادہ معلوم ہوں)

۳۳۸(۵۱). أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ: رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَمَعَهُ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ كُبَبِ النِّسَاءِ مِنْ شَعْرٍ "فَقَالَ: مَا بَالُ الْمُسْلِمَاتِ يَصْنَعْنَ هَذَا؟ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَادَتْ فِي رَأْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ، فَإِنَّهُ زُورٌ تَزِيدُ فِيهِ(۵۰)

۹۳۱۷(۴۸) i۔سنن الکبریٰ:۹۳۱۴،۹۳۱۷ ii۔بخاری:۵۹۳۲،۳۴۸۸،۳۴۶۸،۲۰۰۳

iii۔ مسلم: ۱۱۲۹، ۲۱۲۷ iv۔ ابوداؤد: ۴۱۶۷ v۔ ترمذی: ۲۷۸۱
vi۔ نسائی: ۲۳۷۱ vii۔ مصنف عبدالرزاق: ۵۰۹۴ viii۔ مسند الحمیدی: ۶۱۱
ix۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۹۳۷۳ x۔ مسند احمد: ۱۶۸۶۵

۹۳۱۸ (۴۹) i۔ سنن الکبریٰ: ۹۳۱۸، ۹۳۱۴ ii۔ بخاری: ۲۰۰۳، ۳۴۶۸، ۳۴۸۸، ۵۹۳۲
iii۔ مسلم: ۱۱۲۹، ۲۱۲۷ iv۔ ابوداؤد: ۴۱۶۷ v۔ ترمذی: ۲۷۸۱
vi۔ نسائی: ۲۳۷۱ vii۔ مصنف عبدالرزاق: ۵۰۹۴ viii۔ مسند الحمیدی: ۶۱۱
ix۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۹۳۷۳، x۔ مسند احمد: ۱۶۸۶۵

۹۳۱۹ (۵۰) i۔ السنن الکبریٰ: ۹۳۱۹، ۹۳۱۴ ii۔ بخاری: ۲۰۰۳، ۳۴۶۸، ۳۴۸۸، ۵۹۳۲
iii۔ مسلم: ۱۱۲۹، ۲۱۲۷ iv۔ ابوداؤد: ۴۱۶۷ v۔ ترمذی: ۲۷۸۱
vi۔ نسائی: ۲۳۷۱ vii۔ مصنف عبدالرزاق: ۵۰۹۴ viii۔ مسند الحمیدی: ۶۱۱
ix۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۹۳۷۳ x۔ مسند احمد: ۱۶۸۶۵

حضرت سعید مقبری فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہ بن سفیان کو منبر پر دیکھا درانحالیکہ ان کے ہاتھ میں عورت کے بالوں کے گچھوں میں سے ایک گچھا تھا تو فرمایا مسلمان عورتوں کو کیا ہوگیا ہے کہ انہوں نے ایسا کرنا شروع کردیا ہے، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو عورت بھی اپنے سر کے بالوں میں اضافہ کرتی ہے جو اس سے نہیں ہوتے بے شک یہ زور ہے جس میں وہ اضافہ کررہی ہے۔

۹۳۳۹ (۵۱). أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا خَالَفَهُ عَبْدُ الْوَهَّابِ الثَّقَفِيُّ رَوَاهُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مَيْمُونٍ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ(۵۱)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سونا پہننے سے منع فرمایا مگر یہ کہ وہ ریزہ ریزہ ہو۔

۹۳۴۰ (۵۲). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ: حَدَّثَنَا خَالِدٌ، عَنْ مَيْمُونٍ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا، وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ(۵۲)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونا پہننے سے منع

فرمایا ہے الا یہ کہ مختلف جگہوں پر قلیل مقدار میں اور ریشمی گدیلوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۹۳۸۸(۵۱) i۔السنن الکبریٰ:۹۳۸۸ ii۔ابوداؤد:۴۲۳۹،۱۷۹۴

iii۔نسائی:۵۱۴۹،۵۱۵۰،۵۱۵۱،۵۱۵۲،۵۱۵۳،۵۱۵۵

iv۔جامع معمر بن راشد:۱۹۹۲۷ v۔مسند ابوداؤد:۱۰۵۵

vi۔مصنف ابن ابی شیبہ:۲۴۶۶۳ vii۔مسند احمد:۱۶۸۳۳،۱۶۸۴۴

۹۳۸۹(۵۲) i۔السنن الکبریٰ:۹۳۸۹ ii۔ابوداؤد:۴۲۳۹،۱۷۹۴

iii۔نسائی:۵۱۴۹،۵۱۵۰،۵۱۵۱،۵۱۵۲،۵۱۵۳،۵۱۵۵

iv۔جامع معمر بن راشد:۹۹۲۷ vi۔مسند ابوداؤد:۱۰۵۵

vi۔مصنف ابن ابی شیبہ:۲۴۶۶۳ vii۔مسند احمد:۱۶۸۳۳،۱۶۸۴۴

۳۴۱(۵۳). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، وَعِنْدَهُ جَمْعٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: أَتَعْلَمُونَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ(۵۳)

حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا جب کہ ان کے پاس بہت سے اصحاب محمد ﷺ بیٹھے تھے: کیا تم جانتے ہو کہ نبی اللہ نے سونا پہننے سے منع فرمایا الا یہ کہ وہ ریزہ ریزہ ہو انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! ہاں۔

۳۴۲(۵۴). أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ مَطَرٍ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ مُعَاوِيَةَ فِي بَعْضِ حَجَّاتِهِ إِذْ جَمَعَ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ: أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا؟ "قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ عَلَى اخْتِلَافٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَيْهِ فِيهِ(۵۴)

حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے کسی حج کے دوران میں ہم ان کے ساتھ تھے کہ انہوں نے حضرت محمد ﷺ کے صحابہ میں سے کئی صحابہ کو جمع

کیا اور فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ ﷺ نے (مردوں کو) سونا پہننے سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ وہ مختلف جگہوں پر تھوڑا تھوڑا ہو؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔

۹۳۹۰ (۵۳) i۔ السنن الکبریٰ: ۹۳۸۹، ۹۳۹۰ ii۔ ابوداؤد: ۴۲۳۹، ۱۹۷۹۴
iii۔ نسائی: ۵۱۴۹، ۵۱۵۰، ۵۱۵۱، ۵۱۵۲، ۵۱۵۳، ۵۱۵۵
iv۔ جامع معمر بن راشد: ۱۹۹۲۷ v۔ مسند ابوداؤد: ۱۰۵۵
vi۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۴۶۶۳ vii۔ مسند احمد: ۱۶۸۴۳، ۱۶۸۴۴

۹۳۹۱ (۵۴) i۔ السنن الکبریٰ: ۹۳۹۱، ۹۳۹۰، ۹۳۸۹ ii۔ ابوداؤد: ۴۲۳۹، ۱۹۷۹۴
iii۔ نسائی: ۵۱۴۹، ۵۱۵۰، ۵۱۵۱، ۵۱۵۲، ۵۱۵۳، ۵۱۵۵
iv۔ جامع معمر بن راشد: ۹۹۲۷ vi۔ مسند ابوداؤد: ۱۰۵۵
vi۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۴۶۶۳ vii۔ مسند احمد: ۱۶۸۴۳، ۱۶۸۴۴

۳۴۳ (۵۵). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ الْهُنَائِيُّ، عَنْ أَبِي حِمَّانَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ: أَنْشُدُكُمُ اللهَ، هَلْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ؟ قَالُوا: نَعَمْ قَالَ: فَأَنَا أَشْهَدُ خَالَفَهُ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي شَيْخٍ عَنْ أَخِيهِ حِمَّانَ(۵۵)

حضرت ابوحمان سے مروی ہے کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بہت سے صحابہ کو کعبہ میں جمع کیا اور فرمایا کہ میں تم سے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں: کیا رسول اللہ ﷺ نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ ان سب نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ حرب بن شداد نے اس (علی بن مبارک) کی مخالفت کی ہے۔ اس (حرب) نے یہ حدیث (اس طرح) بیان کی ہے: عن یحیی، عن ابی شیخ، عن اخیہ حمان

۳۴۴ (۵۶). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ بْنُ عَبْدِ الْوَارِثِ قَالَ: حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو

شَیْخٍ، عَنْ أَخِیهِ حِمَّانَ، أَنَّ مُعَاوِیَةَ، عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، هَلْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبُوسِ الذَّهَبِ؟ قَالُوا :نَعَمْ قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ خَالَفَهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَلَى اخْتِلَافٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَلَیْهِ.(۵۶)

۹۳۹۲(۵۵)i۔السنن الکبریٰ:۹۳۹۲ ii۔نسائی:۵۱۵۳،۵۱۵۲

iii۔مسند احمد:۱۶۸۳۳،۱۶۷۷ iv۔المعجم الکبیر للطبرانی:۸۲۵

۹۳۹۳(۵۶)۔i۔السنن الکبریٰ:۹۳۹۳،۹۳۸۸ ii۔ابوداؤد:۱۹۷۹۴،۴۲۳۹

iii۔نسائی:۵۱۴۹،۵۱۵۰،۵۱۵۱،۵۱۵۲،۵۱۵۳،۵۱۵۵

iv۔جامع معمر بن راشد:۱۹۹۲۷ v۔مسند ابوداؤد:۱۰۵۵

vi۔مصنف ابن ابی شیبہ:۲۴۶۶۳ vii۔مسند احمد:۱۶۸۳۳،۱۶۸۴۴

حضرت حمان سے روایت ہے کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کو گئے انہوں نے بہت سے اصحاب رسول ﷺ کو کعبہ میں اکٹھے کر کے فرمایا: میں تم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر پوچھتا ہوں، کیا رسول اللہ ﷺ نے سونا پہننے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ اوزاعی نے اس (حرب بن شداد) کی مخالفت کی ہے، نیز اوزاعی کے شاگردوں نے اس پر اختلاف کیا ہے۔

۳۴۵(۵۷). أَخْبَرَنِي شُعَیْبُ بْنُ شُعَیْبِ بْنِ إِسْحَاقَ الدِّمَشْقِيُّ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِیدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا شُعَیْبٌ وَهُوَ ابْنُ إِسْحَاقَ قَالَ :حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنِي یَحْیَى قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو شَیْخٍ قَالَ :حَدَّثَنِي جُمَّازٌ قَالَ :حَجَّ مُعَاوِیَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّهَبِ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ(۵۷)

حضرت حمان نے بیان فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کو گئے تو آپ نے انصار کی ایک جماعت کو کعبہ میں بلایا اور فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو سونے کے استعمال سے منع فرماتے نہیں سنا؟ ان سب نے کہا: ہاں! (ہم نے ضرور سنا ہے) حضرت معاویہ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر گواہ ہوں (میں نے بھی سنا ہے۔)

۳۴۶(۵۸). أَخْبَرَنَا نُصَیْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ بِشْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ،

عَنْ يَحْيَى قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ :حَدَّثَنِي حِمَّانُ قَالَ :حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ(۵۸)

۹۳۹۴ (۵۷) i۔سنن الکبریٰ:۹۳۸۸،۹۳۹۳،۹۳۹۴ ii۔ابوداؤد:۴۲۳۹،۱۹۷۹۴
iii۔نسائی:۵۱۴۹،۵۱۵۰،۵۱۵۱،۵۱۵۲،۵۱۵۳،۵۱۵۵
iv۔جامع معمر بن راشد:۱۹۹۲۷ v۔مسند ابوداؤد:۱۰۵۵
vi۔مصنف ابن ابی شیبہ:۲۴۲۶۳ vii۔مسند احمد:۱۶۸۴۳،۱۶۸۴۴
۹۳۹۵ (۵۸) i۔سنن الکبریٰ:۹۳۸۸،۹۳۹۳،۹۳۹۴،۹۳۹۵ ii۔ابوداؤد:۴۲۳۹،۱۹۷۹۴
iii۔نسائی:۵۱۴۹،۵۱۵۰،۵۱۵۱،۵۱۵۲،۵۱۵۳،۵۱۵۵
iv۔جامع معمر بن راشد:۱۹۹۲۷ v۔مسند ابوداؤد:۱۰۵۵
vi۔مصنف ابن ابی شیبہ:۲۴۲۶۳ vii۔مسند احمد:۱۶۸۴۳،۱۶۸۴۴

حضرت حمان نے بیان فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کو گئے تو انہوں نے انصار کی ایک جماعت کو کعبہ میں بلایا اور فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کو پوچھتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو سونے کے استعمال سے منع فرماتے نہیں سنا؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔(ہم نے سنا ہے۔) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں (کہ میں نے بھی سنا ہے۔)

۳۴۷(۵۹).وَأَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ قَالَ :حَدَّثَنِي حِمَّانَ قَالَ :حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ :أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ.(۵۹)

حضرت حمان نے بیان فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج ادا کیا تو انہوں نے انصار کی ایک جماعت کو کعبہ میں بلایا اور فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کو پوچھتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو سونے کے استعمال سے منع فرماتے نہیں سنا؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں۔(ہم نے سنا ہے۔) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں (کہ میں نے بھی سنا ہے۔)

۳۴۸(۶۰).أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ :حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى

قَالَ :حَدَّثَنِي حُمْرَانُ قَالَ :حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ قَالَ لَنَا النَّسَائِيُّ :قَتَادَةُ أَحْفَظُ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، وَحَدِيثُهُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ، وَاللهُ أَعْلَمُ(۶۰)

(۵۹)۹۳۹۶ i۔السنن الکبریٰ:۹۳۸۸،۹۳۹۳،۹۳۹۴،۹۳۹۶ ii۔ابوداؤد:۴۲۳۹،۱۹۷۹۴
iii۔نسائی:۵۱۴۹،۵۱۵۰،۵۱۵۱،۵۱۵۲،۵۱۵۳،۵۱۵۵
iv۔جامع معمر بن راشد:۱۹۹۲۷ v۔مسند ابوداؤد:۱۰۵۵
vi۔مصنف ابن ابی شیبہ:۲۴۶۶۳ vii۔مسند احمد:۱۶۸۴۳،۱۶۸۴۴

(۶۰)۹۳۹۷ i۔السنن الکبریٰ:۹۳۸۸،۹۳۹۳،۹۳۹۴،۹۳۹۷ ii۔ابوداؤد:۴۲۳۹،۱۹۷۹۴
iii۔نسائی:۵۱۴۹،۵۱۵۰،۵۱۵۱،۵۱۵۲،۵۱۵۳،۵۱۵۵،۵۱۵۸
iv۔جامع معمر بن راشد:۱۹۹۲۷ v۔مسند ابوداؤد:۱۰۵۵
vi۔مصنف ابن ابی شیبہ:۲۴۶۶۳ vii۔مسند احمد:۱۶۸۴۳،۱۶۸۴۴

حضرت عمان فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے انصار کی ایک جماعت کو کعبۃ اللہ میں بلایا اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم رسول اللہ ﷺ کو سونا سے منع فرماتے نہیں سنا، تو انہوں نے کہا! اللہ کی قسم! جی ہاں، تو آپ نے فرمایا میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ امام نسائی نے کہا کہ قتادہ یحییٰ بن ابی کثیر سے زیادہ حافظہ رکھنے والا ہے اور ان کی بیان کردہ حدیث زیادہ درست ہوتی ہے، اور اللہ بہتر جانتا ہے۔

۹۳۴۹(۶۱). خبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ :أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ: أَخْبَرَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو شَيْخٍ الْهُنَائِيُّ قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمْ :أَلَمْ تَعْلَمُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ :وَنَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا؟ قَالُوا :نَعَمْ خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ رَوَاهُ عَنْ بَيْهَسٍ عَنْ أَبِي شَيْخٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ(۶۱)

حضرت ابو شیخ ہنائی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنا درانحالیکہ ان کے گرد مہاجرین وانصار سے کچھ لوگ بیٹھے تھے تو آپ نے ان سے فرمایا: کیا تمہیں اس بات کا علم نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہو! انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! جی ہاں آپ رضی اللہ عنہ

نے کہا اور سونا پہننے سے منع فرمایا ہو مگر ریزہ ریزہ کر کے؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! جی ہاں۔

۳۵۰(۶۲). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، وَعِنْدَهُ جَمْعٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :أَتَعْلَمُونَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ "(۶۲)

۹۳۹۸(۶۱) i۔ السنن الکبریٰ: ۹۳۹۸، ۹۳۹۴، ۹۳۹۳، ۹۳۸۸ ii۔ ابوداؤد: ۱۹۷۹۴، ۴۲۳۹
iii۔ نسائی: ۵۱۴۹، ۵۱۵۰، ۵۱۵۱، ۵۱۵۲، ۵۱۵۳، ۵۱۵۵، ۵۱۵۸، ۵۱۵۹
iv۔ جامع معمر بن راشد: ۱۹۹۲۷ v۔ مسند ابوداؤد: ۱۰۵۵
vi۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۴۶۶۳ vii۔ مسند احمد: ۱۶۸۳۳، ۱۶۸۴۴
۹۵۲۶(۶۲) i۔ السنن الکبریٰ: ۹۵۲۶، ۹۵۲۷، ۹۵۲۸، ۹۵۳۰، ۹۵۳۱، ۹۵۳۲، ۹۵۳۳
ii۔ شرح معانی الآثار: ۶۶۶۵ iii۔ المعجم الاوسط: ۶۳۶۸، ۸۱۱۴
iv۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۱۰، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۳۲

حضرت ابو شیخ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا جب کہ ان کے پاس بہت سے اصحاب محمد ﷺ بیٹھے ہوئے تھے، کیا تم جانتے ہو نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! جی ہاں۔

۳۵۱(۶۳). أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، قَالَ :أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو شَيْخٍ الْهُنَائِيُّ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، وَحَوْلَهُ، نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ، فَقَالَ لَهُمْ :أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ . خَالَفَهُ يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ رَوَاهُ عَنْ أَبِي شَيْخٍ عَنْ أَبِي حِمَّانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ.(۶۳)

ابو شیخ ھنائی فرماتے ہیں میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو سنا جبکہ ان کے اردگرد مہاجرین وانصار میں سے کچھ لوگ بیٹھے تھے، تو آپ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا: کیا تم جانتے ہو رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا، انہوں نے کہا اللہ کی قسم جی ہاں

۳۵۲(۶۴). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى هو ابْنُ كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى هو ابْنُ أبي كَثِيرٍ، حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ الْهُنَائِيُّ،

عَنْ أَبِي حِمَّانَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ لَهُمْ " :أَنْشُدُكُمُ اللهَ، هَلْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ؟ قَالُوا :نَعَمْ، قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ .خَالَفَهُ حَرْبٌ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي شَيْخٍ، عَنْ أَخِيهِ حِمَّانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ(۶۴)

۹۵۲۷ (۶۳) i۔السنن الکبریٰ: ۹۵۲۷، ۹۵۲۶، ۹۵۲۸، ۹۵۳۰، ۹۵۳۱، ۹۵۳۲، ۹۵۳۳

ii۔شرح معانی الآثار: ۶۶۶۵ iii۔المعجم الاوسط: ۶۳۶۸، ۸۱۱۲

iv۔المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۱۰، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۳۲

۹۵۲۸ (۶۴) i۔السنن الکبریٰ: ۹۵۲۸، ۹۵۲۷، ۹۵۲۶، ۹۵۳۰، ۹۵۳۱، ۹۵۳۲، ۹۵۳۳

ii۔شرح معانی الآثار: ۶۶۶۵ iii۔المعجم الاوسط: ۶۳۶۸، ۸۱۱۲

iv۔المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۱۰، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۳۲

حضرت حمان سے روایت ہے کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا کیا، انہوں نے بہت سے اصحاب رسول ﷺ کو کعبہ میں اکٹھے کر کے فرمایا: میں تم سے اللہ تعالیٰ کے نام پر پوچھتا ہوں، کیا رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ حرب نے ان کی مخالفت کی جس کو انہوں نے یحییٰ، ابو شیخ ان کے بھائی حمان اور معاویہ سے روایت کیا ہے۔

۳۵۳ (۶۵) .أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَ :حَدَّثَنِي حَرْبٌ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ، عَنْ أَخِيهِ حِمَّانَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ لَهُمْ " :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، هَلْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ؟ قَالُوا :نَعَمْ، قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ .رَوَاهُ الْأَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ، عَنْ حِمَّازٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ(۶۵)

حضرت حمان سے روایت ہے کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کو گئے انہوں نے بہت سے اصحاب رسول ﷺ کو کعبہ میں اکٹھے کر کے فرمایا: میں تم سے اللہ تعالیٰ کے نام

پر پوچھتا ہوں، کیا رسول اللہ ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں۔

اس کو روایت کیا اوزاعی نے یحییٰ بن ابی کثیر، ابو شیخ صنائی، حماز اور حضرت معاویہ سے۔

۳۵۴(٦٦). أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي جُمَّازٌ، قَالَ: حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: "أَنْشُدُكُمُ اللهَ، أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۹۵۲۹(٦٥) i۔السنن الکبریٰ: ۹۵۲۹، ۹۵۲۷، ۹۵۲۸، ۹۵۳۰، ۹۵۳۱، ۹۵۳۲، ۹۵۳۳

ii۔شرح معانی الآثار: ٦٦٦٥ iii۔المعجم الاوسط: ٦٣٦٨، ٨١١٢

iv۔المعجم الکبیر للطبرانی: ٨١٠، ٨٢٥، ٨٢٦، ٨٣٢

يَنْهَى عَنْ ثِيَابِ الْحَرِيرِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ. خَالَفَهُ عُمَارَةُ بْنُ بِشْرٍ. رَوَاهُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حِمَّانَ(٦٦)

حضرت جماز فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا تو آپ نے انصار کی ایک جماعت کو کعبہ میں بلایا اور فرمایا: میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو ریشم کے کپڑوں (کے استعمال) سے منع فرماتے ہوئے نہیں سنا؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم! جی ہاں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی گواہی دیتا ہوں۔

۳۵۵(٦٧). أَخْبَرَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ بِشْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي حِمَّانُ، قَالَ: حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: "أَنْشُدُكُمُ اللهَ، أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْحَرِيرِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ. خَالَفَهُ عُقْبَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ رَوَاهُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ أَبِي جُمَّازٍ(٦٧)

حضرت ابو جماز نے بیان فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا کیا تو آپ نے انصار کی ایک جماعت کو کعبہ میں بلایا اور فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو ریشم کے کپڑوں سے منع فرماتے نہیں سنا؟ ان سب نے کہا: ہاں! (ہم نے ضرور سنا ہے) حضرت معاویہ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر گواہ ہوں (میں نے بھی سنا ہے۔) یحییٰ بن حمزہ نے ان کی مخالفت کی جس کو انہوں نے اوزاعی، حمران اور معاویہ سے روایت کیا ہے۔

۹۵۳۰ (۶۶) i۔ السنن الکبریٰ: ۹۷۳۰ ii۔ ابوداؤد: ۴۲۳۹،۱۷۹۴ iii۔ نسائی: ۵۱۴۹
iv۔ ابن ماجہ: ۳۶۵۶ v۔ جامع معمر بن راشد: ۱۹۹۲۷
vi۔ مسند ابی داؤد: ۱۰۵۵ vii۔ مسند احمد: ۱۶۹۰۹،۱۶۸۶۴،۱۶۸۴۴،۱۶۸۳۳
۹۵۳۱ (۶۷) i۔ السنن الکبریٰ: ۹۷۳۱ ii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۵۱۱،۵۱۰،۵۰۹
iii۔ الاحادیث المختارہ: ۱۳۹۶ iv۔ مصنف عبدالرزاق: ۲۱۶

۳۵۶ (۶۸). أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ بْنِ مَزْيَدٍ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو جُمَّازٍ، قَالَ: حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ: "أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ، أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ ثِيَابِ الْحَرِيرِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ. خَالَفَهُمْ يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ رَوَاهُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ حُمْرَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ (۶۸)

حضرت حمان نے بیان فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ حج کو گئے تو آپ نے انصار کی ایک جماعت کو کعبہ میں بلایا اور فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو سونے کے استعمال سے منع فرماتے نہیں سنا؟ ان سب نے کہا: ہاں! (ہم نے ضرور سنا ہے) حضرت معاویہ نے فرمایا: میں بھی اس بات پر گواہ ہوں (میں نے بھی سنا ہے۔)

۳۵۷ (۶۹). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ

يُوسُفَ، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، قَالَ :حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ :حَدَّثَنِي حُمْرَانُ، قَالَ :حَجَّ مُعَاوِيَةُ، فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ " :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ ثِيَابِ الْحَرِيرِ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ، قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ .قَالَ لَنَا أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ :قَتَادَةُ أَحْفَظُ مِنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، وَحَدِيثُهُ أَوْلَى بِالصَّوَابِ، وَبِاللهِ التَّوْفِيقُ(۶۹)

حضرت حمران نے فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا کیا تو انہوں نے انصار کے کچھ لوگوں کو کعبہ میں بلایا اور فرمایا: میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم

(۶۸)۹۷۳۲ i۔السنن الکبریٰ:۹۷۳۲،۹۷۳۳،۹۷۳۵،۹۷۳۶،۹۷۳۷
ii۔مسند ابوداؤد:۱۰۵۵ iii۔شرح مشکل الآثار:۳۲۴۹
iv۔المعجم الکبیر للطبرانی:۸۳۰ v۔السنن الکبریٰ بیہقی:۸۸۶۹

(۶۹)۹۷۳۳ i۔السنن الکبریٰ:۹۷۳۳،۹۷۳۲،۹۷۳۳،۹۷۳۵،۹۷۳۶،۹۷۳۷
ii۔مسند ابوداؤد:۱۰۵۵ iii۔شرح مشکل الآثار:۳۲۴۹
iv۔المعجم الکبیر للطبرانی:۸۳۰ v۔السنن الکبریٰ بیہقی:۸۸۶۹

نے رسول اللہ ﷺ کو ریشم کے کپڑوں سے منع فرماتے نہیں سنا؟ ان سب نے کہا: اللہ کی قسم! ہاں (سنا ہے۔) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں۔ ابو عبدالرحمٰن (امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ) نے کہا کہ عمارہ، یحییٰ کی نسبت زیادہ حافظ ہے اور اس کی حدیث درست اور صحیح ہونے کی زیادہ حق دار ہے۔

۳۵۸(۷۰). أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مَنْصُورٍ، عَنْ أَبِي وَائِلٍ، عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ، رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ قَالَ :نَزَلْتُ عَلَى أَبِي هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ طَعِينٌ فَأَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُودُهُ فَبَكَى أَبُو هَاشِمٍ قَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ :مَا يُبْكِيكَ يَا خَالِي أَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ أَمْ عَلَى الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوَتُهَا؟ قَالَ :كُلٌّ لَا، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ إِلَيَّ عَهْدًا وَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَبِعْتُهُ قَالَ :إِنَّكَ لَعَلَّكَ أَنْ

تُدْرِکَ أَمْوَالًا تُقْسَمُ بَيْنَ أَقْوَامٍ، فَإِنَّمَا يَكْفِيكَ مِنْ ذٰلِكَ خَادِمٌ وَمَرْكَبٌ فِي سَبِيلِ اللهِ فَأَدْرَكْتُ فَجَمَعْتُ(۷۰)

سمرہ بن سہیم بیان کرتے ہیں: میں ابو ہاشم بن عتبہ کے ہاں گیا جو طاعون کی بیماری میں مبتلا تھے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی ان کی عیادت کے لئے آئے، تو ابو ہاشم رونے لگے۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: اے ماموں! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ کیا آپ کو کوئی تکلیف ہو رہی ہے؟ یا آپ دنیا (چھوڑنے کی وجہ سے ایسا کر رہے ہیں) اس کی صفائی، تو رخصت ہو چکی ہے تو ابو ہاشم نے کہا: دونوں صورتیں نہیں ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے ایک عہد لیا تھا میری یہ خواہش تھی کہ میں اس کی پیروی کر لیتا۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا: ہو سکتا ہے تمہیں ایسے اموال ملیں جو لوگوں کے درمیان تقسیم کئے جائیں تو اس میں سے تمہارے لئے ایک خادم اور اللہ کی راہ میں جانے کے لئے ایک سواری کافی ہے"۔ تو میں نے لے کر جمع کیا ہے۔

---

(۷۰) i- السنن الکبری: ۹۷۲۵، ۹۷۲۴، ۷۹۲۵ ii- ترمذی: ۲۳۲۷ iii- نسائی: ۵۳۷۲
iv- ابن ماجہ: ۴۱۰۳ v- مسند احمد: ۱۵۶۶۳، ۲۲۴۹٦
vi- الآحاد والمثانی: ۵۵۷ vii- الکنی والاسماء: ۱/۱۷۹
viii- ابن حبان: ٦٦۸ ix- المعجم الکبیر للطبرانی: ۷۱۹۹، ۷۲۰۰
x- شعب الایمان: ۹۹۰۷

۳۵۹(۷۱). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ جَمْعٌ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ: أَتَعْلَمُونَ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبٍ عَلَى جِلْدِ النُّمُورِ؟ قَالُوا: اللّٰهُمَّ نَعَمْ.(۷۱)

حضرت ابو شیخ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا درانحالیکہ ان کے پاس اصحاب محمد ﷺ کا ایک مجمع لگا ہوا تھا کعبہ میں، آپ رضی اللہ عنہ نے کہا: کیا تم جانتے ہو نبی کریم ﷺ نے چیتوں کی کھال پر سواری سے منع فرمایا انہوں نے کہا اللہ کی قسم جی ہاں۔

۳٦۰(۷۲). أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ: حَدَّثَنَا أَسْبَاطٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ مَطَرٍ،

عَنْ أَبِي شَيْخٍ قَالَ :بَيْنَا نَحْنُ مَعَ مُعَاوِيَةَ إِذْ جَمَعَ رَهْطًا مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ قَالَ :أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُفْتَرَشَ جُلُودُ السِّبَاعِ؟ قَالُوا :اللهُمَّ نَعَمْ(٧٢)

حضرت ابو شیخ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جب آپ نے اصحاب محمد ﷺ کے ایک گروہ کو کعبہ میں جمع کیا اور فرمایا: کیا تم جانتے ہو نبی کریم ﷺ نے درندوں کی کھال بچھانے سے منع فرمایا، انہوں نے کہا: اللہ کی قسم جی ہاں۔

٣٦١(٧٣). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ كَثِيرٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يَحْيَى، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ الْهُنَائِيُّ، عَنْ أَبِي حِمَّانَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ لَهُمْ :

٩٧٣٠(٧١) i۔السنن الکبریٰ:٩٧٣٠ ii۔ابی داؤد:٤٢٣٩،١٧٩٤ iii۔نسائی:٥١٤٩
iv۔ابن ماجہ:٣٦٥٦ v۔جامع معمر بن راشد:١٩٩٢٧
vi۔مسند ابی داؤد:١٠٥٥ vii۔مسند احمد:١٦٩٠٩،١٦٨٦٤،١٦٨٤٤،١٦٨٣٣
٩٧٣١(٧٢) i۔السنن الکبریٰ:٩٧٣١ ii۔المعجم الکبیر للطبرانی:٥١١،٥١٠،٥٠٩
iii۔الاحادیث المختارہ:١٣٩٦ iv۔مصنف عبدالرزاق:٢١٦

نَشَدْتُكُمْ بِاللهِ، هَلْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَفَفِ النُّمُورِ؟ قَالُوا :نَعَمْ، قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ(٧٣)

حضرت ابوحمان سے مروی ہے کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بہت سے صحابہ کو کعبہ میں جمع کیا اور فرمایا کہ میں تم سے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں: کیا رسول اللہ ﷺ نے چیتوں کی کھال کو دباغنے سے منع فرمایا ہے؟ ان سب نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں۔

۳۶۲(۷۴). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ :حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ :حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ، عَنْ أَخِيهِ حِمَّانَ أَنَّ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، هَلْ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَفَفِ النُّمُورِ؟ قَالُوا :نَعَمْ قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ(۷۴)

۹ حضرت ابوشیخ اپنے بھائی حمان سے روایت کرتے ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے بہت سے صحابہ کو کعبہ میں جمع کیا اور فرمایا کہ میں تم سے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں: کیا رسول اللہ ﷺ نے چیتوں کی کھال کو دباغت سے منع فرمایا ہے؟ ان سب نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں۔

۹۷۳۲(۷۳) i۔السنن الکبریٰ:۹۷۳۲، ۹۷۳۳، ۹۷۳۴، ۹۷۳۵، ۹۷۳۶، ۹۷۳۷

ii۔مسند ابوداؤد:۱۰۵۵ iii۔شرح مشکل الآثار:۳۲۴۹

iv۔المعجم الکبیر للطبرانی:۸۳۰ v۔السنن الکبریٰ بیہقی:۸۸۶۹

۹۷۳۳(۷۴) i۔السنن الکبریٰ:۹۷۳۳، ۹۷۳۲، ۹۷۳۴، ۹۷۳۵، ۹۷۳۶، ۹۷۳۷

ii۔مسند ابوداؤد:۱۰۵۵ iii۔شرح مشکل الآثار:۳۲۴۹

iv۔المعجم الکبیر للطبرانی:۸۳۰ v۔السنن الکبریٰ بیہقی:۸۸۶۹

۳۶۳(۷۵). أَخْبَرَنِي شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ إِسْحَاقَ قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ :حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ قَالَ :حَدَّثَنِي حِمَّانُ قَالَ :حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ صَفَفِ النُّمُورِ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ(۷۵)

حضرت ابوحمان بیان کرتے ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج کیا انہوں نے انصار کی ایک جماعت کو کعبہ میں جمع کیا اور فرمایا کہ میں تم سے اللہ تعالیٰ کا واسطہ

دے کر پوچھتا ہوں: کیا رسول اللہ ﷺ نے چیتوں کی کھال کو دباغت سے منع فرمایا ہے؟ ان سب نے فرمایا: جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں بھی گواہی دیتا ہوں۔

۳۶۴(۷۶). أَخْبَرَنِي نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ :حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ بِشْرٍ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ يَحْيَى قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاق قَالَ :حَدَّثَنِي حِمَّانُ قَالَ :حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صَفَفِ النُّمُورِ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ ، قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ.(۷۶)

حضرت ابوحمان بیان کرتے ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا کیا انہوں نے انصار کی ایک جماعت کو کعبہ میں جمع کیا اور فرمایا کہ میں تم سے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو چیتوں کی کھال کو دباغت سے منع فرماتے نہیں سنا؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم جی ہاں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی گواہی دیتا ہوں۔

۹۷۳۴(۷۵) i۔السنن الکبریٰ:۹۷۳۴، ۹۷۳۲، ۹۷۳۳، ۹۷۳۵، ۹۷۳۶، ۹۷۳۷

ii۔مسند ابوداؤد:۱۰۵۵ iii۔شرح مشکل الآثار:۳۲۴۹

iv۔المعجم الکبیر للطبرانی:۸۳۰ v۔السنن الکبریٰ بیہقی:۸۸۶۹

۹۷۳۵(۷۶) i۔السنن الکبریٰ:۹۷۳۵، ۹۷۳۲، ۹۷۳۴، ۹۷۳۵، ۹۷۳۶، ۹۷۳۷

ii۔مسند ابوداؤد:۱۰۵۵ iii۔شرح مشکل الآثار:۳۲۴۹

iv۔المعجم الکبیر للطبرانی:۸۳۰ v۔السنن الکبریٰ بیہقی:۸۸۶۹

۳۶۵(۷۷). أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيدِ، عَنْ عُقْبَةَ، عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو إِسْحَاق قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو جُمَّازٍ قَالَ :حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ " :أَنْشُدُكُمُ اللهَ :أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صَفَفِ النُّمُورِ؟ "قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ(۷۷)

حضرت ابوجماز بیان کرتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا کیا، انہوں نے

انصار کی ایک جماعت کو کعبہ میں جمع کیا اور فرمایا کہ میں تم سے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو چیتوں کی کھال کو دباغنے سے منع فرماتے نہیں سنا؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم جی ہاں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی گواہی دیتا ہوں۔

۳۶۶(۷۸). أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ يُوسُفَ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ: حَدَّثَنِي الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ حَدَّثَنِي حُمْرَانُ قَالَ: حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللهِ، أَلَمْ تَسْمَعُوا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ صَفَفِ النُّمُورِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ(۷۸)

حضرت حمران بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا کیا، انہوں نے انصار کی ایک جماعت کو کعبہ میں جمع کیا اور فرمایا کہ میں تم سے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم نے رسول اللہ ﷺ کو چیتوں کی کھال کو دباغنے سے منع فرماتے نہیں سنا؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم جی ہاں، آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی گواہی دیتا ہوں۔

(۷۷)۹۷۳۶ i۔السنن الکبریٰ: ۹۷۳۶، ۹۷۳۳، ۹۷۳۲، ۹۷۳۳، ۹۷۳۵، ۹۷۳۶، ۹۷۳۷

ii۔مسند ابوداؤد: ۱۰۵۵ iii۔شرح مشکل الآثار: ۳۲۴۹

iv۔المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۳۰ v۔السنن الکبریٰ بیہقی: ۸۸۶۹

(۷۸)۹۷۳۷ i۔السنن الکبریٰ: ۹۷۳۷، ۹۷۳۳، ۹۷۳۲، ۹۷۳۳، ۹۷۳۵، ۹۷۳۶، ۹۷۳۷

ii۔مسند ابوداؤد: ۱۰۵۵ iii۔شرح مشکل الآثار: ۳۲۴۹

iv۔المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۳۰ v۔السنن الکبریٰ بیہقی: ۸۸۶۹

۳۶۷(۷۹). أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ قَالَ: أَخْبَرَنَا شَرِيكٌ، عَنْ أَبِي فَرْوَةَ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: خَطَبَ مُعَاوِيَةُ النَّاسَ فَقَالَ: إِنِّي مُحَدِّثُكُمْ بِحَدِيثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا سَمِعْتُمْ مِنْهُ فَصَدِّقُونِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَلْبَسُوا الذَّهَبَ إِلَّا مُقَطَّعًا، قَالُوا: سَمِعْنَا قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَنْ رَكِبَ النُّمُورَ لَمْ تَصْحَبْهُ الْمَلَائِكَةُ، قَالُوا:

سَمِعْنَا قَالَ :وَسَمِعْتُهُ يَنْهَى عَنِ الْمُتْعَةِ، قَالُوا :لَمْ نَسْمَعْ فَقَالَ :بَلَى، وَإِلَّا فَصَمَتَا(۷۹)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا میں تمہیں ایک حدیث بیان کرتا ہوں جس کو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے تم میں سے جس نے اس کو سنا ہو وہ میری تصدیق کرے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم سونا نہ پہنو مگر ریزہ ریزہ کرکے، انہوں نے کہا ہم نے سنا ہے اور میں نے حضور ﷺ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا جو چیتوں کی سواری کرے گا فرشتے اس کے پاس نہیں آئیں گے، انہوں نے کہا ہم نے سنا ہے، آپ نے فرمایا: میں نے آپ ﷺ کو متعہ سے منع فرماتے ہوئے سنا انہوں نے کہا ہم نے نہیں سنا، تو آپ نے کہا جی ہاں اگر چہ وہ خاموش تھے۔

۳۶۹(۸۰). أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ :أَخْبَرَنَا هُشَيْمٌ قَالَ: أَخْبَرَنَا الْمُغِيرَةُ وَذَكَرَ آخَرُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ وَرَّادٍ، كَاتِبِ الْمُغِيرَةِ :أَنَّ مُعَاوِيَةَ، كَتَبَ إِلَى الْمُغِيرَةِ :أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِحَدِيثٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَكَتَبَ إِلَيْهِ الْمُغِيرَةُ :إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلَاةِ :لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، خَالَفَهُ أَبُو عَوَانَةَ الْوَضَّاحُ، رَوَاهُ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ شِبَاكٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ الْمُغِيرَةِ وَلَمْ يَذْكُرْ وَرَّادًا(۸۰)

۹۷۳۸(۷۹) السنن الکبریٰ:۹۷۳۸

۹۸۸۰(۸۰)i۔السنن الکبریٰ:۹۸۸۰ ii۔نسائی:۱۳۴۳

iii۔مسند احمد:۱۸۱۹۹ iv۔السنن الکبریٰ للنسائی:۱۲۶۷

حضرت وراد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے کاتب تھے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو تحریر کیا میرے پاس وہ حدیث تحریر کرکے بھیج دو کہ جو تم نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنی ہو۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے اس ا

جواب لکھا کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا ہے جب آپ نماز کی ادائیگی کے بعد پھرتے: لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر تین مرتبہ۔

۳۷۰(۸۱). أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، عَنْ أَبِي عَوَانَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ شِبَاكٍ، عَنْ عَامِرٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّ مُعَاوِيَةَ، كَتَبَ إِلَيْهِ: أَنِ اكْتُبْ إِلَيَّ بِمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ فِي دُبُرِ الصَّلَاةِ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ(۸۱)

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ نے ان کی طرف لکھا میں یہ لکھ کر دیں جو آپ نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہو کہ نماز کے بعد کیا کہتے تھے۔ انہوں نے کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو سنا آپ نماز کے بعد فرمایا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ تنہا ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور تمام تعریفیں اسی کے شایان شان ہیں وہ ہر شے پر قدرت وطاقت والا ہے۔ اے اللہ جو آپ بخشیں کوئی اس کو روک نہیں سکتا اور آپ جو نہ بخشیں اس کو کوئی نہیں بخش سکتا اور آپ کے عذاب سے مالدار کو اس کی مالداری نہیں بچا سکتی۔

۹۸۸۱(۸۱) i۔ السنن الکبریٰ: ۹۸۸۱، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۹۸۸۱ ii۔ بخاری: ۸۴۴، ۶۳۳۰، ۷۲۹۲
iv۔ مسلم: ۵۹۳ v۔ ابوداؤد: ۱۵۰۵ vi۔ سنن نسائی: ۱۳۴۱، ۱۳۴۲
vii۔ مصنف ابی شیبہ: ۳۰۹۶، ۲۹۲۶۰ viii۔ مسند احمد: ۱۸۱۸۳، ۱۸۲۳۲
ix۔ دارمی: ۱۳۸۹ x۔ ابن خزیمہ: ۷۴۲
x۔ ابن حبان: ۲۰۰۷

۳۷۱(۸۲). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ مِسْعَرٍ، عَنْ مُجَمِّعٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ، وَسَمِعَ الْمُؤَذِّنَ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالَ"(۸۲)

حضرت ابوامامہ بن سہل سے روایت ہے کہ وہ نقل فرماتے تھے کہ میں نے حضرت معاویہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنا تو جس طریقہ سے مؤذن بیان کرتا تھا تو اسی طریقہ سے آپ ﷺ بھی کہتے جاتے تھے۔

۳۷۲(۸۳). أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ، عَنْ مُجَمِّعِ بْنِ يَحْيَى الْأَنْصَارِيِّ قَالَ :كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ، فَأَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ فَقَالَ :اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ، فَكَبَّرَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ :أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ، فَقَالَ :أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، فَتَشَهَّدَ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(۸۳)

حضرت مجمع بن یحییٰ انصاری سے روایت ہے کہ میں ایک روزہ حضرت ابوامامہ بن سہل کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران ایک مؤذن نے اذان دی تو اللہ اکبر اللہ اکبر کہا انہوں نے بھی دوبار اللہ اکبر اللہ اکبر کہا، پھر مؤذن نے اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا، انہوں نے بھی دومرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا۔ مؤذن نے اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا دو مرتبہ۔ انہوں نے بھی دومرتبہ اشہد ان محمدا رسول اللہ کہا کہا کہ مجھ سے حضرت معاویہ بن ابی سفیان نے حضرت رسول کریم ﷺ کا قول بیان فرمایا۔

۱۰۱۰۹(۸۲) i۔السنن الکبریٰ:۱۰۱۰۹، ۱۶۸۰ ii۔نسائی:۶۷۶ iii۔مسند ابویعلیٰ:۷۳۶۵
iv۔الدعا للطبرانی:۴۵۲ v۔المعجم الاوسط:۷۳۶۳ vi۔حلیۃ الاولیاء:۲۶۵/۷

۱۰۱۱۰(۸۳)۔i۔السنن الکبریٰ:۱۰۱۱۰، ۱۰۱۱۱، ۱۰۱۱۲، ۱۰۱۱۳ ii۔نسائی:۶۷۵
iii۔عمل الیوم واللیلۃ:۳۵۰ iv۔بخاری:۹۱۴ v۔نسائی:۶۷۷
vi۔مصنف عبدالرزاق:۱۸۴۴، ۱۸۴۵ vii۔مسند الحمیدی:۶۱۷
viii۔مصنف ابن ابی شیبہ:۲۳۵۶ ix۔مسند احمد:۱۶۸۲۸، ۱۶۸۳۱، ۱۶۸۶۲
x۔دارمی:۱۲۳۸، ۱۲۳۹

۳۷۳(۸۴). أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ :حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ مُجَمِّعٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيَ

يَقُولُ :أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ :وَأَنَا فَإِذَا سَمِعَهُ يَقُولُ :أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ قَالَ :وَأَنَا ثُمَّ سَكَتَ (۸۴)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی کریم ﷺ جب منادی (مؤذن) کو سنتے وہ کہتا اشھد ان لاالہ الا اللہ آپ ﷺ فرماتے میں بھی (گواہی دیتا ہوں) اور جب آپ اس کو اشھد ان محمد ارسول اللہ کہتا ہوا سنتے تو آپ ﷺ فرماتے میں بھی پھر آپ خاموش ہو گئے۔

۲۷۴(۸۵). حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ :حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو عَمْرٍو الْأَوْزَاعِيُّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ :كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَلَمَّا قَالَ الْمُؤَذِّنُ :اللهُ أَكْبَرُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ :اللهُ أَكْبَرُ، فَلَمَّا قَالَ :أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ، فَلَمَّا قَالَ :أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ، قَالَ مُعَاوِيَةُ :وَأَنَا أَشْهَدُ، ثُمَّ قَالَ هَكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ (۸۵)

۱۰۱۱۱(۸۴)۔i۔السنن الکبریٰ:۱۰۱۱۰،۱۰۱۱۱،۱۰۱۱۲،۱۰۱۱۳ ii۔نسائی:۶۷۵
iii۔عمل الیوم واللیلۃ:۳۵۰ iv۔بخاری:۹۱۴
v۔نسائی:۶۷۷ vi۔مصنف عبدالرزاق:۱۸۴۴،۱۸۴۵
vii۔مسند الحمیدی:۶۱۷ viii۔مصنف ابن ابی شیبہ:۲۳۵۶
ix۔مسند احمد:۱۶۸۲۸،۱۶۸۳۱،۱۶۸۶۲ x۔دارمی:۱۲۳۸،۱۲۳۹

۱۰۱۱۴(۸۵)۔i۔السنن الکبریٰ:۱۰۱۱۲،۱۰۱۱۰،۱۰۱۱۱،۱۰۱۱۲،۱۰۱۱۳
ii۔نسائی:۶۷۵ iii۔عمل الیوم واللیلۃ:۳۵۰
iv۔بخاری:۹۱۴ v۔نسائی:۶۷۷
vi۔مصنف عبدالرزاق:۱۸۴۴،۱۸۴۵ vii۔مسند الحمیدی:۶۱۷
viii۔مصنف ابن ابی شیبہ:۲۳۵۶ ix۔مسند احمد:۱۶۸۲۸،۱۶۸۳۱،۱۶۸۶۲
x۔دارمی:۱۲۳۸،۱۲۳۹

حضرت عیسیٰ بن طلحہ فرماتے ہیں ہم حضرت معاویہ کے پاس تھے تو جب مؤذن نے کہا

اللہ اکبر تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ اکبر، جب اس نے کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ آپ نے کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں، تو جب اس نے کہا اشہد ان محمد ا رسول اللہ حضرت معاویہ نے کہا اور میں بھی گواہی دیتا ہوں پھر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے تمہارے نبی کو اسی طرح فرماتے ہوئے سنا۔

۳۷۵(۸۶). أَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسَى قَالَ :حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ :قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ : أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، أَنَّ عِيسَى بْنَ عُمَرَ أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ قَالَ :إِنِّي عِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ، فَقَالَ كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ، حَتَّى إِذَا قَالَ :حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ :لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، فَلَمَّا قَالَ :حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ :لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ ذَلِكَ(۸۶)

حضرت علقمہ بن وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ اس دوران ان کے مؤذن نے اذان دی تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طریقہ سے کہا جس طریقہ سے مؤذن نے کہا جس وقت مؤذن نے حی علی الصلوۃ کہا تو انہوں نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا جس وقت اس نے حی علی الفلاح کہا تو انہوں نے لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہا پھر وہی کہا جو کہ مؤذن نے کہا اس کے بعد کہا کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے اسی طریقہ سے سنا آپ ﷺ بھی اسی طریقہ سے کہا کرتے تھے۔

۱۰۱۱۳(۸۶) i۔السنن الکبریٰ:۱۰۱۱۳،۰۱۱۱،۱۰۱۱۰،۱۰۱۱۱،۱۰۱۱۲،۱۰۱۱۳ ii۔نسائی:۶۷۵
iii۔عمل الیوم واللیلۃ:۳۵۰ iv۔بخاری:۹۱۴ v۔نسائی:۶۷۷
vi۔مصنف عبدالرزاق:۱۸۴۴،۱۸۴۵ vii۔مسند الحمیدی:۶۱۷
viii۔مصنف ابن ابی شیبہ:۲۳۵۶ ix۔مسند احمد:۱۶۸۲۸،۱۶۸۳۱،۱۶۸۶۲
x۔دارمی:۱۲۳۸،۱۲۳۹

۳۷۶(۸۷). أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ، قَالَ:

سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ بَحِيرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، قَالَ :كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لا يَنَامُ حَتَّى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُولُ :إِنَّ فِيهِنَّ آيَةً كَأَلْفِ آيَةٍ قَالَ مُعَاوِيَةُ :إِنَّ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ كَانُوا يَجْعَلُونَ الْمُسَبِّحَاتِ سِتًّا : سُورَةَ الْحَدِيدِ وَالْحَشْرِ وَالْحَوَارِيِّينَ وَسُورَةَ الْجُمُعَةِ وَالتَّغَابُنِ وَسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى، قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ :وَجَدْتُ عَلَى حَاشِيَةِ الْكِتَابِ بِحِذَاءِ هَذَا الْحَدِيثِ سَوَادًا، فَمِنْ أَجْلِ ذَلِكَ لَمْ أَكْتُبْ حَدَّثَنَا.(۸۷)

حضرت خالد بن معدان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوتے نہ تھے جب تک کہ آپ مسبحات نہ پڑھ لیتے اور فرماتے ہیں کہ ان میں آیات ہزار آیتوں کی طرح ہوتی تھیں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کچھ اہل علم مسبحات ان چھ کو قرار دیتے تھے: سورۃ الحدید، حشر، حواریین، جمعہ، تغابن اور سورۃ الاعلیٰ۔

۳۷۷(۸۸).أَخْبَرَنَا أَبُو صَالِحٍ الْمَكِّيُّ، حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ يَعْنِي ابْنَ عِيَاضٍ، عَنْ حُصَيْنٍ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، قَالَ :أَتَيْتُ الرَّبَذَةَ فَدَخَلْتُ عَلَى أَبِي ذَرٍّ فَقُلْتُ :مَا أَنْزَلَكَ هَذَا؟ قَالَ :كُنْتُ بِالشَّامِ فَقَرَأْتُ هَذِهِ الْآيَةَ (وَالَّذِينَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُونَهَا) (التوبة34 :) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :لَيْسَتْ هَذِهِ الْآيَةُ نَزَلَتْ فِينَا، إِنَّمَا هِيَ فِي أَهْلِ الْكِتَابِ، فَقُلْتُ :إِنَّهَا فِينَا وَفِي أَهْلِ الْكِتَابِ، إِلَى أَنْ كَانَ قَوْلٌ وَتَنَازُعٌ، وَكَتَبَ إِلَى عُثْمَانَ يَشْكُونِي، كَتَبَ إِلَيَّ عُثْمَانُ رَحِمَهُ اللهُ أَنِ اقْدَمْ، فَقَدِمْتُ الْمَدِينَةَ فَكَثُرَ وَرَائِي النَّاسُ كَأَنَّهُمْ لَمْ يَرَوْنِي قَطُّ، فَدَخَلْتُ عَلَى عُثْمَانَ فَشَكَوْتُ إِلَيْهِ ذَلِكَ، فَقَالَ :تَنَحَّ، وَكُنْ قَرِيبًا، فَنَزَلْتُ هَذَا الْمَنْزِلَ، وَاللهِ لَوْ أُمِّرَ عَلَيَّ حَبَشِيٌّ مَا عَصَيْتُهُ وَلَا أَرْجِعُ عَنْ قَوْلِي (۸۸)

(۸۷)۱۰۴۸۴ i۔السنن الکبریٰ:۱۰۴۸۳ ii۔داری:۳۴۶۷
iii۔عمل الیوم واللیلۃ:۷۱۵

(۸۸)۱۱۱۴۵۔ i۔السنن الکبریٰ:۱۱۱۴۵ ii۔بخاری:۱۴۰۶، ۴۶۶۰
iii۔مصنف ابن ابی شیبہ:۱۰۶۹۶، ۳۰۶۱۰ iv۔مسند البزار:۳۸۹۵
v۔تہذیب الآثار:۴۹۲

زید بن وہب سے روایت ہے کہ میں ربذہ سے گزرا تو میں حضرت ابوذر کے پاس آیا تو میں عرض گزار ہوا کہ آپ یہاں کیوں مقیم ہیں؟ فرمایا کہ میں شام میں تھا تو میرا اور حضرت معاویہ کا آیت والذین یکنزون الذهب والفضه ولا ینفقو نهافی سبیل الله میں اختلاف ہو گیا۔ معاویہ کہتے کہ یہ اہل کتاب کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ میں نے کہا کہ ان کے اور ہمارے متعلق نازل ہوئی ہے، اس پر میرا اوران کا اختلاف رہا تو انہوں نے حضرت عثمان کو میری شکایت لکھ بھیجی ،حضرت عثمان نے مجھے مدینہ منورہ آنے کے لئے لکھا۔ میں چلا گیا تو لوگوں کا میرے گرد ہجوم لگ گیا، گویا پہلے انہوں نے مجھے دیکھا ہی نہیں تھا۔ میں نے حضرت عثمان سے اس بات کا ذکر کیا تو مجھ سے فرمایا: اگر آپ چاہیں تو میرے پاس ٹھہر جائیں۔ اس بات نے مجھے یہاں آباد کیا ہے۔ اگر مجھ پر حبشی کو بھی حاکم بنایا جائے تو میں اس کی نافرمانی نہیں کروں گا اور نہ میں اپنی بات سے پھروں گا۔

۳۷۸(۸۹). عَنْ سُوَيْدِ بْنِ نَصْرٍ، عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ، عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ الْوَلِيدِ بْنِ أَبِي الْوَلِيدِ الْمَدِينِيِّ، أَنَّ عُقْبَةَ بْنَ مُسْلِمٍ، حَدَّثَهُ، أَنَّ شُفَيًّا حَدَّثَهُ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَدِينَةَ، فَإِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَقَالَ :مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا : أَبُو هُرَيْرَةَ، فَدَنَوْتُ مِنْهُ حَتَّى قَعَدْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُوَ يُحَدِّثُ النَّاسَ، فَلَمَّا سَكَتَ وَخَلَا، قُلْتُ لَهُ :أَسْأَلُكَ بِحَقٍّ وَبِحَقٍّ لَمَا حَدَّثْتَنِي حَدِيثًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتَهُ وَعَلِمْتَهُ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ :أَفْعَلُ، لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَلْتُهُ وَعَلِمْتُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً، فَمَكَثْنَا قَلِيلًا ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ :لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْبَيْتِ، مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً، ثُمَّ أَفَاقَ فَمَسَحَ وَجْهَهُ، فَقَالَ :أَفْعَلُ لَأُحَدِّثَنَّكَ حَدِيثًا حَدَّثَنِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَهُوَ فِي هَذَا الْبَيْتِ، مَا مَعَنَا أَحَدٌ غَيْرِي وَغَيْرُهُ، ثُمَّ نَشَغَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَشْغَةً شَدِيدَةً، ثُمَّ مَالَ خَارًّا عَلَى وَجْهِهِ فَأَسْنَدْتُهُ عَلَيَّ طَوِيلًا، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ :حَدَّثَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :أَنَّ اللهَ

تَبَارَکَ وَتَعَالَى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَنْزِلُ إِلَى الْعِبَادِ لِيَقْضِيَ بَيْنَهُمْ وَكُلُّ أُمَّةٍ جَاثِيَةٌ، فَأَوَّلُ مَنْ يَدْعُو بِهِ: رَجُلٌ جَمَعَ الْقُرْآنَ، وَرَجُلٌ قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ، وَرَجُلٌ كَثِيرُ الْمَالِ، فَيَقُولُ اللهُ لِلْقَارِءِ: أَلَمْ أُعَلِّمْكَ مَا أَنْزَلْتُ عَلَى رَسُولِي؟ قَالَ: بَلَى يَا رَبِّ. قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا عَلِمْتَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: كَذَبْتَ وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ، وَيَقُولُ اللهُ: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: إِنَّ فُلَانًا قَارِءٌ، فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ. وَيُؤْتَى بِصَاحِبِ الْمَالِ فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: أَلَمْ أُوَسِّعْ عَلَيْكَ حَتَّى لَمْ أَدَعْكَ تَحْتَاجُ إِلَى أَحَدٍ؟ قَالَ: بَلَى يَا رَبِّ. قَالَ: فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيمَا آتَيْتُكَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَصِلُ الرَّحِمَ وَأَتَصَدَّقُ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: كَذَبْتَ، وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ، وَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ جَوَادٌ، فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ. وَيُؤْتَى بِالَّذِي قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللهِ، فَيَقُولُ اللهُ لَهُ: فِي مَاذَا قُتِلْتَ؟ فَيَقُولُ: أُمِرْتُ بِالْجِهَادِ فِي سَبِيلِكَ، فَقَاتَلْتُ حَتَّى قُتِلْتُ، فَيَقُولُ اللهُ تَعَالَى لَهُ: كَذَبْتَ، وَتَقُولُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ: كَذَبْتَ، وَيَقُولُ اللهُ: بَلْ أَرَدْتَ أَنْ يُقَالَ: فُلَانٌ جَرِيءٌ، فَقَدْ قِيلَ ذَاكَ "ثُمَّ ضَرَبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رُكْبَتِي، فَقَالَ: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، أُولَئِكَ الثَّلَاثَةُ أَوَّلُ خَلْقِ اللهِ تُسَعَّرُ بِهِمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَالَ الْوَلِيدُ أَبُو عُثْمَانَ: فَأَخْبَرَنِي عُقْبَةُ بْنُ مُسْلِمٍ أَنَّ شُفَيًّا هُوَ الَّذِي دَخَلَ عَلَى مُعَاوِيَةَ فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا. قَالَ أَبُو عُثْمَانَ: وَحَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ أَبِي حَكِيمٍ أَنَّهُ كَانَ سَيَّافًا لِمُعَاوِيَةَ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ رَجُلٌ، فَأَخْبَرَهُ بِهَذَا عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: قَدْ فُعِلَ بِهَؤُلَاءِ هَذَا، فَكَيْفَ بِمَنْ بَقِيَ مِنَ النَّاسِ؟ ثُمَّ بَكَى مُعَاوِيَةُ بُكَاءً شَدِيدًا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ هَالِكٌ، وَقُلْنَا: قَدْ جَاءَنَا هَذَا الرَّجُلُ بِشَرٍّ، ثُمَّ أَفَاقَ مُعَاوِيَةُ، وَمَسَحَ عَنْ وَجْهِهِ، وَقَالَ: صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ: (مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ) (هود16 :)(۸۹)

۱۱۸۲۴(۸۹) i۔السنن الکبریٰ:۱۱۸۲۴ ii۔ترمذی:۲۳۸۲ iii۔ابن حبان:۴۰۸
iv۔شرح السنۃ للبغوی:۴۱۴۳ v۔موردالظمآن:۲۵۰۲

عقبہ بن مسلم بیان کرتے ہیں: شُفی اصحی نے انہیں یہ بات بتائی کہ ایک مرتبہ وہ مدینہ منورہ میں داخل ہوئے، تو وہاں ایک صاحب موجود تھے جن کے اردگرد لوگ بھی موجود تھے۔ شُفی نے دریافت کیا: یہ کون صاحب ہیں، تو لوگوں نے بتایا: یہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں۔ شُفی کہتے ہیں: میں ان کے قریب ہو کر ان کے سامنے آ کر بیٹھ گیا۔ وہ لوگوں کے ساتھ بات چیت کر رہے تھے جب وہ خاموش ہوئے اور تنہا رہ گئے، تو میں نے ان سے دریافت کیا: میں آپ کو اپنے حق کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ آپ مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے نبی اکرم ﷺ کی زبانی سنی ہو اور آپ نے اسے سمجھا ہو اور جان لیا ہو، تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں ایسا کرتا ہوں میں تمہیں ایک ایسی حدیث بتاتا ہوں جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بتائی تھی اور میں نے اسے سمجھا بھی تھا، اور جان بھی لیا تھا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک سسکی لی پھر تھوڑا وقت گزر گیا جب ان کی طبیعت سنبھلی، تو انہوں نے فرمایا میں تمہیں ایک ایسی حدیث سناتا ہوں جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے سنائی تھی اس وقت اس گھر میں، میں اور نبی اکرم ﷺ موجود تھے۔ میرے اور نبی اکرم ﷺ کے علاوہ ہمارے ساتھ اور کوئی موجود نہیں تھا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دوسری مرتبہ سسکی لی پھر وہ تھوڑی دیر خاموش رہے، جب ان کی طبیعت سنبھلی، تو انہوں نے اپنے چہرے سے پسینہ صاف کیا اور بولے: میں ایسا کرتا ہوں میں ایک ایسی حدیث بیان کروں گا، جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے بیان کی تھی۔ اس وقت اس گھر میں، میں اور نبی اکرم ﷺ تھے۔ میرے ساتھ کوئی موجود نہیں تھا پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے زیادہ زور سے سسکی لی اور وہ اپنے چہرے کے بل گرنے کی طرح آگے کی طرف جھکے اس مرتبہ ان کی یہ کیفیت طویل ہوئی پھر جب ان کی طبیعت سنبھلی، تو انہوں نے بتایا: نبی اکرم ﷺ نے مجھے یہ بات بتائی تھی:

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کیلئے نزول فرمائیں گے۔ اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی۔ پس جنہیں سب سے پہلے بلایا جائے گا۔ وہ تین شخص ہوں گے۔ ایک حافظ قرآن، دوسرا شہید اور تیسرا دولتمند شخص۔ اللہ تعالیٰ قاری سے پوچھے گا کیا میں نے تمہیں وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول ﷺ پر نازل کی۔ عرض کرے گا کیوں نہیں یا اللہ۔

اللہ تعالیٰ پوچھیں گے تو نے اپنے حاصل کردہ علم کے مطابق کیا عمل کیا۔ وہ عرض کرے گا میں اسے دن اور رات پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو۔ اسی طرح فرشتے بھی اسے جھوٹا کہیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تم اس لئے ایسا کرتے تھے کہ لوگ کہیں فلاں شخص قاری ہے۔ (یعنی شہرت اور ریا کاری کی وجہ سے ایسا کرتے تھے) چنانچہ وہ تو کہہ دیا گیا۔ پھر مالدار آدمی کو پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا۔ کیا میں نے تمہیں مال میں اتنی وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا۔ وہ عرض کرے گا ہاں یا اللہ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری دی ہوئی دولت سے کیا عمل کیا۔ وہ کہے گا میں قرابتداروں سے صلہ رحمی کرتا اور خیرات کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے۔ فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں بڑا سخی ہے۔ سو ایسا کیا جا چکا۔ پھر شہید کو لایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو کس لئے قتل ہوا۔ وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیا۔ پس میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ شہید ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا تو نے جھوٹ کہا۔ فرشتے بھی کہیں گے جھوٹا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تیری نیت یہ تھی کہ لوگ فلاں بڑا بہادر ہے۔ پس یہ بات کہی گئی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر نبی اکرم ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے زانوں پر مارتے ہوئے فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں سب سے پہلے ان ہی تین آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔ ولید ابو عثمان مدائنی کہتے ہیں مجھے عقبہ نے بتایا کہ یہی شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور انہیں حدیث سنائی۔ ابو عثمان کہتے ہیں مجھے علاء بن حکیم نے بتایا کہ یہ شخص حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جلاد تھے۔ کہتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بتائی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان تینوں کا یہ حشر ہے تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اتنا روئے یہاں تک کہ ہم سوچنے لگے کہ وہ اب فوت ہو جائیں گے۔ اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پاس شر لے کر آیا ہے۔ پھر جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے چہرہ پونچھا اور فرمایا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر یہ آیت پڑھی "من کان یرید الحیوۃ الدنیا......" جو شخص دنیاوی زندگی اور اس کی رونق چاہتا ہے ہم ایسے لوگوں کے اعمال کا بدلہ دنیا میں دے دیتے ہیں اور اس میں کوئی کمی نہیں رکھتے۔ یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے

سوا کچھ نہیں۔ پس جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا وہ ضائع ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہو گئے۔

۱۲۔ مرویات احمد بن حنبل

۱۹ (۱). حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَنَا هِشَامٌ الدَّسْتَوَائِيُّ، قَالَ أَبِي :وَأَبُو عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ، قَالَ :حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ أَبُو عَامِرٍ، فِي حَدِيثِهِ، قَالَ :حَدَّثَنِي عِيسَى بْنُ طَلْحَةَ، قَالَ :دَخَلْنَا عَلَى مُعَاوِيَةَ، فَنَادَى الْمُنَادِي بِالصَّلَاةِ، فَقَالَ :اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ :اللَّهُ أَكْبَرُ، اللَّهُ أَكْبَرُ ، فَقَالَ :أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، قَالَ مُعَاوِيَةُ :وَأَنَا أَشْهَدُ -قَالَ أَبُو عَامِرٍ :أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ -قَالَ :أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ مُعَاوِيَةُ :وَأَنَا أَشْهَدُ -قَالَ أَبُو عَامِرٍ :أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ يَحْيَى :فَحَدَّثَنَا رَجُلٌ أَنَّهُ لَمَّا -قَالَ :حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ :لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ، قَالَ مُعَاوِيَةُ: هَكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ(۱)

عیسیٰ بن طلحہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، اسی اثناء میں مؤذن نے اذان دینا شروع کر دی، جب اس نے الله اکبر الله اکبر کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی الله اکبر الله اکبر کہا، جب اس نے اشهد ان لا اله الا الله کہا تو انہوں نے کہا وانا شهد جب اس نے اشهد ان محمدا رسول الله کہا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی وانا اشھد کہا، جب اس نے حي علی الصلاة کہا تو انہوں نے کہا لاحول ولا قوة الا بالله اور فرمایا کہ میں نے تمہارے نبی ﷺ کو بھی اسی طرح اذان کا جواب دیتے ہوئے سنا ہے۔

۲.(۲) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، قَالَ :قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِينَةَ، فَخَطَبَنَا، وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ، فَقَالَ :مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُودَ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ " فَسَمَّاهُ :الزُّورَ أَوِ الزَّبْرَ "شَكَّ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ(۲)

۱۶۸۲۸(۱)۔ا۔ مسند احمد: ۱۶۸۲۸ ا۱۔ ابن خزیمہ: ۴۱۴ ۱۱۱۔ بخاری: ۶۱۲

iv۔ابن حبان:۱۶۸۴

۸۲۹ (۲)۔ i۔مسند احمد:۱۶۸۲۹ ii۔مسلم:۲۱۲۷ iii۔بخاری:۳۴۸۸

iv۔مسند ابی داوٗد:۱۰۵۶ v۔مصنف ابی شیبہ:۲۵۲۲۸

vi۔السنن الکبری نسائی:۹۳۱۵ vii۔ابن حبان:۵۵۱۱

۲۔سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا، جس میں بالوں کا ایک گچھا نکال کر دکھایا اور فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح تو صرف یہودی کرتے ہیں، نبی علیہ السلام کو جب یہ بات معلوم ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے اسے ''جھوٹ'' کا نام دیا تھا۔

۳(۳). حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا مِجْلَزٍ، قَالَ: دَخَلَ مُعَاوِيَةُ، عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَابْنِ عَامِرٍ، قَالَ: فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ، وَلَمْ يَقُمِ ابْنُ الزُّبَيْرِ، قَالَ: وَكَانَ الشَّيْخُ أَوْزَنَهُمَا، قَالَ: فَقَالَ: مَهْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ عِبَادُ اللَّهِ قِيَامًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ(۳)

۳۔ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ابن عامر کے یہاں گئے، ابن عامر تو ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے لیکن ابن زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے نہیں ہوئے، اور شیخ ان دونوں پر بھاری تھے، وہ کہنے لگے کہ رک جاؤ، نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ کے بندے اس کے سامنے کھڑے رہیں، اسے جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لینا چاہئے۔

۴(۴). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَحْمَدَ: وَجَدْتُ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ قَالَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ وَهُوَ الْبُرْسَانِيُّ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ يَحْيَى، أَنَّ عِيسَى بْنَ عُمَرَ، أَخْبَرَهُ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ، قَالَ: إِنِّي لَعِنْدَ مُعَاوِيَةَ إِذْ أَذَّنَ مُؤَذِّنُهُ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ، كَمَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ، حَتَّى إِذَا قَالَ: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ فَلَمَّا قَالَ: حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، وَقَالَ بَعْدَ ذَلِكَ مَا قَالَ

الْمُؤَذِّنُ، ثُمَّ قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ذٰلِكَ(۴)

۸۳۰(۳)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۳۰ ii۔ابوداؤد:۵۲۲۹ iii۔ترمذی:۲۷۵۵

۸۳۱(۴)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۳۱ ii۔نسائی:۶۷۷

iii۔سنن الکبریٰ(نسائی):۱۶۵۲،۱۰۱۱۳

(۴) علقمہ بن وقاص رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ مؤذن اذان دینے لگا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی وہی کلمات دہرانے لگے، جب اس نے حی علی الصلاۃ کہا تو انہوں نے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہا، حی علی الفلاح کے جواب میں بھی یہی کہا، اس کے بعد مؤذن کے کلمات دہراتے رہے، پھر فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہی فرماتے ہوئے سنا ہے۔

۵(۵)۔حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، دَخَلَ عَلَى عَائِشَةَ، فَقَالَتْ لَهُ :أَمَا خِفْتَ أَنْ أُقْعِدَ لَكَ رَجُلًا فَيَقْتُلَكَ؟ فَقَالَ :مَا كُنْتِ لِتَفْعَلِي وَأَنَا فِي بَيْتِ أَمَانٍ، وَقَدْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ -يَعْنِي :-الْإِيمَانُ قَيْدُ الْفَتْكِ، كَيْفَ أَنَا فِي الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَكِ، وَفِي حَوَائِجِكِ؟ قَالَتْ :صَالِحٌ، قَالَ :فَدَعِينَا وَإِيَّاهُمْ حَتَّى نَلْقَى رَبَّنَا عَزَّ وَجَلَّ(۵)

(۵) ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے یہاں حاضر ہوئے، انہوں نے فرمایا کیا تمہیں اس بات کا خطرہ نہیں ہوا کہ میں ایک آدمی کو بٹھادوں گی اور وہ تمہیں قتل کردے گا؟ وہ کہنے لگے کہ آپ ایسا نہیں کرسکتیں، کیونکہ میں امن وامان والے گھر میں ہوں، اور میں نے نبی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ایمان بہادری کو بیڑی ڈال دیتا ہے، آپ یہ بتایئے کہ میرا آپ کے ساتھ اور آپ کی ضروریات کے حوالے سے رویہ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا صحیح ہے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا تو پھر ہمیں اور انہیں چھوڑ دیجئے تا آنکہ ہم اپنے پروردگار سے جاملیں۔

۶(۶) - حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ :حَدَّثَنَا هَمَّامٌ، قَالَ :حَدَّثَنَا قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ

الْهُنَائِيِّ، قَالَ: كُنْتُ فِي مَلَإٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ، قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا

۸۳۲(۵)۔ أ۔ مسند احمد: ۱۶۸۳۲

أَشْهَدُ، قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النُّمُورِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ، قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ، قَالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ، قَالَ: أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ، أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جَمْعٍ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ؟ قَالُوا: أَمَّا هَذَا، فَلَا، قَالَ: أَمَا إِنَّهَا مَعَهُنَّ(۲)

(۶) ابوشیخ ہنائی کہتے ہیں کہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ میں آپ لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں، پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے مردوں کو سونا پہننے سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ معمولی سا ہو؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں۔

پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے چیتے کی سواری سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں، پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی علیہ السلام

نے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے حج اور عمرے کو ایک سفر میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ

۸۳۳(۲)۔i مسند احمد ۱۶۸۳۳، ۱۶۹۰۹، ۱۹۸۴۹ ii۔بخاری: ۵۸۲۹ iii۔ابوداؤد: ۴۱۳۱
iv۔نسائی: ۵۱۴۹، ۵۱۵۹ v۔المنتخب من مسند عبد بن حمید: ۴۱۹
vi۔مسند البزار: ۲۸۷۷ vii۔سنن الکبریٰ للنسائی: ۹۳۹۸، ۹۵۲۶، ۹۵۲۷
viii۔مستخرج ابی عوانہ: ۸۴۸۴ ix۔شرح معانی الآثار: ۲۶۵۷
x۔ابن حبان: ۵۴۰۶ xi۔المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۲۵

بات ہم نہیں جانتے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ بات بھی ثابت شدہ ہے اور پہلی باتوں کے ساتھ ہے۔

۷(۷) - حَدَّثَنَا عَفَّانُ، قَالَ: حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، قَالَ: أَخْبَرَنَا جَبَلَةُ بْنُ عَطِيَّةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ(۷)

(۷) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

۸(۸). حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، قَالَ: حَدَّثَنِي مَرْحُومُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبُو نَعَامَةَ السَّعْدِيُّ، عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، قَالَ: خَرَجَ مُعَاوِيَةُ، عَلَى حَلْقَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ، قَالَ: آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَاكَ؟ قَالُوا: آللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَاكَ، قَالَ: أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَمَا كَانَ أَحَدٌ بِمَنْزِلَتِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَلَّ عَنْهُ حَدِيثًا مِنِّي، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَقَالَ: مَا أَجْلَسَكُمْ؟ قَالُوا: جَلَسْنَا نَذْكُرُ اللَّهَ عَزَّ

وَجَلَّ، وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِلْإِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ، قَالَ :آللّٰهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ؟ قَالُوا :آللّٰهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذٰلِكَ، قَالَ :أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ، وَإِنَّهُ أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ(۸)

۸۳۴(۷)۔ i۔مسند احمد:۱۶۸۳۴ ii۔ترمذی:۳۶۳۵

iii۔مصنف ابن شیبہ:۳۱۰۴۸، ۳۱۰۴۹، ۲۵۰۱۰ iv۔مسند البزار ا:۱۷۰۰

v۔مسند ابی یعلی:۵۸۵۵ vi۔حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء:ج ۵،ص ۱۴۶

vii۔القضاء والقدر بیہقی:۱۶۴ viii۔جامع بیان العلم وفضلہ:۸۷

۸۳۵(۸)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۳۵ ii۔مسند احمد مسلم:۲۷۰۱ iii۔ترمذی:۳۳۷۹

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ مسجد میں ایک حلقہ ذکر کے پاس آئے اور ان سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو کس چیز نے یہاں بٹھا رکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا ہم لوگ بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے انہیں قسم دے کر پوچھا کیا واقعی آپ لوگوں کو یہاں اسی چیز نے بٹھا رکھا ہے؟ انہوں نے قسم کھا کر جواب دیا کہ ہم صرف اسی مقصد کے لئے بیٹھے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے آپ لوگوں کو قسم کھانے پر اس لئے مجبور نہیں کیا کہ میں آپ کو جھوٹا سمجھتا ہوں، مجھ سے زیادہ کم احادیث نبویہ بیان کرنے والا کوئی نہ ہوگا، بات دراصل یہ ہے کہ ایک مرتبہ نبی علیہ السلام بھی اپنے صحابہ کے ایک حلقے میں تشریف لے گئے اور انہوں نے بھی اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم سے یہی سوال وجواب کیے تھے اور ان سے قسم لی تھی اور بعد میں فرمایا تھا کہ میں نے تمہیں قسم کھانے پر اس لئے مجبور نہیں کیا کہ میں تمہیں جھوٹا سمجھتا ہوں، بلکہ میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا تھا کہ اس وقت اللہ اپنے فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرما رہا ہے۔

۹(۹) - حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ يَعْنِي ابْنَ سَلَمَةَ، أَخْبَرَنَا قَيْسٌ، عَنْ عَطَاءٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ بْنِ حَرْبٍ أَخَذَ مِنْ أَطْرَافِ -يَعْنِي- شَعَرَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ بِمِشْقَصٍ مَعِي وَهُوَ مُحْرِمٌ، وَالنَّاسُ يُنْكِرُونَ ذٰلِكَ(۹)

عطاء کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے کاٹے تھے، اس وقت نبی علیہ السلام حالت احرام میں تھے یہ ایام عشر کی بات

ہے، لیکن کچھ لوگ اس کا انکار کرتے ہیں۔

۱۰(۱۰) - حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ :أَنْبَأَنِي سَعْدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ :كَانَ مُعَاوِيَةُ، قَلَّمَا يُحَدِّثُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا، وَيَقُولُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قَلَّمَا يَدَعُهُنَّ، أَوْ يُحَدِّثُ بِهِنَّ فِي الْجُمَعِ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوٌ خَضِرٌ، فَمَنْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ، فَإِنَّهُ الذَّبْحُ.(۱۰)

۸۳۶(۹)۔ i۔ مسند احمد: ۱۶۸۳۶
۸۳۷(۱۰)۔ i۔ مسند احمد: ۱۶۸۳۷، ۱۶۸۴۶، ۱۶۹۰۴ ii۔ شرح مشکل الآثار: ۱۶۸۷، ۴۸۹۷
iii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۱۵ iv۔ شعب الایمان: ۹۸۲۵

معبد جہنی کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بہت کم نبی علیہ السلام کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تھے، البتہ یہ کلمات اکثر جگہوں پر نبی علیہ السلام کے حوالے سے ذکر کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمالیتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتے ہیں، اور یہ دنیا کا مال بڑا شیریں اور سرسبز وشاداب ہوتے ہیں، تو جو شخص اسے اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے، اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے، اور منہ پر تعریف کرنے سے بچو کیونکہ یہ اس شخص کو ذبح کردینا ہے۔

۱۱(۱۱) - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ :أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :لَا تُبَادِرُونِي بِرُكُوعٍ وَلَا بِسُجُودٍ، فَإِنَّهُ مَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُونِي إِذَا رَفَعْتُ، وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ تُدْرِكُونِي إِذَا رَفَعْتُ إِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ(۱۱)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا مجھ سے پہلے رکوع سجدہ نہ کیا کرو، کیونکہ جب میں تم سے پہلے رکوع کروں گا تو میرے سر اٹھانے سے پہلے تم بھی مجھے رکوع میں پالو گے اور جب تم سے پہلے سجدہ کروں گا تو میرے سر اٹھانے سے پہلے تم بھی مجھے سجدہ میں پالو گے، یہ بات میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ اب میرا جسم بھاری ہو گیا ہے۔

۱۲(۱۲) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، قَالَ: قَالَ مُعَاوِيَةُ عَلَى الْمِنْبَرِ :اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ سَمِعْتُ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ(۱۲)

۸۳۸(۱۱)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۳۸ ii۔ابوداؤد:۶۱۹ iii۔معرفۃ السنن والآثار:۲۳۵۳

۸۳۹(۱۲)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۳۹،۱۸۱۸۳،۱۸۲۳۲،۱۶۸۴۳ ii۔المعجم الکبیر:۸۳۸

iii۔السنن الکبریٰ للبیہقی ۶۱۲۰ iv۔بخاری:۸۴۴،۶۳۳۰،۷۲۹۲

vi۔مسلم:۵۹۳ vii۔ابوداؤد:۱۵۰۵،۴۲۳۹

viii۔سنن نسائی:۱۳۴۱،۱۳۴۲ ix۔مصنف ابی شیبہ:۳۰۹۶،۲۹۲۶۰

x۔دارمی:۱۳۸۹ xi۔سنن کبریٰ:۱۲۶۵،۱۲۶۶،۹۸۸۱

xii۔ابن خزیمہ:۷۴۲ xiii۔ابن حبان:۲۰۰۷

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ منبر پر یہ کلمات کہے اے اللہ! جسے تو دے، اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے تو روک لے، اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ذی عزت کو آپ کے سامنے اس کی عزت نفع نہیں پہنچا سکتی، اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمالیتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے، میں نے یہ کلمات اسی منبر پر نبی علیہ السلام سے سنے ہیں۔

۱۳(۱۳) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا أَبُو الْمُعْتَمِرِ، عَنِ ابْنِ سِيرِينَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :لَا تَرْكَبُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ قَالَ ابْنُ سِيرِينَ: وَكَانَ مُعَاوِيَةُ، لَا يُتَّهَمُ فِي الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ " :يُقَالُ لَهُ :الْحَبَرِيُّ يَعْنِي أَبَا الْمُعْتَمِرِ، وَيَزِيدُ بْنُ طَهْمَانَ أَبُو الْمُعْتَمِرِ هَذَا "(۱۳)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ریشم یا چیتے کی کھال کسی جانور پر بچھا کر سواری نہ کیا کرو۔

۱۴(۱۴) - حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَشَهَّدُ مَعَ الْمُؤَذِّنِينَ(۱۴)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام مؤذن کے ساتھ تشہد پڑھتے تھے۔

۱۵(۱۵) - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، وَبَهْزٌ، قَالَا :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، قَالَ بَهْزٌ :عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا يُفَقِّهُهُ فِي الدِّينِ(۱۵)

۸۴۰(۱۳)۔i۔ مسند احمد: ۱۶۸۴۰ ii۔ ابوداؤد: ۴۱۲۹ iii۔ مسند ابی داؤد: ۱۰۵۸
iv۔ تخریج الاحادیث المرفوعہ: ۸۲۰ v۔ الکنی والاسماء: ۱۸۰۹
vi۔ السنن الکبریٰ للبیہقی: ۶۱۰۰،۷۵
۸۴۱(۱۴)۔i۔ مسند احمد: ۱۶۸۴۱
۸۴۲(۱۵)۔i۔ مسند احمد: ۱۶۸۴۲،۱۶۸۴۳ ii۔ ترمذی: ۲۶۴۵
iii۔ مصنف ابن شیبہ: ۳۱۰۴۸،۳۱۰۴۹،۲۵۰۱۰ iv۔ مسند البزار: ۱۷۰۰
v۔ مسند ابی یعلی: ۵۸۵۵ vi۔ حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: ج ۵، ص ۱۴۶
vii۔ القضاء والقدر بیہقی: ۱۶۴ viii۔ جامع بیان العلم وفضلہ: ۸۷

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

۱۶(۱۶) -حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ عَمْرٍو، وَعَبْدُ الصَّمَدِ، قَالَا :حَدَّثَنَا هِشَامٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ سَعِيدٍ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ ذَاتَ يَوْمٍ :إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ زِيَّ سُوءٍ، نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزُّورِ وَقَالَ عَبْدُ الصَّمَدِ :الزُّورُ، قَالَ :وَجَاءَ رَجُلٌ بِعَصًا عَلَى رَأْسِهَا خِرْقَةٌ، فَقَالَ :أَلَا وَهَذَا الزُّورُ .قَالَ أَبُو عَامِرٍ :قَالَ قَتَادَةُ: هُوَ مَا يُكَثِّرُ بِهِ النِّسَاءُ أَشْعَارَهُنَّ مِنَ الْخِرَقِ(۱۶)

سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم نے برا طریقہ ایجاد کیا ہے، نبی علیہ السلام نے ''زور'' سے منع فرمایا ہے، اسی دوران ایک آدمی آیا جس کے ہاتھ میں لاٹھی تھی اور سر پر عورتوں جیسا کپڑا تھا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ ہے زور۔

۱۷ (۱۷) - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، قَالَ :حَدَّثَنَا خَالِدٌ الْحَذَّاءُ، عَنْ مَيْمُونِ الْقَنَّادِ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ النِّمَارِ، وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا(۱۷)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے چیتے کی سواری سے اور سونے پہننے سے منع فرمایا ہے، مگر یہ کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو (معمولی مقدار ہو)

۱۸ (۱۸) - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ دَخَلَ بَيْتًا فِيهِ ابْنُ عَامِرٍ وَابْنُ الزُّبَيْرِ، فَقَامَ ابْنُ عَامِرٍ وَجَلَسَ ابْنُ الزُّبَيْرِ، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ :اجْلِسْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الْعِبَادُ قِيَامًا، فَلْيَتَبَوَّأْ بَيْتًا فِي النَّارِ(۱۸)

۸۴۳(۱۶)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۴۴

۸۴۴(۱۷)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۴۴ ii۔ابوداؤد:۴۲۳۹ iii۔المعجم الکبیر:۸۳۸

iv۔السنن الکبریٰ (ب)۶۱۲۰

۸۴۵(۱۸)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۴۵

ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اور ابن عامر کے یہاں گئے، ابن عامر تو ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے لیکن ابن زبیر رضی اللہ عنہ کھڑے نہیں ہوئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ بیٹھ جاؤ، نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ کے بندے اس کے سامنے کھڑے رہیں، اسے جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنا لینا چاہیے۔

۱۹ (۱۹) - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَجَّاجٌ، قَالَ :أَخْبَرَنَا شُعْبَةُ، عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ :كَانَ مُعَاوِيَةُ قَلَّمَا يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ :فَكَانَ قَلَّمَا يَكَادُ أَنْ يَدَعَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ أَنْ يُحَدِّثَ بِهِنَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوٌ خَضِرٌ، فَمَنْ يَأْخُذْهُ بِحَقِّهِ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ، وَإِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ(۱۹)

معبد جہنی کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بہت کم نبی علیہ السلام کے حوالے

سے کوئی حدیث بیان کرتے تھے، البتہ یہ کلمات اکثر جگہوں پر نبی علیہ السلام کے حوالے سے ذکر کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ فرما لیتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں، اور یہ دنیا کا مال بڑا شیریں اور سرسبز و شاداب ہوتا ہے، سو جو شخص اسے اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے، اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے، اور منہ پر تعریف کرنے سے بچو کیونکہ یہ اس شخص کو ذبح کر دینا ہے۔

۲۰ (۲۰) - حَدَّثَنَا عَارِمٌ، حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ مَعْبَدٍ الْقَاصِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ، فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ، فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ، فَاقْتُلُوهُ(۲۰)

---

۸۴۶ (۱۹) i۔ مسند احمد: ۱۶۸۴۷، ۱۶۸۳۷

۸۴۷ (۲۰) i۔ مسند احمد: ۱۶۸۴۷، ۱۶۹۱۷، ۱۶۷۹۱، ۱۷۰۰۳، ۱۷۷۶۲، ۱۸۰۵۳، ۱۹۳۶۱

ii۔ ابوداؤد: ۴۴۸۵ iii۔ ترمذی: ۱۴۴۴ iv۔ نسائی: ۵۶۶۱

v۔ مسند ابی داؤد: ۲۴۵۸ vi۔ مسند الشافعی: ۲۹۱

vii۔ مصنف عبدالرزاق: ۱۳۵۴۹، ۱۷۰۸۷

viii۔ سنن الکبریٰ (نسائی): ۵۵۱، ۵۲۷۷، ۵۲۷۸، ۵۲۷۹، ۵۲۸۱

ix۔ مسند ابی یعلی: ۷۳۶۳ x۔ شرح معانی الآثار: ۴۹۴۲

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص شراب پیئے تو اسے کوڑے مارو، اگر دوبارہ پیئے تو دوبارہ کوڑے مارو، حتیٰ کہ اگر چوتھی مرتبہ پیئے تو اسے قتل کر دو۔

۲۱ (۲۱) - حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، حَدَّثَنَا حَرِيزٌ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي عَوْفٍ الْجُرَشِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " يَمُصُّ لِسَانَهُ - أَوْ قَالَ: شَفَتَهُ، يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ - وَإِنَّهُ لَنْ يُعَذَّبَ لِسَانٌ أَوْ شَفَتَانِ مَصَّهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "(۲۱)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ اسلام کو امام حسن رضی

اللہ عنہ کی زبان یا ہونٹ چوستے ہوئے دیکھا ہے، اور اس زبان یا ہونٹ کو عذاب نہیں دیا جائے گا جسے نبی علیہ السلام نے چوسا ہو۔

۲۲(۲۲) - حَدَّثَنَا كَثِيرُ بْنُ هِشَامٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ، حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ الْأَصَمِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، ذَكَرَ حَدِيثًا رَوَاهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَسْمَعْهُ رَوَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثًا غَيْرَهُ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَلَا تَزَالُ عِصَابَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، يُقَاتِلُونَ عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ عَلَى مَنْ نَاوَأَهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ(۲۲)

۸۴۸(۲۱)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۲۸

۸۴۹(۲۲)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۴۹،۱۶۸۳۳،۱۶۹۰۹،۱۹۸۴۹ ii۔بخاری:۵۸۲۹
iii۔ابوداؤد:۳۱۳۱ iv۔نسائی:۵۱۴۹،۵۱۵۹
v۔المنتخب من مسند عبد بن حمید:۳۱۹ vi۔مسند البزار:۲۸۷۷
vii۔سنن الکبریٰ للنسائی:۹۳۹۸،۹۵۲۶،۹۵۲۷
viii۔مستخرج ابی عوانہ:۸۳۸۴، ix۔شرح معانی الآثار:۲۶۵۷
x۔ابن حبان:۵۴۰۶ xi۔المعجم الکبیر للطبرانی:۸۲۵

یزید بن اصم کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بہت کم نبی علیہ السلام کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تھے، البتہ یہ حدیث میں نے اس سے سنی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص کے ساتھ خیر کا ارادہ فرما لیتے ہیں تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتے ہیں، اور مسلمانوں کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر قتال کرتا رہے گا، یہ لوگ قیامت تک اپنی مخالفت کرنے والوں پر غالب رہیں گے۔

۲۳(۲۳)۔ حَدَّثَنَا شُجَاعُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ: ذَكَرَ عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذِهِ الْأَعْوَادِ: اللَّهُمَّ، لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، يُرِدِ اللَّهُ بِهِ الْخَيْرَ يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ(۲۳)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اس منبر پر نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! جسے تو دے، اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے تو روک لے، اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ذی عزت کو آپ کے سامنے اس کی عزت نفع نہیں پہنچا سکتی، اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرمالیتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطاء فرما دیتا ہے۔

۲۴(۲۴) - حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ :أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ، قَالَ: سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ، قَالَ :خَطَبَ مُعَاوِيَةُ، عَلَى مِنْبَرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مِنْبَرِ الْمَدِينَةِ، فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ، قَالَ :مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَفْعَلُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى الله عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ(۲۳)

۸۵۰(۲۳)۔ i۔مسند احمد:۱۶۸۵۰،۱۶۸۴۴ ii-ابوداؤد:۴۲۳۹،۱۵۰۵
iii-المعجم الکبیر:۸۳۸ iv-السنن الکبریٰ للبیہقی:۶۱۲۰
v۔بخاری:۳۴۸۸،۵۹۳۰،۵۹۳۸ vi۔مسلم:۵۵۹۳ vii۔سنن نسائی:۱۳۴۱،۱۳۴۲
viii۔مصنف ابی شیبہ:۲۹۲۶۰،۳۰۹۶ ix۔مسند احمد:۱۸۱۸۳،۱۸۲۳۲
x۔دارمی:۱۳۸۹ xi۔سنن کبریٰ:۱۲۶۵،۱۲۶۶،۹۸۸۱

۸۵۱(۲۳)۔ i۔مسند احمد:۱۶۸۵۱

سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا، جس میں بالوں کا ایک گچھا نکال کر دکھایا اور فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح تو صرف یہودی کرتے ہیں، آپ ﷺ نے اسے ''جھوٹ'' کا نام دیا تھا۔

۲۵(۲۵) - حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبِي، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ :كَانَ مُحَمَّدُ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ، يُحَدِّثُ أَنَّهُ بَلَغَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عِنْدَهُ فِي وَفْدٍ مِنْ قُرَيْشٍ، أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يُحَدِّثُ أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ، فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ، فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رِجَالًا مِنْكُمْ يُحَدِّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَلَا تُؤْثَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أُولَئِكَ جُهَّالُكُمْ، فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانِيَّ

الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لَا يُنَازِعُهُمْ أَحَدٌ إِلَّا أَكَبَّهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ (٢٥)

محمد بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو" جبکہ محمد قریش کے ایک وفد میں ان کے پاس ہی تھے" یہ اطلاع ملی کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کرتے ہیں کہ عنقریب قحطان میں ایک بادشاہ ہوگا تو وہ غضب ناک ہو کر کھڑے ہوئے، اللہ کی حمد وثناء" جو اس کی شایان شان ہے" بیان کی اور" اما بعد" کہہ کر فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ ایسی احادیث بیان کر رہے ہیں جو نہ کتاب اللہ میں ہیں اور نہ ہی نبی علیہ السلام سے منقول ہیں، یہ لوگ نادان ہیں، تم ایسی امیدوں اور خواہشات سے اپنے آپ کو بچاؤ جو انسان کو گمراہ کر دیتی ہیں، میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ حکومت قریش میں ہی رہے گی، اس معاملے میں ان سے جو بھی جھگڑا کرے گا، اللہ اسے اوندھے منہ گرا دے گا، جب تک قریش کے لوگ دین پر قائم رہیں گے۔

۸۵۲(۲۵)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۵۲ ii۔بخاری:۷۱۳۹

iii۔السنن الواردۃ فی الفتن للدانی:۱۹۳

٢٦(٢٦) -حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْمُبَارَكِ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو عَبْدِ رَبِّهِ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ عَلَى هَذَا الْمِنبَرِ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ، وَإِنَّمَا مَثَلُ عَمَلِ أَحَدِكُمْ كَمَثَلِ الْوِعَاءِ، إِذَا طَابَ أَعْلَاهُ، طَابَ أَسْفَلُهُ، وَإِذَا خَبُثَ أَعْلَاهُ، خَبُثَ أَسْفَلُهُ (٢٦)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک دن منبر پر ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے دنیا میں صرف امتحانات اور آزمائشیں ہی رہ گئی ہیں، اور تمہارے اعمال کی مثال برتن کی سی ہے کہ اگر اس کا اوپر والا حصہ عمدہ ہو تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس کا نچلا حصہ بھی عمدہ ہے اور اگر اوپر والا حصہ خراب ہو تو اس کا نچلا حصہ بھی خراب ہوگا۔

۲۷(۲۷) - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي الْأَزْهَرِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّهُ ذَكَرَ لَهُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَأَنَّهُ مَسَحَ رَأْسَهُ بِغَرْفَةٍ مِنْ مَاءٍ حَتَّى يَقْطُرَ الْمَاءُ مِنْ رَأْسِهِ أَوْ كَادَ يَقْطُرُ، وَأَنَّهُ أَرَاهُمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَلَمَّا بَلَغَ مَسْحَ رَأْسِهِ، وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلَى مُقَدَّمِ رَأْسِهِ، ثُمَّ مَرَّ بِهِمَا حَتَّى بَلَغَ الْقَفَا، ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى بَلَغَ الْمَكَانَ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ(۲۷)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں کو نبی علیہ السلام کی طرح وضو کر کے دکھایا، سر کا مسح کرتے ہوئے انہوں نے پانی کا ایک چلو لے کر مسح کیا یہاں تک کہ ان کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکنے لگے، انہوں نے اپنی ہتھیلیاں سر کے اگلے حصے پر رکھیں اور مسح کرتے ہوئے ان کو گدی تک کھینچ لائے، پھر واپس اس جگہ پر لے گئے جہاں سے مسح کا آغاز کیا تھا۔

۸۵۳(۲۶)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۵۳ ii۔الزھد والرقائق لابن السبارک:۵۹۶
iii۔السنن الوردہ فی الفتن:۶۷

۸۵۴(۲۷)۔i۔مسند احمد:۱۶۵۴ ii۔ابوداؤد:۱۲۲ iii۔الطھور للقاسم بن سلام:۳۳۴
iv۔شرح معانی الآثار:۱۳۱۔۱۳۹ v۔المعجم الکبیر للطبرانی:۸۸۶/۸۸۶،۶۵۶
vi۔مسند الشامیین للطبرانی:۳۱۳

۲۸(۲۸) - حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ بَحْرٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ يَعْنِي ابْنَ مُسْلِمٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ، أَنَّهُ سَمِعَ يَزِيدَ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مَالِكٍ، وَأَبَا الْأَزْهَرِ، يُحَدِّثَانِ عَنْ وُضُوءِ مُعَاوِيَةَ، قَالَ :يُرِيهِمْ وُضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَضَّأَ ثَلَاثًا ثَلَاثًا، وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ بِغَيْرِ عَدَدٍ(۲۸)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ لوگوں کو نبی علیہ السلام کی طرح وضو کر کے دکھایا اور اعضاء وضو کو تین تین مرتبہ دھویا، اور پاؤں کو تعداد کا لحاظ کئے بغیر دھولیا۔

۲۹(۲۹) - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، وَسَعْدٌ، قَالَا :حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ هُرْمُزَ الْأَعْرَجُ، أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ

أَنْكَحَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الْحَكَمِ ابْنَتَهُ، وَأَنْكَحَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ ابْنَتَهُ، وَقَدْ كَانَا جَعَلَا صَدَاقًا، فَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ -وَهُوَ خَلِيفَةٌ- إِلَى مَرْوَانَ يَأْمُرُهُ بِالتَّفْرِيقِ بَيْنَهُمَا، وَقَالَ فِي كِتَابِهِ: هَذَا الشِّغَارُ الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(۲۹)

اعرج کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ عباس بن عبداللہ نے اپنی بیٹی کا نکاح عبدالرحمٰن بن حکم سے اور عبدالرحمٰن نے اپنی بیٹی کا نکاح عباس سے کردیا اور اس تبادلے ہی کو مہر قرار دے دیا، حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے معلوم ہونے پر مروان کی طرح'' خلیفہ ہونے کی وجہ سے'' خط لکھا اور اسے حکم دیا کہ ان دونوں کے درمیان تفریق کرادے اور خط میں فرمایا کہ یہ وہی نکاح شغار ہے جس سے نبی علیہ السلام نے منع فرمایا تھا۔

۳۰(۳۰) - حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنَا أَبِي، عَنِ ابْنِ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبَّادِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ أَبِيهِ عَبَّادٍ، قَالَ: لَمَّا قَدِمَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ، حَاجًّا قَدِمْنَا مَعَهُ مَكَّةَ، قَالَ: فَصَلَّى بِنَا الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى دَارِ النَّدْوَةِ، قَالَ: وَكَانَ عُثْمَانُ حِينَ أَتَمَّ الصَّلَاةَ، إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ صَلَّى بِهَا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْعِشَاءَ الْآخِرَةَ أَرْبَعًا أَرْبَعًا، فَإِذَا خَرَجَ إِلَى مِنًى وَعَرَفَاتٍ قَصَرَ الصَّلَاةَ، فَإِذَا فَرَغَ مِنَ الْحَجِّ وَأَقَامَ بِمِنًى أَتَمَّ الصَّلَاةَ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ

۸۵۵(۲۸)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۵۵ ii۔ابوداؤد:۱۲۵

۸۵۶(۲۹)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۵۶ ii۔ابوداؤد:۲۰۷۵

مَكَّةَ، فَلَمَّا صَلَّى بِنَا مُعَاوِيَةُ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ نَهَضَ إِلَيْهِ مَرْوَانُ بْنُ الْحَكَمِ وَعَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ، فَقَالَا لَهُ: مَا عَابَ أَحَدٌ ابْنَ عَمِّكَ بِأَقْبَحِ مَا عِبْتَهُ بِهِ، فَقَالَ لَهُمَا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: فَقَالَا لَهُ: أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ أَتَمَّ الصَّلَاةَ بِمَكَّةَ، قَالَ: فَقَالَ لَهُمَا: وَيْحَكُمَا، وَهَلْ كَانَ غَيْرُ مَا صَنَعْتُ؟ قَدْ صَلَّيْتُهُمَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: فَإِنَّ ابْنَ عَمِّكَ قَدْ كَانَ أَتَمَّهَا، وَإِنَّ خِلَافَكَ إِيَّاهُ لَهُ عَيْبٌ، قَالَ: فَخَرَجَ مُعَاوِيَةُ إِلَى الْعَصْرِ فَصَلَّاهَا بِنَا أَرْبَعًا(۳۰)

عباد کہتے ہیں کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ہمارے یہاں حج کے لئے آئے تو ہم بھی ان کے ساتھ مکہ مکرمہ آ گئے، انہوں نے ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں اور دارالندوہ میں چلے گئے، جبکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جس وقت سے نماز مکمل کی، وہ جب بھی مکہ مکرمہ آتے تو ظہر، عصر اور عشاء کی چار چار رکعتیں ہی پڑھتے تھے، منیٰ اور عرفات میں قصر پڑھتے اور جب حج سے فارغ ہو کر منیٰ میں ٹھہر جاتے تو مکہ سے روانگی تک پوری نماز پڑھتے تھے۔

جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے (اس کے برعکس) ہمیں ظہر کی دو رکعتیں پڑھائیں تو مروان بن حکم اور عمرو بن عثمان کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ آپ نے اپنے ابن عم پر جیسا عیب لگایا، کسی نے اس سے بدترین عیب نہیں لگایا، انہوں نے پوچھا وہ کیسے؟ تو دونوں نے کہا کیا آپ کے علم میں نہیں ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ میں مکمل نماز پڑھتے تھے؟ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا افسوس! میں سمجھا کہ پتہ نہیں میں نے ایسا کون سا کام کر دیا ہے؟ میں نے نبی علیہ السلام اور حضرات شیخین کے ساتھ دو رکعتیں ہی پڑھی ہیں، ان دونوں نے کہا کہ آپ کے ابن عم نے تو مکمل چار رکعتیں پڑھی ہیں، آپ کا ان کی خلاف ورزی کرنا معیوب بات ہے چنانچہ جب وہ عصر کی نماز پڑھانے کے لئے آئے تو ہمیں چار رکعتیں ہی پڑھائیں۔

۸۵۷(۳۱) - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، وَحَجَّاجٌ، قَالَ :حَدَّثَنِي شُعْبَةُ، قَالَ :سَمِعْتُ قَتَادَةَ، يُحَدِّثُ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ حَجَّاجٌ فِي حَدِيثِهِ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الطُّفَيْلِ، قَالَ :قَدِمَ مُعَاوِيَةُ وَابْنُ عَبَّاسٍ، فَطَافَ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَاسْتَلَمَ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا، فَقَالَ لَهُ مُعَاوِيَةُ :إِنَّمَا اسْتَلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لَيْسَ مِنْ أَرْكَانِهِ شَيْءٌ مَهْجُورٌ قَالَ حَجَّاجٌ :قَالَ شُعْبَةُ " :النَّاسُ يَخْتَلِفُونَ فِي هَذَا الْحَدِيثِ، يَقُولُونَ :مُعَاوِيَةُ هُوَ الَّذِي قَالَ :لَيْسَ مِنَ الْبَيْتِ شَيْءٌ مَهْجُورٌ، وَلَكِنَّهُ حَفِظَهُ مِنْ قَتَادَةَ هَكَذَا "(۳۱)

۸۵۷(۳۰)۔ مسند احمد: ۱۶۸۵۷

ابو الطفیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ

عنہ حرم مکی میں آئے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے طواف کیا تو خانہ کعبہ کے سارے کونوں کا استیلام کیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے تو صرف دو کونوں کا استلام کیا ہے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ خانہ کعبہ کا کوئی کونا بھی متروک نہیں ہے۔

۳۲(۳۲) - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، أَنَّهُ سَمِعَ عَاصِمَ ابْنَ بَهْدَلَةَ، يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِذَا شَرِبُوا الْخَمْرَ فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِذَا شَرِبُوا فَاجْلِدُوهُمْ، ثُمَّ إِذَا شَرِبُوهَا الرَّابِعَةَ، فَاقْتُلُوهُمْ(۳۲)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص شراب پئے تو اسے کوڑے مارو، اگر دوبارہ پئے تو دوبارہ کوڑے مارو، حتیٰ کہ اگر چوتھی مرتبہ پئے تو اسے قتل کر دو۔

۳۳(۳۳) - حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَيَعْلَى، قَالَا: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، وَأَبُو بَدْرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيمٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرَظِيِّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ يَعْلَى، فِي حَدِيثِهِ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَلَى هَذِهِ الْأَعْوَادِ: اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ(۳۳)

۸۵۸(۳۱)_i_مسند احمد:۱۶۸۵۸ ii_مسلم:۱۲۶۹

۸۵۹(۳۲)_i_مسند احمد:۱۶۸۵۹ ii_ابن ماجہ:۲۵۷۳ iii_ابوداؤد:۴۴۸۲
iv_ترمذی:۱۴۴۴ v_مسند ابویعلی:۷۳۶۳ vi_مصنف عبدالرزاق:۱۳۵۵۰

۸۶۰(۳۳)_i_مسند احمد:۱۶۸۶۰،۱۶۸۱۳،۱۸۲۳۴ ii_بخاری:۷۲۹۲،۶۳۳۰،۸۴۴
iii_مسلم:۵۹۳ iv_ابوداؤد:۱۵۰۵ v_سنن نسائی:۱۳۴۱،۱۳۴۲
vi_مصنف ابی شیبہ:۲۹۲۶۰،۳۰۹۶ vii_دارمی:۱۳۸۹
viii_سنن کبریٰ:۱۲۶۵،۱۲۶۶،۹۸۸۱ ix_ابن خزیمہ:۷۴۲
x_ابن حبان:۲۰۰۷

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اس منبر پر نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! جسے تو دے، اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے تو روک لے، اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ذی عزت کو آپ کے سامنے اس کی عزت نفع نہیں پہنچا سکتی، اللہ

جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرما لیتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔

۳۴۔(۳۴) حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، وَيَعْلَى، قَالَا: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ (۳۴)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن موذنین سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔

۳۵(۳۵). حَدَّثَنَا يَعْلَى، وَيَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى الْأَنْصَارِيُّ، قَالَ: كُنْتُ إِلَى جَنْبِ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، وَهُوَ مُسْتَقْبِلُ الْمُؤَذِّنِ، وَكَبَّرَ الْمُؤَذِّنُ اثْنَتَيْنِ، فَكَبَّرَ أَبُو أُمَامَةَ، اثْنَتَيْنِ، وَشَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، اثْنَتَيْنِ، فَشَهِدَ أَبُو أُمَامَةَ اثْنَتَيْنِ، وَشَهِدَ الْمُؤَذِّنُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، اثْنَتَيْنِ، وَشَهِدَ أَبُو أُمَامَةَ اثْنَتَيْنِ، ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ، فَقَالَ: هَكَذَا حَدَّثَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم (۳۵)

مجمع بن یحییٰ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں ابو امامہ بن سہل کے پہلو میں تھا، جو مؤذن کے سامنے تھے، مؤذن نے دو مرتبہ اللہ اکبر کہا تو ابو امامہ نے بھی دو مرتبہ اللہ اکبر کہا، مؤذن نے دو مرتبہ اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا تو انہوں نے بھی دو مرتبہ کہا، مؤذن نے دو مرتبہ اشہد

۸۷۱(۳۴)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۷۱،۱۶۸۹۸ ii۔مصنف ابن شیبہ:۲۳۳۱
iii۔المنتخب من مسند عبد بن حمید:۴۱۸ iv۔المعجم الکبیر للطبرانی:۱۰۸۰
v۔مسند الشامیین للطبرانی:۱۸۸۸،۲۱۴۱ vi۔السنن الکبریٰ بیہقی:۲۰۳۶
vii۔شرح السنہ للبغوی:۴۱۵ viii۔مسلم:۳۸۷ ix۔ابن حبان:۱۶۶۹
۸۷۲(۳۵)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۶۳ ii۔بخاری:۶۱۴ iii۔ابن حبان:۱۶۸۸
iv۔الدعا للطبرانی:۴۵۰ iv۔المعجم الکبیر للطبرانی:۷۱۹

ان محمدا رسول اللہ کہا تو انہوں نے بھی دو مرتبہ کہا، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نبی علیہ السلام کے حوالے سے میرے سامنے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔

۳۶(۳۶). حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ الْجَزَرِيُّ، قَالَ: حَدَّثَنَا خُصَيْفٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، أَخْبَرَهُ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَّرَ مِنْ شَعَرِهِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ: مَا بَلَغَنَا هَذَا إِلَّا عَنْ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ: مَا كَانَ مُعَاوِيَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّهَمًا (۳۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ: نبی علیہ السلام نے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے کاٹے، ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہ بات تو ہمیں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے ملی ہے تو فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے بارے متہم نہ تھے۔

۳۷(۳۷) حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، قَالَ لِنَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جُلُودِ النُّمُورِ أَنْ يُرْكَبَ عَلَيْهَا؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: وَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ لِبَاسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: وَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: وَتَعْلَمُونَ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْمُتْعَةِ - يَعْنِي مُتْعَةَ الْحَجِّ -؟ قَالُوا: اللَّهُمَّ لَا (۳۷)

۸۶۳(۳۶)۔ i۔ مسند احمد: ۱۶۸۶۳، ۱۶۹۳۸ ii۔ السنۃ لابی بکر بن خلال: ۶۷۴
iii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۶۹۷ iv۔ بخاری: ۱۷۳۰ v۔ مسلم: ۱۲۴۶
vi۔ السنن الکبریٰ: ۴۱۰۴

۸۶۴(۳۷)۔ i۔ ۱۶۸۶۴، ۱۶۸۳۳، ۱۶۹۰۹، ۱۹۸۴۹ ii۔ بخاری: ۵۸۲۹
iii۔ ابوداؤد: ۴۱۳۱ iv۔ نسائی: ۵۱۴۹، ۵۱۵۹ v۔ المنتخب من مسند عبد بن حمید: ۴۱۹
vi۔ مسند البزار: ۳۸۷۷ vii۔ سنن الکبریٰ للنسائی: ۹۳۹۸، ۹۵۲۶، ۹۵۲۷
viii۔ مستخرج ابی عوانہ: ۸۴۸۴ ix۔ شرح معانی الآثار: ۶۶۵۷
x۔ ابن حبان: ۵۴۰۶ xi۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۲۵

ابو شیخ ہنائی کہتے ہیں کہ (میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چند صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم کی مجلس میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا)، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے چیتے کی کھال پر سواری سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! پھر پوچھا کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے مردوں کو سونا پہننے سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ معمولی سا ہو؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! پھر پوچھا کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے سونے چاندی کے برتن میں پانی پینے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! پھر پوچھا کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے حج اور عمرے کو ایک سفر میں جمع کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا یہ بات ہم نہیں جانتے۔

۳۸(۳۸) - حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّهُ رَأَى مُعَاوِيَةَ، يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ وَفِي يَدِهِ قُصَّةٌ مِنْ شَعَرٍ، قَالَ: فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذِهِ، وَقَالَ :إِنَّمَا عُذِّبَ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَتْ هَذِهِ نِسَاؤُهُمْ(۳۸)

حمید بن عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہاتھوں میں بالوں کا ایک گچھا لے کر منبر پر یہ خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں ہیں؟ میں نے نبی علیہ السلام کو اس قسم کی چیزوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، اور فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل پر عذاب اسی وقت آیا تھا جب ان کی عورتوں نے اسی کو اپنا مشغلہ بنالیا تھا۔

۳۹(۳۹). حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، وَابْنُ بَكْرٍ، قَالَا :أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ :نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِي، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَقَالَ :لَا تَعُدْ لِمَ

۸۶۵(۳۸)_i_مسند احمد:۱۶۸۶۵ ii_بخاری:۳۴۶۸ iii_مسلم:۲۱۲۷
iv_ابن حبان:۵۵۱۲ v_مصنف عبدالرزاق:۵۰۹۴ vi_ابوداؤد:۴۱۶۷

vii۔شرح السنۃ للبغوی:۳۱۹۲ viii۔ترمذی:۲۷۸۱

ا فعلت، إذا صليت الجمعة، فلا تصلها بصلاة حتى تتكلم أو تخرج، فإن نبي الله صلى الله عليه وسلم أمر بذلك، لا توصل صلاة بصلاة حتى تخرج أو تتكلم(۳۹)

عمر بن عطاء کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے نافع بن جبیر نے سائب بن یزید کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! ایک مرتبہ میں نے ان کے ساتھ ''مقصورہ'' میں جمعہ پڑھا تھا، جب انہوں نے نماز کا سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر ہی کھڑے ہو کر سنتیں پڑھنے لگا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب اندر چلے گئے تو مجھے بلا کر فرمایا آج کے بعد دوبارہ اس طرح نہ کرنا جیسے ابھی کیا ہے، جب تم جمعہ کی نماز پڑھو تو اس سے متصل ہی دوسری نماز نہ پڑھو جب تک کوئی بات نہ کرلو، یا وہاں سے ہٹ نہ جاؤ، کیونکہ نبی علیہ السلام نے یہ حکم دیا ہے کہ کسی نماز کے متصل بعد ہی دوسری نماز نہ پڑھی جائے جب تک کہ کوئی بات نہ کرلو یا وہاں سے ہٹ جاؤ۔

۴۰(۴۰). حدثنا عبد الرزاق، حدثنا معمر، عن الزهري، قال: حدثني حميد بن عبد الرحمن بن عوف، أنه سمع معاوية، يخطب بالمدينة، يقول: يا أهل المدينة، أين علماؤكم؟ سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: هذا يوم عاشوراء، ولم يفرض علينا صيامه، فمن شاء منكم أن يصوم فليصم، فإني صائم فصام الناس(۴۰)

حمید کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں دوران خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں چلے گئے؟ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یہ عاشوراء کا دن ہے، اس کا روزہ رکھنا ہم پر فرض نہیں ہے، لہٰذا تم

۸۶۶(۳۹)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۶۶ ii۔مسلم:۸۸۳ iii۔ابن خزیمہ:۱۷۰۵، ۱۸۶۸، ۱۸۶۸
iv۔المعجم الکبیر للطبرانی:۷۱۲ v۔المسند المستخرج علی صحیح مسلم:۱۹۸۵
vi۔السنن الصغیر (بیہقی):۶۵۰ vii۔السنن الکبریٰ (بیہقی):۳۰۶۷

۸۶۷(۴۰)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۶۷ ii۔مصنف عبدالرزاق:۵۵۳۴ iii۔ابوداؤد:۱۱۲۹

iv۔ابن خزیمہ:۲۰۵،۱۸۶۷،۱۸۶۸ v۔السنن الکبیر للطبرانی:۱۹/۷۱۲
vi۔ابن شیبہ:۲/۱۳۹ vii۔مسلم:۸۸۳ viii۔مسند ابویعلیٰ:۷۳۵۶
ix۔شرح مشکل الآثار:۲۱۱۳،۲۱۱۴ x۔سنن الکبریٰ (نسائی)۲۸۵۷

میں سے جو روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھ لے،اور میں تو روزے سے ہوں،اس پر لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔

۴۱(۴۱). حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا مَالِكٌ، وَمُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَفْصَةَ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ، عَامَ حَجَّ، وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ(۴۱)

حمید کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو عاشوراء کے دن جس سال آپ نے حج کیا منبر پر ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

۴۲۴۲(۴۲). حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ أَبِي النَّجُودِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي شَارِبِ الْخَمْرِ: إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ، فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِذَا شَرِبَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِذَا شَرِبَ الثَّالِثَةَ فَاجْلِدُوهُ، ثُمَّ إِذَا شَرِبَ الرَّابِعَةَ فَاضْرِبُوا عُنُقَهُ(۴۲)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص شراب پئے تو اسے کوڑے مارو،اگر دوبارہ پئے تو دوبارہ کوڑے مارو،حتیٰ کہ اگر چوتھی مرتبہ پئے تو اسے قتل کر دو۔

۴۳(۴۳). حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، وَرَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْعَبَّاسِ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ - قَالَ رَوْحٌ: أَخْبَرَهُ -، قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى الله

۸۶۸(۴۱)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۶۸ ii۔مؤطا مالک:۱۰۵۳
iii۔مؤطا مالک روایۃ ابی مصعب:۸۴۳ iv۔السنن الماثورہ الشافعی:۳۳۶

v۔مسند الموطا الجوھری:۱۵۷ vi۔السنن الکبریٰ (بیہقی)۸۴۱۶
vii۔فضائل الاوقات بیہقی:۲۳۹ viii۔شرح السنۃ للبغوی:۱۷۸۵

۸۶۹ (۴۲)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۶۹،۱۶۸۵۹ ii۔ابن ماجہ:۲۵۷۳ iii۔ابوداؤد:۴۳۸۲
iv۔ترمذی:۱۴۴۴ v۔مسند ابویعلیٰ:۷۳۶۳ vi۔مصنف عبدالرزاق:۱۳۵۵۰

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ عَلَى الْمَرْوَةِ، أَوْ رَأَيْتُهُ يُقَصِّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ عَلَى الْمَرْوَةِ(۴۳)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے مروہ پر کاٹے تھے یا میں نے آپ ﷺ کو دیکھا مروہ پر قینچی کے ساتھ آپ کے بال کاٹے جارہے ہیں۔

۴۴ (۴۴). حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَهُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاءَ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيَّ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ مُعَاوِيَةُ، فَسَأَلَهُمْ عَنْ حَدِيثِهِمْ، فَقَالُوا: كُنَّا فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: أَلَا أَزِيدُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ قَالُوا: بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ، أَحَبَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ، أَبْغَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ(۴۴)

یزید بن جاریہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ کچھ انصاری لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور موضوع بحث پوچھنے لگے، لوگوں نے بتایا کہ ہم انصار کے حوالے سے گفتگو کررہے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں بھی تمہاری معلومات میں اضافے کے لئے ایک حدیث نہ سناؤں جو میں نے نبی علیہ السلام سے سنی ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں امیر المومنین! انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو انصار سے محبت کرتا ہے، اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جو انصار سے

۸۷۰ (۴۳)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۶۳،۱۶۸۰،۱۶۹۳۸ ii۔السنۃ لابی بکر بن خلال:۶۷۴

iii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۶۹۷ iv۔ بخاری: ۱۷۳۰ v۔ مسلم: ۱۲۴۶
vi۔ السنن الکبریٰ: ۴۱۰۴

۸۷۱ (۴۴)۔ i۔ مسند احمد: ۱۶۹۱۹،۱۶۸۷۱ ii۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۵۸/۱۲
iii۔ التاریخ الکبیر: ۳۸۹/۳ iv۔ سنن الکبریٰ (نسائی): ۸۳۳۲
v۔ المعجم الاوسط للطبرانی: ۶۱۵۴

بغض رکھتا ہے، اللہ اس سے بغض رکھتا ہے۔

۴۵ (۴۵). حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، قَالَ :حَدَّثَنِي عَلِيُّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ عَلِيٍّ، رَجُلٌ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ، وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ :حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَلِيٍّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ، أَخْبَرَهُ انه قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ، يَقُولُ :نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ (۴۵)

عبداللہ بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے مکہ مکرمہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو برسر منبر یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی علیہ السلام نے مردوں کو سونا اور ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۴۶ (۴۶). حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ :سَمِعْتُ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ، يَقُولُ :سَمِعْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَقُولُ وَهُوَ يَخْطُبُ :تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَتُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَتُوُفِّيَ عُمَرُ، وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ قَالَ مُعَاوِيَةُ :وَأَنَا الْيَوْمَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ (۴۶)

جریر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دوران خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی علیہ السلام کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ سال تھی، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی، اور میں بھی اب تریسٹھ سال کا ہو گیا ہوں۔

۸۷۲ (۴۵)۔ i۔ مسند احمد: ۱۶۸۷۲ ii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۱۰

يَعْنِي ابْنَ أَبِي كَثِيرٍ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَبُو شَيْخٍ الْهُنَائِيُّ، عَنْ أَخِيهِ حِمَّانَ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكَعْبَةِ، فَقَالَ :أَسْأَلُكُمْ عَنْ أَشْيَاءَ

۸۷۴(۴۷)۔i۔مسند احمد ۱۶۸۷۴

۸۷۵(۴۸)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۷۵ ii۔المعجم الکبیر للطبرانی:۷۸۵

۸۷۶(۴۹)۔i۔مسند احمد ۱۶۸۷۶ ii۔مسند ابی داؤد:۲۰۲۵ iii۔المعجم الکبیر:۹۱۰

iv۔مسند الشامیین للطبرانی:۱۲۵۴ v۔حلیۃ الاولیاء:۲۲۳/۳

فَأَخْبِرُونِي، أَنْشُدُكُمُ اللَّهَ، هَلْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ؟ ، قَالُوا :نَعَمْ .قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ، ثُمَّ قَالَ :أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، أَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ؟ قَالُوا :نَعَمْ .قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ .قَالَ: أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ، أَنَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ صُفَفِ النُّمُورِ؟ قَالُوا :نَعَمْ .قَالَ :وَأَنَا أَشْهَدُ(۵۰)

ابو شیخ ہنائی کہتے ہیں کہ حج کے سال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو بیت اللہ میں جمع کیا اور فرمایا میں آپ لوگوں سے کچھ چیزوں کے متعلق سوال کرتا ہوں، آپ مجھے ان کا جواب دیجئے، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ میں آپ لوگوں کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں، پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے مردوں کو سونا پہننے سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ معمولی سا ہو؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ پھر فرمایا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے چیتے کی سواری سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! فرمایا میں بھی اس کی گواہی دیتا ہوں۔

۵۱ (۵۱). حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ الْحَجَّاجِ، عَنْ جَرَادٍ،

رَجُلٍ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ، عَنْ رَجَاءِ بْنِ حَيْوَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ(۵۱)

۸۷۷(۵۰)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۷۷ ii۔سنن کبریٰ للنسائی:۹۵۲۵،۹۵۲۹

۸۷۸(۵۱)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۷۸،۱۶۸۴۳،۱۶۸۴۶،۱۶۸۴۹،۱۶۸۵۰،۱۶۸۶۰

ii۔بخاری:۷۱،۳۱۱۶،۳۱۱۲،۷ iii۔مسلم:۱۰۳۷ iv۔ترمذی:۲۶۴۵

v۔ابن ماجہ:۲۲۱ vi۔مؤطا امام مالک:۲۳۳۵ vii۔مسند ابی داؤد:۱۰۴۷،۱۰۵۹

viii۔سنن دارمی:۲۳۰ ix۔مصنف ابی شیبہ:۳۱۰۴۵،۳۱۰۴۶،۳۱۰۴۷

x۔مسند اسحاق بن راھویہ:۴۳۹

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے۔

۵۲(۵۲)قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ :وَجَدْتُ هٰذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ :حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ يَزِيدَ، وَأَظُنُّنِي قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ فِي الْمُذَاكَرَةِ فَلَمْ أَكْتُبْهُ، وَكَانَ بَكْرٌ يَنْزِلُ الْمَدِينَةَ، أَظُنُّهُ كَانَ فِي الْمِحْنَةِ كَانَ قَدْ ضُرِبَ عَلَى هٰذَا الْحَدِيثِ فِي كِتَابِهِ قَالَ :حَدَّثَنَا بَكْرُ بْنُ يَزِيدَ، قَالَ :أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي ابْنَ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ قَيْسٍ الْكِلَابِيِّ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :إِنَّ الْعَيْنَيْنِ وِكَاءُ السَّهِ، فَإِذَا نَامَتِ الْعَيْنَانِ اسْتُطْلِقَ الْوِكَاءُ(۵۲)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا آنکھیں شرمگاہ کا بندھن ہیں، جب آنکھیں سوجاتی ہیں تو بندھن کھل جاتا ہے (اور انسان کو پتہ نہیں چلتا کہ کب اس کی ہوا خارج ہوئی)

۵۳(۵۳) - حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ الدِّمَشْقِيِّ، أَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصَبِيِّ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهُ فِي الدِّينِ(۵۳)

۸۷۳(۴۶)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۷۳،۱۶۸۸۱ii۔مسلم:۲۳۵۲iii۔مصنف ابی شیبہ:۳۳۸۸۳

iv۔الآحاد والمثانی:۳۴،۴۰،۴۷،۴۸ v۔السنن الکبریٰ (نسائی):۱۰۷۶

vi۔الکنی والاسماء للدولابی:۱۵۵۸ vii۔شرح مشکل الآثار:۱۹۴۷،۱۹۵۳

viii۔المجالسۃ وجواھر العلم:۳۵۶۵ ix۔ابن حبان:۶۳۸۸

x۔المعجم الاوسط:۷۱۸۳

۴۷(۴۷). حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ :حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ جَبَلَةَ بْنِ عَطِيَّةَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِعَبْدٍ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ(۴۷)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطاء فرمادیتا ہے۔

۴۸(۴۸) حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّهِ، "وَجَدْتُ هَذَا الْكَلَامَ فِي آخِرِ هَذَا الْحَدِيثِ، فِي كِتَابِ أَبِي بِخَطِّ يَدِهِ مُتَّصِلًا بِهِ، وَقَدْ خَطَّ عَلَيْهِ، فَلَا أَدْرِي أَقَرَأَهُ عَلَيَّ أَمْ لَا :وَإِنَّ السَّامِعَ الْمُطِيعَ لَا حُجَّةَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ السَّامِعَ الْعَاصِي لَا حُجَّةَ لَهُ "(۴۸)

عبداللہ بن حنبل فرماتے ہیں میں نے حدیث کے آخر میں یہ کلام اپنے باپ کی کتاب میں ان کے ہاتھ سے اس کے متصل ہی لکھا ہوا پایا، آپ نے اس پر لکھا تھا میں نہیں جانتا کہ اس حدیث کو مجھ پر پڑھا گیا ہے، نہیں اور اس کو سن کر ماننے والے کے خلاف کوئی حجت نہیں ہے اور سن کر نہ ماننے والے کے لیے بھی کوئی حجت نہیں ہے۔

۴۹(۴۹) حَدَّثَنَا أَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ، أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرٍ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَنْ مَاتَ بِغَيْرِ إِمَامٍ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً(۴۹)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مری ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص امام (کی بیعت) کے بغیر ہی فوت ہو جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔

۵۰(۵۰). حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ، حَدَّثَنَا حَرْبٌ يَعْنِي ابْنَ شَدَّادٍ، قَالَ :حَدَّثَنِي يَحْيَى

(۱۷۰۰۴) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطاء فرما دیتا ہے۔

۵۴(۵۴). حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، قَالَ :أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْيَحْصَبِيِّ، قَالَ عَبْدُ اللَّهِ :قَالَ أَبِي :كَذَا قَالَ

۸۷۹(۵۲) i۔ مسند احمد: ۱۶۸۷۹ ii۔ شرح مشکل الآثار: ۳۴۳۴

iii۔ معرفۃ السنن والآثار: ۹۳۰

۱۶۸۸۰(۵۴)۔ i۔ مسند احمد: ۱۶۸۸۰

يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، وَإِنَّمَا هُوَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَامِرٍ الْيَحْصَبِيُّ قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَقُولُ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ لَا يُبَالُونَ مَنْ خَالَفَهُمْ أَوْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ(۵۴)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے، میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، وہ اپنی مخالفت کرنے والوں یا بے یارو مددگار چھوڑ دینے والوں کی پرواہ نہیں کرے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آ جائے۔

۵۵(۵۵). حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، حَدَّثَنَا يُونُسُ، عَنْ أَبِي السَّفَرِ، عَنْ عَامِرٍ، عَنْ جَرِيرٍ، قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فَقَالَ :تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَتُوُفِّيَ أَبُو بَكْرٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَتُوُفِّيَ عُمَرُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ(۵۵)

جریر کہتے ہیں کہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا، انہوں نے فرمایا کہ نبی علیہ السلام کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ سال تھی، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا

انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی۔

۵۶ (۵۶). حَدَّثَنَا عَفَّانُ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، قَالَ :أَخْبَرَنَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا(۵۶)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے اس شخص کے حق میں ''عمریٰ'' جائز ہوتا ہے جس کے لئے وہ کیا گیا ہو۔

۵۷ (۵۷). قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ :حَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بُكَيْرٍ النَّاقِدُ، قَالَ : حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: قَالَ لِي مُعَاوِيَةُ :عَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ؟ فَقُلْتُ لَهُ :لَا أَعْلَمُ هَذَا إِلَّا حُجَّةً عَلَيْكَ(۵۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ کیا تجھے علم ہے کہ میں نبی علیہ السلام کے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے کاٹے تھے، میں نے ان سے کہا کہ میں تو اسے آپ پر حجت سمجھتا ہوں۔

۵۸ (۵۸). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ، وَحَدَّثَنِي عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ النَّاقِدُ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو

---

۸۸۱ (۵۴)۔ i۔ مسند احمد: ۱۶۸۸۱، ۱۶۹۱۲

۸۸۲ (۵۵)۔ i۔ مسند احمد: ۱۶۸۸۲، ۱۶۸۷۳، ۱۶۸۸۱ ii۔ مسلم: ۲۳۵۲

iii۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۳۸۸۳ iv۔ والاحاد والمثانی: ۳۴، ۴۰، ۴۷، ۴۸

v۔ السنن الکبریٰ (نسائی): ۱۰۷۰۶ vi۔ الکنی والاسماء للدولابی: ۱۵۵۸

vii۔ شرح مشکل الآثار: ۱۹۴۷، ۱۹۵۳ viii۔ المجالسۃ وجواہر العلم: ۳۵۶۵

ix۔ ابن حبان: ۲۳۸۸ x۔ المعجم الاوسط: ۷۱۸۳

أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: قَصَّرْتُ عَنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الْمَرْوَةِ(۵۸)

۸۸۳(۵۶)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۸۳،۱۶۳۴۵،۱۰۳۴۵،۱۴۱۷۲،۱۴۲۵۴ ii۔ابوداؤد:۳۵۵۸

iii۔ترمذی:۱۳۴۹،۱۳۵۰ iv۔نسائی:۳۷۳۹ v۔مسند ابوداؤد:۱۰۴۸

vi۔مسند ابی الجعد:۳۳۴۶ vii۔مصنف ابی شیبہ:۱۰۴۸،۲۲۶۳۳

viii۔مسند ابزار:۲۱۸۴ ix۔سنن الکبریٰ للنسائی:۶۵۳۵ x۔مسند ابی یعلیٰ:۱۸۵۱

xi۔المعجم الکبیر طبرانی:۶۸۴۶

۸۸۴(۵۷)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۸۴،۱۶۸۸۷ ii۔سنن الکبریٰ (نسائی):۴۱۰۴

iii۔مسلم:۱۲۴۶ iv۔ابوداؤد:۱۸۰۳

۸۸۵(۵۸)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۸۵،۱۶۸۶۳،۱۶۹۳۸ ii۔السنۃ لابی بکر بن خلال:۶۷۴

iii۔المعجم الکبیر للطبرانی:۶۹۷ iv۔بخاری:۱۷۳۰

v۔مسلم:۱۲۴۶ vi۔السنن الکبریٰ:۴۱۰۴

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے مروہ پر کاٹے تھے۔

۵۹(۵۹) ۔قَالَ عَبْدُ اللَّهِ :حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْأَسَدِيُّ، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَصِّرُ بِمِشْقَصٍ(۵۹)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے مروہ پر کاٹے تھے۔

۶۰(۶۰)۔ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ، حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ أَبُو مَعْمَرٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبَّادٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ عُيَيْنَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ حُجَيْرٍ، عَنْ طَاوُسٍ، قَالَ :قَالَ مُعَاوِيَةُ، لِابْنِ عَبَّاسٍ :أَمَا عَلِمْتَ أَنِّي قَصَّرْتُ مِنْ رَأْسِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

بِمِشْقَصٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :لَا قَالَ ابْنُ عَبَّادٍ، فِي حَدِيثِهِ :قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ :وَهَذِهِ حُجَّةٌ عَلَى مُعَاوِيَةَ(٦٠)

حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ابن عباس سے کہا کیا آپ کو علم ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سر سے قینچی سے بال کاٹے تھے تو ابن عباس نے کہا، انہیں ابن عباد اپنی حدیث میں بیان فرماتے ہیں، ابن عباس نے کہا یہ معاویہ پر حجت ہے۔

٦١(٦١) - حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ مُغِيرَةَ، عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَبْدٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ " :مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاضْرِبُوهُ، فَإِنْ عَادَ فَاضْرِبُوهُ، فَإِنْ عَادَ فَاضْرِبُوهُ، فَإِنْ عَادَ فَاقْتُلُوهُ:(٦١)

۸۸۶(۵۹)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۸۶ ii۔مستخرج ابی عوانہ:۳۲۰۰

iii۔فوائد تمام:۷۷

۸۸۷(۶۰)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۸۷

۸۸۸(۶۱)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۸۸ ii۔السنن الکبریٰ:۵۲۸۴

iii۔المعجم الکبیر(للطبرانی):۸۴۳

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص شراب پیے تو اسے کوڑے مارو، اگر دوبارہ پیے تو دوبارہ کوڑے مارو، حتیٰ کہ اگر چوتھی مرتبہ پیے تو اسے قتل کردو۔

٦٢(٦٢) - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ، قَالَ: سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلَاةِ :اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ(٦٢)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نماز سے فراغت کے بعد میں نے نبی علیہ السلام کو یہ کلمات کہتے ہوئے سنا ہے اے اللہ! جسے تو دے، اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے تو روک لے، اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ذی عزت کو آپ کے سامنے اس کی عزت نفع نہیں

پہنچا سکتی۔

۶۳ (۶۳)۔ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْهَيْثَمِ أَبُو قَطَنٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ جَرِيرٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ سَنَةً وَمَاتَ أَبُو بَكْرٍ، وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ وَمَاتَ عُمَرُ، وَهُوَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ وَأَنَا الْيَوْمَ ابْنُ ثَلاثٍ وَسِتِّينَ "(۶۳)

۸۸۹ (۶۲)۔ i۔ مسند احمد: ۱۶۸۸۹، ۱۸۱۸۳، ۱۸۲۳۲ ii۔ بخاری: ۸۴۴، ۶۳۳۰، ۷۲۹۲
iii۔ مسلم: ۵۹۳ iv۔ ابوداؤد: ۱۵۰۵ v۔ سنن نسائی: ۱۳۴۱، ۱۳۴۲
vi۔ مصنف ابی شیبہ: ۳۰۹۶، ۲۹۲۶۰ vii۔ دارمی: ۱۳۸۹
viii۔ سنن کبریٰ: ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۹۸۸۱ ix۔ ابن خزیمہ: ۷۴۲
x۔ ابن حبان: ۲۰۰۷

۸۹۰ (۶۳)۔ i۔ مسند احمد: ۱۶۸۹۰، ۱۶۸۷۳، ۱۶۸۸۱ ii۔ مسلم: ۲۳۵۲
iii۔ مصنف ابی شیبہ: ۳۳۸۸۳ iv۔ ولا حادو الشانی: ۳۴، ۴۰، ۴۷، ۴۸
v۔ السنن الکبریٰ (نسائی): ۱۰۷۶ vi۔ الکنی والاسماء للدولی: ۱۵۵۸
vii۔ شرح مشکل الآثار: ۱۹۴۷، ۱۹۵۳ viii۔ المجالۃ وجواہر العلم: ۳۵۶۵
ix۔ ابن حبان: ۶۳۸۸ x۔ المعجم الاوسط: ۷۱۸۳

جریر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دوران خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی علیہ السلام کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ سال تھی، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی، اور میں بھی اب تریسٹھ سال کا ہو گیا ہوں۔

۶۴ (۶۴)۔ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ مُعَاوِيَةَ، سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ بِالْمَدِينَةِ عَلَى مِنْبَرِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ يَا أَهْلَ الْمَدِينَةِ؟ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْيَوْمِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ، وَهُوَ يَقُولُ: مَنْ شَاءَ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا. وَأَخْرَجَ قُصَّةً مِنْ شَعَرٍ مِنْ كُمِّهِ فَقَالَ: إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ اتَّخَذَتْهَا نِسَاؤُهُمْ(۶۴)

حمید کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں دوران خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے اہل مدینہ! تمہارے علماء کہاں چلے گئے؟ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یہ عاشوراء کا دن ہے، اس کا روزہ رکھنا ہم پر فرض نہیں ہے، لہٰذا تم میں سے جو روزہ رکھنا چاہے وہ روزہ رکھ لے، اور میں تو روزے سے ہوں، اس پر لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا۔

پھر انہوں نے ہاتھوں میں بالوں کا گچھا لے کر فرمایا میں نے نبی علیہ السلام کو اس قسم کی چیزوں سے منع کرتے ہوئے سنا ہے، اور فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل پر عذاب اسی وقت آیا تھا جب ان کی عورتوں نے اسی کو اپنا مشغلہ بنالیا تھا۔

---

۸۹۱ (۲۴)_i_مسند احمد: ۱۶۸۹۱، ۱۶۸۶۷ ii_مصنف عبدالرزاق: ۵۵۳۴

iii_ابوداؤد: ۱۱۲۹ iv_ابن خزیمہ: ۱۷۰۵، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸

v_السنن الکبیر للطبرانی: ۱۹/۱۲/۷ vi_ابن شیبہ: ۲/۱۳۹

vii_مسلم: ۸۸۳ viii_مسند ابویعلیٰ: ۷۳۵۶

ix_شرح مشکل الآثار: ۲۱۱۳، ۲۱۱۴ x_سنن الکبریٰ (نسائی) ۲۸۵۷

۶۵ (۶۵). حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ، عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيزٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا تُبَادِرُونِي فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، فَإِنِّي قَدْ بَدَّنْتُ، وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا رَكَعْتُ تُدْرِكُونِي إِذَا رَفَعْتُ، وَمَهْمَا أَسْبِقْكُمْ بِهِ إِذَا سَجَدْتُ تُدْرِكُونِي إِذَا رَفَعْتُ(۶۵)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا مجھ سے پہلے رکوع سجدہ میں جلدی نہ کرو بے شک میرا جسم بھاری ہوگیا ہے، کیونکہ جب میں تم سے پہلے رکوع کروں گا تو میرے سر اٹھانے سے پہلے تم بھی مجھے رکوع میں پالو گے اور جب تم سے پہلے سجدہ کروں گا تو میرے سر اٹھانے سے پہلے تم بھی مجھے سجدہ میں پالو گے۔

۱۶۶۲۲ (۶۶) حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَمْرٍو، عَنِ ابْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَخِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تُلْحِفُوا فِي الْمَسْأَلَةِ، فَوَاللَّهِ لَا

يَسْأَلُنِي أَحَدٌ شَيْئًا، فَتَخْرُجَ لَهُ مَسْأَلَتُهُ، فَيُبَارَكَ لَهُ فِيهِ(٦٦)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: کسی سے سوال کرتے ہوئے اس سے چمٹ نہ جایا کرو (کہ اس کی جان ہی نہ چھوڑو) بخدا! مجھ سے جو آدمی بھی کچھ مانگے گا اور ضرورت نے اسے مانگنے پر مجبور کیا ہوگا تو اسے (میری طرف سے ملنے والی بخشش میں) برکت عطا کی جائے گی۔

٦٧ (٦٧). حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ، قَالَ :حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ يَعْنِي الْقُرَظِيَّ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يَخْطُبُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ يَقُولُ :تَعَلَّمُنَّ أَنَّهُ :لَا مَانِعَ

۸۹۲ (٦٥)۔i۔مسند احمد: ۱۶۸۹۶ ii۔ابوداؤد: ۱۶۱۹ iii۔ابن ماجہ: ۹۶۳
iv۔ابن الجارود: ۳۲۴ v۔ابن خزیمہ: ۱۵۹۴، vi۔ابن حبان: ۲۲۲۹
vii۔معرفۃ الآثار والسنن: ۲۳۵۳ viii۔شرح السنۃ للبغوی: ۸۴۸
ix۔مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۲۸/۲

۸۹۳ (٦٦)۔i۔مسند احمد: ۱۶۸۹۳ ii۔مسلم: ۱۰۳۸ iii۔المجتبیٰ للنسائی: ۹۷/۵۔۹۸
iv۔سنن دارمی: ۳۸۷/۱ v۔ابن حبان: ۳۳۸۹
vi۔السنن للطبرانی: ۸۰۸/۱۹

لِمَا أَعْطَى وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعَ اللَّهُ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْهُ الْجَدُّ، مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ سَمِعْتُ هَذِهِ الْأَحْرُفَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى هَذِهِ الْأَعْوَادِ(٦٧)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ منبر پر یہ کلمات کہے اے اللہ! جسے تو دے، اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے تو روک لے، اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ذی عزت کو آپ کے سامنے اس کی عزت نفع نہیں پہنچا سکتی، اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرما لیتا ہے، اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے، میں نے یہ کلمات اسی منبر پر نبی علیہ السلام سے سنے ہیں۔

٦٨ (٦٨) حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ، قَالَ :حَدَّثَنِي حَسَنُ بْنُ مُسْلِمٍ، عَنْ طَاوُسٍ، أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ، أَخْبَرَهُ ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، أَخْبَرَهُ، قَالَ :قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِشْقَصٍ أَوْ قَالَ :رَأَیْتُهُ یُقَصَّرُ عَنْهُ بِمِشْقَصٍ عِنْدَ الْمَرْوَةِ(٦٨)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کے سر کے بال اپنے پاس موجود قینچی سے کاٹے تھے یا کہا کہ میں آپ ﷺ کو دیکھا کہ مروہ پر آپ ﷺ کے سر کے بال کاٹے جا رہے ہیں۔

٦٩ (٦٩). حَدَّثَنَا یَحْیَی، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، قَالَ :حَدَّثَنِی أَبِی، عَنْ جَدِّی، قَالَ :کُنَّا عِنْدَ مُعَاوِیَةَ، فَقَالَ الْمُؤَذِّنُ :اللّٰهُ أَکْبَرُ، اللّٰهُ أَکْبَرُ، فَقَالَ مُعَاوِیَةُ :اللّٰهُ أَکْبَرُ، اللّٰهُ أَکْبَرُ .فَقَالَ :أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، فَقَالَ :أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، فَقَالَ :أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، فَقَالَ :أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ ، فَقَالَ: حَیَّ عَلَی الصَّلَاةِ، فَقَالَ :لَا حَوْلَ

٨٩٤ (٦٧) ـ i ـ مسند احمد: ١٦٨٩٤ ii ـ الادب المفرد: ٦٦٢ iii ـ سنن الکبریٰ للطبرانی: ٨٤/١٩
iv ـ التمہید لابن عبدالبر: ٦٩/٢٣ v ـ بخاری: ٨٤٤، ٦٣٣٠، ٦٢٩٢
vi ـ مسلم: ٥٩٣ vii ـ ابوداود: ١٥٠٥ viii ـ سنن نسائی: ١٣٤١، ١٣٤٢
ix ـ مصنف ابی شیبہ: ٣٠٩٦، ٢٩٢٦٠ x ـ مسند احمد: ١٨١٨٣، ١٨٢٣٢
٨٩٥ (٦٨) ـ مسند احمد: ١٦٨٩٥، ١٦٨٦٣، ١٦٩٣٨ ii ـ السنۃ لابی بکر بن خلال: ٦٧٤
iii ـ المعجم الکبیر للطبرانی: ٦٩٧ iv ـ بخاری: ١٧٣٠
v ـ مسلم: ١٢٤٦ vi ـ السنن الکبریٰ: ٤١٠٤

وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، فَقَالَ :حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ، فَقَالَ :لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ ، فَقَالَ :اللّٰهُ أَکْبَرُ اللّٰهُ أَکْبَرُ، فَقَالَ :اللّٰهُ أَکْبَرُ اللّٰهُ أَکْبَرُ ، فَقَالَ :لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ : لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ ، قَالَ :هَکَذَا کَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُولُ أَوْ نَبِیُّکُمْ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ(٦٩)

علقمہ بن وقاص رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے کہ مؤذن اذان دینے لگا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی وہی کلمات دہرانے لگے، جب اس نے "حی علی الصلوٰۃ" کہا تو انہوں نے "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" کہا،

''حی علی الفلاح'' کے جواب میں بھی یہی کہا، اس کے بعد مؤذن کے کلمات دہراتے رہے، پھر فرمایا کہ نبی علیہ السلام بھی یہی فرماتے تھے جب مؤذن اذان دیتا۔

۷۰(۷۰). حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، عَنْ شُعْبَةَ، قَالَ: حَدَّثَنِي قَتَادَةُ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، قَالَ: حَجَّ ابْنُ عَبَّاسٍ وَمُعَاوِيَةُ، فَجَعَلَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَسْتَلِمُ الْأَرْكَانَ كُلَّهَا، فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: إِنَّمَا اسْتَلَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ الْيَمَانِيَّيْنِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَيْسَ مِنْ أَرْكَانِهِ مَهْجُورٌ(۷۰)

ابوالطفیل رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ مکہ نے حج کیا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے طواف کیا تو خانہ کعبہ کے سارے کونوں کا استلام کیا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ نبی علیہ السلام نے تو صرف رکن یمانی کا استیلام کیا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ خانہ کعبہ کا کوئی کونا بھی متروک نہیں ہے۔

۷۱(۷۱). حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ، حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عِيسَى بْنِ طَلْحَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ

۸۹۶(۶۹)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۹۶،۱۶۸۳۱ ii۔نسائی:۶۷۷
iii۔سنن الکبریٰ (نسائی):۱۶۵۲،۱۰۱۱۳

۸۹۷(۷۰)۔i۔مسند احمد:۱۶۸۹۷ ii۔ابن حبان:۱۶۸۷
iii۔السنن الکبریٰ للطبرانی:۱۹/۷۳۱ iv۔سنن دارمی:۱/۲۷۳
v۔شرح معانی الآثار:۱/۱۳۵ vi۔السنن الکبریٰ (بیہقی):۹۲۴۱

مُعَاوِيَةَ، يَقُولُ إِذَا أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ يُؤْذِنُهُ بِالصَّلَاةِ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّ الْمُؤَذِّنِينَ أَطْوَلُ النَّاسِ أَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ(۷۱)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت کے دن مؤذنین سب سے لمبی گردن والے ہوں گے۔

۷۲(۷۲). حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ يَعْنِي ابْنَ يَحْيَى، عَنْ أَبِي

بُرْدَةَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ فِي جَسَدِهِ يُؤْذِيهِ، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ عَنْهُ بِهِ مِنْ سَيِّئَاتِهِ(۷۲)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ مسلمان کو اس کے جسم میں جو بھی تکلیف پہنچتی ہے، اللہ اس کے ذریعے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

۷۳۳(۷۳). حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِينَ يُشَقِّقُونَ الْكَلَامَ تَشْقِيقَ الشِّعْرِ(۷۳)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے شعر کی طرح بات چبا چبا کر کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

۷۴(۷۴) حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ: حَدَّثَنِي بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ، سَمِعْتُهُ مِنْهُ،

۸۹۸(۷۱)_i_مسند احمد:۱۶۸۹۸،۱۶۸۶۱،۱۶۸۹۸ ii_مصنف ابن شیبہ:۲۳۴۱
iii_المنتخب من مسند عبد بن حمید:۴۱۸ iv_المعجم الکبیر للطبرانی:۱۰۸۰
v_مسند الشامیین للطبرانی:۱۸۸۸،۲۱۴۱ vi_السنن الکبریٰ بیہقی:۲۰۳۶
vii_شرح السنۃ للبغوی:۴۱۵ viii_مسلم:۳۸۷
ix_ابن حبان:۱۶۶۹

۸۹۹(۷۲)_i_مسند احمد:۱۶۸۹۹ ii_مصنف ابن ابی شیبہ:۱۰۸۰۹
iii_المنتخب لعبد بن حمید:۴۱۵ iv_مسند الحاکم:۱۲۸۵
v_شعب الایمان:۹۸۷۴ vi_المعجم الاوسط:۵۸۴۳

۹۰۰(۷۳)_i_مسند احمد:۱۶۹۰۰ ii_مجمع الزوائد:۱۳۲۸۰ iii_المعجم الکبیر:۸۴۸/۱۹

عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا(۷۴)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی علیہ السلام نے مردوں کو سونا پہننے سے منع فرمایا ہے الا یہ کہ معمولی سا ہو؟

۷۵(۷۵) .حَدَّثَنَا وَكِيعٌ، قَالَ :حَدَّثَنَا مُجَمِّعُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَشَهَّدُ مَعَ الْمُؤَذِّنِينَ(۷۵)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام مؤذن کے ساتھ خود بھی تشہد پڑھتے تھے۔

۷۶(۷۶). حَدَّثَنَا يَزِيدُ، قَالَ :أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِيِّ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ -وَكَانَ قَلِيلَ الْحَدِيثِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَكَانَ قَلَّمَا خَطَبَ إِلَّا ذَكَرَ هَذَا الْحَدِيثَ فِي خُطْبَتِهِ -، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :إِنَّ هَذَا الْمَالَ حُلْوٌ خَضِرٌ، فَمَنْ أَخَذَهُ بِحَقِّهِ، بَارَكَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ يُرِدِ

۹۰۱(۷۴) i۔مسند احمد:۱۶۹۰۱، ۱۶۸۳۳، ۱۶۹۰۹، ۱۹۸۴۹ ii۔ابوداؤد:۴۲۳۹
iii۔نسائی:۵۱۵۰، ۵۱۵۱، ۵۱۵۲، ۵۱۵۹، ۵۱۶۰ iv۔مسند ابوداؤد:۱۰۵۵
v۔بخاری:۵۸۲۹ vi۔ابوداؤد:۴۱۳۱ vii۔نسائی:۵۱۴۹، ۵۱۵۹
viii۔المنتخب من مسند عبد بن حمید:۴۱۹ ix۔مسند البزار:۲۸۷۷
x۔سنن الکبریٰ للنسائی:۹۳۹۸، ۹۵۲۶، ۹۵۲۷
xi۔مستخرج ابی عوانہ:۸۴۸۴ xii۔شرح معانی الآثار:۶۶۵۷
xiii۔ابن حبان:۵۴۰۶ xiv۔المعجم الکبیر للطبرانی:۸۲۵
۹۰۲(۷۵) i۔مسند احمد:۱۶۹۰۲ ii۔مسند الشافعی:۶۱/۱ iii۔مصنف عبد الرزاق:۱۸۴۵
iv۔الحمیدی:۶۰۶ v۔سنن الکبریٰ:۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۰۱۸۱، ۱۰۱۸۲، ۱۰۱۸۳
vi۔عمل الیوم واللیلۃ:۳۴۹، ۳۵۱ vii۔مسند ابویعلی:۲۳۶۵
viii۔بخاری:۶۱۴ ix۔شرح السنۃ:۴۲۳

اللَّهُ بِهِ خَيْرًا، يُفَقِّهُهُ فِي الدِّينِ، وَإِيَّاكُمْ، وَالْمَدْحَ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ، حَدَّثَنَاهُ يَعْقُوبُ، قَالَ

فِيهِ :وَإِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ(٧٦)

معبد جہنی کہتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ بہت کم نبی علیہ السلام کے حوالے سے کوئی حدیث بیان کرتے تھے، البتہ یہ کلمات اکثر خطبوں میں نبی علیہ السلام کے حوالے سے ذکر کرتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ دنیا کا مال بڑا شیریں اور سرسبز وشاداب ہوتا ہے، سو جو شخص اسے اس کے حق کے ساتھ لیتا ہے، اس کے لئے اس میں برکت ڈال دی جاتی ہے، جس شخص کے ساتھ اللہ تعالیٰ بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین میں کچھ عطا کر دیتا ہے، اور منہ پر تعریف کرنے سے بچو کیونکہ یہ اس شخص کو ذبح کر دینا ہے۔

یعقوب سے بھی مروی ہے (اور اس میں مدح کے بجائے تمادح کا لفظ ہے، مطلب دونوں کا ایک ہی ہے یعنی) منہ پر تعریف کرنے سے بچو کیونکہ یہ اس شخص کو ذبح کر دینا ہے۔

۴۵۶.(٧٧) حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَقِيلٍ، عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَنَفِيَّةِ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا(٧٧)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اس شخص کے حق میں "عمریٰ" جائز ہوتا ہے جس کے لئے وہ کیا گیا ہو۔

۹۰۳(٧٦)i۔ مسند احمد: ۱۶۹۰۳، ۱۶۹۰۴، ۱۶۸۳۷، ۱۶۸۴۶، ۱۶۹۰۴

ii۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۴۳۸۴ iii۔ شعب الایمان: ۴۸۷۰

iv۔ مسند الشہاب: ۹۵۳ v۔ شرح مشکل الآثار: ۱۶۸۷، ۴۸۹۷

vi۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۱۵ vii۔ شعب الایمان: ۹۸۲۵

۹۰۵(٧٧)i۔ مسند احمد: ۱۶۹۰۵ ii۔ ابوداؤد: ۳۵۵۸

iii۔ نسائی: ۳۷۳۹ iv۔ مسند ابی داؤد: ۱۰۴۸

v۔ مسند ابی الجعد: ۳۳۴۶ vi۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۲۲۶۳۱، ۲۲۶۳۳

vii۔ السنن الکبریٰ: ۶۵۳۵ viii۔ مسند یعلی: ۱۸۵۱، ۷۳۶۹

ix۔ مسند الرویانی: ۸۱۳ x۔ مستخرج ابی عوانہ: ۵۷۲۳

۴۵۷(۷۸). حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، قَالَ :أَخْبَرَنَا حَرِيزُ بْنُ عُثْمَانَ، قَالَ :حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ أَبِي عَوْفٍ الْجُرَشِيُّ، عَنْ أَبِي هِنْدٍ الْبَجَلِيِّ، قَالَ :كُنَّا عِنْدَ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى سَرِيرِهِ وَقَدْ غَمَّضَ عَيْنَيْهِ، فَتَذَاكَرْنَا الْهِجْرَةَ، وَالْقَائِلُ مِنَّا يَقُولُ :قَدِ انْقَطَعَتْ، وَالْقَائِلُ مِنَّا يَقُولُ :لَمْ تَنْقَطِعْ، فَاسْتَنْبَهَ مُعَاوِيَةُ، فَقَالَ :مَا كُنْتُمْ فِيهِ؟ فَأَخْبَرْنَاهُ، وَكَانَ قَلِيلَ الرَّدِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :تَذَاكَرْنَا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ :لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ، وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا(۷۸)

ابو ہند بجلی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے، جو اپنے تخت پر آنکھیں بند کیے بیٹھے تھے، ہم نے ہجرت کا تذکرہ شروع کر دیا، ہم میں سے کسی کی رائے تھی کہ ہجرت منقطع ہوگئی ہے اور کسی کی رائے تھی کہ ہجرت منقطع نہیں ہوئی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ہوشیار ہو گئے اور فرمایا تم کیا باتیں کر رہے ہو؟ ہم نے انہیں بتا دیا، وہ کسی بات کی نسبت نبی علیہ السلام کی طرف بہت کم کرتے تھے، کہنے لگے کہ ایک مرتبہ ہم نے بھی نبی علیہ السلام کے پاس یہی مذاکرہ کیا تھا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا ہجرت اس وقت تک منقطع نہیں ہوگی جب تک توبہ منقطع نہ ہو جائے اور توبہ اس وقت تک منقطع نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جائے۔

۴۵۸(۷۹). حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيسَى، قَالَ :أَخْبَرَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ، عَنْ أَبِي عَوْنٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ -وَكَانَ قَلِيلَ الْحَدِيثِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -، قَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُولُ :كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللَّهُ

۹۰۶(۷۸) i۔مسند احمد:۱۶۹۰۶ ii۔ابوداؤد:۲۴۷۹ iii۔سنن الکبریٰ نسائی:۸۶۵۸
iv۔سنن دارمی:۲۵۵۵ v۔مسند ابو یعلیٰ:۷۳۷۱ vi۔شرح مشکل الآثار:۲۶۳۴
vii۔مسند الشامیین:۱۰۶۴،۱۰۶۵ viii۔المعجم الکبیر للطبرانی:۹۰۷

ix۔السنن الصغیر بیہقی:۲۷۹۳ x۔السنن الکبریٰ بیہقی:۱۶۷۷۸

أَنْ يَغْفِرَهُ، إِلَّا الرَّجُلُ يَمُوتُ كَافِرًا، أَوِ الرَّجُلُ يَقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا(۷۹)

ابوادریس کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو "جو بہت کم احادیث بیان کرتے تھے" کہتے ہوئے سنا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر گناہ کو معاف فرمادے گا، سوائے اس کے کہ کوئی شخص کفر کی حالت میں مرجائے یا وہ آدمی جو کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔

۴۵۹(۸۰) -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ :سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ :إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا، وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ(۸۰)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تم لوگ ایک ایسی نماز پڑھتے ہو کہ نبی علیہ السلام کی رفاقت کے باوجود ہم نے انہیں یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ وہ اس سے منع فرماتے تھے، مراد عصر کے بعد کی دو سنتیں (نفل) ہیں (جو انہوں نے کچھ لوگ کو پڑھتے ہوئے دیکھا تھا)

۴۶۰(۸۱) -حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، قَالَ :حَدَّثَنَا سَعِيدٌ، عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ، أَنَّهُ شَهِدَ مُعَاوِيَةَ وَعِنْدَهُ جَمْعٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَقَالَ لَهُمْ مُعَاوِيَةُ :أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ رُكُوبِ جُلُودِ النُّمُورِ؟ قَالُوا :نَعَمْ .قَالَ :أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ .قَالَ :أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُشْرَبَ فِي آنِيَةِ الْفِضَّةِ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ .قَالَ: أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى

۹۰۷(۷۹)_i۔مسند احمد:۱۶۹۰۷ ii۔السنۃ لعبد اللہ بن احمد:۷۴۹

iii۔السنۃ ابی بکر بن الخلال:۱۲۴۴ iv۔المعجم الاوسط:۵۱۳۵

v۔المعجم الکبیر للطبرانی:۸۵۸ vi۔مسند الشامیین:۱۸۹۲ vii۔ابن حبان:۵۹۸۰

۹۰۸(۸۰)i۔مسند احمد:۱۶۹۰۸ ii۔بخاری:۵۸۷،۳۷۶۶

iii۔السنن الکبریٰ للبیہقی:۴۴۷۵ iv۔مسند ابویعلی:۷۳۶۰

عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ نَعَمْ .قَالَ :أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ جَمْعٍ بَيْنَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ؟ قَالُوا :اللَّهُمَّ لَا .قَالَ: فَوَاللَّهِ إِنَّهَا لَمَعَهُنَّ(۸۱)

ابو شیخ ہنائی کہتے ہیں کہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مجلس میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا کہ کیا آپ لوگ جانتے ہیں کہ نبی علیہ السلام نے انہوں نے جواب دیا جی ہاں! چیتوں کی کھال پر بیٹھنے سے منع فرمایا؟ آپ نے پوچھا کیا تمہیں علم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے؟ تو تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا ہے؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں: آپ رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے سونا پہننے سے منع فرمایا الا یہ کہ وہ ریزہ ریزہ ہو؟ تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ آپ نے کہا کیا تم جانتے ہو رسول اللہ ﷺ نے حج اور عمرہ کو جمع کرنے سے منع فرمایا ہو؟ تو انہوں نے کہا اللہ کی قسم نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا :اللہ کی قسم! یہ بات بھی ان (پچھلی) باتوں کے ساتھ ہے۔

۱۶۹۴(۸۲). حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مَهْدِيٍّ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصَبِيِّ، قَالَ :سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، يُحَدِّثُ وَهُوَ يَقُولُ: إِيَّاكُمْ وَأَحَادِيثَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا حَدِيثًا كَانَ عَلَى عَهْدِ عُمَرَ، وَإِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ أَخَافَ النَّاسَ فِي اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

۹۰۹(۸۱)i۔مسند احمد:۱۶۹۰۹،۱۶۸۳۳،۱۶۹۰۹،۱۹۸۴۹

ii۔بخاری:۵۸۲۹ iii۔ابوداؤد:۴۱۳۱،۵۱۴۹،۵۱۵۹

v۔المنتخب من مسند عبد بن حمید: ۴۱۹ vi۔مسند بزار: ۲۸۷۷
vii۔سنن الکبریٰ للنسائی: ۹۳۹۸، ۹۵۲۶، ۹۵۲۷ viii۔مستخرج ابی عوانہ: ۸۴۸۴
ix۔شرح معانی الآ ثار: ۶۶۵۷ x۔ابن حبان: ۵۴۰۶
xi۔المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۲۵

وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ(۸۲)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام کے حوالے سے کثرت کے ساتھ احادیث بیان کرنے سے بچو سوائے ان احادیث کے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں زبان زدعام تھیں، کیونکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کو اللہ کے معاملات میں ڈراتے تھے، میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطاء فرما دیتا ہے۔

۴۶۲(۸۳).وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ وَإِنَّمَا يُعْطِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَطَاءً عَنْ طِيبِ نَفْسٍ، فَهُوَ أَنْ يُبَارَكَ لِأَحَدِكُمْ، وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَطَاءً عَنْ شَرَهٍ وَشَرَهِ مَسْأَلَةٍ، فَهُوَ كَالْآكِلِ وَلَا يَشْبَعُ(۸۳)

اور میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں تو صرف خزانچی ہوں، اصل دینے والا اللہ ہے، اس لئے میں جس شخص کو دل کی خوشی کے ساتھ کوئی بخشش دوں تو اسے اس کے لئے مبارک کر دیا جائے گا اور جسے اس کے شر سے بچنے کے لئے یا اس کے سوال میں اصرار کی وجہ سے کچھ دوں، وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا رہے اور سیراب نہ ہو۔

۴۶۳(۸۴). وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ :لَا تَزَالُ أُمَّةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَنِ الْحَقِّ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ(۸۴)

۹۱۰(۸۲) i۔مسند احمد: ۱۶۹۱۰ ii۔بخاری: ۷۱، ۳۱۱۶، ۷۳۱۲
iii۔مسلم: ۱۰۳۷ iv۔ترمذی: ۲۶۴۵ v۔ابن ماجہ: ۲۲۰
vi۔موطا امام مالک: ۳۳۴۵ vii۔مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۱۰۴۵، ۳۱۰۴۶، ۳۱۰۴۷
viii۔سنن الکبریٰ: ۵۸۰۸ ix۔مسند اسحاق بن راھویہ: ۴۳۹

x۔ مسند احمد: ۱۶۸۴۰، ۱۶۸۴۶، ۱۶۸۶۰، ۱۶۸۹۴، ۱۶۹۱۰
xi۔ سنن دارمی: ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۷۴۸ xii۔ صحیح ابن حبان: ۸۹، ۳۱۰

۹۱۱ (۸۳) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۱۱ ii۔ مسلم: ۱۰۳۷ iii۔ ابن حبان: ۳۴۰۱

۹۱۲ (۸۴) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۱۲، ۱۶۹۳۴ ii۔ تہذیب الآثار: ۱۱۵۰
iii۔ المعجم الاوسط: ۸۷۶۶ iv۔ معجم ابن ساکر: ۸۳۲

اور میں نے نبی علیہ السلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، وہ اپنی مخالفت کرنے والوں کی پرواہ نہیں کرے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے۔ اس حال میں وہ لوگوں پر غالب ہوں گے۔

۴۶۴ (۸۵). حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ، قَالَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ أَبِي الْخُوَارِ، أَنَّ نَافِعَ بْنَ جُبَيْرٍ أَرْسَلَهُ إِلَى السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ، ابْنِ أُخْتِ نَمِرٍ يَسْأَلُهُ عَنْ شَيْءٍ رَآهُ مِنْهُ مُعَاوِيَةُ فِي الصَّلَاةِ، قَالَ: نَعَمْ، صَلَّيْتُ مَعَهُ الْجُمُعَةَ فِي الْمَقْصُورَةِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قُمْتُ فِي مَقَامِي، فَصَلَّيْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ أَرْسَلَ إِلَيَّ، فَقَالَ: لَا تَعُدْ لِمَا فَعَلْتَ. إِذَا صَلَّيْتَ الْجُمُعَةَ، فَلَا تَصِلْهَا بِصَلَاةٍ حَتَّى تَخْرُجَ أَوْ تَكَلَّمَ، فَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ بِذَلِكَ، أَنْ لَا تُوصَلَ صَلَاةٌ بِصَلَاةٍ حَتَّى تَخْرُجَ أَوْ تَكَلَّمَ (۸۵)

عمر بن عطا کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے نافع بن جبیر نے سائب بن یزید کے پاس یہ پوچھنے کے لئے بھیجا کہ انہوں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے؟ انہوں نے جواب دیا جی ہاں! ایک مرتبہ میں نے ان کے ساتھ "مقصورہ" میں جمعہ پڑھا تھا، جب انہوں نے نماز کا سلام پھیرا تو میں اپنی جگہ پر ہی کھڑے ہو کر سنتیں پڑھنے لگا، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ جب اندر چلے گئے تو مجھے بلا کر فرمایا آج کے بعد دوبارہ اس طرح نہ کرنا جیسے ابھی کیا ہے، جب تم جمعہ کی نماز پڑھو تو اس سے متصل ہی دوسری نماز نہ پڑھو جب تک کوئی بات نہ کرلو، وہاں سے ہٹ نہ جاؤ، کیونکہ نبی علیہ السلام نے یہ حکم دیا ہے کہ کسی نماز کے متصل بعد ہی دوسری نماز نہ پڑھی جائے جب تک کہ کوئی بات نہ کرلو یا وہاں سے ہٹ نہ جاؤ یا کلام نہ کرلو۔

۴۶۵ (۸۶). حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ، قَالَ: سَمِعْتُ حُمْرَانَ بْنَ أَبَانَ، يُحَدِّثُ عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّهُ رَأَى أُنَاسًا يُصَلُّونَ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً قَدْ صَحِبْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا،

وَلَقَدْ نَهَى عَنْهَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ (۸۶)

۹۱۳ (۸۵) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۱۳ ii۔ مسلم: ۸۸۳ iii۔ سنن ابوداؤد: ۱۱۲۹
iv۔ مسند احمد: ۱۶۸۶۶ v۔ ابن خزیمہ: ۱۷۰۵، ۱۸۶۸، ۱۸۶۸
vi۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۷۱۲ vi۔ المسند المستخرج علی صحیح مسلم: ۱۹۸۵
vii۔ السنن الصغیر (بیہقی): ۶۵۰ viii۔ السنن الکبریٰ (بیہقی): ۳۰۴۷
۹۱۴ (۸۶) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۱۴ ii۔ السنن الکبریٰ: ۴۳۷۵

حضرت ابوالتیاح فرماتے ہیں میں نے حمران بن ابان کو حضرت معاویہ کے متعلق بات کرتے ہوئے سنا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو عصر کے بعد نمازِ پڑھتے ہوئے دیکھا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم لوگ ایک ایسی نماز پڑھتے ہو کہ نبی علیہ السلام کی رفاقت کے باوجود ہم نے انہیں یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ وہ اس سے منع فرماتے تھے، مراد عصر کے بعد کی دو سنتیں (نفل) ہیں۔

۴۲۶ (۸۷). حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ، حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ، أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ يُوسُفَ، مَوْلَى عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ نَسِيَ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ، فَلْيَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ (۸۷)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص نماز میں کچھ بھول جائے تو اسے چاہئے کہ بیٹھ کر دو سجدے کرلے۔

۴۲۷ (۸۸). حَدَّثَنَا رَوْحٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ أَبِي الْفَيْضِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ (۸۸)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا جو شخص جان بوجھ کر میری طرف کسی جھوٹی بات کی نسبت کرے، اسے چاہئے کہ جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالے۔

۴۲۸ (۸۹). حَدَّثَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ مُحَمَّدٍ يَعْنِي ابْنَ

عَجْلَانَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوسُفَ، مَوْلَى عُثْمَانَ، عَنْ أَبِيهِ يُوسُفَ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ :أَنَّهُ

۹۱۵(۸۷) i۔مسند احمد:۱۶۹۱۵ ii۔ابن خزیمہ:۱۰۳۳
iii۔الاحادیث المختارہ:۱۶۳ iv۔ابن حبان:۱۹۴۰
۹۱۶(۸۸) i۔مسند احمد:۱۶۹۱۶ ii۔بخاری:۱۲۹۱ iii۔مسلم:۳
iv۔ابوداؤد:۳۶۵۱ v۔سنن ترمذی:۲۶۵۹،۳۷۱۵
vi۔ابن ماجہ:۳۰،۳۳،۳۶،۳۳ vii۔جامع معمر بن راشد:۲۰۴۹۵
viii۔الآثار لابی یوسف:۹۲۲ ix۔مسند ابی داؤد:۹۲۲،۲۱۹۷،۲۵۴۳
x۔مسند الحمیدی:۱۲۰۰ xi۔مسند ابی الجعد:۳۳۷،۵۶۰،۱۴۲۸،۱۴۸۰

صَلَّى أَمَامَهُمْ فَقَامَ فِي الصَّلَاةِ وَعَلَيْهِ جُلُوسٌ، فَسَبَّحَ النَّاسُ، فَتَمَّ عَلَى قِيَامِهِ، ثُمَّ سَجَدَ بِنَا سَجْدَتَيْنِ وَهُوَ جَالِسٌ بَعْدَ أَنْ أَتَمَّ الصَّلَاةَ، ثُمَّ قَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ نَسِيَ مِنْ صَلَاتِهِ شَيْئًا فَلْيَسْجُدْ مِثْلَ هَاتَيْنِ السَّجْدَتَيْنِ(۸۹)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ انہوں نے امام بن کر نماز پڑھائی اور بیٹھنے کی بجائے کھڑا ہو گئے، لوگوں نے سبحان اللہ کہا لیکن انہوں نے اپنا قیام مکمل کیا، پھر نماز مکمل ہونے کے بعد بیٹھے بیٹھے سہو کے دو سجدے کر لیے اور منبر پر رونق افروز ہو کر فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص نماز میں کچھ بھول جائے تو اسے چاہئے کہ بیٹھ کر اس طرح دو سجدے کر لے۔

۳۶۹(۹۰). حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُعَاوِيَةَ الْفَزَارِيُّ، حَدَّثَنَا حَبِيبُ بْنُ الشَّهِيدِ، عَنْ أَبِي مِجْلَزٍ، قَالَ :خَرَجَ مُعَاوِيَةُ، فَقَامُوا لَهُ، فَقَالَ :سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَمْثُلَ لَهُ الرِّجَالُ قِيَامًا، فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ(۹۰)

ایک مرتبہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کہیں تشریف لے گئے، لوگ ان کے احترام میں کھڑے ہو گئے لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اللہ کے بندے اس کے سامنے کھڑے رہیں، اسے

جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنالینا چاہیے۔

۴۷۰(۹۱). حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ، أَنَّ سَعْدَ بْنَ إِبْرَاهِيمَ، أَخْبَرَهُ، عَنِ الْحَكَمِ بْنِ مِينَاءَ، أَنَّ يَزِيدَ بْنَ جَارِيَةَ، أَخْبَرَهُ أَنَّهُ كَانَ جَالِسًا فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ مُعَاوِيَةُ، فَسَأَلَهُمْ عَنْ حَدِيثِهِمْ، فَقَالُوا: كُنَّا فِي حَدِيثٍ مِنْ حَدِيثِ الْأَنْصَارِ، فَقَالَ

۹۱۷(۸۹) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۱۷ ii۔ السنن الکبریٰ للنسائی: ۵۹۸
iii۔ معرفۃ السنن والآثار: ۴۵۵۲

۹۱۸(۹۰) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۱۸ ii۔ ابوداؤد: ۵۲۲۹
iii۔ ترمذی: ۲۷۵۵ iv۔ مساوی الاخلاق للخرائطی: ۷۸۴، ۷۸۶

مُعَاوِيَةُ: أَلَا أَزِيدُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ فَقَالُوا: بَلَى يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ أَحَبَّ الْأَنْصَارَ أَحَبَّهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ، وَمَنْ أَبْغَضَ الْأَنْصَارَ أَبْغَضَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ(۹۱)

یزید بن جاریہ رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ کچھ انصاری لوگوں کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لے آئے اور موضوع بحث پوچھنے لگے، لوگوں نے بتایا کہ ہم انصار کے حوالے سے گفتگو کر رہے ہیں، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا میں بھی تمہاری معلومات میں اضافے کے لئے ایک حدیث نہ سناؤں جو میں نے نبی علیہ السلام سے سنی ہے؟ لوگوں نے کہا کیوں نہیں امیر المومنین! انہوں نے فرمایا میں نے نبی علیہ السلام کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو انصار سے محبت کرتا ہے، اللہ اس سے محبت کرتا ہے اور جو انصار سے بغض رکھتا ہے، اللہ اس سے بغض رکھتا ہے۔

۴۷۱.(۹۲) حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ، حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَخْبَرَنِي الْحَكَمُ بْنُ مِينَاءَ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ جَارِيَةَ، قَالَ: إِنِّي لَفِي مَجْلِسٍ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ، فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَنَحْنُ نَتَحَدَّثُ، إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا مُعَاوِيَةُ، فَذَكَرَ مَعْنَاهُ(۹۲)

گزشتہ حدیث اس دوسری سند سے بھی مروی ہے۔

۴۷۲(۹۳). حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، أَخْبَرَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيعَةَ، عَنْ رَبِيعَةَ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَامِرٍ الْيَحْصَبِيِّ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: إِنَّمَا أَنَا خَازِنٌ، وَإِنَّمَا يُعْطِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ،

۹۱۹(۹۱)۔ i۔ مسند احمد: ۱۶۹۱۹ ii۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۲/۱۵۸
iii۔ سنن الکبریٰ: ۸۳۳۲ iv۔ الاحادوالمثانی: ۱۷۰۸
v۔ مسند ابو یعلی: ۷۳۶۸ vi۔ المعجم الاوسط للطبرانی: ۶۱۵۴

۹۲۰(۹۲) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۲۰، ۱۶۸۷۱، ۱۶۹۱۹ ii۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۱۲/۱۵۸
iii۔ التاریخ الکبیر: ۳/۳۸۹ iv۔ سنن الکبریٰ (نسائی): ۸۳۳۲
v۔ المعجم الاوسط للطبرانی: ۶۱۵۴

فَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَطَاءً بِطِيبِ نَفْسٍ، فَإِنَّهُ يُبَارَكُ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ أَعْطَيْتُهُ عَطَاءً بِشَرَهِ نَفْسٍ وَشَرَهِ مَسْأَلَةٍ، فَهُوَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ(۹۳)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میں تو صرف خزانچی ہوں، اصل دینے والا اللہ ہے اس لئے میں جس شخص کو دل کی خوشی کے ساتھ کوئی بخشش دوں تو اسے اس کے لئے مبارک کر دیا جائے گا اور جسے اس کے شر سے بچنے کے لئے یا اس کے سوال میں اصرار کی وجہ سے کچھ دوں، وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا رہے اور سیراب نہ ہو۔

۴۷۳(۹۴). حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ إِسْحَاقَ، حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ مِثْلَ مَا يَقُولُ(۹۴)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو سنا ہے کہ آپ ﷺ مؤذن کی اذان جب سنتے تو وہی جملے دہراتے جو وہ کہہ رہا ہوتا تھا۔

۴۷۴(۹۵). حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ سَعِيدٍ، قَالَ:

أَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ، أَخْبَرَنِي أَبِي، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَخْطُبُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَهُوَ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حُلِيِّ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيرِ(۹۵)

۹۲۱(۹۳) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۲۱،۱۶۹۱۱ ii۔ مسند ابو یعلی: ۷۳۵۴

iii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۶۹، ۸۷۲، ۸۷۳ iv۔ مسند الشامیین للطبرانی: ۱۹۳۳

v۔ المعجم الکبیر: ۱۹/۸۷۲

۹۲۲(۹۴) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۲۲ ii۔ بخاری: ۱۱۸۱ iii۔ مسلم: ۳۸۹

iv۔ ترمذی: ۱۹۸، ۲۰۳ v۔ ابن ماجہ: ۷۱۸

vi۔ مصنف عبدالرزاق: ۱۸۰۳، ۱۸۳۱، ۱۸۸۹، ۲۱۳۵

vii۔ مصنف ابی شیبہ: ۲۱۷۷، ۲۱۸۴، ۲۲۲۹، ۲۲۳۲، ۵۳۹۱، ۵۴۶۶

viii۔ مسند اسحاق بن راھویہ: ۲۳۲ ix۔ مسند بزار: ۶۸۱۹

۹۲۳(۹۵) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۲۳، ۱۶۸۷۲ ii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۱۰

عبداللہ بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے مکہ مکرمہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو خانہ کعبہ کے سائے میں برسر منبر یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی علیہ السلام نے (مردوں) کو سونے کا زیور اور ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۴۷۴(۹۶). حَدَّثَنَا يُونُسُ، حَدَّثَنَا حَمَّادٌ، عَنْ عَاصِمِ ابْنِ بَهْدَلَةَ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ "أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ يَقُولُ: اللّٰهُ أَكْبَرُ، اللّٰهُ أَكْبَرُ، قَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ، وَإِذَا قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، قَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ، وَإِذَا قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ، قَالَ مِثْلَ قَوْلِهِ "(۹۶)

حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب مؤذن کو اللہ اکبر، اللہ اکبر کہتے ہوئے سنتے تو آپ ﷺ کی اسی کی مثل کہتے اور جب وہ اشھد ان لا الہ الا اللہ کہتا تو آپ ﷺ کی اسی کی مثل کہتے اور جب وہ اشھد ان محمد ارسول اللہ کہتا تو آپ ﷺ کی بھی اسی کی مثل کہتے۔

۴۷۵(۹۷). حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا إِسْحَاقَ،

یُحَدِّثُ، عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ الْبَجَلِيِّ، عَنْ جَرِيرٍ، أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ، يَخْطُبُ يَقُولُ: مَاتَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ، وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَعُمَرُ، وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ "(۹۷)

۹۲۴(۹۶) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۲۳،۹۲۲۱۶۹۲۴ ii۔ بخاری: ۱۱۸۱ iii۔ مسلم: ۳۸۹
iv۔ ترمذی: ۱۹۸،۲۰۳ v۔ ابن ماجہ: ۷۱۸
vi۔ مصنف عبدالرزاق: ۱۸۰۴،۱۸۳۱،۱۸۸۹،۲۱۳۵
vii۔ مصنف ابی شیبہ: ۲۱۷۷،۲۱۸۴،۲۲۲۹،۲۲۳۲،۵۳۹۱،۵۴۶۶
viii۔ مسند اسحاق بن راھویہ: ۲۳۲ ix۔ مسند البزار: ۶۸۱۹
۹۲۵(۹۷) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۲۵،۱۶۸۷۳،۱۶۸۸۱ ii۔ مسلم: ۲۳۵۲
iii۔ مصنف ابی شیبہ: ۳۳۸۸۳ iv۔ الاحاد والمثانی: ۳۴،۴۰،۴۷،۴۸
v۔ السنن الکبریٰ (نسائی): ۱۰۷۶ vi۔ الکنی والاسماء للدولابی: ۱۵۵۸
vii۔ شرح مشکل الآثار: ۱۹۴۷،۱۹۵۳ viii۔ المجالسۃ وجواہر العلم: ۳۵۶۵
ix۔ ابن حبان: ۶۳۸۸ x۔ المعجم الاوسط: ۷۱۸۳

جریر کہتے ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دوران خطبہ یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی علیہ السلام کا وصال ہوا تو آپ ﷺ کی عمر تریسٹھ سال تھی، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ سال تھی، اور میں بھی اب تریسٹھ سال کا ہو گیا ہوں۔

۴۷۶(۹۸). حَدَّثَنَا هَاشِمُ بْنُ الْقَاسِمِ، قَالَ: حَدَّثَنَا شَيْبَانُ، عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِذَا شَرِبَ الْخَمْرَ، فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ، فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ، فَاجْلِدُوهُ، فَإِنْ عَادَ، فَاقْتُلُوهُ(۹۸)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا جو شخص شراب پئے تو اسے کوڑے مارو، اگر دوبارہ پئے تو دوبارہ کوڑے مارو، حتیٰ کہ اگر چوتھی مرتبہ پئے تو اسے قتل کر دو۔

۴۷۷(۹۹). حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مُبَشِّرٍ، مَوْلَى أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْدِ بْنِ أَبِي عَتَّابٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَدْخَلَتْ فِي شَعَرِهَا مِنْ شَعَرِ غَيْرِهَا، فَإِنَّمَا تُدْخِلُهُ زُورًا(۹۹)

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جو عورت اپنے بالوں میں کسی غیر کے بال داخل کرتی ہے (تاکہ انہیں لمبا ظاہر کر سکے) وہ اسے غلط طور پر داخل کرتی ہے۔

۴۷۸(۱۰۰). قَالَ :وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :النَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هَذَا الْأَمْرِ، خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقِهُوا، وَاللّٰهِ لَوْلَا أَنْ تَبْطَرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا مَا لِخِيَارِهَا عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ(۱۰۰)

۹۲۶(۹۸) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۲۶ ii۔ ابن ماجہ: ۲۵۷۳
iii۔ ابوداؤد: ۴۳۸۲ iv۔ ترمذی: ۱۴۳۳
v۔ مسند ابو یعلی: ۷۳۶۳ vi۔ مصنف عبدالرزاق: ۱۳۵۵۰
۹۲۷(۹۹) مسند احمد: ۱۶۹۲۷
۹۲۸(۱۰۰) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۲۸، ۷۵۵۶ ii۔ احادیث اسماعیل بن جعفر: ۲۲۳،۱۴۳
iii۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۲۳۸۴، ۳۲۳۸۷
iv۔ السنۃ لابن ابی عاصم: ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۵۱۱، ۱۱۲۷
v۔ ابن حبان: ۴۲۶۴ vi۔ السنن الواردۃ فی الفتن: ۱۹۵، ۲۰۵
vii۔ شرح السنۃ للبغوی: ۳۸۲۵

اور نبی علیہ السلام نے فرمایا اس معاملے (حکومت) میں لوگ قریش کے تابع ہیں، زمانہ جاہلیت میں ان میں سے جو بہترین لوگ تھے وہ زمانہ اسلام میں بھی بہترین ہیں جبکہ وہ فقاہت حاصل کرلیں، بخدا! اگر قریش فخر میں مبتلا نہ ہو جاتے تو میں انہیں بتا دیتا کہ ان کے بہترین لوگوں کا اللہ کے یہاں کیا مقام ہے؟

۴۷۹(۱۰۱). قَالَ :وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ :اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ، مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَخَيْرُ نِسْوَةٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ، صَالِحُ نِسَاءِ قُرَيْشٍ، أَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِهِ، وَأَحْنَاهُ عَلَى وَلَدٍ فِي صِغَرِهِ(۱۰۱)

اور میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اے اللہ! جسے تو دے، اس سے کوئی روک نہیں سکتا، اور جس سے تو روک لے، اسے کوئی دے نہیں سکتا اور ذی عزت کو آپ کے سامنے اس کی عزت نفع نہیں پہنچا سکتی، اللہ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرما لیتا ہے، اسے دین کی سمجھ

عطاء فرمادیتا ہے، اور اونٹ پر سواری کرنے والی بہترین عورتیں قریش کی نیک عورتیں ہیں جو اپنی ذات میں شوہر کی سب سے زیادہ محافظ ہوتی ہیں اور بچپن میں اپنے بچے پر انتہائی مہربان۔

۴۸۰(۱۰۲). حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الْحَارِثِ، قَالَ: حَدَّثَنِي عُمَرُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ، أَنَّ عَلِيَّ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ الْعَدَوِيَّ، أَخْبَرَهُ، أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ، عَلَى الْمِنْبَرِ بِمَكَّةَ يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ(۱۰۲)

۹۲۹(۱۰۱) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۲۹ ii۔ بخاری: ۸۴۴، ۶۳۳۰، ۷۲۹۲ iii۔ مسلم: ۵۹۳
iv۔ ابوداؤد: ۱۵۰۵ v۔ سنن نسائی: ۱۳۴۱، ۱۳۴۲
vi۔ مصنف ابی شیبہ: ۳۰۹۶۰، ۲۹۲۶ vii۔ مسند احمد: ۱۸۱۸۳، ۱۸۲۳۲
viii۔ دارمی: ۱۳۸۹ ix۔ سنن کبریٰ: ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۹۸۸۱
x۔ ابن خزیمہ: ۷۴۲ xi۔ ابن حبان: ۲۰۰۷
۹۳۰(۱۰۲) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۳۰، ۱۶۸۴۷ ii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۱۰

عبداللہ بن علی کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے مکہ مکرمہ میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو برسر منبر یہ کہتے ہوئے سنا کہ نبی علیہ السلام نے مردوں کو سونا اور ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔

۴۸۱(۱۰۳). حَدَّثَنَا أَبُو سَلَمَةَ الْخُزَاعِيُّ، أَخْبَرَنَا لَيْثٌ يَعْنِي ابْنَ سَعْدٍ، عَنْ يَزِيدَ بْنِ الْهَادِ، عَنْ عَبْدِ الْوَهَّابِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ، وَلَنْ تَزَالَ هَذِهِ الْأُمَّةُ أُمَّةً قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ(۱۰۳)

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطاء فرمادیتا ہے اور میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، وہ اپنی مخالفت کرنے والوں کی پرواہ نہیں کرے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے اور وہ لوگوں پر غالب ہوگا۔

۴۸۲(۱۰۴). حَدَّثَنَا إِسْحَاقُ بْنُ عِيسَى، قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ، أَنَّ عُمَيْرَ بْنَ هَانِئٍ، حَدَّثَهُ، قَالَ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي قَائِمَةً بِأَمْرِ اللَّهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ أَوْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَهُمْ ظَاهِرُونَ عَلَى النَّاسِ فَقَامَ مَالِكُ بْنُ يَخَامِرَ السَّكْسَكِيُّ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ سَمِعْتُ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ، يَقُولُ: وَهُمْ أَهْلُ الشَّامِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ: وَرَفَعَ صَوْتَهُ هَذَا مَالِكٌ، يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ مُعَاذًا، يَقُولُ: وَهُمْ أَهْلُ الشَّامِ(۱۰۴)

۹۳۱(۱۰۳) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۳۱ ii۔ بخاری: ۷۱، ۳۱۱۶، ۳۱۲، ۷۳۱۲ iii۔ مسلم: ۱۰۳۷
iv۔ ترمذی: ۲۶۴۵ v۔ ابن ماجہ: ۲۲۰ vi۔ مؤطا امام مالک: ۳۳۴۵
vii۔ مصنف ابن ابی شیبہ: ۳۱۰۴۵، ۳۱۰۴۶، ۳۱۰۴۷
viii۔ مسند اسحاق بن راھویہ: ۴۳۹
viii۔ مسند احمد: ۱۶۸۴۰، ۱۶۸۴۶، ۱۶۸۶۰، ۱۶۸۹۴، ۱۶۹۱۰
xi۔ سنن دارمی: ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۷۴۸
x۔ سنن الکبریٰ: ۵۸۰۸ xi۔ صحیح ابن حبان: ۳۱۰۸۹
۹۳۲(۱۰۴) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۳۲ ii۔ مسلم: ۱۰۳۷ iii۔ مستخرج ابی عوانہ: ۷۵۰۱
iv۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۹۹ v۔ مسند الشامین: ۵۵۴ vi۔ معرفۃ السنن والآثار: ۸۲۱

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے نبی علیہ السلام کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے میری امت میں ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا، وہ اپنی مخالفت کرنے والوں یا بے یارو مددگار چھوڑ دینے والوں کی پرواہ نہیں کرے گا، یہاں تک کہ اللہ کا حکم آجائے اور وہ لوگوں پر غالب ہوگا م اس پر مالک بن یخامر سکسکی کھڑے ہوئے اور کہنے لگے اے امیر المؤمنین! میں نے حضرت معاذ جبل رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس سے مراد اہل شام ہیں، تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنی آواز بلند کرتے ہوئے فرمایا مالک کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اس سے مراد اہل شام ہیں۔

۴۸۳(۱۰۵). حَدَّثَنَا رَوْحٌ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو أُمَيَّةَ عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ جَدِّي، يُحَدِّثُ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، أَخَذَ الْإِدَاوَةَ بَعْدَ أَبِي هُرَيْرَةَ يَتْبَعُ رَسُولَ اللَّهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا، وَاشْتَكَى أَبُو هُرَيْرَةَ، فَبَيْنَا هُوَ يُوَضِّءُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَيْهِ مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ، فَقَالَ :يَا مُعَاوِيَةُ، إِنْ وُلِّيتَ أَمْرًا فَاتَّقِ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَاعْدِلْ ، قَالَ :فَمَازِلْتُ أَظُنُّ أَنِّي مُبْتَلًى بِعَمَلٍ لِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى ابْتُلِيتُ(۱۰۵)

مروی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیمار ہو گئے تو ان کے پیچھے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے (ان کی خدمت سنبھالی اور) برتن لیا اور نبی کریم ﷺ کے پیچھے چلے گئے، ابھی وہ نبی علیہ السلام کو وضو کرا رہے تھے کہ نبی علیہ السلام نے ایک دو مرتبہ ان کی طرف سر اٹھا کر دیکھا اور فرمایا معاویہ! اگر تمہیں حکومت ملے تو اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور عدل کرنا، وہ کہتے ہیں کہ مجھے اسی وقت یقین ہو گیا کہ مجھے کوئی ذمہ داری سونپی جائے گی کیونکہ نبی علیہ السلام نے فرمایا تھا، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۳۸۴(۱۰۶). حَدَّثَنَا هَاشِمٌ، حَدَّثَنَا شُعْبَةُ، عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ، قَالَ :سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ، قَالَ :قَدِمَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ، الْمَدِينَةَ، وَكَانَتْ آخِرَ قَدْمَةٍ قَدِمَهَا، فَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعَرٍ، فَقَالَ :مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ أَحَدًا يَصْنَعُ هَذَا غَيْرَ الْيَهُودِ، وَإِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

۹۳۳(۱۰۵)i۔ مسند احمد :۱۶۹۳۳ ii۔ مسند ابو یعلی :۷۳۸۰ iii۔ المعجم الکبیر :۸۵/۱۹

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمَّاهُ الزُّورَ قَالَ :كَأَنَّهُ يَعْنِي الْوِصَالَ(۱۰۶)

سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں حضور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہمیں خطبہ دیا، جس میں بالوں کا ایک گچھا نکال کر دکھایا اور فرمایا میں سمجھتا ہوں کہ اس طرح تو صرف یہودی کرتے ہیں، نبی علیہ السلام کو جب یہ بات معلوم ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے اسے "جھوٹ" کا نام دیا تھا۔

۳۸۵(۱۰۷). حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ الْوَلِيدِ، قَالَ :حَدَّثَنَا ابْنُ عَيَّاشٍ يَعْنِي إِسْمَاعِيلَ، عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ، وَغَيْرِهِ، عَنْ أَبِي حَرِيزٍ، مَوْلَى مُعَاوِيَةَ، قَالَ :خَطَبَ النَّاسَ مُعَاوِيَةُ، بِحِمْصَ، فَذَكَرَ فِي خُطْبَتِهِ :أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "حَرَّمَ سَبْعَةَ أَشْيَاءَ، وَإِنِّي أُبْلِغُكُمْ ذَلِكَ وَأَنْهَاكُمْ عَنْهُ، مِنْهُنَّ :النَّوْحُ، وَالشِّعْرُ،

وَالتَّصَاوِيرُ، وَالتَّبَرُّجُ، وَجُلُودُ السِّبَاعِ، وَالذَّهَبُ، وَالْحَرِيرُ "(۱۰۷)

ایک مرتبہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ''حمص'' میں لوگوں کے سامنے خطبہ دیتے ہوئے اپنی گفتگو کے دوران ذکر کیا کہ نبی علیہ السلام نے سات چیزوں کو حرام قرار دیا تھا، میں تم تک وہ پیغام پہنچا رہا ہوں اور میں بھی تمہیں اس سے منع کرتا ہوں، نوحہ، شعر، تصویر، خواتین کا حد سے زیادہ بناؤ سنگھار، درندوں کی کھالیں، سونا اور ریشم۔

۳۸۶(۱۰۸). حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَ :حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، قَالَ :حَدَّثَنَا أَبُو الزَّاهِرِيَّةِ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ :إِنَّمَا أَنَا مُبَلِّغٌ وَاللَّهُ يَهْدِي، وَقَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي، فَمَنْ بَلَغَهُ مِنِّي شَيْءٌ بِحُسْنِ رَغْبَةٍ وَحُسْنِ هُدًى، فَإِنَّ ذَلِكَ الَّذِي يُبَارَكُ لَهُ فِيهِ، وَمَنْ بَلَغَهُ عَنِّي شَيْءٌ بِسُوءِ رَغْبَةٍ وَسُوءِ هُدًى، فَذَاكَ الَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ(۱۰۸)

۹۳۴(۱۰۶) i۔ مسند احمد: ۱۶۸۲۹، ۱۶۹۳۴ ii۔ مسلم: ۲۱۲۷ iii۔ بخاری: ۳۴۸۸
iv۔ مسند ابی داؤد: ۱۰۵۶ v۔ مصنف ابی شیبہ: ۲۵۲۲۸
vi۔ السنن الکبری نسائی: ۹۳۱۵ vii۔ ابن حبان: ۵۵۱۱

۹۳۵(۱۰۷) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۳۵ ii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۷۶ iii۔ ابن ماجہ: ۱۵۸۰
iv۔ مسند ابو یعلی: ۷۳۷۴

۹۳۶(۱۰۸) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۳۶ ii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶
iii۔ مسند الشامیین: ۱۰۲۳، ۱۸۷۷

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی علیہ السلام نے فرمایا میں تو مبلغ ہوں اور اللہ تعالی ہدایت دیتا ہے، میں تقسیم کرنے والا ہوں، اصل دینے والا اللہ ہے اس لئے میں جس شخص کو دل کی خوشی کے ساتھ کوئی بخشش دوں تو اسے اس کے لئے مبارک کر دیا جائے گا اور جسے اس کے شر سے بچنے کے لیے یا اس کے سوال میں اصرار کی وجہ سے کچھ دوں، وہ اس شخص کی طرح ہے جو کھاتا ہے لیکن وہ سیراب نہیں ہوتا۔

۳۸۷(۱۰۹). حَدَّثَنَا أَبُو الْمُغِيرَةِ، قَالَ :حَدَّثَنَا صَفْوَانُ، قَالَ :حَدَّثَنِي أَزْهَرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْهَوْزَنِيُّ -قَالَ أَبُو الْمُغِيرَةِ، فِي مَوْضِعٍ آخَرَ :الْحَرَازِيُّ -، عَنْ أَبِي عَامِرٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ لُحَيٍّ، قَالَ :حَجَجْنَا مَعَ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَلَمَّا قَدِمْنَا مَكَّةَ قَامَ حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الظُّهْرِ، فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ ال

لَـهِ صَـلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ " :إِنَّ أَهْـلَ الْـكِتَابَيْنِ افْتَرَقُوا فِي دِينِهِمْ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ مِلَّةً، وَإِنَّ هَذِهِ الْأُمَّةَ سَتَفْتَرِقُ عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ مِلَّةً -يَعْنِي :الْأَهْوَاءَ -، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً، وَهِيَ الْجَمَاعَةُ، وَإِنَّهُ سَيَخْرُجُ فِي أُمَّتِي أَقْوَامٌ تَجَارَى بِهِمْ تِلْكَ الْأَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهِ، لَا يَبْقَى مِنْهُ عِرْقٌ وَلَا مَفْصِلٌ إِلَّا دَخَلَهُ "وَاللّٰهِ يَا مَعْشَرَ الْعَرَبِ لَئِنْ لَمْ تَقُومُوا بِمَا جَاءَ بِهِ نَبِيُّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، لَغَيْرُكُمْ مِنَ النَّاسِ أَحْرَى أَنْ لَا يَقُومَ بِهِ(۱۰۹)

ابو عامر کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کیا، جب ہم مکہ مکرمہ پہنچے تو وہ ظہر کی نماز پڑھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے یہود و نصاریٰ اپنے دین میں بہتر فرقوں میں تقسیم ہو گئے، جبکہ یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، وہ سب جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے اور وہ ایک فرقہ جماعت صحابہ کے نقش قدم پر ہوگا اور میری امت میں کچھ ایسی اقوام بھی آئیں گی جن پر یہ فرقے (اور خواہشات) اس طرح غالب آجائیں گی جیسے کتا کسی پر چڑھ دوڑتا ہے اور اس شخص کی کوئی رگ اور کوئی جوڑ ایسا نہیں رہتا جس میں زہر سرایت نہ کر جائے، اللہ کی قسم! اے گروہ عرب! اگر تم اپنے نبی کی لائی ہوئی شریعت پر قائم نہ رہے تو دوسرے لوگ تو زیادہ ہی اس پر قائم نہ رہیں گے۔

۹۴۷(۱۰۹)i۔ مسند احمد: ۱۶۹۳۷ ii۔ الابانۃ الکبریٰ لابن بطہ: ۲۶۸
iii۔ ابوداؤد: ۴۵۹۷ iv۔ المعرفۃ والتاریخ: ۳۳۱/۲
v۔ المعجم الکبیر: ۸۸۹/۶

۴۸۸(۱۱۰). حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ شُجَاعٍ، قَالَ :حَدَّثَنِي خُصَيْفٌ، عَنْ مُجَاهِدٍ، وَعَطَاءٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ مُعَاوِيَةَ، أَخْبَرَهُ :أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَّرَ مِنْ شَعَرِهِ بِمِشْقَصٍ فَقُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ :مَا بَلَغَنَا هَذَا الْأَمْرُ إِلَّا عَنْ مُعَاوِيَةَ؟ فَقَالَ :مَا كَانَ مُعَاوِيَةُ، عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّهَمًا(۱۱۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے خبر دی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے اپنے بال قینچی سے کاٹے تو میں نے ابن عباس سے کہا یہ بات تو

صرف حضرت معاویہ کے طریق سے ہم تک پہنچی ہے تو فرمایا معاویہ رسول کریم ﷺ کے بارے میں متہم نہ تھے۔

۴۸۹.(۱۱۱) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ أَحْمَدَ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بَشَّارٍ الْوَاسِطِيُّ، حَدَّثَنَا مُؤَمَّلٌ، وَأَبُو أَحْمَدَ، أَوْ أَحَدُهُمَا، عَنْ سُفْيَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَصَّرَ بِمِشْقَصٍ(۱۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے قینچی کے ساتھ بال کاٹے۔

۹۳۸(۱۱۰) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۳۸، ۱۶۸۶۳، ۱۶۹۳۸ ii۔ السنۃ لابی بکر بن خلال: ۶۷۳
iii۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۶۹۷ iv۔ بخاری: ۱۷۳۰
v۔ مسلم: ۱۲۴۶ vi۔ السنن الکبریٰ: ۳۱۰۳

۹۳۹(۱۱۱) i۔ مسند احمد: ۱۶۹۳۹، ۱۶۸۳۳، ۱۶۹۰۹، ۱۹۸۳۹ ii۔ بخاری: ۵۸۲۹
iii۔ ابوداؤد: ۳۱۳۱ iv۔ نسائی: ۵۱۳۹، ۵۱۵۹
v۔ المنتخب من مسند عبد بن حمید: ۳۱۹ vi۔ مسند بزار: ۲۸۷۷
vii۔ سنن الکبریٰ للنسائی: ۹۳۹۸، ۹۵۲۶، ۹۵۲۷ viii۔ مستخرج ابی عوانہ: ۸۳۸۳
xi۔ شرح معانی الآثار: ۲۶۵۷ x۔ ابن حبان: ۵۴۰۶
xi۔ المعجم الکبیر للطبرانی: ۸۲۵

فہرست اطراف الحدیث

اطراف الحدیث

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ مثالوں پر مشتمل

امثال صحیح بخاری

مفتی محمد کریم خان
P.H.D (سکالر) وایم فل علوم اسلامیہ

گنج بخش روڈ، لاہور 042-37213575